طبع اول ۱۹۰۵ء — طبع دوم ۱۹۰۵ء — طبع سوم ۱۹۲۶ء

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

الحمد للہ کہ مجموعۂ اوراد مفیدہ

مُناجاتِ مقبول کلاں

مع

اضافاتِ عہدِ مصنف

و

اضافاتِ مرتب

بترتیب و تصحیح محمد سراج الحق مچھلی شہری

بفرمائش عبد العلیم عرف علی پسر مرتب

در مطبع نیشنل آرٹ پرنٹنگ پریس الہ آباد

بار ہفتم ۱۹۶۰ء

قیمت پانچ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعا و آداب دعا

بعد الحمد و الصلوٰۃ بندۂ محمد سراج الحق مچھلی شہری کا ایمان یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا کارنامہ حیات اور سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے بھٹکے ہوئے بندوں کو مالک حقیقی جل جلالہ کے قدموں میں لا ڈالا اور بارگاہ احدیت تک پہنچنے کا ذریعہ بہت مختصر یہ تبلا دیا کہ اللہ کے احکام کی تعمیل کرو اور صرف اُسی سے اپنا دُکھ درد کہا کرو۔

ہم ذیل میں دعا اور آداب دعا سے متعلق تقریباً چالیس رشلوا نبوی عظمی و محترمی مولنا محمد شفیع صاحب دیوبندی مدظلہ کے بے نظیر رسالہ احکام الدعا سے اخذ و تلخیص کر کے یہاں درج کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو دعا کی اہمیت اور اسکا طریقہ معلوم ہو کیونکہ ہر کام کو طریقہ ہی سے کرنا چاہئے پھر کامیابی بہت قریب ہو جاتی ہے کسی نے خوب کہا ہے ؎

جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا

حدیث نمبر ۱ - ترمذی میں ہے کہ جس شخص کے لئے دعا کے دروازے کھول دیے گئے اُس کے لئے گویا رحمت کے (بہت سے) دروازے

کھولدیئے گئے۔ حدیث نمبر ۲۔ جمع الفوائد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ میں تمھیں ایسی چیز بتادوں جو تمہیں تمہارے دشمنوں سے بھی نجات دلائے اور تمہاری روزی بھی بڑھائے وہ یہ ہے کہ تم رات دن میں (جس وقت یا جتنی بار مانگ سکو) اللہ تعالیٰ سے اپنی اپنی حاجتیں مانگا کرو۔

ادب دعا نمبر ۱۔ کھانے پینے پہننے اور کمانے میں حرام سے بچنا (مسلم) **ادب ۲**۔ اخلاص کے ساتھ دعا کرنا یعنی دل سے یہ سمجھنا کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی ہمارا مقصد پورا نہیں کرسکتا (الحاکم) **ادب ۳**۔ دعا سے پہلے کوئی نیک کام کرنا اور بوقت دعا اس کا اس طرح ذکر کرنا کہ یا اللہ میں نے آپ کی رضا کے لئے فلاں عمل کیا ہے آپ اس کی برکت سے میرا فلاں کام کر دیجئے۔ (مسلم وغیرہ) **ادب ۴**۔ پاک و صاف ہو کر دعا کرنا (سنن اربعہ وغیرہ) **ادب ۵**۔ وضو کر کے دعا کرنا (صحاح ستہ) **ادب ۶**۔ دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا۔ (صحاح ستہ) **ادب ۷**۔ دو زانو ہو کر بیٹھنا (ابو عوانہ) **ادب ۸**۔ دعا کے اول و آخر میں حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا (صحاح ستہ) **ادب ۹**۔ اسی طرح اول و آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ (ابوداؤد وغیرہ) **ادب ۱۰**۔ دعا کے لئے دونوں ہاتھ پھیلانا (ترمذی) **ادب ۱۱**۔ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھانا (ابوداؤد) **ادب ۱۲**۔ ادب و تواضع کے ساتھ بیٹھنا (مسلم وغیرہ) **ادب ۱۳**۔ اپنی

محتاجی اور عاجزی کو ذکر کرنا (ترمذی) ادب(۱۴) دعا کے وقت
آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا (مسلم) ادب(۱۵)۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء
حسنیٰ اور صفات عالیہ ذکر کر کے دعا کرنا (ابن حبان مستدرک
(اسماء اللہ الحسنیٰ اس رسالہ میں صفحہ ۱۵۳ پر لکھدیئے گئے ہیں وہاں دیکھ لئے
جائیں)۔ ادب(۱۷) الفاظ دعا میں قافیہ بندی کے تکلف سے اور دعا اگر نظم ہو تو
گلانے سے بچنا (بخاری وحصن) ادب(۱۸) دعا کے وقت انبیاء علیہم السلام اور
دوسرے مقبول و صالح بندوں کے ساتھ توسّل کرنا یعنی یہ کہنا کہ
یا اللہ ان بزرگوں کے طفیل سے میری دعا قبول فرما۔ (بخاری)
ادب(۱۹)۔ دعا میں آواز پست کرنا (صحاح ستہ) ادب(۲۰) ان دعاؤں
کے ساتھ دعا کرنا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں
کیوں کہ آپ نے دین و دنیا کی کوئی حاجت نہیں چھوڑی جس کی دعا
تعلیم نہ فرمائی ہو (ابوداؤد و نسائی) ادب(۲۱) ایسی دعا کرنا جو اکثر
حاجات دینی و دنیوی کو حاوی و شامل ہو (ابوداؤد) ادب۲۲۔
دعا میں اول اپنے لئے دعا کرنا اور پھر اپنے والدین اور دوسرے
مسلمان بھائیوں کو شریک کرنا (مسلم) ادب۲۳۔ اگر امام ہو تو تنہا
اپنے لئے دعا نہ کرے بلکہ سب شرکاء جماعت کو دعا میں شریک کرے۔
(ابوداؤد وغیرہ) روایت ابوداؤد میں ہے کہ جو امام اپنے نفس کو دعا
میں خاص کرے۔ اُس نے قوم سے خیانت کی۔ مراد یہ ہے کہ نماز کے
اندر امام ایسی دعا نہ مانگے۔ جو صرف اُس کی ذات کے ساتھ مخصوص

ہو مثلاً یہ کہے کہ اللھم اشف ابنی یعنی اے اللہ میرے بیٹے کو شفا دے یا ارجع الی ضالتی یعنی میری گم شدہ چیز کو واپس دیدے بلکہ ایسی دعا مانگے جو سب مقتدیوں کو شامل ہو سکے جیسے اللھم اغفرلی وارحمنی وغیرہ ھذا ما افادہ شیخنا حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی دامت برکاتھم ولشراح الحدیث فیہ مقالات یاباھا نسق الحدیث۔ واللہ اعلم۔

ادب (۲۴)۔ عزم کے ساتھ دعا کرے (یعنی یوں نہ کہے کہ یا اللہ اگر تو چاہے تو میرا کام پورا کر دے)۔ (صحاح ستہ) ادب (۲۵)۔ رغبت و شوق کے ساتھ دعا کرے (ابن حبان) ادب (۲۶)۔ جس قدر ممکن ہو حضور قلب کی کوشش کرے اور قبول دعا کی امید قوی رکھے (مستدرک) ادب (۲۷)۔ دعا میں تکرار کرنا (بخاری مسلم) اور کم سے کم مرتبہ تکرار کا تین مرتبہ ہے (ابوداؤد) (ف) ایک ہی مجلس میں تین مرتبہ دعا کو مکرر کرے یا تین مجلسوں میں کہے دونوں طرح تکرار دعا صادق ہے۔ ادب (۲۸)۔ دعا میں الحاح و اصرار کرے (نسائی) ادب (۲۹)۔ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے (مسلم۔ ترمذی) ادب (۳۰)۔ ایسی چیز کی دعا نہ کرے جو طے ہو چکی ہے۔ مثلاً عورت یہ دعا نہ کرے کہ میں مرد ہو جاؤں یا طویل آدمی یہ دعا نہ کرے کہ پست قد ہو جاؤں (نسائی) ادب (۳۱)۔ کسی محال چیز کی دعا نہ کرے (بخاری) ادب (۳۲)۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو صرف اپنے لئے مخصوص کرنے کی دعا نہ کرے (بخاری وغیرہ) ادب (۳۳)۔ اپنی سب حاجات صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے

؎ صیغہ مفرد میں جماعت کی نیت کی جا سکتی ہے ۱۲ منہ ؎ یہ تکرار انفراداً ہو جماعت کے ساتھ

مخلوق پر بھروسہ نہ کرے (ترمذی) ادب(۳۴)۔ دعا کرنے والا بھی آخر میں آمین کہے اور سننے والا بھی (بخاری۔ مسلم وغیرہ ادب(۳۵)۔ دعا کے بعد دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پر پھیرے ابوداؤد وغیرہ) ادب(۳۶)۔ مقبولیت دعا میں جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی تھی اب تک قبول کیوں نہیں ہوئی۔ (بخاری وغیرہ)

اوقات اجابت

شب قدر۔ رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ کی طاق راتیں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹۔ (ترمذی) یوم عرفہ۔ عیدین کی راتیں۔ ماہ رمضان المبارک کے تمام دن اور تمام راتیں)۔ شب جمعہ۔ روز جمعہ۔ شب برات۔ ہر رات میں ابتدائی تہائی رات۔ آخر تہائی رات۔ آدھی رات۔ سحر کا وقت ساعت جمعہ یعنی اول جس وقت سے امام خطبہ کے لئے بیٹھے نماز سے فارغ ہونے تک۔ (ف) مگر درمیان خطبہ میں دعا زبان سے نہ کرے کہ ممنوع ہے بلکہ دل ہی دل میں دعا مانگے یا خطبہ میں جو دعائیں خطیب کرتا ہے اُن پر دل ہی دل میں آمین کہتا جائے اور دوسرا وقت عصر کے بعد غروب آفتاب تک ہے۔ (ترمذی) اذان کے وقت (ابوداؤد) اذان و اقامت کے درمیان (ابوداؤد) حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کے بعد (مستدرک) جہاد میں صف باندھنے کے وقت (مؤطا) جہاد میں گھمسان لڑائی کے وقت۔ (ابوداؤد) فرض نمازوں کے بعد۔ (ترمذی) سجدہ کی

حالت میں (مسلم۔ مگر فرائض میں نہیں)۔ تلاوت قرآن کے بعد (ترمذی) اور بالخصوص ختم قرآن کے بعد (طبرانی۔ ابویعلی) اور بالخصوص پڑھنے والے کی دعا بہ نسبت سننے والوں کے زیادہ مقبول ہے (ترمذی) آب زمزم پینے کے وقت (مستدرک) میت کے پاس حاضر ہونے کے وقت یعنی جو شخص نزع کی حالت میں ہو اُس کے پاس آنے کے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ (مسلم) مرغ کے آواز کرنے کے وقت (بخاری) مسلمانوں کے اجتماع کے وقت (صحاح) مجالس ذکر میں (بخاری) امام کے ولا الضالین کہنے کے وقت۔ (مسلم) اقامت نماز کے وقت (طبرانی) بارش کے وقت (ابو داؤد) بیت اللہ پر نظر پڑنے کے وقت (ترمذی) سورۂ انعام کی آیۃ کریمہ واذا جاء تھم آیۃ قالوا لن نؤمن حتی نوتی مثل ما اوتی رسل اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ میں دونوں لفظ اللہ کے درمیان۔ طواف میں اور ملتزم کے پاس (یعنی دروازہ بیت اللہ اور حجر اسود کے درمیان جو جگہ ہے (جزری) اس میں اور میزاب رحمت یعنی بیت اللہ شریف کے پرنالہ کے نیچے اور بیت اللہ کے اندر اور چاہ زمزم کے پاس اور صفا و مروہ پہاڑوں کے اوپر اور سعی کرنے کے میدان میں (جو صفا و مروہ کے درمیان ہے) اور مقام ابراہیم کے پیچھے اور عرفات میں اور مزدلفہ میں اور منیٰ میں اور تینوں جمرات کے پاس (جمرات وہ تین پتھر ہیں جو منیٰ میں نصب کئے ہوئے ہیں جن پر حجاج کنکریاں مارتے ہیں امام جزری فرماتے ہیں کہ اگر سرور

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں (یعنی روضۂ اقدس کے پاس) دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کہاں ہوگی۔

وہ لوگ جن کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے

مضطر یعنی مصیبت زدہ کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے (بخاری) مظلوم۔ اگرچہ فاسق و فاجر ہو اُس کی بھی دعا قبول ہوتی ہے (مسند احمد) بلکہ اگر مظلوم کافر بھی ہو تو اُس کی بھی دعا رد نہیں ہوتی (مسند احمد ابن حبان) والد کی دعا اولاد کے لئے (ابو داؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) عادل بادشاہ کی دعا بھی مقبول ہوتی ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان) نیک آدمی کی دعا مقبول ہے (بخاری۔ مسلم۔ ابن ماجہ) اولاد جو والدین کی فرمانبردار ہو اس کی بھی دعا قبول ہوتی ہے (مسلم) مسافر کی دعا بھی مقبول ہے (ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ بزار۔) روزہ دار کی دعا روزہ افطار کرنے کے وقت (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان) غائبانہ دعا کسی مسلمان کی دوسرے کے لئے بھی مقبول ہے (مسلم ابو داؤد ابن ابی شیبہ) حجاج کی دعا جب تک وہ وطن میں واپس آئیں (جمع الفوائد) اللّٰھم تقبل دعواتنا و آمن روعاتنا و اقل عن عثراتنا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

~~~~~~
~~~~~~

ذ اجيب دعوة الداع اذا دعان

فلاجل العمل بهذا المقول الموثوق والمقبول جمعت

الادعية القرانية والحديثية التي هي

مع ضم بعض الادعية المنقولة عن الفحول التي يتخذها الناس رجاء معمول

وهي اصل لمناجات المقبول طبع بعد النظر الثاني من الناشر غفر له

العبد العليم ظاهر تاجر كتب جامع مسجد واخوانه في مطبع عشرتي كريمي الٰه آباد

ان دعاؤں سے ورد کا سب طریقہ یہ ہے کہ ہر منزل کے ساتھ اوّل خطبہ ذیل ... شروع کر کے ہر روز ایک منزل ترتیب وار ... جو بھی دعائیں یاد رکھیں

خطبہ

قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ

موجب قربت ہیں اللہ تعالیٰ کے یہاں اور دعائیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ ۞ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ ۞ عَلٰى مَا

حمد کرتے ہیں ہم تیری اے بہتر ان کے جن سے امید کی جائے اور سخی تر ان کے جن سے سوال کیا جائے اوپر

عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ ۞ مِنْ قُرُبَاتٍ

کہ سکھائی تو نے ہمیں مناجات مقبول کردہ موجب قربت سے

عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ ۞ فَصَلِّ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کے یہاں اور دعائیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو رحمت کاملہ بھیج آپ پر

مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ ۞ وَانْشَعَبَتِ

جب تک کہ چلے ہوا پچھوا اور پروا اور نکلیں

الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ۞ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا

شاخیں جڑوں سے بعد ازیں مانگتے ہیں ہم تجھ سے وہ جو

سَنَقُوْلُ ۞ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ ۞

آگے کہتے ہیں اور ہمارا کام سوال کرنا ہے اور تیرا کام قبول کرنا ہے

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ يَوْمَ السَّبْتِ

منزل اوّل بروز شنبہ (ہفتہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ

اور بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے اے رب ہمارے ڈال دے ہم پر صبر اور

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

جما ہمارے قدم اور غالب کر ہم کو کافر لوگوں پر

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں یا چوک جائیں ہم اے رب ہمارے

وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا تو نے ہم سے پہلے لوگوں

قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج

پر اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز جس کی طاقت ہم کو نہیں

منزل اول

۱ اسکا ترجمہ منظوم ۹۰ سے ۹۹ تک ہے ۱۲

۱ دعائے مقبولین

۲ دعائے مومنین طالوت

۳ تعلیم الٰہی بمومنین

وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ

اور درگذر کر ہم سے اور بخشدے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی

مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

ہمارا مالک ہے تو غالب کر ہم کو کافر لوگوں پر اے رب ہمارے نہ پھیر

تعلیم الٰہی بمومنین

قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً

ہمارے دل بعد ہدایت کرنے کے اور دے ہمیں اپنے پاس سے ایک رحمت

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

کہ بیشک تو ہی ہے دینے والا اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں پس بخشدے ہمارے گناہ

دعاء مقبولین

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ

اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے اے رب ہمارے تو نے یہ عبث نہیں پیدا کیا تو پاک ہے

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ

پس بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے اے رب ہمارے تو جسے دوزخ میں ڈالے تو ضرور اسے

اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا

رسوا کر دیا تو نے اور سیاہ کاروں کا کوئی ساتھی نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک

مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا صلے رَبَّنَا

پکارنے والے کو ایمان کیلئے پکارتے ہوئے سنا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے اے رب ہمارے

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ

اب ہمارے گناہ بخشدے اور ہماری برائیوں کو اتار دے اور ہمارا نیکوں کے ساتھ

الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا

خاتمہ کر اے رب ہمارے اور دے ہمیں جو اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے وعدہ کیا اور

ع۶ دعائے سیدنا آدمؑ

تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ رَبَّنَا ظَلَمْنَا

ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر تو وعدہ کو خلاف نہیں کرتا ۔ اے رب ہمارے ہم نے

اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو ہم نامرادوں میں سے ہو جائینگے

ع۷ دعائے سیدنا موسیٰؑ
ع۸ ایضاً

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○ اَنْتَ وَلِيُّنَا

اے رب ہمارے ہم پر صبر ڈالدے اور مسلمان کرکے موت دے تو ہی ہمارا مددگار ہے

ع۹ ایضاً

فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ○ رَبَّنَا

پس بخشدے ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے اچھا بخشنے والا ہے اے رب ہمارے

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

نہ کیجیو ہمیں ستم سہنے والا ظالم لوگوں کا اور چھڑا لے ہمیں اپنی رحمت سے

ع۱۰ دعائے سیدنا یوسفؑ

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ

کافر لوگوں سے ۔ اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمینوں کے تو ہی ہے رفیق میرا

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○

دنیا اور آخرت میں اٹھانا مجھ کو مسلمان اور شامل کرنا مجھے نیکوں کیساتھ

ع۱۱ دعائے سیدنا ابراہیمؑ

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ

اے رب میرے کردے مجھے نماز درست رکھنے والا اور میری نسل کو بھی اے رب ہمارے اور

تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

میری دعا قبول کر اے رب ہمارے بخشا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنین کو

ع۱۲ تعلیم الٰہی بمومنین

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○

جس دن حساب قائم ہو ۔ اے رب رحم کر میرے والدین پر جیسا انھوں نے مجھکو صغرسنی میں پالا

رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

اے رب میرے اندر لیجا مجھ کو لیجانا صاف اور نکال مجھ کو نکالنا صاف

وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ

اور تجویز کر میرے لیے اپنے پاس سے ایک قوت مدد دینے والی اے رب ہمارے دے ہم کو

لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ رَبِّ

اپنے پاس سے ایک رحمت اور سامان کر دے ہمارے لیے کام میں درستی کا اے رب میرے

اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً

کھول دے سینہ میرا اور آسان کر مجھ پر میرا کام اور کھول دے گرہ میری

مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○

زبان سے کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں اے رب میرے بڑھا مجھ کو علم میں

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ

مجھ کو لگ گئی ہے بیماری اور تو سب سے بڑا مہربان ہے اے رب میرے نہ چھوڑ

فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا

مجھ کو اکیلا اور تو سب سے اچھا وارث ہے اے رب اتار مجھ کو مبارک جگہ میں

وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ

اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے اے رب میں پناہ چاہتا ہوں تیری شیطانوں کی

الشَّیٰطِیْنِ ○ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ○ رَبَّنَآ اٰمَنَّا

چھیڑ سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری اے رب اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے

فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ رَبَّنَا اصْرِفْ

تو بخش دے اور رحم کر ہم پر اور تو سب مہربانوں سے بہتر ہے اے رب ہمارے ٹال دے

تعلیم الٰہی بآنحضرت

دعائے اصحاب کہف

دعائے سیدنا موسیٰ

تعلیم حق بآنحضرت

دعائے سیدنا ایوب

دعائے سیدنا زکریا

دعائے سیدنا نوح

تعلیم الٰہی بآنحضرت

دعائے مقبولین

۳۲ دعائے مقربین

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ رَبَّنَا

ہم سے دوزخ کا عذاب کہ اس کا عذاب گلوگیر ہے اے رب ہمارے

هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا

دے ہماری بیبیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور کر دے ہمیں

۳۳ دعائے سیدنا سلیمانؑ

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ○ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي

پرہیزگاروں کا مقتدا اے رب مجھے نصیب کر کہ شکر کروں تیرے احسان کا

أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

جو تو نے کیا مجھ پر اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام جو تو پسند کرے

۳۴ دعائے سیدنا موسیٰؑ

وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ○ رَبِّ

اور داخل کر دے مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں اے رب

۳۵ دعائے سیدنا لوطؑ

إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ○ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى

میں اس بھلائی کا جو تو میری طرف اتارے محتاج ہوں اے رب غالب کر مجھے

۳۶ دعائے ملائکہ برائے مومنین

الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ○ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَ

مفسد لوگوں پر اے رب ہمارے محیط ہوا ہے ہر چیز کو تیرا رحم اور

عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ

علم تو بخش دے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور بچا انھیں

عَذَابَ الْجَحِيمِ ○ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي

دوزخ کے عذاب سے اے رب ہمارے اور داخل کر انھیں ہمیشہ رہنے کی جنتوں میں جن کا تو نے

وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَ

ان سے وعدہ کیا ہے اور اسے جو نیک ہو ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیبیوں اور

ذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ

ان کی اولاد میں سے کیونکہ تو ہی ہے زبردست حکمت والا اور بچا اُن کو

السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ

خرابیوں سے اور جس کو تو خرابیوں سے اس دن بچائے تو اس پر تو نے

۲۸ دعائے سیدنا ابوبکرؓ

رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاَصْلِحْ لِيْ

رحم کیا اور یہی تو ہے بڑی کامیابی اور صلاحیت

فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

دے میری اولاد میں میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں

۲۹ دعائے سیدنا نوحؑ

۳۰ تعلیم الٰہی مومنین

اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

میں ہارا ہوا ہوں پس تو میرا بدلا لے لے اے ہمارے رب بخش دے ہمیں

وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ

اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے آگے پہونچے ایمان میں اور نہ کر

فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ

ہمارے دلوں میں کدورت ایمان والوں کیساتھ اے رب ہمارے تو بہت مہربان

۳۱ دعائے سیدنا ابراہیمؑ

رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ

رحم والا ہے اے رب ہمارے تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی

الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

طرف لوٹنا ہے اے رب ہمارے نہ کر ہمیں ستم کش کافر لوگوں کا

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور بخشدے ہمیں اے رب ہمارے کیونکہ تو ہی ہے زبردست حکمت والا

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
اے رب ہمارے کامل کردے ہمارے لیے ہمارا نور اور بخشدے ہمیں کیونکہ تو
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ
ہر چیز پر قادر ہے اے رب بخشدے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور اسکو
دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ
جو میرے گھر میں ایماندار ہوکر آئے اور تمام ایمان دار مردوں اور عورتوں کو
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ
یا اللہ دھو دے گناہ میرے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کردے
قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ
میرے دل کو گناہوں سے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف
مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ
کیا جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسا فصل کردے
كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؕ
جیسا مشرق اور مغرب میں تونے فصل کیا ہے
اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَآ اَنْتَ خَيْرُ
یا اللہ دے میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری اور پاک کردے اسے توہی سب سے بہتر
مَنْ زَكّٰهَآ اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ؕ اِنَّا نَسْأَلُكَ
اسکو پاک کرنیوالا ہے توہی مالک اسکا اور آقا اسکا ہے ہم مانگتے ہیں تجھ سے
مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
وہ سب بھلائیاں جو مانگی ہیں تجھ سے تیرے نبی محمد صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

علیہ وسلم نے　ہم مانگتے ہیں تجھ سے تیری مغفرت کے اسباب اور

۲۴ حصن

مُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّ

نجات دینے والے کام اور بچاؤ ہر گناہ سے اور

الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ

لوٹ ہر نیکی کی اور کامیابی بہشت کی اور نجات

مِنَ النَّارِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا ۞ اَللّٰهُمَّ

دوزخ سے　یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے علم کار آمد　یا اللہ

۲۵ حصن
۲۶ حصن

اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ

بخشدے میرے گناہ نادانستہ و دانستہ　یا اللہ

۲۷ حصن

اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْٓ

بخشدے میری خطا و نادانی اور میری زیادتی اپنے

اَمْرِيْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۞ اَللّٰهُمَّ

بارے میں اور وہ کہ تو زیادہ جانتا ہے اسے مجھ سے　یا اللہ

۲۸ حصن و بخاری

اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ

بخشدے وہ گناہ جو مجھ کو مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا　اے اللہ پھیرنے والے

۲۹ حصن و مسلم

الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ

دلوں کے پھیر دل ہمارے اپنی طاعت کی طرف　یا اللہ

۳۰ ایضاً

اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

مجھ کو ہدایت کر اور مجھکو استوار رکھ　یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

۳۱ ایضاً

يوم السبت (شنبه)

ع ۲۹۵ حصن و مسلم

اَللّٰهُمَّ ‌ وَالْغِنٰى وَالْعَفَافَ وَالتُّقٰى وَالْهُدٰى

یا اللہ ‌ اور بے پرواہی ‌ اور پارسائی ‌ اور پرہیزگاری ‌ ہدایت

اَصْلِحْ لِىْ دِيْنِىَ الَّذِىْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِىْ وَ

درست رکھ ‌ میرا دین ‌ جو میرے حق میں ‌ بچاؤ ‌ ہے ‌ اور

اَصْلِحْ لِىْ دُنْيَاىَ الَّتِىْ فِيْهَا مَعَاشِىْ وَاَصْلِحْ

درست ‌ رکھ میری دنیا ‌ جس میں میری ‌ معاش ‌ ہے ‌ اور درست رکھ

لِىْ اٰخِرَتِى الَّتِىْ فِيْهَا مَعَادِىْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ

میری آخرت ‌ جہاں ‌ مجھے ‌ لوٹنا ہے ‌ اور ‌ کر زندگی کو

زِيَادَةً لِّىْ فِىْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً

میرے لیے ترقی ‌ ہر بھلائی میں ‌ اور ‌ کر موت کو میرے لیے

ع ۲۹۴ حصن و مسلم

لِّىْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ‌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَارْحَمْنِىْ

چین ہر برائی سے ‌ یا اللہ ‌ بخش دے ‌ مجھے اور رحم کر مجھ پر

وَعَافِنِىْ وَارْزُقْنِىْ

اور امن دے مجھے اور رزق دے مجھے

ف الاستعاذه

ع حصن الی الاستجابها

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ

یا اللہ میں تیری ‌ پناہ پکڑتا ہوں ‌ کم ہمتی سے ‌ اور ‌ سستی سے اور

الْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ ‌ وَمِنْ عَذَابِ

بزدلی سے ‌ اور بڑھاپے سے ‌ اور قرض سے ‌ اور گناہ سے ‌ اور دوزخ کے عذاب سے

النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اور دوزخ کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے

وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ

اور مالداری کے بُرے فتنے سے اور محتاجی کے بُرے فتنے سے اور

فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

مسیح دجال کے بُرے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے

وَمِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَ

اور سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگدستی سے اور ذلت سے اور

الْمَسْكَنَةِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَ

خواری سے اور کفر سے اور فسق سے اور ضد اضدی سے اور

السُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ

سنانے سے اور دکھانے سے اور بہرے ہونے سے اور گونگے ہونے سے اور جنون سے

وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَمِنَ

اور جذام سے اور بُری بیماریوں سے اور بار قرضے سے اور

الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ

فکر سے اور غم سے اور بخل سے اور لوگوں کے دبا لینے سے اور اس سے

اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَمِنْ

کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور دنیا کے فتنے سے اور اُس

عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا

علم سے جو نفع نہ دے اور اُس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے

تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا

جو سیر نہ ہو اور اُس دعا سے جو مقبول نہ ہو

ع ۵ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وسلم ۱۲

ع٥ اکمال دو متعلم دیگر ١٢٦٩ مستدرک ١٠٨
ع٣ حصن و شفین

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِیْ یَوْمُ الْاَحَدْ

دوسری منزل بروز یک شنبہ (اتوار)

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ

اے رب مدد کر میری اور میرے مقابلہ میں کسی کی مدد مت کر اور فتح دے مجھے اور میرے اوپر کسی کو فتح نہ دے

وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی

اور تدبیر کر میرے لیے اور میرے اوپر کسی کی تدبیر نہ چلا اور ہدایت کر مجھے اور آسان کر ہدایت کو

لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ

میرے لیے اور مجھ کو مدد دے اس پر جو مجھ پر زیادتی کرے اے رب کر دے مجھے ایسا کر میں

ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ رَهَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ

تجھے بہت یاد کیا کروں تیرا بہت شکر کیا کروں تجھ سے بہت ڈرا کروں تیری بہت فرمانبرداری کیا کروں

مُطِیْعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا ۞ رَبِّ

تیرا بہت مطیع رہوں تجھ ہی سے سکون پانے والا تیری ہی طرف متوجہ ہونے والا رجوع رہنے والا اے رب

تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ

قبول کر میری توبہ اور دھو دے میرے گناہ اور قبول کر میری دعا

وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ

اور قائم رکھ میری حجت اور راست رکھ میری زبان اور ہدایت دے میرے دل کو اور نکال دے

سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

ع٤ حصن ابن ماجہ

سینہ کی کدورت یا اللہ بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر

وَارْضَ عَنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ

اور راضی ہو جا ہم سے اور داخل کر ہمیں بہشت میں اور بچا ہمیں دوزخ سے

وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ ؕ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَ

اور درست کر دے ہمارے حال سب　　یا اللہ الفت دے ہمارے دلوں میں اور

اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ

اصلاح کر دے ہمارے باہمی تعلقات کی اور دکھا ہمیں سلامتی کے راستے اور نکال لے ہمیں

الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

اندھیریوں سے　نور کی طرف　　اور علیحدہ رکھ ہمیں بےحیائیوں سے جو ظاہری ہوں

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا

اور باطنی اور برکت دے ہماری شنوائیوں میں　　اور ہماری بینائیوں میں

وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ

اور ہمارے دلوں اور ہماری بیبیوں میں اور ہماری اولاد میں اور توبہ قبول کر ہماری　کیونکہ

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ

تو ہی ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان　اور کر دے ہمیں اپنی نعمت کا شکر گذار اور ثنا خواں

مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ

نعمت کے قابل　　اور پورا کر دے ہم پر اسے　　یا اللہ　میں

اَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ

مانگتا ہوں تجھ سے ثابت قدمی امر دین میں　　اور مانگتا ہوں تجھ سے اعلیٰ درجہ کی صلاحیت

وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَ

اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری نعمت کا شکر　اور　تیری　عبادت　کی　خوبی　اور

اَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا

مانگتا ہوں　تجھ سے زبان سچی　　اور قلب سلیم　　اور　اخلاق

۵ حصن، ابوداؤد

۵ حصن، ترمذی

مُّسْتَقِيمًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ

مستقیم اور مانگتا ہوں میں تجھ سے وہ بھلائی جسکو تو جانتا ہے اور معافی چاہتا ہوں

مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

اس گناہ سے جسکو تو جانتا ہے تو ہی چھپی ہوئی چیزوں کا جاننے والا ہے یا اللہ بخشدے

مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا

جو کچھ پہلے کیا میں نے اور جو کچھ بعد میں کیا اور جو کچھ پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور جو کچھ

اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي ۞ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ

تو اسے زیادہ جانتا ہے مجھ سے یا اللہ حصہ دے ہمیں اپنے خوف سے اتنا کہ

مَا تَحُولُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ

حائل ہو جائے ہم میں اور تیرے گناہوں میں اور اپنی عبادت سے اتنا کہ پہونچا دے

مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا

تو ہمیں بذریعہ اسکے اپنی جنت میں اور یقین سے اتنا کہ سہل کردے اس سے ہم پر

مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا

دنیا کی مصیبتیں اور کارآمد رکھ ہماری شنوائیاں اور ہماری بینائیاں اور ہماری قوت

مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَاْرَنَا عَلٰى

جبتک ہمیں زندہ رکھے اور کرنا اسکی خیر کو باقی بعد ہمارے اور ہمارا انتقام لے اس سے جو ہم پر

مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ

ظلم کرے اور مدد دے ہمیں اس پر جو ہم سے دشمنی کرے اور مت کر

مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا

مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور مت کر دنیا کو مقصود اعظم ہمارا

وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا

اور نہ انتہا ہمارے معلومات کی اور نہ انتہا ہماری رغبت کی اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو

مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۞ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا

۵ حصن

جو ہم پر رحم نہ کرے یا اللہ ہمیں زیادہ کر اور گھٹا مت اور آبرو دے ہمیں

وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا

اور خوار نہ کر اور عطیہ دے ہمیں اور محروم نہ کر اور ہمیں فضیلت دے اور ہم پر کسی کو فضیلت نہ دے

وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ۞ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ ۞

ت، ایضاً

اور ہمیں خوش کر اور ہم سے راضی ہو جا یا اللہ دل میں ڈال دے میرے میری صلاحیت

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی اَرْشَدِ اَمْرِیْ ۞

ب، ایضاً

یا اللہ محفوظ رکھ مجھے میرے نفس کی برائی سے اور ہمت دے مجھے اپنے کام کی اصلاح پر

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

۵ ایضاً

۵ ایضاً

مانگتا ہوں میں خدائے تعالیٰ سے امن دنیا اور آخرت میں یا اللہ میں

اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ

مانگتا ہوں تجھ سے توفیق نیک کاموں کے کرنے کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور محبت غریبوں کی

وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً

اور یہ کہ بخشدے تو مجھے اور رحم کرے تو مجھ پر اور جب ارادہ کرے تو کسی قوم پر بلا نازل کرنے کا

فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ

تو اٹھا لینا مجھے قبل اسکے کہ اس بلا میں پڑوں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری محبت اور اس شخص کی محبت

يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

جو تجھ سے محبت رکھتا ہو اور اس عمل کی محبت جو قریب کردے تیری محبت کے یا اللہ کردے اپنی

حُبُّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۝

۵۹ محبت زیادہ پیاری مجھے میری جان سے اور گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے

۵۹ حصن

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ

یا اللہ نصیب کر مجھے اپنی محبت اور اس شخص کی محبت جسکی محبت تیرے نزدیک میرے کام آئے

اَللّٰهُمَّ فَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا

یا اللہ جسطرح دیا ہے تو نے مجھے جو کچھ مجھے پسند ہے تو کر دے اسے معین میرا اس کام میں

تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ

جو تجھے پسند ہے یا اللہ اور جو کچھ دور کیا تو نے مجھ سے ان چیزوں میں سے جو مجھ کو پسند ہیں تو کر دے اسے

فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ۝ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ

۶۰ ایضاً

میرے حق میں فراغ ان چیزوں کیلئے جو تجھے پسند ہیں اے پلٹنے والے دلوں کے مضبوط رکھنا دل میرا

عَلٰى دِيْنِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَ

۶۱ ایضاً

اپنے دین پر یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایسا ایمان کہ پھر نہ پھرے اور

نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ایسی نعمت کہ ختم نہ ہو اور رفاقت اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ

وَ سَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ۝ اَللّٰهُمَّ

۶۲

وسلم کی برترین مقام جنت میں یعنی جنت الخلد میں یا اللہ

اِنِّيْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَ اِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ

میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن خلق کے ساتھ

وَ نَجَاحًا تَتْبَعُهٗ فَلَاحًا وَّ رَحْمَةً مِّنْكَ وَ عَافِيَةً وَ

اور کامیابی جس کے پیچھے فلاح بھی دے تو مجھے اور رحمت تیری طرف اور امن اور

مغفرۃ منک ورضوانا ۞ اللھم انفعنی بما

بخشش تیری طرف سے اور خوشنودی یا اللہ نفع دے مجھے اس

علمتنی وعلمنی ما ینفعنی ۞ اللھم بعلمک الغیب وقدرتک

علم سے جو تو نے مجھے دیا اور دے مجھے وہ علم کہ نفع دے مجھے یا اللہ بوسیلہ اپنے عالم الغیب ہونے کے اور مخلوق پر

علی الخلق احینی ما علمت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی

قادر ہونے کے زندہ رکھنا مجھے جب تک تیرے علم میں زندگی بہتر ہو میرے لیے اور اٹھا لینا

اذا علمت الوفاۃ خیرا لی واسألک خشیتک فی

جب تیرے علم میں موت بہتر ہو میرے لیے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ڈر

الغیب والشھادۃ وکلمۃ الاخلاص فی الرضی

غائب اور حاضر میں اور کلمہ اخلاص کا عیش

والغضب واسألک نعیما لا ینفد وقرۃ عین

اور طیش میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی نعمت کہ ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں

لا تنقطع واسألک الرضا بالقضاء وبرد

کی ٹھنڈک کہ جاتی نہ رہے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے رضامندی تیرے حکم پر اور

العیش بعد الموت ولذۃ النظر الی وجھک

خوش عیشی موت کے بعد اور مزا تیرے دیدار کا

والشوق الی لقائک واعوذ بک من ضراء

اور تڑپ تیرے وصال کی اور پناہ چاہتا ہوں بذریعہ تیری ذات کے مصیبت

مضرۃ وفتنۃ مضلۃ ۞ اللھم زینا بزینۃ

آزار دینے والی اور بلا گمراہ کرنے والی سے یا اللہ آراستہ کر دے ہمیں زینت

٦٥ حصن　الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِیْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ
سے ایمان کی اور کردے ہمیں رہنما راہ میں یا اللہ

اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ
میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی سب کی سب اِس وقت کی اور آئندہ کی

٦٦ ایضاً　مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اس سے جسکا مجھ کو علم ہے اور جس کا نہیں یا اللہ میں

اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ
مانگتا ہوں تجھ سے وہ سب بھلائی جسکو مانگا ہے تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ
یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت اور جو چیز اسکی طرف قریب کرنیوالی ہو

قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ لِّیْ
قول ہو یا عمل اور مانگتا ہوں میں تجھ سے یہ کہ کردے ہر اپنے حکم کو میرے حق میں

٦٧ ایضاً　خَیْرًا ۞ وَاَسْاَلُكَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ
بہتر اور مانگتا ہوں میں تجھ سے جو کچھ جاری کرے تو میرے حق میں کوئی بات کہ

٦٨ ایضاً　تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا ۞ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
کرے تو انجام اس کا بھلائی یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا

فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ
تمام کاموں میں اور پناہ میں رکھ ہمیں رسوائی سے دنیا کی اور

٦٩ ایضاً　عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ
عذاب آخرت سے یا اللہ نگرانی کر میری اسلام کے

قَائِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ

جب کھڑا ہوں اور نگرانی کر میری اسلام پر جب بیٹھا ہوں اور نگرانی کر میری

بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا

اسلام پر جب لیٹا ہوں اور نہ طعنہ کا موقع دے مجھ پر کسی دشمن کو اور نہ

حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ

کسی حاسد کو یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے سب بھلائیاں جسکے خزانے تیرے قبضۂ قدرت

بِيَدِكَ ؞ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِیْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ ؞

میں ہیں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے وہ سب کی سب بھلائی کہ وہ تیرے قبضہ میں ہے

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا

یا اللہ مت چھوڑنا ہمارا کوئی گناہ مگر کہ بخشدینا اسے اور نہ کوئی فکر مگر کہ

فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ

زائل کردینا اسے اور نہ کچھ قرض مگر کہ ادا کردینا اسے اور نہ کوئی حاجت دنیا

حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ

اور آخرت کی حاجتوں سے مگر کہ پورا کردینا اسے اے سب سے بڑھ کر

الرّٰحِمِيْنَ ؞ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَ

رحم کرنے والے یا اللہ مدد کر ہماری اپنے ذکر اور اپنے شکر اور

حُسْنِ عِبَادَتِكَ ؞ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ

اپنی عبادت کی خوبی پر یا اللہ قناعت دے مجھے اسپر جو نصیب کیا تونے مجھے اور

بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَيْرٍ ؞

برکت دے میرے لیے اسمیں اور نگراں رہ میری ہر اس چیز پر جو میرے سامنے نہیں ہے خیریت کے ساتھ

ن، حصن

ع۱، ایضاً

ع۲، ایضاً

ع۳، ایضاً

۴ حصن

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِیْشَۃً نَّقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّ

یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے زندگی صاف اور موت ڈھنگ کی اور

مَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیْ وَّلَا فَاضِحٍ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ

۵ ایضاً

انتقال جس میں رسوائی اور فضیحت نہ ہو یا اللہ میں کمزور ہوں

فَقَوِّ فِیْ رِضَاکَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ

پس قوت سے بدلدے اپنی مرضیات میں ضعف میرا اور کشاں کشاں لیجا مجھے خیر کی طرف

وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَآئِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ

اور کردے اسلام کو انتہا میری پسند کا اور میں ذلیل ہوں

۶ ایضاً

فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ

پس عزت دے مجھے اور میں محتاج ہوں پس رزق دے مجھے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

خَیْرَ الْمَسْاَلَۃِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ

سب سے اچھا سوال اور سب سے اچھی دعا اور سب سے اچھی کامیابی اور سب سے اچھا

الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوۃِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ

عمل اور سب سے اچھا ثواب اور سب سے اچھی زندگی اور سب سے اچھی موت

وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ

اور ثابت قدم رکھ مجھے اور بھاری کر میری نیکیوں کا پلہ اور سچا کردے میرے ایمان کو اور بلند کر

دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَاَسْاَلُکَ الدَّرَجَاتِ

میرا درجہ اور قبول کر میری نماز اور مانگتا ہوں تجھ سے بلند درجے

الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فَوَاتِحَ

جنت کے آمین یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی کی ابتدائیں

الخیر وخواتمہ وجوامعہ واوّلہ واٰخرہ وظاھرہ

اور انتہائیں اور اسکی جامع چیزیں اور اسکا اول اور اسکا آخر اور اسکا ظاہر

وباطنہ اللّٰھم انّی اسألک خیر ما اٰتی وخیر ما

اور اس کا باطن یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی جو

افعل وخیر ما اعمل وخیر ما بطن وخیر ما ظھر ؕ

کروں دھر دنیں اور اسکی بھلائی جو عمل میں لاؤں اور اسکی بھلائی جو پوشیدہ ہے اور اسکی بھلائی جو ظاہر ہے

طب حزب ع

اللّٰھم اجعل اوسع رزقک علیّ عند کبر سنّی

یا اللہ کرنا سب سے فراخ رزق میرا میرے بڑھاپے

ثم ایضاً

وانقطاع عمری ؕ واجعل خیر عمری اٰخرہ و

اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت اور کرنا بہترین عمر میری آخر حصہ اسکا اور

خیر عملی خواتیمہ وخیر ایّامی یوم القاک فیہ ؕ

بہترین عمل میرا پچھلے عمل کو اور بہتر میرے دنوں کا وہ دن جسمیں تجھ سے ملوں

ع ایضاً

یا ولیّ الاسلام واھلہ ثبّتنی بہ حتّی القاک ؕ

اے مددگار اسلام کے اور اہل اسلام کے ثابت قدم رکھ مجھے اسلام پر یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں

ن ایضاً

اسألک غنای وغنا مولای ط

مانگتا ہوں میں تجھ سے اپنی سیرچشمی اور اپنے متعلقین کی سیرچشمی

ف الاستعاذہ

اللّٰھم انّی اعوذ بک من سوء العمر وفتنۃ الصدر

یا اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بری عمر سے اور دل کے فتنے سے

واعوذ بعزّتک لا الٰہ الّا انت ان تضلّنی ومن

اور پناہ مانگتا ہوں بوسیلہ تیری عزت کے نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھے اور

جُهْدِ الْبَلَاۗءِ وَدَرْكِ الشَّقَاۗءِ وَسُوْۗءِ الْقَضَاۗءِ وَ

بلا کی مشقت سے　اور بدبختی کے پا لینے سے اور بُری تقدیر سے اور

شَمَاتَةِ الْاَعْدَاۗءِ وَمِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ

دشمنوں کے طعنہ سے　اور اُس کام کی بُرائی سے جو میں نے کیا اور اُس کام کی بُرائی سے

اَعْمَلْ وَمِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ

جو میں نے نہیں کیا اور اُس چیز کی بُرائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اُس چیز کی بُرائی سے جو مجھے معلوم نہیں اور

زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاۗءَةِ نِقْمَتِكَ

تیری نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے ناگہاں آجانے سے

وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ وَمِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ

اور تیرے تمام غصوں سے　اور اپنی شنوائی کی برائی سے　اور اپنی بینائی کی برائی سے

وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ

اور اپنی زبان کی بُرائی سے　اور اپنے دل کی برائی سے　اور اپنی منی کی بُرائی سے

وَمِنَ الْفَاقَةِ وَمِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَمِنَ الْهَدْمِ

اور فاقہ سے　اور اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے اور کسی چیز کے نیچے اور گر جانے سے

وَمِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَاَنْ يَّتَخَبَّطَنِي

اور کسی چیز پر سے گر پڑنے سے اور ڈوب جانے سے اور جل جانے سے　اور اس سے کہ گڑبڑ میں ڈال دے مجھے

الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَمِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ

شیطان موت کے وقت　اور اس سے کہ مروں میں　جہاد سے بھاگ کر

مُدْبِرًا وَّاَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ع

اور اس سے کہ مروں میں زہریلے جانور کے کاٹنے سے

ع۱ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ وسلم ۱۲

اَلْمَنْزِلُ الثَّالِثُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ

تیسری منزل بروز دوشنبہ (پیر)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ

یا اللہ کر دے مجھے بڑا صبر والا اور کر دے مجھے بڑا شکر والا اور کر دے مجھے

فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ؕ اَللّٰهُمَّ

میری نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نظر میں بڑا یا اللہ

ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا وَلَا تَحْرِمْنِیْ

دے ہماری زمین میں برکت اور شادابی اور امن اور نہ محروم رکھ مجھے

بَرَكَةَ مَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا

اس چیز کی برکت سے جو تو مجھے دے اور نہ فتنے میں ڈال مجھے اس چیز کے بارے میں

اَحْرَمْتَنِیْ ؕ اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ

جو تو مجھے نہ دے یا اللہ اچھی بنائی ہے تو نے صورت میری پس اچھی کر دے

خُلُقِیْ ؕ وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ

سیرت میری اور دور کر دے میرے دل کا غصہ اور بچائے رکھ مجھے گمراہ کرنے والے

الْفِتَنِ مَآ اَحْیَیْتَنَا ؕ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ

فتنوں سے جب تک تو ہمیں زندہ رکھے یا اللہ سکھا دینا مجھے حجت ایمان کی

عِنْدَ الْمَمَاتِ ؕ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذَا

موت کے وقت اے رب میں مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز کی بھلائی جو اس

الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهٗ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ

دن میں ہو اور اس چیز کی بھلائی جو اس کے بعد ہو یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

المنزل الثالث

ایضاً

ایضاً

ایضاً

حزب

ایضاً

خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ

بھلائی اس دن کی اور فتح اسکی اور مدد اسکی اور نور اسکا اور برکت اسکی

۹۷ حصن

وَهُدَاهُ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

اور ہدایت اسکی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے معافی اور امن

فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ

اپنے دین میں اور اپنی دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں یا اللہ

اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ

ڈھانکدے عیب میرا اور مبدل بامن کردے میرے خوف کو یا اللہ حفاظت کر میری

مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ

میرے آگے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے داہنے سے اور میرے

شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ

بائیں سے اور میرے اوپر سے اور پناہ چاہتا ہوں میں بوسیلہ تیری عظمت کے اس سے

۹۸ حصن

اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ۞ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ

کہ ناگہاں پکڑ لیا جاؤں اپنے نیچے سے اے حی اے قیوم تیری رحمت کی طرف

اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ

فریاد لاتا ہوں میں درست کردے میرے تمام احوال کو اور نہ سونپ مجھے

۹۹ حصن

اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ ۞ اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ

میرے نفس کی طرف ایک لمحہ بھر مانگتا ہوں میں تجھ سے بحق تیرے اس نور ذات کے

الَّذِیْٓ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ

کہ روشن ہیں اس سے آسمان اور زمین اور

بِكُلِّ حَقٍّ هُوَلَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ
بذریعہ ہر اُس حق کے جو تیرا ہے اور بذریعہ اس حق کے جو مانگنے والوں کا تجھ پر ہے

اَنْ تُقِيْلَنِيْ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ؕ
کہ درگذر کرے تو مجھ سے اور یہ کہ پناہ دے تو مجھے دوزخ سے اپنی قدرت سے

۹۰ حصن ۲ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ
یا اللہ اس دن کے اول حصے کو بہتری اور اس کے اوسط حصہ کو کر دے

فَلَاحًا وَاٰخِرَهٗ نَجَاحًا اَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
فلاح اور اسکے آخر حصہ کو کامیابی میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی دنیا و آخرت کی

يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ ۹۱ ایضاً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسِئْ
اے سب سے بڑے مہربان یا اللہ بخشدے میرے گناہ اور دور کر دے

شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ
میرے شیطان کو اور کھول دے بند میرا اور بھاری کر میرا پلہ اور کر دے مجھے

فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى ؕ ۹۲ ایضاً اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ
طبقۂ اعلیٰ میں یا اللہ بچانا مجھے اپنے عذاب سے جسدن تو

۹۳ ایضاً تَبْعَثُ عِبَادَكَ ؕ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ
اپنے بندوں کو اٹھائے یا اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور

مَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ
اُس چیز کے جسپر انکا سایہ ہے اور پروردگار زمینوں کے اور اُس چیز کے جسکو زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں اور پروردگار

الشَّيَاطِيْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ
شیطانوں کے اور اس چیز کے جس کو انھوں نے گمراہ کیا رہنا میرا نگہبان اپنی تمام

خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ
مخلوق کی برائی سے اس سے کہ ظلم کرے کوئی ان میں سے

اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
مجھ پر یا کہ تعدی کرے محفوظ ہے پناہ دیا ہوا تیرا اور بابرکت ہے نام تیرا

۹۴ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ
نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے نہیں ہے کوئی شریک تیرا پاک ہے تو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْأَلُكَ
یا اللہ میں معافی چاہتا ہوں تجھ سے اپنے گناہ کی اور مانگتا ہوں تجھ سے

رَحْمَتَكَ ۹۵ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ
رحمت تیری یا اللہ بخشدے میرا گناہ اور وسعت دے مجھے

فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ۹۶ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ
میرے گھر میں اور برکت دے مجھے میرے رزق میں یا اللہ کردے مجھے

مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
بہت توبہ کرنے والوں میں سے اور کردے مجھے پاک صاف لوگوں میں

۹۷ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ
یا اللہ بخشدے مجھے اور ہدایت کر مجھے اور رزق دے مجھے اور امن دے مجھے

۹۸ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ
راہ صواب دکھادے مجھے اپنے حکم سے جس چیز کے حق ہونے میں

بِاِذْنِكَ ۹۹ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ
اختلاف ہو یا اللہ کردے میرے دل میں نور اور

۹۴ حصن ۹۵ ایضاً ۹۶ ایضاً ۹۷ ایضاً ۹۸ ایضاً ۹۹ ایضاً

فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ
میری بینائی میں نور　اور میری شنوائی میں نور　اور میری داہنی طرف

نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ
نور　اور میرے بائیں طرف نور　اور میرے پیچھے نور　اور میرے

اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ
سامنے نور　اور کر دے میرے لیے ایک خاص نور اور میرے پٹھوں میں

نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ
نور　اور میرے گوشت میں نور　اور میرے خون میں نور　اور میرے

شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ
بالوں میں نور　اور میرے پوست میں نور　اور میری زبان میں

نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ
نور اور کر دے میری جان میں نور　اور دے مجھے عظیم

نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا
نور　اور کر دے مجھے سراپا نور اور کر دے میرے اوپر نور

وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا ؕ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ؕ اَللّٰهُمَّ
اور میرے نیچے نور　یا اللہ دے مجھے نور　یا اللہ

افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ
کھول دے ہمارے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور سہل کر دے ہم پر طریقے

رِزْقِكَ ؕ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ ؕ اَللّٰهُمَّ
اپنے رزق کے　یا اللہ محفوظ رکھ مجھے شیطان سے　یا اللہ

۱۰۰ حصن
۱۰۱ ایضاً
۱۰۲ ایضاً

حصن ۲۳

اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ۞ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ

میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا فضل یا اللہ بخش دے

خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ اَنْعِشْنِیْ وَ

میری کل خطائیں اور قصور یا اللہ رفعت دے مجھے اور

اَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ

زندہ رکھ مجھے اور رزق دے مجھے اور ہدایت کر مجھ کو اچھے اعمال

وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا

واخلاق کی کیونکہ نہیں ہدایت کرتا ہے عمدہ اعمال واخلاق کی اور نہیں

حصن ۱۰۴

یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ

دور کرتا ہے بُرے اعمال اور اخلاق کو کوئی سوا تیرے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۞

رزق پاکیزہ اور علم بکار آمد اور عمل مقبول

حصن ۱۰۵

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ

یا اللہ میں غلام ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے غلام کا اور بیٹا ہوں تیری لونڈی کا

نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ

ہمہ تن قبضہ میں ہوں تیرے نافذ ہے میرے بارے میں حکم تیرا عین عدل ہے

فِیَّ قَضَاؤُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ

میرے بارے میں فیصلہ تیرا مانگتا ہوں میں تجھ سے بحق ہر نام کے جو تیرا ہے

بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ

کہ جسکے ساتھ تُونے اپنی ذات کو موسوم کیا ہے یا اسکو اپنی کتاب میں اتارا ہے یا وہ اپنی مخلوق میں سے

أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ

کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب ہی میں اس کو

الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ

رہنے دیا ہے یہ کہ کر دے قرآن عظیم کو بہار

قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ

میرے دل کی اور نور میری آنکھ کا اور کشایش میرے غم کی اور دفعیہ میری فکر کا

اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

اے اللہ معبود جبرئیلؑ کے اور میکائیلؑ کے اور اسرافیلؑ کے

ب ۱۰۶ حصن ط

وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَ

اور معبود ابراہیمؑ کے اور اسمٰعیلؑ کے اور اسحٰقؑ کے عافیت دے مجھے اور

لَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَّا طَاقَةَ

نہ مسلط کرنا کسی کو اپنی مخلوق سے مجھ پر ایسی چیز کے ساتھ جس کی برداشت

لِيْ بِهٖ ۞ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

مجھ میں نہو یا اللہ کفایت کر میری اپنا حلال رزق دیکر حرام روزی سے

ت ۱۰ حصن ۵

وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

اور بے پرواہ کر دے مجھے بدولت اپنے فضل کے اپنے ماسوا سے یا اللہ تو

ش ۱۰ حزب م

تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَ

سنتا ہے میری بات کو اور دیکھتا ہے میری جگہ کو اور جانتا ہے میرے پوشیدہ اور

عَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَاَنَا

ظاہر کو چھپی نہیں رہ سکتی ہے تجھ سے میری کوئی بات اور میں ہوں

الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ

مصیبت زدہ محتاج فریادی پناہ جو ترساں

الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ

دہراساں اقرار کرنیوالا ماننے والا اپنے گناہ کا سوال کرتا ہوں تجھ سے سوال

الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ

بیکس کا سا گڑگڑاتا ہوں تیرے سامنے گڑگڑانا گناہگار

الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ

ذلیل کا سا اور طلب کرتا ہوں تجھ سے طلب کرنا خوف زدہ آفت رسیدہ کا سا۔

وَدُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ

اور طلب کرنا اس شخص کا سا کہ جھکی ہوئی ہو تیرے سامنے گردن اسکی اور بہ رہے ہوں

لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ

آنسو اسکے اور فروتنی کیے ہوئے ہو وہ تیرے سامنے اور رگڑتا ہو تیرے سامنے

اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ

ناک اپنی یا اللہ نہ کر مجھے تجھ سے دعا مانگنے میں ناکام اور ہو جا میرے

بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَّا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ

واسطے بہت مہربان رحیم اے ان سب سے بہتر جن سے مانگا جائے اور اے سب دینے

الْمُعْطِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ

والوں سے بہتر یا اللہ تجھی سے شکایت کرتا ہوں اپنے ضعیف القویٰ ہونے کی

وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَآ اَرْحَمَ

اور اپنی کم سامانی کی اور لوگوں کی نظروں میں کم وقعتی کی اے

الرّاحِمِينَ إِلٰى مَنْ تَكِلُنِي إِلٰى عَدُوٍّ يَّتَجَهَّمُنِي

ارحم الراحمین کس کے سپرد کرتا ہے تو مجھے آیا کسی دشمن کے کہ سینہ زوری کرے مجھ سے

أَمْ إِلٰى قَرِيبٍ مَّلَّكْتَهٗ أَمْرِي إِنْ لَّمْ تَكُنْ

یا کسی عزیز کے کہ تو قبضے میں دیدے اُسکے میرے سب کام کو اگر تو غصہ ہو مجھ پر

سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتَكَ

تو مجھ کو اس کی کچھ پرواہ تو نہیں مگر پھر بھی تیرے امن میں مجھ کو

أَوْسَعُ لِي ؞ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوبًا أَوَّاهَةً

زیادہ گنجائش ہے یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے ایسے دل جو متاثر ہوں

مُخْبِتَةً مُّنِيبَةً فِي سَبِيلِكَ ؞ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

اور عاجزی کرنے والے ہوں اور رجوع ہونیوالے ہوں تیری راہ میں یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

إِيمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ

ایمان کہ پیوست ہو جائے میرے دل میں اور یقین سچا یہاں تک کہ جان لوں میں

أَنَّهٗ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضًى

کہ نہیں پہونچ سکتا ہے مجھ کو مگر جو کچھ کہ تو لکھ چکا ہے میرے لیے اور رضا اُس چیز کے

مِّنَ الْمَعِيشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِي ؞ اَللّٰهُمَّ لَكَ

ساتھ کہ مقسوم میں لکھی تو نے میری معاش میں سے یا اللہ تیرے واسطے

الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُولُ ؞

تعریف ہے جتنی کہ فرماتا ہے تو اور بڑھ کر اس سے کہ کہتے ہیں ہم

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ

یا اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ناپسندیدہ اخلاق

۱۰ حزب
۱۱ ایضاً
۱۲ ایضاً

وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ نَعُوْذُ بِكَ

اور اعمال اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے پناہ چاہتے ہیں

مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى

ہم تیری ان بُری چیزوں سے جن سے پناہ مانگی ہے تیرے نبی محمد صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ

اللہ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اور بُرے پڑوس سے قیام کی جگہ میں

فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ

کیونکہ سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے اور دشمن کے غلبہ

وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ

اور مخالفین کے طعنہ سے اور بھوک سے کہ وہ بُرا

الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَاَنْ

ہم خواب ہے اور خیانت سے کہ وہ بُرا ہم راز ہے اور اس سے کہ

نَّرْجِعَ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا وَ

پچھلے پیروں لوٹیں ہم یا اپنے دین سے الگ ہو کر فتنہ میں پڑیں ہم اور

مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ

تمام فتنوں سے جو ظاہری ہیں انہیں سے اور جو باطنی ہیں اور

مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ لَّيْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ

بُرے دن سے اور بُری رات سے اور

سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ

بُری گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے

عہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وسلم ۱۲

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

چوتھی منزل بروز سہ شنبہ (منگل)

اَللّٰھُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ

یا اللہ تیرے ہی لیے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا

وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اور تیری ہی طرف ہے میرا رجوع اور تیرا ہی ہے جو کچھ میں چھوڑ جاؤنگا یا اللہ میں

اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیَاحُ ۞ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ

مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی ان چیزوں کی جنکو ہوائیں لاتی ہیں یا اللہ کر دے مجھے

اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَ

کہ بڑا شکر کروں تیرا اور زیادہ کروں ذکر تیرا اور مانوں تیری نصیحت کو اور

اَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِیَنَا

یاد رکھوں تیری وصیت کو یا اللہ ہمارے دل اور سرتاپا ہم

وَجَوَارِحَنَا بِیَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْھَا شَیْئًا فَاِذَا

اور اعضا ہمارے تیرے قبضہ میں ہیں نہیں اختیار کامل دیا ہے تو نے ہمیں انمیں کسی چیز پر پس

فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِنَا فَكُنْ اَنْتَ وَلِیَّنَا وَاھْدِنَا اِلٰی

جب تو نے یہ کیا ہے ہمارے ساتھ تو رہنا تو ہی مددگار ہمارا اور دکھا ہمیں

سَوَاءِ السَّبِیْلِ ۞ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ

سیدھا راستہ یا اللہ کر دے اپنی محبت کو مرغوب تر

الْاَشْیَاءِ اِلَیَّ وَاجْعَلْ خَشْیَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْیَاءِ

تمام چیزوں سے مجھے اور کر دے اپنے ڈر کو خوفناک زیادہ تمام چیزوں سے

۱۱۲ اسکی اردو نظم ۱۱۵ / ۱۲۵ پر دیکھو
۱۱۳ حزب ۴
۱۱۴ ایضاً
۱۱۵ ایضاً

عِنْدِیْ وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی

میرے نزدیک اور قطع کردے مجھ سے حاجتیں دنیا کی شوق دے کر اپنی

لِقَآئِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْیُنَ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ

ملاقات کا اور جبکہ ٹھنڈی کردی ہیں تو نے اہل دنیا کی آنکھیں ان کی دنیا سے

۱۱۶ حزب ع

دُنْیَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِكَ ؞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

تو ٹھنڈی کردے میری آنکھ اپنی عبادت سے یا اللہ میں مانگتا ہوں

اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ

تجھ سے تندرستی اور پارسائی اور امانت اور حسن خلق

۱۱۷ ایضاً

وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ ؞ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَّلَكَ

اور رضا مقدر پر یا اللہ تیرے ہی لیے حمد ہے شکر کیساتھ اور تیرے ہی لیے

الْمَنُّ فَضْلًا ؞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ التَّوْفِیْقَ لِمَحَابِّكَ

احسان ہے فضل کے ساتھ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے توفیق تیرے پسندیدہ

مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَیْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ

اعمال کی اور سچے توکل کی تجھ پر اور نیک گمان کی تیرے

۱۱۸ ایضاً

بِكَ ؞ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِیْ

ساتھ یا اللہ کھول دے میرے دل کے کان اپنے ذکر کیلیے اور نصیب کر مجھے

طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ ؞

فرمانبرداری اپنی اور فرمانبرداری اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عمل اپنی کتاب پر

۱۱۹ ایضاً

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشَاكَ كَاَنِّیْ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰی

یا اللہ کردے مجھے کہ ڈرا کروں تجھ سے گویا کہ میں تجھے دیکھتا ہوں ہر وقت یہاں تک کہ

اَلْقَاكَ وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِيَتِكَ

آملوں میں تجھ سے اور سعید کر دے مجھے اپنے تقویٰ سے اور نہ شقی کر مجھے اپنی نافرمانی سے

ح۱۲۰ حزب ۵۳

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ

یا اللہ کرم کر میرے ساتھ سہل کر دینے میں ہر دشوار کے کیونکہ

تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَّاَسْاَلُكَ الْيُسْرَ

سہل کر دینا ہر دشوار کا تجھ پر آسان ہے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے سہولت

وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّیْ

اور معافی دنیا اور آخرت میں یا اللہ درگزر کر مجھ سے

ح۱۲۱ حزب ۵

فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ ۞ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ

کیونکہ تو عفو کریم ہے یا اللہ پاک کر دے میرے دل کو نفاق سے

وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِیْ مِنَ

اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو

الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی

خیانت سے کیونکہ تو جانتا ہے آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل

ح۱۲۲ ایضاً

الصُّدُوْرُ ۞ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ

میں چھپاتے ہیں یا اللہ نصیب کر مجھے آنکھیں برسنے والی کہ سیراب

تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ

کریں دل کو بہتے ہوئے آنسوؤں سے تیرے خوف سے

قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَّالْاَضْرَاسُ جَمْرًا ۞

قبل اسوقت کے کہ ہو جائیں آنسو خون اور داڑھیں انگارے

۱۲۳ حزب ۵
اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ قُدْرَتِكَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَاقْضِ
یا اللہ امن دے اپنی قدرت میں مجھے اور داخل کرلے اپنی رحمت میں مجھے اور
اَجَلِیْ فِیْ طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرِ عَمَلِیْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ
گذار دے اپنی اطاعت میں عمر میری اور خاتمہ کر میرا میرے سب سے اچھے عمل پر اور کردے ثواب
۱۲۴ حصن ۵
الْجَنَّةَ ۞ اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَةِ
اسکا جنت اے اللہ دور کرنے والے فکر کے زائل کرنیوالے غم کے قبول کرنیوالے
الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ
بیقراروں کی دعا کے رحمٰن دنیا کے اور رحیم اسکے توہی رحم کریگا مجھ پر تو کردے
فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۞
میرے اوپر ایسی رحمت کہ بے پروا کردے تو مجھے اسکی وجہ سے اوروں کی رحمت سے
۱۲۵ حزب ۵
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَیْرِ وَاَعُوْذُبِكَ
یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے غیر مترقب بھلائی کو اور پناہ چاہتا ہوں
۱۲۶ ایضاً
مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ ۞ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
تیری ناگہانی برائی سے یا اللہ تیرا ہی نام سلام ہے اور تجھی سے ابتدا ہے
السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ اَسْاَلُكَ یَا
سلامتی کی اور تیرے ہی طرف لوٹتی ہے سلامتی میں مانگتا ہوں تجھ سے اے
ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَ
جلال و اکرام والے یہ کہ قبول کرے ہمارے حق میں ہماری دعا اور
اَنْ تُعْطِیَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِیَنَا عَمَّنْ اَغْنَیْتَهُ عَنَّا
یہ کر دے ہمیں ہماری خواہش اور یہ کہ بے پروا کردے ہمیں ان سے جن کو تم سے

مِنْ خَلْقِكَ ۞ ۱۲۷ اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ ۞ ۱۲۸ اَللّٰهُمَّ

پیدا کیا ہے تو نے اپنی مخلوق میں سے یا اللہ چھانٹ لے میرے واسطے اور پسند کر لے میرے لیے یا اللہ

اَرْضِنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا قُدِّرَ لِيْ

راضی رکھ مجھے اپنے حکم پر اور برکت دے میرے لیے اس چیز میں کہ مقدر کی گئی میرے لیے

حَتّٰى لَآ اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَآ اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا

تاکہ نہ چاہوں میں جلد ملنا اس چیز کا کہ دیر میں رکھی ہے تو نے اور نہ دیر میں

عَجَّلْتَ ۞ ۱۲۹ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ ۞ ۱۳۰ اَللّٰهُمَّ

آنا اس چیز کا کہ جلد کی ہے تو نے یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا یا اللہ

اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ

زندہ رکھ مجھے خاکسار اور مارنا مجھے خاکسار اور اٹھانا مجھے خاکساروں کے

زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ۞ ۱۳۱ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَآ

گروہ میں یا اللہ کردے مجھے ان لوگوں میں سے کہ جب

اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَآ اَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوْا ۞

نیک کام کریں تو خوش ہوں اور جب برا کام کریں تو مغفرت چاہیں

۱۳۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا

یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے خاص رحمت تیری کہ جس سے ہدایت کردے تو میرے

قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا

دل کو اور جمعیت دے اس سے میرے کاموں کو اور ترتیب کردے اس سے میری ابتری کو اور درست کردے اس سے

دِيْنِيْ وَتَقْضِيْ بِهَا دَيْنِيْ وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا

میرے دین کو اور ادا کردے اس سے میرے قرض کو اور حفاظت رکھے بذریعہ اسکے میری غائب چیزوں کی اور رفعت دے اس سے

۱۲۷ الحزب ۵
۱۲۸ ایضاً
۱۲۹ الحزب ۴۲
۱۳۰ ایضاً
۱۳۱ ایضاً
۱۳۲ ایضاً

شَاهِدِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَ

میری حاضر چیزوں کو اور نورانی کر دے اس سے چہرہ میرا اور پاکیزہ کر دے اس سے عمل میرا اور

تُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا

دل میں ڈالدے میرے اس سے ہدایت میری اور لوٹا دے اس سے میری الفت اور بچائے رکھے مجھے اسکے ذریعہ

۱۳۳ حزب

مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَيَقِيْنًا

ہر برائی سے　یا اللہ دے مجھے ایسا ایمان کہ نہ پھرے　اور ایسا یقین کہ

لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ

اس کے بعد کفر نہ ہو　اور ایسی رحمت کہ پاؤں میں بذریعہ اسکے شرف تیرے بزرگی عزت کا

۱۳۴ ایضاً

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِي

دنیا اور آخرت میں　یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے کامیابی

الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَمُرَافَقَةَ

قسمت میں اور مہمانی شہداء کی اور عیش نیک بختوں کا اور ساتھ

الْاَنْبِيَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۞

انبیاء علیہم السلام کا اور فتح دشمنوں پر　کیونکہ تو سننے والا ہے دعا کا

۱۳۵ ایضاً

اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ

یا اللہ جو بھلائی کہ قاصر رہ گئی ہو اس سے رائے میری اور کم رہ گیا ہو اس سے عمل میرا اور نہ پہنچی ہو

تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَمَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا

اس تک آرزو میری اور سوال میرا　کہ کیا ہو تو نے وعدہ اس کا کسی سے

مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ

اپنی مخلوق میں سے یا ہو ایسی کوئی بھلائی کہ تو اسکو دینے والا ہو کسی کو اپنے بندوں میں سے

فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ
تو میں خواہش کرتا ہوں تجھ سے اس کی اور مانگتا ہوں مجھ سے تیری رحمت کی

الْعٰلَمِیْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ
وجہ سے اے رب العلمین یا اللہ میں تیرے حوالہ کرتا ہوں اپنی خواہش اگرچہ کوتاہ ہے

قَصُرَ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ افْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ
سمجھ میری اور ضعیف ہے عمل میرا محتاج ہوں میں تیری رحمت کا

فَاَسْأَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِیْرُ
پس مانگتا ہوں تجھ سے اے پورا کرنیوالے کاموں کے اور اے شفا دینے والے دلوں کے جسطرح فاصلہ

بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ
کررکھا ہے تو نے دریاؤں میں یہ کہ فاصلہ پر رکھے تو مجھے دوزخ کے عذاب سے اور واویلا

الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ ۞ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ
کرنے سے اور قبروں کے فتنہ سے اے اللہ مضبوط ڈور والے

وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ
اور درست حکم والے مانگتا ہوں میں تجھ سے امن یوم وعید میں اور جنت

یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ
یوم الخلود میں ان لوگوں کے ساتھ جو مقرب ہیں حاضر باش رکوع اور سجدے میں رہنے

الْمُوْفِیْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاِنَّكَ تَفْعَلُ
والے اپنے اقرار دل کو پورا کرنیوالے کیونکہ تو مہربان شفقت والا ہے اور تو کرسکتا ہے جو کچھ

مَا تُرِیْدُ ۞ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِیْنَ مُهْتَدِیْنَ غَیْرَ
چاہے یا اللہ کردے ہمیں راہنما راہ بیں نہ بے راہ

١٣٦ اخرب مسلم

١٣٧ ایضاً

١٣٨ ایضاً

ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَآئِكَ وَحَرْبًا لِّاَعْدَآئِكَ

اور بھٹکانے والے دوست تیرے دوستوں کے اور دشمن تیرے دشمنوں کے

نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ

دوست رکھیں تیری محبت کیوجہ سے تیری مخلوق میں سے اسکو جو تجھ سے محبت رکھے اور دشمن رکھیں تیری دشمنی کیوجہ سے تیری مخلوق میں اسکو

خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ

کہ تجھ سے مخالفت کرے　یا اللہ　یہ دعا ہے　اور تیرے ذمہ

۱۳۹ح

الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ

قبول کرنا ہے اور یہ (میری) کوشش ہے اور تیرے اوپر بھروسہ ہے　یا اللہ

لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّيْ صَالِحَ

نہ حوالہ کر مجھے میرے نفس کے　ایک پلک بھر　اور نہ چھین مجھ سے　وہ اچھی چیز

مَآ اَعْطَيْتَنِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ

جو دی ہے تو نے مجھے　یا اللہ تو ایسا خدا نہیں کہ ہم نے اسکو گڑھ لیا ہو اور نہ ایسا

۱۴۰ الف

وَلَا بِرَبٍّ يَّبِيْدُ ذِكْرُهٗ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَآءُ

پروردگار کہ نابود ہو ذکر اسکا اور ہم نے اسے اختراع کر لیا ہو اور نہ تیرے اور ساتھی ہیں

يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ اِلٰهٍ نَّلْجَأُ

کہ تیرے حکم میں شریک ہوں نہ پہلے تجھ سے ہمارا کوئی خدا تھا جس کے پاس ہم پناہ پکڑتے

اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِكَهٗ

ہوں اور تجھ کو چھوڑ دیتے ہوں اور نہ مدد کی ہے تیری ہمارے پیدا کرنے میں کسی نے

فِيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ فَنَسْاَلُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا

کہ ہم اسکو تیرے ساتھ شریک سمجھیں بابرکت ہے تو اور برتر ہے پس مانگتے ہیں ہم تجھ سے نہیں ہے

حصن ۲

اَنْتَ اغْفِرْ لِیْ ۞ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ

کوئی معبود سوا تیرے بخشدے مجھے یا اللہ تو نے ہی پیدا کیا ہے میری جان کو اور تو ہی

تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا

موت دے گا اسے تیرے ہی لیے ہے مرنا اسکا اور جینا اسکا اگر زندہ رکھے تو اسے

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِنْ

تو حفاظت کر اسکی ایسی چیز سے کہ تو اپنے نیک بندوں کی اس سے حفاظت کرتا ہے اور اگر

ب ۵

اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا ۞ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ وَزَيِّنِّیْ

موت دے تو اسے تو بخشدینا اسے اور رحم کرنا اسپر یا اللہ مدد کر میری علم سے اور آراستہ کر مجھے

ایضاً

بِالْحِلْمِ وَاَكْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِيَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ

وقار سے اور بزرگی دے مجھے پرہیزگاری سے اور جمال دے مجھے امن سے یا اللہ

لَا يُدْرِكُنِیْ زَمَانٌ وَّلَا يُدْرِكُوْا زَمَانًا لَا يُتَّبَعُ فِيْهِ

نہ پائے مجھے وہ زمانہ اور نہ پائیں یہ لوگ اس زمانہ کو کہ نہ اتباع کیجائے اس میں

الْعَلِيْمُ وَلَا يُسْتَحْيٰ فِيْهِ مِنَ الْحَلِيْمِ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ

عالم کی اور نہ لحاظ کیا جائے اس میں باوقار کا دل ان کے دل

ایضاً

الْاَعَاجِمِ وَاَلْسِنَتُهُمْ اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ

عجمیوں کے سے اور زبانیں ان کی زبانیں عرب کی سی ہیں یا اللہ میں لیتا ہوں تجھ سے

عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ

ایک وعدہ کہ ہرگز نہ خلاف کرنا تو اس میں چونکہ میں بشر ہوں تو جو مسلمان کہ

اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ فَاجْعَلْهَا

تکلیف دوں میں اسے یا برا بھلا کہوں میں اسے یا ماروں پیٹوں اسے یا بد دعا دوں اسکو تو کر دینا اسکو

لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ ؕ

اُسکے حق میں رحمت اور پاکی اور ذریعہ قربت کا کر مقرب بنائے تو اپنا اسکو وجہ اسکے

الاستعاذہ حصن

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَمِنَ الشِّقَاقِ وَ

یا اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں برص سے اور ضد اضدی سے اور

النِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ

نفاق سے اور برے اخلاق سے اور اس چیز کی برائی سے جسے تو جانتا ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا

پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی اہل دوزخ کے حال سے اور دوزخ سے اور اس چیز سے

قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ

کہ قریب کرے اس سے قول ہو یا عمل اور اس چیز کی برائی سے جو تیرے

ع و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وسلم ۱۲

اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا

قبضہ میں ہے اور پناہ چاہتا ہوں میں تیری اس چیز کی برائی سے جو اس

الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ وَمِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطٰنِ

دن میں ہے اور اسکی برائی سے جو اسکے بعد ہے اور اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے

وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰٓى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ

اور اس کے شرک سے اور اس سے کہ حاصل کریں ہم اپنی جان پر کسی برائی کو یا اس کو

اِلٰى مُسْلِمٍ اَوْ نَكْتَسِبَ خَطِيْٓئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ وَمِنْ

کسی مسلمان کیطرف کھینچ لیں یا کریں ہم کوئی ایسی خطا یا گناہ جسے تو نہ بخشے اور

ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

مقام کی تنگی سے قیامت کے دن

اَلْمَنْزِلُ الْخَامِسُ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

پانچویں منزل بروز چہار شنبہ (بدھ)

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

یا اللہ محفوظ کردے میری شرمگاہ کو اور آسان کردے مجھ پر میرا کام یا اللہ میں

اَسْاَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ

مانگتا ہوں تجھ سے وضو کا کمال اور نماز کا کمال اور تیری

رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ

خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال یا اللہ دینا مجھے میرا نامہ اعمال

بِيَمِيْنِيْ ۞ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِيْ عَذَابَكَ

داہنے ہاتھ میں یا اللہ ڈھانپ لے مجھے اپنی رحمت میں اور بچانا مجھے اپنے عذاب سے

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ ۞ اَللّٰهُمَّ

یا اللہ ثابت رکھنا میرے قدم جسدن کہ ڈگیں گے قدم یا اللہ

اجْعَلْنَا مُفْلِحِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا

کرنا ہمیں نجات پانیوالے یا اللہ کھولدے قفل ہمارے دلوں کے

بِذِكْرِكَ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا

اپنے ذکر سے اور پورا کر ہم پر اپنی نعمت کو اور کامل کر ہم پر

مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ

اپنا فضل اور کردے ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے

اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ

یا اللہ دے مجھے جو سب سے بڑھ کر چیز اپنے نیک بندوں کو دیتا ہو

منزل الخامس

عہ ۱۴۵ اسکا منظوم ترجمہ دیکھو ۱۴۵ سے ۱۵۲ تک ۱۴۵، ۱۴۶
۱۴۷ حزب ۵
۱۴۸ ایضاً
۱۴۹ ایضاً
۱۵۰ ایضاً
۱۵۱ ایضاً
۱۵۲ ایضاً

۱۵۲ حزب ۵
۱۵۳ ایضاً

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِیْ مُسْلِمًا ۞ اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ
یا اللہ زندہ رکھ مجھے مسلمان اور مارنا مجھے مسلمان یا اللہ عذاب دے

الْکَفَرَۃَ وَاَلْقِ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ
کافروں کو اور ڈال دے ان کے دلوں میں رعب اور اختلاف

بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَاَنْزِلْ عَلَیْھِمْ رِجْزَکَ وَعَذَابَکَ
پیدا کردے اُن کی باتوں میں اور اتار ان پر قہر اپنا اور عذاب اپنا

اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْکَفَرَۃَ اَھْلَ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ
یا اللہ عذاب دے کافروں کو اہل کتاب اور مشرکین کو

الَّذِیْنَ یَجْحَدُوْنَ اٰیَاتِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ
جو انکار کرتے ہیں تیری آیتوں کا اور جھٹلاتے ہیں تیرے رسولوں کو

وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَکَ
اور روکتے ہیں تیری راہ سے اور تجاوز کرتے ہیں تیری حدود سے

وَیَدْعُوْنَ مَعَکَ اِلٰھًا اٰخَرَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ
اور پکارتے ہیں تیرے ساتھ اور معبود کو نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے

تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا
بابرکت ہے تو اور برتر ہے تو اس سے کہ کہتے ہیں ظالم بہت بڑا

۱۵۴ ایضاً

کَبِیْرًا ۞ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
برتر ہونا یا اللہ بخش ہمیں اور تمام مومنین اور مومنات

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْھُمْ وَاَصْلِحْ
اور مسلمین اور مسلمات کو اور درست کردے انھیں اور صلح دے

ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ

اُن کے آپس میں اور الفت دے اُنکے دلوں میں اور کر دے اُنکے

قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ

دلوں میں ایمان اور حکمت اور ثابت رکھ انھیں اپنے

رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ

رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر اور نصیب کر انھیں کہ شکر کریں تیری اس نعمت کا

الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَاَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ

جو تو نے اُن کو دی ہے اور یہ کہ پورا کریں تیرا وہ عہد

الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ

جو تو نے ان سے لیا ہے اور غالب کر ان کو اپنے اور اُنکے دشمن پر

وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اے معبود برحق پاک ہے تو کوئی معبود تیرے سوا نہیں

اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ اِنَّكَ تَغْفِرُ

بخشدے میرے گناہ اور درست کر دے میرے عمل کیونکہ تو بخشدیتا ہے

الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

گناہ جس کے چاہتا ہے اور تو ہی غفور رحیم ہے

يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِيْ يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ يَا رَحْمٰنُ

اے غفار بخشدے مجھے اے تواب توبہ قبول کر میری اے رحمٰن

ارْحَمْنِيْ يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ يَا رَؤُوْفُ ارْؤُفْ

رحم کر مجھ پر اے عفو درگذر کر مجھ سے اے رؤف مہربان ہو جا

بِیْ یَارَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ

مجھ پر اے پروردگار نصیب کر مجھے یہ کہ شکر کروں تیری نعمت کا جو تو نے

اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَطَوِّقْنِیْ حُسْنَ عِبَادَتِکَ

مجھ پر کی ہے　اور طاقت دے مجھے　اپنی　عبادت اچھی طرح کرنے کی

یَارَبِّ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ یَارَبِّ افْتَحْ لِیْ

اے رب میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی سب کی سب اے رب آغاز کر میرا

بِخَیْرٍ وَّاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ وَّقِنِی السَّیِّاٰتِ وَمَنْ

خیر کیساتھ اور خاتمہ کر میرا خیر کیساتھ اور بچا مجھے برائیوں سے اور جسکو تو

تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِکَ

بچائے اس دن برائیوں سے تو بیشک اس پر تو نے رحم کیا اور یہی تو ہے

هُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؕ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّهٗ وَلَکَ

بڑی کامیابی　یا اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف سب کی سب اور تیرے

الشُّکْرُ کُلُّهٗ وَلَکَ الْمُلْکُ کُلُّهٗ وَلَکَ الْخَلْقُ کُلُّهٗ

ہی لیے ہے شکر سب کا سب اور تیرا ہی ہے ملک سب کا سب اور تیری ہی ہے مخلوق سب کی سب

بِیَدِکَ الْخَیْرُ کُلُّهٗ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّهٗ

تیرے ہی قبضہ میں ہے بھلائی سب کی سب اور تیری ہی طرف رجوع ہوتی ہیں کل باتیں

اَسْاَلُکَ الْخَیْرَ کُلَّهٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ

میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی سب کی سب اور تیری پناہ چاہتا ہوں تمام برائیوں

کُلِّهٖ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَیْرُهُ اللّٰهُمَّ

سے　میں نام لیتا ہوں　اس اللہ کا جسکے سوا کوئی معبود نہیں　یا اللہ

١٥٦ خ

اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ

دور کر مجھ سے فکر اور غم یا اللہ تیری حمد کے ساتھ

اَنْصَرِفُ وَبِذَنْبِیْ اَعْتَرِفُ ۞ اَللّٰهُمَّ اِلٰهِیْ

چلتا پھرتا ہوں میں اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں میں اے اللہ معبود میرے

وَاِلٰهَ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ

اور معبود ابراہیمؑ کے اور اسحٰقؑ کے اور یعقوبؑ کے اور معبود

جِبْرَئِیْلَ وَمِیْكَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَسْاَلُكَ

جبرئیلؑ کے اور میکائیلؑ کے اور اسرافیلؑ کے میں سوال کرتا ہوں

اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاَنَا مُضْطَرٌّ وَّتَعْصِمَنِیْ

تجھ سے یہ کہ قبول کرلے میری دعا کیونکہ میں بے قرار ہوں اور محفوظ رکھے تو مجھے

فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی وَّتَنَالُنِیْ بِرَحْمَتِكَ

میرے دین میں کیونکہ میں بلا میں پڑا ہوا ہوں اور شامل حال کر میرے اپنی رحمت

فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَّتَنْفِیْ عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّیْ

کیونکہ میں گناہگار ہوں اور دور کردے مجھ سے محتاجی کیونکہ میں

مُتَمَسْكِنٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ

بیکس ہوں یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس حق کے ذریعہ سے

عَلَیْكَ فَاِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَیْكَ حَقًّا اَیُّمَا عَبْدٍ

جو سائلوں کو تجھ پہ حاصل ہے کیونکہ سائلوں کا تجھ پر حق ہے کہ جون سا غلام

اَوْ اَمَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ

یا لونڈی خشکی یا تری والوں میں سے کہ قبول کی ہو تو نے دعا ان کی

۵ حزب

١٦

وَاسْتُجِيبَتْ دُعَاءَهُمْ اَنْ تُشْرِكَنَا فِىْ صَالِحِ

اور مستجاب الدعوات کیا ہو انہیں یہ کہ شریک کردے تو ہمیں اُن اچھی

مَا يَدْعُوْنَكَ فِيْهِ وَاَنْ تُشْرِكَهُمْ فِىْ صَالِحِ

دُعاؤں میں کہ وہ مانگیں تجھ سے اور یہ کہ تو اُنکو شریک کردے ان اچھی

مَا نَدْعُوْكَ فِيْهِ وَاَنْ تُعَافِيَنَا وَاِيَّاهُمْ وَ

دعاؤں میں جو ہم تجھ سے مانگیں اور یہ کہ عافیت دے تو ہمیں اور ان کو اور

اَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَ

یہ کہ قبول کرے تو ہم سے اور اُن سے اور یہ کہ درگذر کرے ہم سے اور

عَنْهُمْ فَاِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ

ان سے کیونکہ ہم ایمان لائے اُسپر جو تو نے اُتارا اور پیروی کی ہمنے رسول کی

ع ۱۵۹ حزب ۵

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَا

پس لکھ لے ہمیں شہادت دینے والوں میں یا اللہ دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِى الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ

کو مقام وسیلہ اور کردے برگزیدہ لوگوں میں محبت آپ کی

وَفِى الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ

اور عالی مرتبہ لوگوں میں درجہ آپ کا اور مقربین میں ذکر آپ کا

ع ۱۶۰ حزب ۵

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَىَّ مِنْ

یا اللہ دے تو مجھے ہدایت اپنے پاس سے اور افاضہ کر مجھ پر

فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَىَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ

اپنا فضل اور کامل کر مجھ پر اپنی رحمت اور اُتار

عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي
مجھ پر اپنی برکتیں یا اللہ بخش مجھے اور رحم کر مجھ پر

١٦١ حزب ۵

وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۞ اَللّٰهُمَّ
اور توبہ قبول کر میری کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے یا اللہ

١٦٢ ایضاً

اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ
میں مانگتا ہوں تجھ سے توفیق اہل ہدایت کی سی اور عمل

اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ
اہل یقین کے سے اور اخلاص اہل توبہ کا سا اور ہمت

اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ
اہل صبر کی سی اور کوشش اہل خوف کی سی اور طلب اہل

الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ
شوق کی سی اور عبادت اہل تقویٰ کی سی اور معرفت اہل

الْعِلْمِ حَتّٰى اَلْقَاكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مَخَافَةً
علم کی سی یہاں تک کہ ملوں میں تجھ سے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایسا خوف

١٦٣ ایضاً

تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَّعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ
کہ روک دے مجھے تیری نافرمانیوں سے تاکہ عمل کروں میں تیری طاعت کے

عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ
ایسے عمل کہ مستحق ہو جاؤں ان سے تیری خوشنودی کا اور تاکہ خالص کروں تیرے سامنے

بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ
توبہ ڈر کر تجھ سے اور تاکہ صاف کروں تیرے سامنے

النَّصِيحَةِ حَيَاءً مِّنْكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ

خلوص کو شرما کر تجھ سے اور تاکہ بھروسہ کروں تجھ پر

فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ

کل کاموں میں اور مانگتا ہوں نیک گمان کو تیرے ساتھ پاک ہے

خَالِقِ النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا

پیدا کرنے والا نور کا یا اللہ مت ہلاک کرنا ہم کو ناگہاں اور نہ

تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تُغْفِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا

پکڑنا ہم کو اچانک اور نہ غافل کرنا ہمیں کسی حق سے اور نہ

۱۶۴ حزب ۵

وَصِيَّةٍ ۞ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِىْ فِىْ قَبْرِىْ اَللّٰهُمَّ

کسی وصیت سے یا اللہ مبدل بانس کرنا میری وحشت کو میری قبر میں یا اللہ

ارْحَمْنِىْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِىْ اِمَامًا

رحم کر مجھ پر بطفیل قرآن عظیم کے اور کردے اسے میرے لیے رہبر

وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِىْ مِنْهُ

اور نور اور ہدایت اور رحمت یا اللہ یاد کرادے مجھے اسمیں جو کچھ میں

مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِىْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِىْ

بھول گیا ہوں اور سکھادے مجھے اسمیں سے جو کچھ میں نہ جانتا ہوں اور نصیب کر مجھ کو

تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِىْ

تلاوت اسکی رات دن کے اوقات میں اور کرنا اسے میرے لیے

۱۶۵ ایضاً

حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَ

حجت اے رب العلمین یا اللہ میں غلام ہوں تیرا اور

ابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ

بیٹا ہوں تیرے غلام کا اور بیٹا ہوں تیری لونڈی کا ہمہ تن قبضہ میں ہوں تیرے

اَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَاُصَدِّقُ بِلِقَائِكَ وَاُوْمِنُ

چلتا پھرتا ہوں تیرے ملنے کے اعتقاد کے ساتھ اور یقین رکھتا ہوں تیرے وعدہ پر مجھ کو تو نے حکم دیا

بِوَعْدِكَ اَمَرْتَنِيْ فَعَصَيْتُ وَنَهَيْتَنِيْ فَاَتَيْتُ هٰذَا مَكَانُ

تو میں نے نافرمانی کی اور تو نے منع کیا تو میں نے کر ڈالا یہ جگہ ہے پناہ لینے والے کی

الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ

بذریعہ تیرے دوزخ سے نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے پاک ہے تو

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

میں نے ظلم کیا اپنی جان پر پس بخشدے مجھے کیونکہ نہیں بخش سکتا ہے گناہوں کو کوئی

۱۳۲ حزب ه

اِلَّا اَنْتَ ۞ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى

سوا تیرے یا اللہ تجھی کو سزاوار ہے تعریف اور تجھی سے لائق ہے شکایت

وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ

اور تجھی سے چاہئے فریاد اور تو ہی لائق مدد طلب کیے جانے کے اور نہیں بچنا گناہ سے

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ

اور نہ قوت عبادت کی مگر ساتھ اللہ کے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری رضا کے ساتھ

مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ

تیری ناخوشی سے اور تیرے عفو کے ساتھ تیری عقوبت سے اور

اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ

پناہ چاہتا ہوں تیری تجھ سے نہیں کر سکتا ہوں میں تعریف تیری تو ایسی تعریف کے

كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ

لائق ہے کہ خود کی ہے تو نے اپنی یا اللہ ہم پناہ چاہتے ہیں تیری اس سے

أَنْ نَّزِلَّ وَنُزَلَّ وَنُضِلَّ وَنَظْلِمَ أَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا

کہ ہم ڈگ جائیں یا کسی کو ڈگائیں یا ہم کسی کو گمراہ کریں یا ہم کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے

أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا أَوْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ

یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے یا گمراہ ہوں میں یا گمراہ کیا جاؤں

أَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ أَضَاءَتْ لَهُ

چاہتا ہوں میں پناہ تیری ذات گرامی کے نور کی جس سے روشن ہیں سب

السَّمٰوٰتُ وَأَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ

آسمان اور چمک رہی ہیں اس سے ظلمتیں اور درست ہیں اس سے

عـہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہ وسلم ۱۲

أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَ

کام دنیا اور آخرت کے اس سے کہ اتارے تو مجھ پر غصہ اپنا اور

تُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَ

نازل کرے تو مجھ پر ناخوشی اپنی اور تیرا ہی حق ہے تجھ کو منانا یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ

نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور طاقت عبادت کی مگر تیری مدد سے یا اللہ چاہتا ہوں میں نگہبانی مثل نگہبانی

الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْأَعْمَيَيْنِ

بچے کے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری برائی سے دو اندھوں کی

السَّيْلِ وَالْبَعِيْرِ الصَّؤُوْلِ

یعنی رَو اور حملہ آور اونٹ کی

المنزل السادس یوم الخمیس

چھٹی منزل بروز پنجشنبہ

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ

یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بطفیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو تیرے نبی ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جو تیرے خلیل ہیں

وَ مُوْسٰی نَجِیِّکَ وَ عِیْسٰی رُوْحِکَ وَ کَلِمَتِکَ وَ بِکَلَامِ

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو تیرے کلیم ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور بطفیل کلام

مُوْسٰی وَ اِنْجِیْلِ عِیْسٰی وَ زَبُوْرِ دَاوٗدَ وَ فُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام کے اور قرآن حضرت محمد صلی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ بِکُلِّ وَحْیٍ اَوْحَیْتَہٗ اَوْ قَضَاءٍ قَضَیْتَہٗ

اللہ علیہ وسلم کے اور بطفیل ہر وحی کے جسکو تو نے بھیجا ہو اور ہر حکم کے جسکو تو نے جاری کیا ہو

اَوْ سَائِلٍ اَعْطَیْتَہٗ اَوْ فَقِیْرٍ اَغْنَیْتَہٗ اَوْ غَنِیٍّ اَفْقَرْتَہٗ اَوْ

اور بذریعہ ہر سائل کے جسکو تو نے دیا ہو اور ہر محتاج کے جسکو تو نے تونگر کیا ہو اور ہر تونگر کے جسکو تو نے محتاج کر دیا ہو اور

ضَالٍّ ھَدَیْتَہٗ وَ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ وَضَعْتَہٗ

ہر گمراہ کے جسکو تو نے ہدایت کی ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے بطفیل تیرے اس نام کے جس کو تو نے

عَلَی الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَ عَلَی السَّمٰوٰتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَ

زمین پر رکھا تو ٹھیر گئی اور آسمانوں پر رکھا تو تھم گئے اور

عَلَی الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِی اسْتَقَرَّ بِہٖ

پہاڑوں پر رکھا تو جم گئے اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے بطفیل اس تیرے نام کے کہ ٹھیرا ہوا ہے اس سے

عَرْشُکَ وَ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ الْمُنَزَّلِ فِیْ

عرش تیرا اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے بطفیل تیرے اس نام کے کہ پاک ہے اور ستھرا ہے جو تیری

منزل السادس

كِتَابِكَ مِنْ لَّدُنْكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ

کتاب میں تیرے یہاں سے اتارا گیا ہے اور بطفیل اُس تیرے نام کے جس کو تو نے

عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَ

دن پر رکھا تو روشن ہوگیا اور رات پر رکھا تو اندھیری ہوگئی اور

بِعَظَمَتِكَ وَكِبْرِيَائِكَ وَبِنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تَرْزُقَنِي

بطفیل تیری عظمت کے اور تیری بڑائی کے اور بطفیل تیرے نور ذات کے یہ کہ نصیب کرے تو مجھے

الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ وَتُخْلِطَهُ بِلَحْمِي وَدَمِي وَ

قرآن عظیم اور پیوست کر دے تو اسے میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور

سَمْعِي وَبَصَرِي وَتَسْتَعْمِلَ بِهِ جَسَدِي بِحَوْلِكَ

میری شنوائی میں اور میری بینائی میں اور اُس پر عامل بنادے میرے جسم کو اپنی قدرت

وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ اللّٰهُمَّ

اور قوت سے کیونکہ نہیں ہے پھرنا معصیت سے اور قوت عبادت کی مگر تیرے ذریعہ سے یا اللہ

لَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا

نہ نڈر کر دے ہمیں اپنی خفیہ تدبیر سے اور مت بھلا ہم کو اپنا ذکر اور نہ

تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِينَ ۝

پردہ دری کر ہماری اور نہ کر ہمیں غافلوں میں سے

خ۱۶۹ حزب ۵

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَدَفْعَ

یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیری عافیت عاجلہ اور تیری

بَلَائِكَ وَخُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ يَا

بلا کا دفعیہ اور نکلنا دنیا سے تیری رحمت کی طرف اے

مَنْ يَكْفِيْ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ اَحَدٌ

وہ کہ کافی ہے سب کے عوض اور نہیں کافی ہے اسکے عوض میں کوئی

يَآ اَحَدَ مَنْ لَّا اَحَدَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ

اے کس بیکسوں کے اے سہارے بے سہاروں کے

اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ نَجِّنِيْ مِمَّآ اَنَا فِيْهِ وَ

قطع ہوگئی امید مگر تجھ سے نجات دے مجھے اس حال سے کہ میں جس میں ہوں اور

اَعِنِّيْ عَلٰى مَآ اَنَا عَلَيْهِ مِمَّا نَزَلَ بِيْ بِجَاهِ

مدد کر میری بلا نازل شدہ پر صدقہ اپنی

وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اٰمِيْنَ ؛

ذات پاک کا اور بطفیل حق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو تجھ پر ہے آمین ۱۶۹

۱۶۹ حزب ۵

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ

یا اللہ نگہبانی کر میری اپنی اُس آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور آغوش میں لے مجھے اپنی

بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ

اس قوت کے جسکے پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا اور رحم کر مجھ پر بوجہ اپنی اُس قدرت کے

عَلَيَّ فَلَآ اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَآئِيْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

جو تجھ کو مجھ پر حاصل ہے کہ پھر میں ہلاک نہ ہوں اور تو ہی میری اُمید گاہ ہے بہتیری ایسی نعمتیں ہیں

اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ

کہ تونے دیں مجھے اور کم رہا بمقابلہ ان کے شکر میرا اور بہت سی ایسی

بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ

مصیبتیں ہیں کہ مبتلا کیا تونے مجھے اُن میں اور کم رہا ان پر صبر میرا پس اے وہ کہ

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا

کم رہا اسکی نعمت کے وقت شکر میرا پھر بھی محروم نہ کیا مجھے اور اے

مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا

وہ کہ کم رہا اُس کی مصیبت کے وقت صبر میرا پھر بھی ساتھ نہ چھوڑا میرا اور اے

[illegible]

مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ ۞ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

وہ کہ دیکھا مجھے گناہوں پر پھر بھی فضیحت نہ کیا مجھے اے ایسے احسان والے

الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَّيَا ذَا النَّعْمَآءِ الَّتِيْ

کبھی ختم نہ ہوں اور اے ایسی نعمتوں والے کہ کبھی شمار

لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

نہ ہو سکیں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ رحمت کاملہ نازل کرے حضرت محمد صلی اللہ

وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَاُ فِيْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

علیہ وسلم پر اور آل پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تیرے ہی زور پر بھڑ جاتا ہوں دشمنوں

رواه ایضاً

وَالْجَبَابِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِالدُّنْيَا

اور زور آوروں کے مقابلہ میں یا اللہ مدد کر میری میرے دین پر دنیا کے ساتھ

وَعَلٰۤى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ

اور میری آخرت پر تقویٰ کے ساتھ اور تو ہی محافظ رہ میری ان چیزوں کا

عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْۤ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُهٗ يَا

جو میری آنکھ سے دور ہیں اور نہ حوالہ کر مجھے میرے نفس کے ان چیزوں میں جو میرے پیش نظر ہوں اے

مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ

وہ کہ نہیں نقصان پہونچاتے اسے گناہ اور نہیں کمی کرتی اسکے یہاں مغفرت

هَبْ لِیْ مَا لَا یَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ

دے مجھے وہ چیز کہ نہیں کمی کرتی تیرے یہاں کچھ اور معاف کر دے مجھے وہ چیز کہ نہیں نقصان پہونچتی تجھے

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَسْاَلُكَ فَرَجًا قَرِیْبًا وَّ

کیونکہ تو ہی دینے والا ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے کشائش فوری اور

صَبْرًا جَمِیْلًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّالْعَافِیَةَ مِنْ جَمِیْعِ

صبر جمیل اور رزق واسع اور امن جملہ

الْبَلَاۗءِ وَاَسْاَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْاَلُكَ

بلاؤں سے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے پورا امن اور مانگتا ہوں میں تجھ سے

دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْاَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِیَةِ

بقا امن کی اور مانگتا ہوں میں تجھ سے شکر امن پر

وَاَسْاَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

اور مانگتا ہوں میں تجھ سے سیر چشمی آدمیوں سے اور نہیں پھرنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت کی مگر

بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا

ساتھ اللہ برتر و بزرگ کے یا اللہ کر دے میرے باطن کو بہتر

مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ

میرے ظاہر سے اور کر دے میرے ظاہر کو بھی اچھا یا اللہ

اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ

میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ اچھی چیز جو تو لوگوں کو دے مال ہو

وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَیْرَ ضَآلٍّ وَّلَا مُضِلٍّ ۝ اَللّٰهُمَّ

یا بی بی یا اولاد کہ نہ گمراہ ہوں میں اور نہ گمراہ کرنیوالا یا اللہ

۱۶۳ حزب ۶

۱۶۴ حزب ۷

اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَجَبِينَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ

کرلے ہمیں اپنے منتخب بندوں میں سے جن کے چہرے اور اعضا روشن ہوں گے

الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ نَفْسًا بِكَ

جو مقبول مہمان ہوں گے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایسا نفس جو تجھ پر

مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَائِكَ

اطمینان رکھے جو تیرے ملنے کا یقین رکھے اور تیرے حکم پر راضی رہے

۱۴۳

وَتَقْنَعُ بِعَطَائِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا

اور تیرے عطیہ پر قناعت رکھے یا اللہ تیرے ہی لیے حمد ہے ایسی حمد کہ ہمیشہ رہے

مَعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ

تیری ہمیشگی کے ساتھ اور تیرے ہی لیے حمد ہے ایسی حمد کہ مستمر رہے تیرے استمرار کے ساتھ

وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ

اور تیرے ہی لیے حمد ہے ایسی حمد کہ نہ ہو انتہا اس کی تیری مشیت کے ورے

وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا يُرِيْدُ قَائِلُهٗ اِلَّا رِضَاكَ

اور تیرے ہی لیے حمد ہے ایسی حمد کہ نہ قصد کرتا ہو کہنے والا اس کا مگر تیری خوشنودی کا

وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ

اور تیرے ہی لیے حمد ہے ایسی حمد کثیر ہر پلک مارنے کے وقت اور ہر سانس

كُلِّ نَفَسٍ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِیْ اِلٰى دِيْنِكَ وَاحْفَظْ

لینے کے وقت یا اللہ متوجہ کردے میرے دل کو اپنے دین کی طرف اور حفاظت رکھ

مِنْ وَّرَائِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِیْ اَنْ اَزِلَّ

ہماری ادھر ادھر سے اپنی رحمت کیساتھ یا اللہ ثابت قدم رکھ مجھے کہیں ڈگ نہ جاؤں میں

١٤٥

وَاهْدِنِىْ اَنْ اَضِلَّ ۞ [145] اَللّٰهُمَّ كَمَا حُلْتَ

اور ہدایت کر مجھے کہیں گمراہ نہ ہوجاؤں میں ۔ یا اللہ جسطرح حائل ہے

بَيْنِىْ وَبَيْنَ قَلْبِىْ فَحُلْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ

تو مجھ میں اور میرے دل میں تو حائل رہ مجھ میں اور شیطان

وَعَمَلِهٖ ۞ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا

اور اسکے کام میں یا اللہ نصیب کر ہمیں اپنا فضل اور نہ محروم رکھ ہمیں

رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا

اپنے رزق سے اور برکت دے ہمیں اُس رزق میں جو تونے ہمیں دیا اور کر غنا ہماری

فِىْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ ۞

ہمارے دلوں میں اور کردے رغبت ہماری اس چیز میں جو تیرے پاس ہے

١٤٦ الحزب

[146] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ

یا اللہ کردے مجھے ان لوگوں میں سے کہ انھوں نے توکل کیا تجھ پر پس تو کافی ہوگیا انھیں

وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ ۞

اور انھوں نے ہدایت مانگی تجھ سے پس تونے ہدایت کردی انھیں اور انھوں نے مدد چاہی تجھ سے پس تونے مدد دی انھیں

١٤٧ ایضاً

[147] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِىْ خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ

یا اللہ کردے میرے دل کے خیالات کو اپنا خوف اور اپنی یاد

وَاجْعَلْ هِمَّتِىْ وَهَوَاىَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

اور کردے ہمت میری اور خواہش میری اس چیز میں جسے تو اچھا سمجھے اور پسند کرے

اَللّٰهُمَّ وَمَا ابْتَلَيْتَنِىْ بِهٖ مِنْ رَخَاءٍ وَّشِدَّةٍ

یا اللہ اور جس بات میں تو امتحان کرے میرا خواہ آسانی ہو خواہ سختی

فَمَسِّكْنِيْ بِسُنَّةِ الْحَقِّ وَشَرِيْعَةِ الْإِسْلَامِ ۱۷۸ اَللّٰهُمَّ

تو جمائے رکھ مجھے طریق حق اور شریعت اسلام پہ یا اللہ

إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا

میں مانگتا ہوں تجھ سے نعمت کا پورا ہونا جملہ چیزوں میں

وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضٰى

اور تیرا شکر ان پر یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور بعد راضی ہو جانے کے میرے لیے

الْخِيَرَةَ فِيْ جَمِيْعِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ وَبِجَمِيْعِ

انتخاب کر تمام ایسی چیزوں میں جن میں انتخاب ہوتا ہے اور انتخاب سب ہی

مَيْسُوْرِ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُوْرِهَا يَا كَرِيْمُ ۝ ۱۷۹ اَللّٰهُمَّ

اچھے کاموں کا نہ برے کاموں کا اے کریم اے اللہ

فَالِقَ الْإِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَ

نکالنے والے صبح کے اور بنانے والے رات کو آرام کا وقت اور سورج اور

الْقَمَرَ حُسْبَانًا قَوِّنِيْ عَلَى الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ ۝

چاند کو مقیاس کا وقت قوت دے مجھے اپنی راہ میں جان لڑانے کی

۱۸۰ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى

یا اللہ تیرے ہی لیے حمد ہے تیری بلا اور تیرے برتاو میں اپنی

خَلْقِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى

مخلوق کے ساتھ اور تیرے ہی لیے حمد ہے تیری بلا اور تیرے برتاؤ میں ہمارے

أَهْلِ بُيُوْتِنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ

گھر والوں کے ساتھ اور تیرے ہی لیے حمد ہے تیری بلا اور تیرے برتاؤ میں

اِلٰٓی اَنْفُسِنَا خَآصَّةً وَّلَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا وَلَكَ

خاص ہماری جانوں کے ساتھ اور تیرے ہی لیے حمد ہے اسپر کہ تونے ہمیں ہدایت کی اور تیرے ہی لیے

الْحَمْدُ بِمَآ اَكْرَمْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ

حمد ہے اس پر کہ تونے ہمیں عزت دی اور تیرے ہی لیے حمد ہے اسپر کہ تونے ہماری پردہ پوشی کی اور تیرے ہی لیے

الْحَمْدُ بِالْقُرْاٰنِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ

حمد ہے قرآن شریف پر اور تیرے ہی لیے حمد ہے اہل اور مال پر

وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ وَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى

اور تیرے ہی لیے حمد ہے درگذر کرنے پر اور تیرے ہی لیے حمد ہے یہانتک کہ تو راضی ہو جائے

وَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا رَضِيْتَ يَآ اَهْلَ التَّقْوٰى وَ

اور تیرے ہی لیے حمد ہے جبکہ راضی ہو جائے تو اے وہ ذات جس سے ڈرنا چاہیے اور

۱۸۱ اخرجہ

اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ۞ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

اے وہ کہ لائق ہے گناہوں کے معاف کرنیکے یا اللہ توفیق دے مجھے اس چیز کی جسے تو اچھا سمجھے اور پسند کرے

مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّيَّةِ وَالْهُدٰى

قول ہو یا عمل یا فعل یا نیت یا طریق

ف الاستعاذة

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری

مِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ عَيْنَاهُ تَرَيَانِیْ وَقَلْبُهٗ يَرْعَانِیْٓ

مکار دوست سے کہ آنکھیں تو اسکی مجھے دیکھتی ہوں اور دل اسکا مجھے خبر سے لیتا ہو

اِنْ رَّاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَّاٰی سَيِّئَةً

اگر دیکھے بھلائی تو دبا دے اسے اور اگر دیکھے برائی

اَذَا اَعْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُؤْسِ

تو فاش کرے اسے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری شدت فقر

وَالتَّبَاؤُسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِیْسَ

اور بہت محتاجی سے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری شیطان سے

وَجُنُوْدِہٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَۃِ النِّسَآءِ

اور اس کے لشکروں سے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری عورتوں کے فتنہ سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تَصُدَّ عَنِّیْ وَجْهَكَ

یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس سے کہ منہ پھیرے تو مجھ سے

یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ

قیامت کے دن یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری ہر اس عمل سے

یُّخْزِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ یُّؤْذِیْنِیْ وَ

کر رسوا کر دے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں میں تیری ہر اس ساتھی سے کہ تکلیف دے مجھے اور

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ یُّلْهِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ

پناہ چاہتا ہوں تیری ہر ایسے منصوبہ سے کہ غافل کر دے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں

مِنْ كُلِّ فَقْرٍ یُّنْسِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًی

تیری ہر ایسے فقر سے کہ بھول میں ڈالدے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں ہر اس مالداری سے

یُّطْغِیْنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ

کہ دماغ چلادے میرا یا اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں فکر کی موت سے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ ؕ

اور پناہ چاہتا ہوں تیری غم کی موت سے

حزب ۵
ایضاً
ایضاً
ایضاً
عسے وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وسلم ۱۲

اَلْمَنْزِلُ السَّابِعُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

سا تویں منزل بروز جمعہ

یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ یَا کَبِیْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ

یا رب یا رب یا رب اے اللہ اے کبیر اے سمیع اے بصیر

یَا مَنْ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَلَا وَزِیْرَ لَهٗ وَیَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَ

اے وہ کہ نہیں ہے شریک اسکا اور نہ کوئی مشیر اسکا اور اے پیدا کرنے والے آفتاب اور

الْقَمَرِ الْمُنِیْرِ وَیَا عِصْمَةَ الْبَائِسِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِیْرِ وَ

ماہتاب روشن کے اور اے پناہ مصیبت زدہ ترساں پناہ جو کے اور

یَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ وَیَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْکَسِیْرِ

اے روزی پہونچانے والے ننھے بچے کے اور اے جوڑنے والے ٹوٹی ہڈی کے

اَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْبَآئِسِ الْفَقِیْرِ کَدُعَآءِ الْمُضْطَرِّ

میں مانگتا ہوں تجھ سے مانگنا مصیبت زدہ محتاج کا سا مثل مانگنے بیقرار آفت زدہ

الضَّرِیْرِ اَسْاَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ

کے۔ سوال کرتا ہوں میں تجھ سے بوسیلہ بندہائے عزت کے تیرے عرش میں سے اور

بِمَفَاتِیْحِ الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِیَةِ

بوسیلہ رحمت کی کنجیوں کے تیری کتاب میں سے اور بوسیلہ ان آٹھ ناموں کے

الْمَکْتُوْبَةِ عَلٰی قَرْنِ الشَّمْسِ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ

جو لکھے ہوئے ہیں رخ آفتاب پر یہ کہ کردے تو قرآن شریف کو

رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجَلَآءَ حُزْنِیْ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

بہار میرے دل کی اور کشایش میرے غم کی اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں فلاں

المنزل السابع ۱۸۳

وهی الحی۔ المتکلم۔ العلیم۔ القدیر۔ العزیز۔ الخالق۔ السمیع۔ البصیر۔ واللہ اعلم

۱۸۳ یہاں مطلوب مباح کا تصور کرے حزب

وَكُنْ اَيَا مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيدٍ

اور فلاں چیز اے غمگسار ہر اکیلے کے اور اے ساتھی ہر تنہا کے

وَّيَا قَرِيبًا غَيْرَ بَعِيدٍ وَّيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ وَّيَا غَالِبًا

اور اے قریب جو بعید نہیں اور اے حاضر جو غائب نہیں اور اے غالب

غَيْرَ مَغْلُوبٍ يَّا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جو مغلوب نہیں اے حی اے قیوم اے بزرگی اور عزت والے

يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا

اے نور آسمانوں اور زمینوں کے اور اے زینت آسمانوں اور زمینوں کے اے

عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا

تھامنے والے آسمانوں اور زمینوں کے اے اصلاح کرنے والے آسمان اور زمین کے

بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَا قَيَّامَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے موجد آسمانوں اور زمینوں کے اور اے قیام رکھنے والے آسمانوں اور زمینوں کے

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَمُنْتَهَى الْعَائِذِيْنَ وَ

اے دادرس فریادیوں کے اور آخری دوڑ پناہ مانگنے والوں کی اور

الْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ وَالْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ

کشائش دینے والے بے چینوں کے اور راحت دینے والے غمزدوں کے

وَمُجِيْبَ دُعَاءِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَاشِفَ الْمَكْرُوْبِ

اور قبول کرنیوالے بیقراروں کی دعا کے اور اے کشائش دینے والے صاحب کرب کے

يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مَنْزُوْلٌ بِكَ

اے الٰہ العالمین اور اے ارحم الراحمین تیرے ہی سامنے پیش کھاتی ہے

كُلِّ حَاجَةٍ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ اِنَّكَ

ہر حاجت یا اللہ تو خلاق عظیم ہے تو

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ

سنتا جانتا ہے تو غفور رحیم ہے تو مالک ہے عرش

الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ الْبَرُّ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ اغْفِرْ لِيْ

عظیم کا یا اللہ تو محسن ہے صاحب جود صاحب کرم ہے بخشدے مجھے

وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ

اور رحم کر مجھ پر اور امن دے مجھے اور رزق دے اور پردہ پوشی کر میری اور جبر نقصان کر میرا

وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ

اور رفعت دے مجھے اور ہدایت دے مجھے اور گمراہ نہ کر مجھے اور داخل کر مجھے جنت میں

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ

اے ارحم الراحمین اے رب اپنا بنالے مجھے اور میرے دل میں

لَكَ فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَمِنْ

اپنے مقابلہ میں فرمانبرداری ڈالدے اور لوگوں کی نظر میں عظمت دے مجھے اور برے

سَيِّئِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَاَلْتَنَا

اخلاق سے بچائے رکھ مجھے یا اللہ فرمایش کی ہے تو نے

مِنْ اَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهٗ اِلَّا بِكَ فَاَعْطِنَا مِنْهَا مَا

ہماری ذات سے اُن اعمال کی کہ ہم اُسپر اختیار نہیں رکھتے بدون تیری توفیق کے تو دے ہمیں اُس

يُرْضِيْكَ عَنَّا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا دَائِمًا

عمل کی توفیق کہ راضی کرے تجھے ہم سے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان ہمیشہ رہنے والا

۱۴۴ حزب

۱۴۵ حزب

وَاَسْأَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْأَلُكَ يَقِيْنًا صَادِقًا

اور مانگتا ہوں تجھ سے دل خشوع کرنیوالا اور مانگتا ہوں تجھ سے یقین سچا

وَاَسْأَلُكَ دِيْنًا قَيِّمًا وَّاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ

اور مانگتا ہوں تجھ سے دین راست اور مانگتا ہوں تجھ سے امن ہر بلا سے

وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى

اور مانگتا ہوں تجھ سے ہمیشہ رہنا امن کا اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر

الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ

امن پر اور مانگتا ہوں تجھ سے بے پرواہی لوگوں سے یا اللہ میں

اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ وَ

معافی چاہتا ہوں تجھ سے اس گناہ کی جس سے میں نے توبہ کی ہو اور پھر لوٹ کر اسکو کیا ہو اور

اَسْتَغْفِرُكَ لِمَآ اَعْطَيْتُكَ مِنْ نَّفْسِىْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ

معافی چاہتا ہوں میں تجھ سے اس عہد کی جو میں نے تجھ کو اپنی جانب سے دیا ہو اور پھر اسکو وفا نہ کیا ہو

وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِىْ تَقَوَّيْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِكَ

اور معافی چاہتا ہوں تجھ سے ان نعمتوں کے بارہ میں جن سے قوت حاصل کی میں نے تیرے گناہ پر

وَاَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِىْ

اور معافی چاہتا ہوں میں تجھ سے ہر اس نیکی کے بارہ میں کہ کرنا چاہا میں نے اسکو خالص تیرے لیے پھر مل گئی اس میں

فِيْهِ مَا لَيْسَ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِىْ فَاِنَّكَ بِىْ عَالِمٌ وَّلَا

وہ چیز جو خالص تیرے لیے نہ تھی یا اللہ رسوا نہ کرنا مجھے کیونکہ تو مجھ کو جانتا ہے اور مت

تُعَذِّبْنِىْ فَاِنَّكَ عَلَىَّ قَادِرٌ ۞ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

عذاب کرنا مجھے کیونکہ تو مجھ پر قادر ہے اے پروردگار ساتوں آسمانوں کے

۱۸۶ حزب

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ كُلَّ مُهِمٍّ مِّنْ حَيْثُ

اور پروردگار عرش عظیم کے یا اللہ کافی ہو جا تو مجھے ہر مہم میں جس طرح سے

شِئْتَ وَمِنْ اَيْنَ شِئْتَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدُنْيَايَ حَسْبِيَ اللّٰهُ

چاہے تو اور جس جگہ سے چاہے تو کافی ہے مجھ کو اللہ میرے دین کیلئے کافی ہے اللہ مجھ کو میری دنیا کیلئے کافی ہے مجھ کو اللہ

لِمَا اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ

کل فکروں کے لیے کافی ہے مجھ کو اللہ اس شخص کے لیے جو مجھ پر زیادتی کرے کافی ہے مجھ کو اللہ اس شخص سے جو مجھ پر حسد کرے

حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

کافی ہے مجھ کو اللہ اس شخص کیلئے کہ فریب سے مجھے برائی کیساتھ کافی ہے مجھ کو اللہ موت کے وقت

حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْاَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ

کافی ہے مجھ کو اللہ قبر میں سوال کے وقت کافی ہے مجھ کو اللہ میزان کے پاس

حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ

کافی ہے مجھ کو اللہ پل صراط کے پاس کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اسکے

۱۸۷ حزب ۶

تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ ثَوَابَ

اسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہی رب ہے عرش عظیم کا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ثواب

الشَّاكِرِيْنَ وَنُزُلَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ وَيَقِيْنَ

شکر کرنے والوں کا سا اور مہمانی مقربین کی سی اور ہمراہی انبیاء علیہم السلام کی اور یقین

الصِّدِّيْقِيْنَ وَذِلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ وَاِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ حَتّٰى

صدیقوں کا سا اور تواضع متقین کی سی اور خشوع یقین والوں کا سا یہاں تک کہ

۱۸۸ ایضاً

تَوَفَّانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ

وفات دے تو مجھے اسی حال پر اے ارحم الراحمین ۰ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے

بنعمتك السّابقة علىّ وبلائك الحسن الّذى ابتليتنى

بوجہ تیری سابق انعام کے مجھ پر اور بوسیلہ اس اچھے امتحان کے جس سے امتحان لیا ہو تو نے میرا

به وفضلك الّذى فضلت علىّ ان تدخلنى الجنّة

اور بوسیلہ تیرے اس فضل کے جو تو نے فضل کیا ہو مجھ پر کہ داخل کر مجھے جنت میں

بمنّك وفضلك ورحمتك ۞ اللّٰهمّ انّى اسألك ايمانا

اپنے احسان اور فضل اور رحمت سے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان

۱۸۹ حزب ۶

دائما وهدى قيّما وعلما نافعا ۞ اللّٰهمّ لا تجعل لفاجر عندى

ہمیشہ رہنے والا اور ہدایت مستحکم اور علم نافع یا اللہ نہ کر کسی بدکار کا مجھ پر کوئی احسان کہ جس کی

۱۹۰

نعمة اكافيه بها فى الدّنيا والاٰخرة ۞ اللّٰهمّ اغفر لى ذنبى

مکافات کرنی پڑے مجھ کو دنیا میں اور آخرت میں یا اللہ بخشدے میرے گناہ

۱۹۱ حزب ۶

ووسّع لى خلقى وطيّب لى كسبى وقنّعنى بما رزقتنى

اور وسیع کردے میرا اخلاق اور حلال کردے میرا کسب اور قناعت دے مجھے اس چیز پر جو تو نے مجھے دی

ولا تذهب طلبى الٰى شىءٍ صرفته عنّى ۞ اللّٰهمّ انّى

اور نہ لیجا طلب میری کسی ایسی چیز کی طرف جسکو تو نے مجھ سے ہٹا لیا ہو یا اللہ میں تیری

۱۹۲ حزب ۶

استجيرك من جميع كلّ شىءٍ خلقت واحترس بك

پناہ چاہتا ہوں تمام ان چیزوں سے جو تو نے پیدا کیں اور تیری حفاظت میں آتا ہوں

منهنّ واجعل لى عندك ولجة واجعل لى عندك

ان سے اور کر میرے لیے اپنے یہاں دخل اور کر میرے لیے اپنے یہاں

زلفى وحسن ماٰب واجعلنى ممّن يخاف مقامك و

قرب اور رجوع نیک اور کر مجھے ان لوگوں میں سے کہ ڈرتے ہیں تیرے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اور

وَعِيْدِكَ وَيَرْجُوْ لِقَاۗءَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّتُوْبُ

تیرے وعید سے اور تمنا رکھتے ہیں تیرے وصال کی اور کردے مجھے اُن لوگوں میں سے کہ جو رجوع

اِلَيْكَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّاَسْاَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّعِلْمًا

کرتے ہیں تیری طرف توبہ خالص اور مانگتا ہوں میں تجھ سے عمل مقبول اور علم کار آمد

نَّجِيْحًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اور سعی مشکور اور تجارت جس میں گھاٹا نہو یا اللہ میں

اَسْاَلُكَ فِكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى

مانگتا ہوں تجھ سے اپنی جان بخشی دوزخ سے یا اللہ مدد کر میری

غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

موت کی بیہوشیوں اور موت کی سختیوں پر یا اللہ بخشدے مجھے

وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اور رحم کر مجھ پر اور شامل کر مجھے اعلیٰ رفیقوں میں یا اللہ میں

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ

پناہ چاہتا ہوں تیری اس سے کہ تیرے ساتھ کچھ بھی شرک کروں اور اسکو میں جانتا ہوں

وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَاۤ اَعْلَمُ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّدْعُوَ

اور معافی چاہتا ہوں تجھ سے اسکی کہ میں اسے نہ جانتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں تیری کہ

عَلَيَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

بددعا دے مجھے کوئی رشتہ دار جس سے میں نے قطع رحم کیا ہو۔ یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس حیوان کی برائی سے

مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى

کہ پیٹ کے بل چلتا ہے اور اس حیوان کی برائی سے کہ دو پیروں سے

۱۹۳

الاستعاذة

رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِیْ عَلٰٓی اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ

چلتا ہے اور اس حیوان کی برائی سے کہ چاروں پیروں سے چلتا ہے یا اللہ

اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ

میں پناہ چاہتا ہوں تیری ایسی عورت سے کہ مجھے بوڑھا کر دے بڑھاپے سے پہلے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُ بِكَ

اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسی اولاد سے کہ ہو مجھ پر وبال اور پناہ چاہتا ہوں تیری

مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ

ایسے مال سے کہ ہو مجھ پر عذاب یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری

مِنَ الشَّكِّ فِی الْحَقِّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ

شک لانے سے حق بات میں بعد یقین کے اور پناہ چاہتا ہوں تیری

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

شیطان مردود سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری سختی

يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ

روز جزا سے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری ناگہانی موت

الْفُجَاءَةِ وَمِنْ لَّدْغِ الْحَيَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ

سے اور سانپ کے کاٹنے سے اور درندے سے اور

الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ اَنْ اَخِرَّ عَلٰی شَیْءٍ

ڈوبنے سے اور جلانے سے اور اس سے کہ گر پڑوں کسی چیز پر

وَمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ ط

اور مارے جانے سے لشکر کے بھاگنے کے وقت

ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ الْخَتْمِ

پھر ختم کے بعد کہے

وَتَقَبَّلْ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ فِيْ حَقِّ مَوْلٰنَا

اور قبول کر دعاؤں کو حضرت مولانا

اَشْرَفْ عَلِيْ وَعَبْدِ الْوَاسِعِ وَمُحَمَّدْ مُصْطَفٰے

اشرف علی (صاحب) مولف اور عبد الواسع (ناظم) اور محمد مصطفٰے (مترجم شرح)

وَشَيْخِنَا مَوْلٰنَا وَصِيِّ اللّٰهِ وَسِرَاجِ الْحَقِّ

اور شیخنا مولانا وصی اللہ اور (مرتب) سراج الحق

وَعَبْدُ الْحَكِيْمِ وَعَبْدِ الْمَجِيْدِ وَرِضْوَانِ صِدِّيْقِيْ

اور (مالک مطبع) عبد الحکیم و (مہتمم) عبد المجید و (کاتب) رضوان صدیقی

وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ✦ وَصَلَّى

تمام مومنین اور مومنات کے حق میں اور رحمت کاملہ نازل فرماوے

اللّٰهُ تَعَالٰے عَلٰى سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ ✦

اللہ تعالٰے سردار کائنات

وَاَكْرَمِ الْمَخْلُوْقَاتِ ✦ صَلٰوةً

اور بہترین مخلوقات پر ایسی رحمت

تَسْبِقُ الْغَايَاتِ

کہ گزر جائے انتہاؤں سے

تمت

اُجِیبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیبُوْا لِی

الحمد للہ این وظیفہ شریفہ کہ ترجمہ قرآن و احادیث است نام مبارکش

مناجات مقبول کریمی

از مساعی بندہ (حافظ) محمد عبدالعلیم علیمی پسر مرتب

از مکتبہ حاجی و اخوان آباد شائع گردید

دیباچہ مناجات مقبول کریمی

عاجزانہ التماس ہے جو صاحب اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں ان سے درخواست ہو کر وہ اس عاجز کو اور والد ماجد محمد [illegible] صاحب کو

اور [illegible] حضرت مولف العلام حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ و [illegible]

[illegible] علیہم [illegible] تعالی اور مولانا عبدالواسع صاحب مرحوم ناظم [illegible]

[illegible] اور حاجی عبدالحکیم مالک مطبع [illegible] اور ان کی اولاد کو بھی

دعائے خیر میں یاد فرماویں

عبدالعلیم عیسیٰ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی جعل الدعاء لرد القضاء والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد ن الذی علمنا ما نتقی بہ البلاء و علی اٰلہ وصحبہ الھادین الی ما نخرج بہ عن کل عناء و علی علماء امتہ و اولیاء زمرتہ الذین بذلوا جھدھم فی جمیع اسباب الشفاء عن کل داء اما بعد کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کو ہر قسم کی صلاح و فلاح کی ضرورت نہ ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دارین کی فلاح و صلاح کے واسطے اسباب متکثرہ وابواب متعددہ موضوع فرمادیئے کہ اہل حاجت اُن سے مدد لیں اور عقبات ومہالک سے نجات پائیں ان اسباب مذکورہ میں سے بجز دعا کے جتنے اسباب ہیں اُن کے مسببات

خاص خاص امور ہیں۔ چنانچہ اسباب طبعیہ کا (مثل زراعت و تجارت و طبابت کے) اصلی مقصود فلاح دنیوی بنایا گیا ہے۔ گو بواسطہ معین دین بھی ہو اور اسباب شرعیہ کا (مثل صوم و صلوٰۃ و حج کے) مقصود بالذات فلاح دینی ٹھرایا گیا ہے۔ گو بالعرض نافع دنیا بھی ہو مگر صرف دعا ایک ایسی چیز ہے کہ فلاح دین و فلاح دنیا دونوں کے لئے بالمساوات ایک تیر ہی مشروع و موضوع ہے جس سے بوجہ اس جامعیت کے اس کی وقعت و عظمت ظاہر ہو جاتی ہے۔
اسی لئے قرآن مجید و حدیث شریف میں نہایت درجہ اس کی ترغیب و فضیلت و تاکید جا بجا وارد ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے دعا کرو مجھ سے میں قبول کروں گا اور ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی عبادت تو دعا ہے اور فرمایا جس شخص کو دعا کی توفیق ہو گئی اُس کے لئے قبولیت کے دروازے کھل گئے اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھل گئے! اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی گئی جو عافیت کے مانگنے سے زیادہ محبوب ہو۔“ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی حوائج مانگنے کا بھی حکم ہے۔ اور ارشاد فرمایا کہ ”قضا کو صرف دعا ہٹا دیتی ہے“۔ اور ارشاد فرمایا کہ ”احتیاط و تدبیر سے تقدیر نہیں ٹلتی اور دعا نازل شدہ بلا سے بھی نافع ہے اور اس بلا سے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی“ اور کبھی بلا نازل ہوتی ہے اور ادھر سے دعا پہنچکر اُس سے ملتی ہے اور دونوں میں قیامت تک کُشتی ہوتی رہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا تمام تر تدبیروں اور احتیاطوں سے بڑھ کر مفید ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبل مصیبت بھی دعا کرتا رہے۔ اُس کی برکت سے مصیبت آتی نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی قبولیت

کی یہ بھی شکل ہوتی ہے کہ اُس کی وجہ سے کوئی بلا ٹل جاتی ہے۔ بس دعا کرکے خواہ
قبول ہوتا معلوم ہو یا نہ ہو بدگمان نہ ہونا چاہیے اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز قدر و منزلت کی نہیں" اور ارشاد فرمایا جس کو
یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں کے وقت اُس کی دعا قبول فرمالیا کریں اسکو
چاہیے کہ خوش عیشی کے وقت کثرت سے دعا مانگا کرے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلا مصیبت
کے دعا مانگنے کا اثر مصیبت کے وقت مانگنے میں ہوتا ہے اور ارشاد فرمایا کہ دعا میں
ہمت نہ ہارو کیونکہ دعا کرتے ہوئے کوئی ضائع نہیں ہوتا" اور ارشاد فرمایا کہ دعا مسلمان
کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے"۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
ایک بلا زدہ قوم پر گذر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کیوں نہیں
مانگتے" اور ارشاد فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو دعا میں اڑ جائے اور پھر اس کو عطا
نہ ہو۔ خواہ سردست اُس کو دے دیں یا آیندہ کے لئے جمع کردیں"۔ اس سے معلوم
ہوا کہ دعا قبول تو ضرور ہوتی ہے مگر صورتیں اُس کی مختلف ہیں کبھی وہی چیز
مل جاتی ہے اور کبھی اُس کے لئے جمع ہو جاتا ہے۔ اور اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ کبھی
اُس کی برکت سے بلا ٹل جاتی ہے۔ غرض اُس دربار میں ہاتھ پسارنے سے کچھ نہ کچھ
مل کر رہتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے دیکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگوں کو عوام تو کیا بہت سے
خواص کو بھی اس سے محض بے رغبتی وبے توجہی ہے حتّٰی کہ جو معمولی اوقات دعا کے ہیں
جیسے نماز پنجگانہ ان میں بھی بجز آموختہ سا پڑھ دینے کے اصلا الحاح یا لجاجت کا اثر تک
نہیں پایا جاتا۔ اور یہ سمجھ کر دعا کرنے کا ذکر ہی کیا کہ یہ عرضداشت اللہ تعالیٰ کی خاص
پاک میں پیش کردینا اور بار بار درخواست گذراننا کامیابی کا ایک مؤثر اور اعلیٰ درجہ کا
طریقہ ہے جس طرح اپنے بعض حوائج کے لئے دنیا کے امراء و حکام سے بار بار التجا کرنا
اپنی مطلب برآری کا قوی ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور تکرار عرض و معروض سے رد ثانہ

اُمیدیں اور اُمنگیں اُبھرتی اور تازہ ہوتی ہیں۔ اگر کوئی بڑی ہی مصیبت پڑتی
ہے اور ہاتھ پاؤں مارنے سے کچھ کام نہیں چلتا تب یہ مجبوری کسی ایک آدھ کو شاذ و
نادر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہوتی ہے وہ بھی دعا کے ساتھ نہیں بلکہ بڑی دوڑ یہ ہوتی ہے
کہ کوئی وظیفہ عمل۔ عزیمت۔ شروع کر دیا۔ خواہ شرع کے موافق ہو یا مخالف اور
اگر کسی نے بڑی احتیاط کی اور موافقت شرع کا بھی لحاظ کر لیا تب بھی ان اعمال
میں وہ برکت کہاں جو اللہ و رسول کی تعلیم فرمودہ دعاؤں میں ہے۔ غرض بقدر
دعا میں چند کوتاہیاں واقع ہو رہی ہیں۔ اول بدون آڑے وقت کے دعا کی
توجہ نہ ہونا۔ دوم ایسے وقت میں بھی اللہ و رسول کی بتلائی ہوئی دعائیں چھوڑ کر دوسرے
وظائف پڑھنا۔ سوم بدشوقی و بے رغبتی سے دعا کرنا اور جی نہ لگانا۔ چہارم قبولیت کا
یقین اور امنگ نہ ہونا۔ پنجم جلدی اور تقاضا مچانا اور ذرا توقف ہو جائے تو تنگ ہو کر
چھوڑ دینا۔ ان کوتاہیوں کے تدارک کرنے کے لئے بمقتضائے ضرورت و مصلحت وقت
مناسب معلوم ہوا کہ جو جامع دعائیں قرآن و حدیث میں وارد ہیں ان کو جمع کر دیا جائے
کیونکہ ان کو دوسری دعاؤں پر چند وجوہ ترجیح ہے۔ اول یہ کہ جب خود حاکم
مضمون عرضی کا بتلا دیتا ہے تو اس کی منظوری میں پھر کوئی تردد نہیں رہتا۔
اسی طرح جو دعائیں اللہ تعالیٰ نے بواسطۂ وحی جلی یا خفی خود تعلیم فرمائیں تو بلاشک
اقرب الی الاجابۃ ہیں۔ دوسرے ان میں جس قدر دینی و دنیاوی ضرورتوں کی رعایت
کی گئی ہے۔ اگر ہم لوگ قیامت تک بھی سوچیں تو ممکن نہیں کہ ایسے جامع مضامین
تجویز کر سکیں۔ تیسرے بعض اوقات مضمون دعا میں سوء ادب ہو جاتا ہے جس سے
وہ دعا اُلٹی وبال جان ہو جاتی ہے۔ جس طرح کسی صحابی نے صبر کی دعا کی
تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم نے بلا کی درخواست کی۔ یا ایک
صحابی نے دعا کی تھی کہ جتنا عذاب مجھ کو آخرت میں آنا ہو وہ سب یہیں ہو جائے۔ اور آپ نے تنبیہ

فرمائی تھی۔ یا کسی صحابیؓ زادہ نے جنّت کی داہنے جانب کو خنک سفید دعا میں مانگا
تھا۔ اور اُن کے والد نے اصلاح فرمائی تھی غرض اپنی رائے اور قیاس سے مضمون معین کرنے سے
اس قسم کا احتمال اس میں رہتا ہے اور جو دعائیں منصوص ہیں وہ ان خدشات سے مبرا منزہ ہیں
ا۔ ہرچند کہ افضل و اکمل طریقہ تو یہی ہے کہ وہ دعائیں بعینہٖ ان ہی الفاظ سے
پڑھی جائیں جس طرح منقول ہیں مگر چونکہ عوام کی ہمتیں قاصر ہیں اس لئے اصل دعاؤں
کا بہم پہنچانا اور پھر اُن کے معانی و ترجمہ کے سمجھنے میں کوشش کرنا جو کہ دلچسپی و حضورِ قلب
کا ایک سہل طریق ہے ان سے متوقع نہ تھا بناءً علیہ نظر اُن کی سہولت کے مناسب معلوم ہوا
کہ ان دعاؤں میں سے چند جامع دعائیں منتخب کر کے اُن کا ترجمہ سلیس اردو زبان میں
کر کے اُس کو نظم کا لباس پہنا دیا جائے کیونکہ عوام کو نظم میں شوق و ذوق زیادہ
ہوتا ہے اور نیز نظم کا یاد ہو جانا بھی سہل ہے۔ اور بغرض مداومت کے اس نظم کو موافق
عدد ایام ہفتہ کے سات حصوں پر منقسم کر دیا جائے تاکہ اس کا ایک حصہ روزانہ بطور وظیفہ
کے پڑھ لیا کریں اور روزانہ ختم کر لینا اپنی ہمت ہے۔ چنانچہ اس رسالہ میں اس مجموعی طریق
سے مذکورہ سب کوتاہیوں کا تدارک ہو گیا۔ اب یہ رسالہ اس قابل ہے کہ سفر و حضر میں
ہمراہ رہے اور بلا ناغہ اس کا وظیفہ مقرر کر لیا جائے اور اس خیال سے کہ شاید کسی کو اصل
ادعیہ کے پڑھنے کی ہمت اور شوق ہو آخر میں وہ بھی ملحق کر دی گئیں جس کا لقب قربات عند
اللہ و صلوات الرسول ہے اور اس خیال سے کہ کسی کو کسی دعا کے ترجمہ دیکھنے کا شوق
ہو یا کسی ترجمہ کی اصل دیکھنے کو جی چاہے اصل اور ترجمہ پر موافق اُس کے نمبر لگا دیئے
گئے تاکہ تطبیق میں تکلف نہ ہو اور قاصر الہمت یا قلیل الفرصت لوگوں کے لئے یہ اُسی اصل
کی ذریعہ حاضر ہے۔ نام اس کا مناجاتِ مقبول رکھا گیا۔ جامع اصل اور ترجمہ کا یہ راقم ہے اور
مترجم و ناظم اس کے مشفقی و مخلصی جامع کمالات علمی و عملی مولوی عبد الواسع صاحب مرحوم
سعد پوری در بھنگوی ہیں پھر بعد چندے جناب قاضی محمد علی صاحب کالپوی کی

تحریک سے مشفقی محبی جناب مولوی محمد مصطفیٰ صاحب بجنوری نے اصل دعاؤں اور ترجمہ کا ترجمہ بین السطور اضافہ فرما لیا اور حواشی ترجمہ میں آیات دعائیہ کے فضائل بھی لکھدیے اور اب پانچویں مرتبہ چند احباب کے اصرار سے حزب البحر کا اضافہ جدید کیا گیا ہے اور تازہ ترین ترمیم قربات عند اللہ و مناجات مقبول میں صورۃ یہ ہوئی ہے کہ پہلے استعاذہ کی دعائیں چونکہ الگ تھیں اور ان کو اکثر آخر منزل کے ساتھ پڑھا جاتا تھا جس سے اخیر حزب بہت طویل ہو جاتا تھا جو بعض طبائع پر گراں ہوتا تھا اس لئے ان کو تھوڑا تھوڑا تمام منزلوں پر تقسیم کر دیا ہے تاکہ وہ دعائیں پڑھ بھی لی جاویں اور کسی پر گرانی بھی نہ ہو اور چونکہ مناجات مقبول میں استعاذہ کے اشعار پہلے بھی عربی دعاؤں کی ترتیب پر نہ تھے اس لئے اب بھی ترتیب ملحوظ نہ رہ سکی اور مادۂ قربات عند اللہ میں دو ترمیم ہوئی ہیں اول یہ کہ منزل ثالث میں اس سے پہلے کے بعض مطبوعہ نسخوں میں یتجھمنی بتقدیم الجیم علی الہاء چھپا ہے (اگرچہ معنی اس نسخہ کے بھی اس طرح ہو سکتے ہیں کہ "جو منہ بنا کر میرا سامنا کرے" کذا فی القاموس جھمہ استقبلہ بوجہ کریہ ۱۲) مگر اسکے ماخذ یعنی حزب اعظم میں یتھجمنی بتقدیم الہاء علی الجیم ہے نہ معلوم ماخذ کے خلاف کیسے طبع ہو گیا۔ لہٰذا اس مرتبہ اسکو ماخذ کے مطابق کر دیا گیا۔ دوسری ترمیم یہ ہوئی کہ منزل رابع میں ھذا العہد علیک التکلان ہے اسکو بھی حزب اعظم میں دیکھا گیا تو اس میں ھذا الجھد علیک التکلان لہٰذا اس کو بھی صحیح کر دیا گیا اور ترجمہ بین السطور میں بجائے لفظ "عہد" کے کوشش کر دیا گیا۔ اور مناجات مقبول میں مادۂ صرف ترمیم اخیر ہوئی ہے اول ترمیم کے ترجمہ کے اشعار ایسے ہیں جو دونوں لفظوں پر چسپاں ہو سکتے ہیں لہٰذا صرف لفظ عہد کے ترجمہ کو بدلنے کے لئے دو شعروں کے مضمون کو ایک شعر میں لایا گیا ہے۔ ایک ترمیم کی بابت ایک صاحب نے اطلاع دی تھی جو ترجیح الراجح میں شائع بھی ہو چکی ہے اُس کو بجنسہ نقل کیا جاتا ہے۔ ناظرین خود تحقیق فرمالیں۔

انتباہ در تحقیق بعض مقامات مناجات مقبول

سوال ۔ در مناجات مقبول در جا بہا مرا شک واقع شدہ امید کہ رفع فرمایند۔ المنزل الرابع فی صـ ۳۳ قولہ اللطف لطف الخ الظاہر ان لعد بہا زاید کما یدل علیہ لفظ الحدیث واختار الشیخ الملا علی قاری ایضاً فی کتابہ لفظ الطف فقط وایضاً فی ہذہ الصفحۃ قولہ الصراسں جمرا الخ الظاہر ان المراد من الجمرۃ ہہنا الحصاۃ کما فی شرح الملا علی قاری رحمۃ اللہ لا ما ترجم بہ المترجم سلمہ اللہ تعالیٰ المنزل الخامس صـ ۳۵ قولہ ان تشرکنا فی صالح ما ندعوک فیہ الخ الصحیح فی صالح یدعونک کما فی حزب الاعظم وفیہ زیادۃ وان تشرکہم فی صالح ما ندعوک فیہ وفی صفحۃ (۵۱) قولہ وخروجنا من الدنیا الخ الظاہر ان موضع لفظ وخروجنا وخروجاً کما فی حزب الاعظم ولفظ الحدیث ایضاً ہکذا واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

جواب ۔ شاید ہمچنان باشد مرا زیادہ تحقیق نیست ۔

اضافہ ۔ مثنوی شریف مولانا رومی میں جو اشعار دعائیہ ہیں چونکہ وہ بھی بہت ہی بابرکت اور دعا کے نہایت جامع مانع صیغے ہیں لہٰذا امواج طلب میں سے ان کو بھی تا تلقین کی تفریح طبع کے لئے سات حصوں پر تقسیم کرکے آخر مناجات مقبول میں لگا دیا گیا ہے تاکہ جو حضرات فارسی کا مذاق رکھنے والے ہیں وہ اگر دل چاہے ہر روز اسکی بھی ایک منزل پڑھ لیا کریں ۔ اور اس مرتبہ برخوردار نور چشم مولوی شبیر علی سلمہ اللہ تعالیٰ تھانوی نے اپنے مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون میں اسکے طبع کا مزید اہتمام کیا جو صاحب اس سے منتفع ہوتے رہیں ہم سب کو بھی دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں ۔ والسلام

الراقم

العبد الضعیف ۔ اشرف علی عفی عنہ تھانہ بھون ۔ ضلع مظفر نگر

ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ و نظر ثانی کردہ ماہ رجب ۱۳۴۲ھ بواسطہ برخوردار مولوی شبیر علی سلمہٗ

ف جناب مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہم نے اپنے ایڈیشن میں ۱۶ ترمیمات کیں جن کا ایک نقشہ بھی افادہ عام کی غرض سے چھاپ دیا تھا ہم نے اسی کے مطابق درست کرکے طبع کیا ہے ۱۲ سراج

خطبۂ مناجات مقبول کریمی

اس کتاب کے ورد کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ پہلی منزل سنیچر سے شروع کرے اور ہر روز ایک منزل پڑھ کر جمعہ کو ختم کر دیا کرے
اول کا خطبہ ذیل خواہ ہر منزل کیساتھ پڑھے یا جس منزل کیساتھ دل چاہے۔ جو دعائیں
بہتر ہیں ان کو بھی کبھی کبھی پڑھ لیا کریں

عبد العلیم علیمی
مہتمم ناظم مکتبہ جامعی واخوانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وسلم تسلیما

اے خدائے پاک رحمٰن و رحیم
قاضی حاجات وہاب و کریم

اے الٰہ العلمین اے بے نیاز
دین و دنیا میں ہمارے کارساز

توہی معبود اور توہی مقصود ہے
تیرے ہی ہاتھوں میں خیر موجود ہے

ہم ترے بندے ہیں اور تو ہے خدا
تو کریم مطلق۔ اور ہم ہیں گدا

ہم گنہگار۔ اور تو غفار ہے
ہم بھرے عیبوں سے۔ تو ستار ہے

ہم ہیں بیکس۔ اور تو بیکس نواز
ہم ہیں ناچار۔ اور تو ہے چارہ ساز

تو وہ قادر ہے کہ جو چاہے کرے
جسکو چاہے دے جسے چاہے نہ دے

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے
در تری رحمت کے ہر دم ہیں کھلے

تیرے در پہ ہاتھ پھیلاتا ہے جو ۔ پا ہی لیتا ہے وہ ہر مقصود کو
مانگنا ہم پر کیا ہے تو نے فرض ۔ اور سکھایا ہم کو دیئے آداب عرض
مانگنے کو بھی ہمیں فرما دیا ۔ مانگنے کا ڈھنگ بھی بتلا دیا
بلکہ مضمون بھی ہر اک درخواست کا ۔ ہم کو یارب تو نے خود سکھلا دیا
ہر گھڑی دینے کو تو طیار ہے ۔ جو نہ مانگے اس سے تو بیزار ہے
ہر طرف سے ہو کے ہم خوار و تباہ ۔ آپڑے اب تیرے در پہ یا اللہ
گرچہ یارب ہم سراپا ہیں برے ۔ اب تو لیکن آپڑے در پر ترے
دل میں ہیں لاکھوں امیدیں جلوہ گر ۔ ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہے مگر
تو غنی ہے اور ہم ہیں بے نوا ۔ کون پوچھے گا ہمیں تیرے سوا
ہے تو ہی حاجت روائے دو جہاں ۔ ہم ترا در چھوڑ کر جائیں کہاں
صدقہ اپنی عزت و اجلال کا ۔ صدقہ پیغمبر کا۔ ان کی آل کا
اپنی رحمت ہم پر اب مبذول کر ۔ یہ مناجات اور دعا مقبول کر

پہلی منزل ہے سنیچر سے شروع

منزل اول روز شنبہ

معنی کیلئے دیکھیں

(۱) اے ہمارے پالنے والے خدا ۔ خوبیٔ دارین ہم کو ہو عطا
کر ہمارا دین و دنیا میں بھلا ۔ اور عذاب نار سے ہم کو بچا
(۲) ہم پہ یارب صبر کو تو ڈھال دے ۔ ہم کو پورا صبر و استقلال دے
رکھ خداوندا ہمیں ثابت قدم ۔ ہوں کبھی عاجز نہ بیدینوں سے ہم
اور مدد دے اپنی یا اللہ کر ۔ ہم کو غالب کافروں کی قوم پر

بخشدے یارب ہماری بھول چوک (۳) کر ہمارے ساتھ اچھا ہی سلوک
اور ہم پر تو نہ رکھ اُس بوجھ کو ہم سے پہلوں پر رکھا تھا تو نے جو
اُس مشقت میں نہ ہوں ہم مبتلا جس کی طاقت ہم نہ رکھیں اے خدا
بخش ہم کو اور ہم سے در گذر رحم کر یارب ہمارے حال پر
تو ہمارا مالک اور مولا ہے تو ہے ترے ہاتھوں ہماری آبرو
کر ہماری تو مدد اور دے ظفر ہم کو بددینوں پہ اور کفار پر
راہ دکھلا کر نہ پھر گمراہ کر (۴) دل ہمارے ہوں نہ مائل سوئے شر
ہے جو رحمت خاص تیری اے خدا کر ہمیں بھی اُس سے کچھ حصہ عطا
ہے تو ہی بے شبہ وہاب و کریم ہے ترا ہی نام رحمٰن و رحیم
یہ زمیں۔ یہ آسماں۔ یہ دن یہ رات یہ عجائب صنعتیں۔ یہ کائنات
ہیں ترے اسرار ان میں بے شمار اور تری قدرت کے آثار آشکار
رکھتے ہیں جو لوگ عبرت کی نگاہ دل سے وہ اُسکے مُقر ہیں اور گواہ
جتنی ہے مخلوق تیری بالیقیں ایک ذرہ بھی عبث اُن میں نہیں
ہے ترا ہر کام حکمت سے بھرا (۵) تو نے کب بیکار کچھ پیدا کیا
پاک ہے تو اُس سے اے ربِّ جہاں ہم ہیں تیرے بندۂ تسبیح خواں
تو عذابِ نار سے ہم کو بچا ہوں نہ ہم بے آبرو روزِ جزا
تو نے دوزخ میں جسے داخل کیا اُس کو بے شک تو نے رسوا کر دیا
ایسے ظالم کا کوئی ساتھی نہیں ایک بھی اُس کا نہیں یار و معیں
اک منادی کی سنی ہم نے پکار (۶) ہر طرف وہ دے رہا تھا اشتہار

دل سے مانو اپنے ربِّ پاک کو　اُس پہ ایماں لاؤ تم منکر نہ ہو
سن کر اُس رہبر کی یہ دلکش صدا　لائے ہم ایمان تجھ پر اے خدا
بخش دے یارب ہمارے تو گناہ　اور کر ہم پر عنایت کی نگاہ
ہم میں ہے جو کچھ برائی اے خدا　کر الگ ہم سے اُسے اور دے چھپا
ہم کو دنیا سے اُٹھا نیکوں کے ساتھ　حشر بھی ہو اے خدا نیکوں کے ساتھ
تیری جانب سے رسولوں نے ترے　وعدے جن جن نعمتوں کے ہیں کئے
ہم کو یارب مستحق اُن کا بنا　اور وہ ساری نعمتیں فرما عطا
اور نہ کر رسوا ہمیں روزِ جزا　ٹل نہیں سکتا کبھی وعدہ ترا

(۶) کر کے ہم نے معصیت کا ارتکاب　خود کیا ہے اپنی جانوں کو خراب
تو نہ بخشے اے خدا ہم کو اگر　اور کرے ہم پہ نہ رحمت کی نظر
ہوں گے ہم بیشک خداوندا تباہ　دو جہاں میں نامراد و روسیاہ

(۷) صبر سے یارب ہمیں کر تر بتر　کر ہمارا خاتمہ اسلام پر
ہوں الگ تیری غلامی سے نہ ہم　مرتے دم تک اس پہ رکھ ثابت قدم

(۸) تو ہی یارب ہے ہمارا کارساز　ہے تری رحمت پہ ہم بندوں کو ناز
فضل میں رحمت میں بے ہمتا ہے تو　سب سے بڑھ کر بخشنے والا ہے تو
بخش ہم کو اور ہم پر رحم کر　کر تو اپنے مہر کی ہم پر نظر

(۹) ظالموں کے شر سے تو ہم کو بچا　کر نہ اُن کا تختۂ مشقِ جفا
اپنی رحمت سے تو اے ربِّ العلا　کافروں کی قوم سے ہم کو چھڑا

(۱۰) اے خدائے خالقِ ارض و سما　اے خدائے مالکِ روزِ جزا

ہے تو ہی دنیا میں میرا کارساز ۔۔۔ اور تو ہی ہے آخرت کا کارساز
موت دے یارب مجھے اسلام پر ۔۔۔ اور مجھ کو صالحوں کے ساتھ کر
مجھ کو بہ توفیق دے اے بے نیاز (۱۱) کہ ہمیشہ ٹھیک رکھوں میں نماز
مجھ کو تو پورا نمازی دے بنا ۔۔۔ اور مری اولاد کو بھی اے خدا
کر دعا میری الٰہی مستجاب ۔۔۔ بخشدیا مجھ کو تو روز حساب
مغفرت ماں باپ کی بھی میرے کر ۔۔۔ کل مسلمانوں سے بھی تو درگذر
جیسے بچپن مرے ماں باپ نے (۱۲) رحمت و شفقت سے پالا ہے مجھے
تو بھی اُن پر یا الٰہی رحم کر ۔۔۔ ان کو رحمت کا صلہ دے سربسر
خوشدلی کے ساتھ یا عزّ و وقار (۱۳) مجھ کو تو میرے ٹھکانے پر اتار
یوں ہی پھر مجھ کو ٹھکانے سے نکال ۔۔۔ ہر جگہ خوش رکھ مجھے اے ذوالجلال
مجھ کو لے مالک پہنچنا ہو جہاں ۔۔۔ خیر و خوبی سے تو پہنچا دے وہاں
اور جہاں سے مجھ کو تو باہر کرے ۔۔۔ خیر و خوبی ہی سے باہر کر مجھے
اپنی جانب سے وہ قوت دے مجھے ۔۔۔ ہر جگہ جس سے مدد مجھ کو ملے
اپنی رحمت خاص یارب دے ہمیں (۱۴) اور درستی دے ہمارے کام میں
یا الٰہی کھول دے سینہ مرا (۱۵) اور عالی حوصلہ مجھ کو بنا
کر دے آساں کام کو یارب مرے ۔۔۔ اور گرہ میری زباں کی کھولدے
تاکہ سمجھیں لوگ میری بات کو ۔۔۔ امر حق واضح بخوبی مجھ سے ہو
یا الٰہی علم کو میرے بڑھا (۱۶) مجھ کو ہر دم علم نافع کر عطا
آپڑی ہے مجھ پہ سختی اے خدا (۱۷) کس سے میں مانگوں مدد تیرے سوا

سب سے بڑھ کر رحم والا ہے تو ہی — دکھ میں بیکس کا سہارا ہے تو ہی

یا الٰہی مجھ کو تنہا تو نہ چھوڑ (۱۸) اور بے وارث اکیلا تو نہ چھوڑ

بخش اچھا کوئی وارث مجھ کو بھی — اور بہتر سب سے وارث ہے تو ہی

ساتھ برکت کے مجھے یارب اتار (۱۹) دے مجھے عزت نہ کر رسوا و خوار

اور بنا مجھ کو مبارک میہماں — تو ہے یارب سب سے بہتر میزباں

مجھ کو شیطانوں کی چھیڑوں سے بچا (۲۰) مجھ سے شیطانوں کو رکھ دور یا خدا

مانگتا ہوں تجھ سے میں تیری پناہ — شر سے شیطانوں کے ہر دم یا الٰہ

تجھ پہ یارب لا چکے ایمان ہم (۲۱) تو بھی فرما ہم پر اب لطف و کرم

بخش ہم کو اور ہم پر رحم کر — رحم والا ہے تو سب سے بیشتر

ہم پہ یارب کھول دے رحمت کا باب (۲۲) اور ہٹا ہم سے جہنم کا عذاب

سخت ہے اس کی لپیٹ اور دائمی — جس کو ہرگز سہ نہیں سکتا کوئی

ہوں ہمارے گھر کے سب اہل و عیال (۲۳) نیک بخت و نیک کار و نیک حال

آنکھیں ٹھنڈی کر ہماری ان سے تو — ان سے پوری کر ہماری آرزو

سب سے بڑھ کر متقی ہم کو بنا — اہل تقویٰ کا ہمیں کر پیشوا

مجھ پہ یارب اور میرے ماں باپ پر (۲۴) تو نے جو احسان کیے ہیں سر بسر

مجھ کو دے توفیق ان کے شکر کی — اور اچھے کاموں کی توفیق بھی

تو ہو جن کاموں سے راضی اے خدا — رکھ مجھے ویسے ہی کاموں میں لگا

اور اپنے نیک بندوں میں مجھے — لے ملا یارب تو اپنے فضل سے

تو غنی ہے اور داتا اے خدا (۲۵) میں ترے دربار کا ادنیٰ گدا

خیر و بخشش کا ترے امیدوار ۔ رہتا ہوں ہر وقت اے پروردگار
اے خدا جو کچھ تو اپنے فضل سے ۔ ہے مقدر کر چکا میرے لئے
ہیں ہمیں محتاج اسکا اور رکھتا ہوں آس ۔ اُس کو پہنچا دے الٰہی میرے پاس
اپنی تائید اور عنایت سے تو کر (۴۶) مجھ کو غالب مفسدوں کی قوم پر
علم و رحمت میں تری سارا جہاں (۴۷) ذرہ ذرہ ہے سمایا بیگماں
ہے ہر ایک شے یا الٰہی سر بسر ۔ رحمت و احساں سے تیرے بہرہ ور
علم سے تیرے کبھی باہر نہیں ۔ ایک ذرہ اے الٰہ العٰلمیں
بس انھیں تو بخش اے پروردگار ۔ جو گناہوں سے ہیں اپنے شرمسار
اور کریں توبہ تری درگاہ میں ۔ اور تیری راہ پر یارب چلیں
اُن کو دوزخ کے عذابوں سے بچا ۔ حسبِ وعدہ اُن کو جنت کر عطا
اُن کے جو آبا ہوں اور اجداد ہوں ۔ عورتیں اُنکی ہوں اور اولاد ہوں
نیک بندے اُن میں جو ہوں اے کریم ۔ کر انھیں بھی باغ جنت میں مقیم
ہے تو ہی یارب زبردست اور حکیم ۔ نام ہے تیرا ہی رحمٰن و رحیم
ہر خرابی سے انھیں روز جزا ۔ فضل سے اپنے بچانا اے خدا
جو خرابی سے بچا روز حساب ۔ کھل گیا اُس پر تری رحمت کا باب
رحم فرمائے تو جس پر روز دیں ۔ کامیاب اُس سے کوئی بڑھ کر نہیں
دے مجھے اولاد اچھی اے خدا (۴۸) اور کر اصلاح اُن کی اے خدا
توبہ کی اب میں نے اے پروردگار ۔ کل گناہوں سے ہوا میں شرمسار
میں ہوں تیرا حکم بردار اے خدا ۔ کر مری توبہ قبول اور التجا

دب گیا میں اے خداوندا نام (۲۹) لے تو میرے دشمنوں سے انتقام

ہم کو اور اُن بھائیوں کو اے خدا (۳۰) پہلے ایمان لا چکے جو اے خدا

بخش یا رب سب کو اور کر دے معاف — دل ہمارا رکھ مسلمانوں سے صاف

تو ہے نرمی والا بیشک اے رحیم — ہے تو ہی غفار و ستار و حلیم

ہم کو ہے تیرا بھروسا اور آس (۳۱) اور کیا ہم نے رجوع اب تیرے پاس

ہے ٹھکانا سب کا تیری ہی طرف — ہو گا جانا سب کا تیری ہی طرف

ہم کو لے دینوں کے حملے سے بچا — کر نہ اُن کا تختۂ مشق جفا

اور ہماری مغفرت کر اے رحیم — تو ہی یا رب ہے زبردست و حکیم

رکھ ہمارے نور کو تو برقرار (۳۲) ہر اندھیرے سے ہمیں رکھ برکنار

پوری کر یا رب ہماری روشنی — اور ہماری مغفرت کر اے غنی

تو ہر اک شے پر ہے قادر بیگماں — سب تو کر سکتا ہے اے رب جہاں

بخش دے یا رب مرے جرم و خطا (۳۳) اور مرے ماں باپ کو بخش اے خدا

آئے جو ایمان والا میرے گھر — مغفرت اُس کی بھی یا اللہ کر

جتنے ہیں ایمان والے مرد و زن — بخش دے اُن سب کو تو اے ذوالمنن

آبِ رحمت سے تو اے ربِّ انام (۳۴) کل گناہوں کو مرے دھو دے تمام

اور میری کل خطائیں کر معاف — دل کو میرے کر دے ایسا پاک و صاف

سادہ کپڑا جس طرح ہو جائے پاک — میل دھو دینے سے اور ہو تابناک

رکھ گناہوں سے مجھے دور اس قدر — دور ہے مشرق سے مغرب جس قدر

اے تو میرے نفس کو اُس کا بچاؤ (۳۵) رکھ گناہوں سے تو اُس کو بے لگاؤ

اُس کو تقویٰ دے تو اے پروردگار	(۲۵)	اور اُس کو ہر طرح سے دے سنوار
اُس کا مصلح سب سے بہتر ہے تو ہی		اُس کا مالک اور یاور ہے تو ہی
تیرے پیغمبر نے اے رب العلا	(۲۶)	نام جنکا ہے محمد مصطفےٰ
ہے کیا جس جس بھلائی کا سوال		مانگتے ہیں ہم بھی سب اے ذوالجلال
اے خدا اے مالک جود و کرم	(۲۷)	چند چیزیں مانگتے ہیں تجھ سے ہم
ہم کو اُن اعمال کی توفیق دے		مغفرت جن کے سبب سے تو کرے
ایسے ہوں اعمال میرے اور صفات		دو جہاں میں جن سے ہو میری نجات
کل گناہوں سے ہمیں یارب بچا		ہر بھلائی کی غنیمت کر عطا
اور عنایت کر ہمیں باغ جناں		اور دوزخ سے خدایا دے اماں
علم ایسا دے خداوندا مجھے	(۲۸)	جو مجھے دونوں جہاں میں نفع دے
کل گناہوں کو مرے تو بخش دے	(۲۹)	خواہ وہ بے قصد ہوں یا قصد سے
میری نادانی کو بخش اور چوک کو	(۳۰)	اور جو بے اعتدالی مجھ سے ہو
مجھ سے بڑھ کر جانتا ہے تو ہی جو		عفو کر دے اے خدا ہر ایک کو
جو گنہ میں نے کئے ہوں قصد سے	(۳۱)	یا جو یوں ہی ہو گئے بے قصد کے
سب کو یارب بخش دے اور کر معاف	(۳۲)	کل گناہوں سے مجھے کر پاک صاف
اے دلوں کے پھیرنے والے خدا	(۳۳)	جی ہمارا اپنی طاعت میں لگا
تو جدھر جس دل کو چاہے پھیر دے		تیرے ہی قابو میں دل ہیں خلق کے
بس ہمارے دل کو اپنے فضل سے		اپنی طاعت کی طرف تو پھیر دے
مجھ کو راہ راست دکھلا اے خدا	(۳۴)	راست رکھ میری ہر اک وضع و ادا

راہ دکھلا تو مجھے اے ذوالمنن اور میری ٹھیک کر چال اور چلن
رہنمائی مانگتا ہوں تجھ سے میں (۴۴) پارسائی مانگتا ہوں تجھ سے میں
تجھ سے تقویٰ مانگتا ہوں اے خدا اور تجھ سے مانگتا ہوں میں غنا
دین میرا جو نگہباں ہے مرا (۴۵) دو جہاں کے شر سے لیتا ہے بچا
میری دنیا جس میں ہے میری معاش جس میں ہے بالفعل میری بود و باش
آخرت میری جو ہے اصلی مکاں لوٹ کر آخر کو جانا ہے جہاں
ٹھیک رکھ ان سب کو ربّ العالمیں میری دنیا میری عقبیٰ میرا دیں
اور میری زندگی کو اے خدا نیکیوں کے بڑھنے کا باعث بنا
جس قدر زائد ہو میری زندگی اتنی ہی زائد بھلائی ہو مری
موت ہو میری سبب آرام کا دے مجھے ہر اک برائی سے بچا
مجھ پہ یارب رحم کر اور بخش دے (۴۶) عافیت اور رزق یارب دے مجھے
دل سے لے کر پہلے میں نام اللہ حق تعالیٰ کی پکڑتا ہوں پناہ
غم سے اندیشے سے اور سستی سے بھی عاجزی سے بخل و نامردی سے بھی
اس بڑھاپے سے بھی اور اس عمر سے کر دے جو بالکل ہی ناکارہ مجھے
قرض کے بوجھ اور بارِ دَین سے دے پناہ اپنی خداوندا مجھے
فتنۂ نار و عذابِ نار سے اور دوزخ کے ہر اک آزار سے
فتنۂ قبر و عذابِ قبر سے اور زبردستوں کے قہر و جبر سے
دے مجھے لوگوں کے غلبہ سے پناہ دب نہ جاؤں میں کسی سے اے الٰہ
اور پناہ اس سے بھی دے اے ذوالمنن میرے دشمن ہوں مجھ پر طعنہ زن

۵۷ الاستعاذہ

دیکھ کر مجھ کو پریشان و تباہ — مجھ پہ وہ ہنسنے نہ پائیں اے الٰہ
بد نصیبی اور بری تقدیر سے — دے خداوندا پناہ اپنی مجھے

دوسری منزل ہے اب اتوار سے

منزل دوم روز یکشنبہ

اے خدائے پاک کر میری مدد (۴۷) اور نہ کر میرے مخالف کی مدد
اور میرا ہو تو ساتھی اے خدا — اور نہ ہو ساتھی مرے بدخواہ کا
دشمنوں پر تو چلا دے میرا داؤ — اور نہ چلنے دے مرے دشمن کا داؤ
اور دکھا مجھ کو صراطِ مستقیم — اور اسے آسان کر دے اے کریم
جو کرے مجھ پر تعدی اور جفا — دے مدد اس پر تو مجھ کو اے خدا
کر عنایت مجھ کو یارب بیشتر — اپنا ذکر۔ اور اپنا شکر۔ اور اپنا ڈر
اپنی رغبت۔ اپنی طاعت دے بہت — میرے دل میں اپنی الفت دے بہت
کر بہت ہی ذوق و شوق اپنا عطا — دے بہت ہی درد کا اپنے مزا
میری توبہ کر لے مقبول اے خدا — اور دے میرے گناہوں کو مٹا
کر دعا میری قبول اے کردگار — اور دلیلوں کو مری کر استوار
اور زباں کو میری یارب ٹھیک کر — اور مرے دل کو سجھا دے خیر و شر
جتنے ہیں باطن کے روگ اے ذوالجلال — میرے سینہ سے تو ہر اک کو نکال
بخش دے ہم کو تو اے ربِّ بشر (۴۸) ہم سے خوش ہو اور ہم پر رحم کر
کر ہمیں جنت میں داخل اے خدا — اور ہمیں نارِ جہنم سے بچا
اور بنا دے تو ہمارے سارے کام — ٹھیک رکھ ہر کام اے ربِّ انام

(۴۹) یارب آپس میں ہمارے میل دے ساتھ الفت کے رہیں ہم سب ملے
صلح کی توفیق یارب دے ہمیں اور سلامت کے دکھا رستے ہمیں
اور ہمیں تاریکیوں سے تو نکال روشنی میں لا ہمیں اے ذوالجلال
ٹھیک کر دے تو ہماری حالتیں اور راہیں اپنی تو دکھلا ہمیں
ہر طرح کی بے حیائی اے خدا خواہ پوشیدہ ہو یا وہ برملا
دور رکھ ان سب سے ہم کو اور بچا کر نہ بے شرمی میں ہم کو مبتلا
کر ہمارے کانوں میں برکت عطا اور آنکھوں اور دلوں میں اے خدا
بیبیوں میں اور نیز اولاد میں سب میں برکت دے خداوندا ہمیں
کر توجہ ہم پہ اپنی مہر سے اور گناہوں کو ہمارے بخش دے
مہرباں ہے رحم میں یکتا ہے تو اور بہت ہی بخشنے والا ہے تو
اپنی نعمت کا ہمیں شاکر بنا ہم ترا کرتے رہیں شکر و ثنا
اپنی نعمت کے تو کر قابل ہمیں اور نعمت اپنی دے کامل ہمیں

(۵۰) ہم کو یارب از رہ لطف و کرم دین کے کاموں میں رکھ ثابت قدم
جن ذریعوں سے بھلائی ہو مری جن سے ہو مجھ کو یقینی بہتری
وہ عطا کر مجھ کو اے رب غنی اور دے توفیق اپنے شکر کی
اور رکھ اپنی غلامی میں مجھے وہ غلامی جو پسند آئے تجھے
اور مجھے سچی زباں دے اے کریم اور عنایت کر مجھے قلب سلیم
ٹھیک ہوں اخلاق میرے اے خدا ہو پسندیدہ مری ہر اک ادا
ایسی وضع اور ایسی سیرت دے مجھے ہو جو پاک افراط اور تفریط سے

جانے جو بہتر تو میرے واسطے — تجھ سے میں وہ مانگتا ہوں دے مجھے

جو تجھے معلوم ہیں میرے گناہ — بخشدے اپنے کرم سے یا الٰہ

کل چھپی چیزوں کی ہے تجھ کو خبر — جانتا ہے خوب تو ہر خیر و شر

ہو چکے ہیں جس قدر مجھ سے گناہ — (٥١) ہوں مقدم یا مؤخر یا الٰہ

خواہ پوشیدہ کئے یا برملا — بخشدے ان سب گنہ کو اے خدا

اُن گناہوں سے بھی یارب درگذر — مجھ سے بڑھ کر ہے تجھے جن کی خبر

اپنا ڈر اتنا الٰہی دے مجھے — (٥٢) جو ترے عصیاں سے روکے مجھے

اپنی طاعت کا وہ حصہ دے مجھے — بلغ جنت میں جو پہنچا دے مجھے

دے یقیں ایسا خداوندا مجھے — سختیاں دنیا کی جو آساں کرے

سختیاں دنیا کی جھیلیں لاکھ ہم — راہ دیں سے پر نہ ڈگ جائیں قدم

کانوں سے آنکھوں سے قوت سے ہمیں — بہرہ ور رکھ زندہ ہم جب تک رہیں

مرتے دم تک ہوں یہ اعضا برقرار — ان سے بے بہرہ نہ کر اے کردگار

بعد مرنے کے بھی رکھنا برقرار — یا الٰہی ان کی اچھی یادگار

جو کوئی ہم پر کرے ظلم اے خدا — ہو وہی اُس کی سزا میں مبتلا

ہو وبال اُس کا اُسی پر اے الٰہ — ہم نہ ہوں ناحق کسی سے کینہ خواہ

اور جو کوئی ہمارا ہو عدو — دے مدد کر اُس پہ غالب ہم کو تو

دین کی آفت سے تو ہم کو بچا — کر نہ بے دینی میں ہم کو مبتلا

طالب دنیا نہ اتنا کر ہمیں — کہ یہی غم سب سے ہو بڑھ کر ہمیں

ہو نہ دنیا کی ہمیں اتنی طلب — کہ اسی کی دھن میں ہو روز و شب

ایسی دنیا سے ہمیں یارب بچا ۔۔۔ ہم نہ جانیں کچھ بھی ہم اسکے سوا

حب دنیا کا نہ ہو ایسا مرض ۔۔۔ کہ نہ رکھیں کچھ سوا اسکے غرض

ہم پر ایسے کو نہ دے تو اختیار ۔۔۔ جس کو ہم پر ہو نہ رحم اے کردگار

یا الٰہ العٰلمیں ہم کو بڑھا ۔۔۔ (۵۳) اور نقصانوں سے تو ہم کو بچا

دے ہمیں عزت نہ دے ذلت ہمیں ۔۔۔ کر نہ بدبخت اچھی دے قسمت ہمیں

دے ہمیں ترجیح یارب خلق سے ۔۔۔ غیر کو ہم پر نہ کچھ ترجیح دے

ہم کو خوش رکھ اور خوش ہم سے ہو تو ۔۔۔ اس رضا کی ہو ہمیشہ جستجو

اے خدا ہو جس سے میری بہتری ۔۔۔ (۵۴) دے مرے دل کو تو اس سے آگہی

تو مجھے راہیں بھلائی کی سجھا ۔۔۔ (۵۵) اور بدی سے نفس کی مجھ کو بچا

اور بھلائی کی مجھے توفیق دے ۔۔۔ اور لگا رکھ نیکیوں ہی میں مجھے

تجھ سے اے مالک یہ نالائق غلام ۔۔۔ (۵۶) چند چیزیں مانگتا ہے صبح و شام

عافیت ہو مجھ کو دنیا میں نصیب ۔۔۔ امن و آسائش ہو عقبیٰ میں نصیب

شغل میرا ہو بھلائی صبح و شام ۔۔۔ (۵۷) اور برائی سے رہوں بچتا مدام

اور مسکینوں سے الفت ہو مجھے ۔۔۔ بخشدے تو کل گناہوں کو مرے

رحم کر مجھ پر تو اے رب رحیم ۔۔۔ اور بچا فتنہ سے ہم کو اے کریم

جب تری حکمت کا ہو یہ اقتضا ۔۔۔ خلق کو فتنوں میں کردے مبتلا

مجھ کو اس کے پہلے ہی لینا اٹھا ۔۔۔ ہر بلا و فتنہ سے دینا بچا

اور مجھے تیری محبت ہو نصیب ۔۔۔ دوستوں کی تیرے الفت ہو نصیب

جس عمل سے قرب ہو تیرا مجھے ۔۔۔ اس عمل کی بھی محبت مجھ کو دے

وہ مزا تیری محبت میں ملے (۵۸) ہو مجھے محبوب تر ہر چیز سے
اپنی جان اور اپنے خان و مان سے سب سے بڑھ کر چاہ تیری ہو مجھے
پیاسا چاہے ہے جیسے آبِ سرد کو تیری چاہ اس سے بھی بڑھ کر مجھکو ہو
اور محبت جس کی ہو مجھ کو مفید (۵۹) بارگہ میں تیرے اے ربِّ مجید
ہو محبت اُس سے بھی تیرے لئے ہو مری ہر دوستی تیرے لئے
میری جس خواہش کو تو پوری کرے اور جو کچھ اے خدا تو دے مجھے
تیری ہی طاعت میں کام آئے مجھے اور ذریعہ تیری مرضی کا بنے
جتنی چیزوں سے محبت ہے مجھے زائل اُن میں سے تو کر ڈالے جسے
پھر مجھے اُس کے عوض میں اے خدا اپنی مرضی کی محبت کر عطا
اے دلوں کے مالک اے پروردگار (۶۰) تیرے ہاتھوں ہے دلوں کا پھیر پھار
دین پر اپنے لگا رکھ میرا دل برقرار و استوار و مستقل
مجھ کو وہ ایمان دے اے کردگار (۶۱) کچھ نہ آئے فرق جس میں زینہار
اور وہ نعمت دے نہ ہو جسکو فنا ساتھ دے مجھ کو رسولِ پاک کا
خلد میں ساتھ آپ کے رکھنا مجھے کر عطا یہ درجۂ اعلیٰ مجھے
یاالٰہی تندرستی دے مجھے (۶۲) کر عطا ایماں بھی ساتھ اُسکے مجھے
دے خوش اخلاقی بھی ساتھ ایمان کے اور عطا کر کامیابی بھی مجھے
کامیابی ایسی دے اے مستعان جس میں شامل ہو فلاحِ دو جہاں
اور تجھ سے مانگتا ہوں اے غنی عافیت اور رحمت و بخشش تری
علم سے میرے مجھے ہو فائدہ (۶۳) علم کو میرے نہ کر بے فائدہ

اور جو کچھ میرے حق میں ہو مفید
دے مجھے علم اُس کا اے ربّ مجید

یا الٰہی صدقہ علمِ غیب کا
صدقہ اپنی قدرتِ لاریب کا

زندہ رکھ دنیا میں اُتنا ہی مجھے
جتنا جینا ہو بھلا حق میں مرے

اور مرجانا مرا جب ہو بھلا
لے مجھے دنیا سے اے مالک اُٹھا

اپنا خوف اور اپنی ہیبت اے خدا
ظاہر و باطن میں کر مجھ کو عطا

اور خوشی اور ناخوشی ہر حال میں
لوگ مجھ سے خوش ہوں یا ناخوش رہیں

مجھ کو اپنا بندۂ مخلص بنا
کلمۂ حق سے نہ رکھ مجھ کو جُدا

دے وہ ٹھنڈک آنکھ میں اے ذوالجلال
اور وہ نعمت دے نہ ہو جس کو زوال

رکھ رضامند اپنی خواہش پر مجھے
کر نہ دے حرص ہوا مضطر مجھے

بعد مرنے کے مجھے راحت ملے
اور ترے دیدار کی لذت ملے

کر عطا اپنا مجھے شوقِ لقا
دین و دنیا کی خرابی سے بچا

کر ہمیں ایمان کی زینت عطا
راہ بین و رہنما ہم کو بنا

ہے بھلائی جتنی اے ربِ غنی
خواہ وہ دنیا کی ہو یا دین کی

ہو مجھے علم اُس کا یارب یا نہ ہو
مانگتا ہوں تجھ سے میں ہر ایک کو

پیارے پیغمبر نے تیرے اے خدا
تجھ سے کی جس جس بھلائی کی دعا

سب کے سب کا میں بھی کرتا ہوں سوال
سب عطا کر مجھ کو بھی اے ذوالجلال

باغ جنت ہو مجھے یارب نصیب
اور کرے جو قول و فعل اُس سے قریب

قول و فعل ایسے ہوں اے مالک مرے
جن کے باعث جنت الماویٰ ملے

ہو مرے بارے میں جو حکم قضا
وہ نہ ہو میری بھلائی کے سوا

میرے حق میں حکم جو کچھ ہو ترا (۴۷) ہو بھلا اُس کا نتیجہ اے خدا
جتنے ہیں یارب ہمارے کاروبار (۴۸) بہتر ان سب کا تو کر انجام کار
اور رسوائی سے دے ہم کو پناہ دین و دنیا میں نہ ہوں ہم روسیاہ
جاگتے سوتے کھڑے بیٹھے ہمیں (۴۹) ساتھ رکھ اسلام کے ہر حال میں
برکت اسلام سے ہر حال میں ہر بلا سے تو بچا یارب ہمیں
ہو نہ وہ حالت مری اے ذوالمنن دشمن و حاسد ہوں جس سے طعنہ زن
جتنے دشمن اور حاسد ہیں مرے مجھ پہ ہنسنے کا انھیں موقع نہ دے
ہیں ترے ہاتھوں میں اے پروردگار ہر بھلائی کے خزانے بے شمار
کر تو اُن میں سے مجھے بھی کچھ عطا ہے مجھے یارب ترا ہی آسرا
جو بھلائی ہاتھ میں ہے تیرے ہی (۵۰) دے کچھ اُس میں سے الٰہی مجھ کو بھی
بخش دے یارب مرا ہر اک گناہ (۵۱) میری ہر مشکل کو حل کر دے اِلٰہ
میری ہر بگڑی کو یارب دے بنا میری ہر اُلجھن کو سلجھا دے خدا
دور کر دے میرا ہر رنج و بلا دَین میرے سب کرا دے تو ادا
دین اور دنیا کی میری ہر مراد کر دے پوری اے خداوند عباد
اور ہماری کر مدد اے پاک رب (۵۲) اپنے ذکر و شکر میں تو روز و شب
اور ہمیں حسن عبادت کی تو دے اے خدا توفیق اپنے فضل سے
اپنی روزی پر قناعت دے مجھے (۵۳) میری روزی میں تو برکت دے مجھے
مجھ سے جو غائب ہے اور جو ہے جدا حفظ میں اپنے اُسے رکھ لے خدا
خیر و خوبی سے بسر ہو زندگی (۵۴) اور ہو ایسی ہی میری موت بھی

حشر بھی اچھا ہو اے پروردگار   روز محشر میں نہ ہوں رسوا و خوار

(۵) میں ضعیف و ناتواں ہوں اے خدا   قوت و طاقت مجھے تو کر عطا

خیر کی جانب مجھے تو کھینچ لے   ہر برائی سے رہائی مجھ کو دے

رکھ مجھے اپنی غلامی میں لگا   ہو یہی میری خوشی کی انتہا

کچھ نہ ہو تیری غلامی کے سوا   میری خوشنودی کا باعث اے خدا

دے تو عزت مجھ ذلیل و خوار کو   رزق دے مجھ مفلس و نادار کو

(۶) مانگتا ہوں ہر بھلی چیز اے خدا   ہر بھلائی کی میں کرتا ہوں دعا

مجھ کو اچھی کامیابی کر عطا   دے مجھے اچھا عمل - اچھی جزا

اچھا جینا - اچھا مرنا کر نصیب   حق پہ ثابت رکھ ہمیشہ اے مجیب

وزن میری نیکیوں کا دے بڑھا   اور مجھے ایمان صادق کر عطا

اور بڑھا یارب تو درجے کو مرے   مجھ کو جنت کے بڑے درجے تو دے

فضل سے کر لے قبول اے کارساز   میری ہر اک طاعت اور ہر اک نماز

خیر کی ہر ابتدا اور انتہا   اُس کا ہر اک ظاہر اور ہر اک چھپا

اُس کا اول اور آخر اُس کا بھی   اور جس میں جمع ہو ہر بہتری

یعنی کارِ خیر ہر اک قسم کا   یا الٰہی تجھ سے میں ہوں مانگتا

کام میرے جتنے ہوں چھوٹے بڑے   خواہ وہ اعضا کے ہوں یا قلب کے

جلد ہو یا دیر میں انجام کار   خواہ پوشیدہ ہوں یا ہوں آشکار

سربسر ہر کام میرا ہو بھلا   شر کی آمیزش سے تو مجھ کو بچا

(۷) جب ہو میری عمر کا وقت اخیر   دستگیری کر مری اے دستگیر

تنگدستی سے بڑھاپے کی بچا ۔۔۔ دے مجھے روزی زیادہ اے خدا
میری اچھی عمر ہو۔ عمر اخیر (۷۸) فضل و رحمت سے ترے اے دستگیر
سب سے اچھے ہوں مرے پچھلے عمل ۔۔۔ سب سے اچھا وقت ہو وقت اجل
اور ملوں جس روز تجھ سے اے غنی ۔۔۔ سب سے اچھا روز ہو میرا وہی
اے ولی اسلام کے اے دستگیر (۷۹) اے مسلمانوں کے حامی اور نصیر
مجھ کو رکھ اسلام پر قائم مدام ۔۔۔ تا دم آخر رہوں تیرا غلام
جب کہ آئے وقت ملنے کا ترے ۔۔۔ میرا ملنا بھی ہو ساتھ اسلام کے
تجھ سے یارب مانگتا ہوں میں غنا (۸۰) مجھ کو محتاجی و تنگی سے بچا
کل اقارب میرے اور احباب بھی ۔۔۔ فضل سے تیرے ہوں خوش حال و غنی
دے بلا کی اس مشقت سے پناہ ۔۔۔ جو مجھے کر دے خداوندا تباہ
ہر گناہ اور اس کے ہر سامان سے ۔۔۔ ہر طرح کے ڈنڈ اور تاوان سے
مال و دولت کے برے فتنہ سے بھی ۔۔۔ فقر و عسرت کے برے فتنہ سے بھی
دے پناہ اور فتنۂ دجال سے ۔۔۔ اس کے غلبہ اور دغا کی چال سے
زندگی کے فتنہ سے اور موت کے ۔۔۔ اور کفر و فسق اور عصیان سے
دل کی سختی سے بھی اور غفلت سے بھی ۔۔۔ اور محتاجی سے اور ذلت سے بھی
اور دکھانے اور سنانے کے لئے ۔۔۔ کوئی نیکی مجھ سے تو ہونے نہ دے
اور نمائش اور ریا سے دے پناہ ۔۔۔ اور مجھے حرص و ہوا سے دے پناہ
گونگا پن بہرہ پن اور دیوانہ پن ۔۔۔ سب سے دے مجھ کو پناہ اے ذو المنن
جتنی ہیں بیماریاں سخت اور بری ۔۔۔ جن سے گو گوں کا گھنا کرتا ہے جی

کوڑھ ہو - یا ہو برص یا ہو جذام ‏ دے پناہ ان سب سے اے ربِ انام

تیسری[له] منزل کا دن ہے سوموار

منزل سوم
روز دوشنبہ

یاالٰہی مجھ کو صبر و شکر دے ‏ (۸۱) ‏ کر بہت صابر بہت شاکر مجھے
میری آنکھوں میں مجھے چھوٹا دکھا ‏ کر مجھے لوگوں کی آنکھوں میں بڑا
خود سمجھتا میں رہوں اپنے کو خوار ‏ لوگ سمجھیں مجھ کو با عزو وقار

ملک میں یارب ہمارے سربسر ‏ (۸۲) ‏ ہر طرف امن واماں ہو جلوہ گر
اور زمیں میں ہو ہماری ہر جہت ‏ برکت و زینت سکون و عافیت
اور جو کچھ تو عطا مجھ کو کرے ‏ اُس میں برکت بھی الٰہی مجھ کو دے
اور نہ دے تو مجھ کو جو کچھ اے خدا ‏ اُس کے فتنہ سے بھی تو مجھ کو بچا

اچھی صورت تو نے جب دی ہے مجھے ‏ (۸۳) ‏ اچھی سیرت بھی الٰہی مجھ کو دے

غیظ و غصہ میرے دل سے دور کر ‏ (۸۴) ‏ دل کو اپنے نور سے معمور کر
جب تلک جیتا رہوں میں اے خدا ‏ مجھ کو گمراہی کے فتنہ سے بچا

اور دلیل ایمان کی دل کو مرے ‏ (۸۵) ‏ یاالٰہی مرتے دم سکھلا تو دے

آج بھی میرا بھلا ہو اے خدا ‏ (۸۶) ‏ اور آئندہ بھی ہو میرا بھلا
آج کے دن کی بھلائی ہو نصیب ‏ اور اُس کی رہنمائی ہو نصیب
فتح نصرت - برکت اور نور آج کا ‏ یاالٰہی مجھ کو تو فرما عطا

تجھ سے ہوں تیری معافی مانگتا ‏ (۸۷) ‏ اور مجھ کو عافیت دے اے خدا
دین میں دنیا میں اہل و مال میں ‏ عافیت مجھ کو تو دے ہر حال میں

له عربی کیلئے دیکھو ص ۳۴۰ تا ص ۳۴۱

یا الٰہی عیب کو میرے چھپا   خوف سے دل کو مرے گر دے رہا
آگے پیچھے ۔ داہنے بائیں ۔ مرے   اور مرے اوپر غرض ہر سمت سے
ہو مرے شامل نگہبانی تری   حفظ میں اپنے مجھے رکھ ہر گھڑی
اور نہ ہوں نیچے سے بھی یا رب تباہ   تیری عظمت کی پکڑتا ہوں پناہ
اے خدائے حیّ و قیوم و مغیث (۸۸) فضل و رحمت سے ترے ہوں مستغیث
ٹھیک کر یا رب مرا ہر کاروبار   اور مجھ کو نفس سے رکھ برکنار
ایک لمحہ بھی مجھے رہنے نہ دے   قبضۂ قدرت میں میرے نفس کے
صدقہ یا رب اپنے نور ذات کا (۸۹) جس سے روشن ہیں یہ سب ارض سما
سائلوں کے حق جو اپنے فضل سے   اپنے اوپر تو نے ہیں ٹھہرا لئے
اور جتنے حق ہیں تیرے اے خدا   بخش مجھ کو سب کے صدقے اے خدا
اپنی قدرت سے تو مجھ سے درگذر   اور جہنم سے مجھے کر بے خطر
پہلا حصہ دن کا یا رب آج کے (۹۰) بہتری کا ہو سبب حق میں مرے
پہلے حصہ میں ہو اس دن کی صلاح   مجھ کو ۔ اور ہو پچھلے حصہ میں فلاح
آخری حصہ کو اس کے اے خدا   کامیابی کا مرے باعث بنا
الغرض از ابتدا تا انتہا   ہو یہ دن یا رب مرے حق میں بھلا
اے خدا اے سب سے بڑھکر مہربان   مانگتا ہوں ۔ تجھ سے خیر دو جہاں
دین و دنیا کی بھلائی دے مجھے   ہر برائی سے رہائی دے مجھے
مغفرت میری کر اے رب غفور (۹۱) اور کر دے مجھ سے تو شیطاں کو دور
مجھ سے ہر اک بند میرا دے چھڑا   کر مجھے قید معاصی سے رہا

پلہ میری نیکیوں کا اور ثواب کردے بھاری اور بڑھا روز حساب

طبقۂ اعلیٰ میں دے مجھ کو جگہ مجلس دانا میں دے مجھ کو جگہ

حشر کے دن تو نہ کر مجھ پر عذاب (۹۲) دکھ سے اُس دن کے بچا روز حساب

اے خداوند جہاں رب انام (۹۳) تیرے ہی قبضہ میں ہے عالم تمام

تیرے ہی قبضہ میں ہیں ہفت آسماں اور جن چیزوں کے یہ ہیں سائباں

ہے زمیں ساری بھی قبضہ میں ترے اور جو کچھ اس میں ہے اور اس تلے

کل شیاطیں اور ان کے تابعیں سب ترے بس میں ہیں رب العالمیں

تو نگہباں ہو مرا اور دے پناہ کل خلائق کی بدی سے اے الٰہ

خلق کے ظلم و تعدی سے بچا اور نہ کرنے پائیں مجھ پے جور و جفا

یاالٰہی تو نے دی جس کو پناہ سب پہ وہ غالب ہوا بے اشتباہ

نام تیرا برکتوں سے ہے بھرا (۹۴) اور نہیں تیرے سوا کوئی خدا

ہے نہ ساجھی کوئی تیرا بیگماں تو ہے پاک اور میں ترا تسبیح خواں

مغفرت کا تجھ سے ہوں امیدوار اور تری رحمت کا ہوں میں خواستگار

کل گناہوں کو مرے بخش اے خدا (۹۵) اور میرے گھر میں کر وسعت عطا

اور برکت میری روزی میں تو دے (۹۶) اور ان لوگوں میں تو کر دے مجھے

دل سے جو توبہ کیا کرتے ہیں خوب حق طہارت کا ادا کرتے ہیں خوب

ظاہر و باطن کو اپنے پاک و صاف خوب ہی رکھتے ہیں جو اہل عفاف

مجھ کو بھی یارب اُن ہی میں سے بنا اور تقویٰ و طہارت کر عطا

یاالٰہی بخش دے میرے گناہ (۹۷) اور دکھا مجھ کو ہمیشہ ٹھیک راہ

عافیت دے اور دے روزی مجھے   امرِ حق پہ بخش فیروزی مجھے
جن مسائل میں ہو یارب اختلاف (۹۸) حق کو ظاہر کرکے مجھ پر صاف صاف
اختلافی جتنے ہیں یارب امور   سب میں تو مجھ کو دکھا دے حق کا نور
میرے دل میں نور دے اور جان میں (۹۹) دے مری آنکھوں میں نور اور کان میں
آگے پیچھے۔ اور بائیں۔ داہنے   ہر طرف سے نور گھیرے ہو مجھے
اور سراپا نور تو مجھ کو بنا   کر دے نورانی مجھے سرتاپا
ہر رگ و پے میں مرے اور بال میں   گوشت میں میرے ہو نور اور کھال میں
میرے بشرہ میں زباں میں نور ہو   خون میں اور میری جاں میں نور ہو
میرے اوپر اور نیچے نور ہو   مجھ سے تاریکی سراسر دور ہو
کر عطا یارب مجھے نورِ عظیم   کر سراسر نور مجھ کو اے کریم
ہم پہ تو ابواب رحمت کھول دے (۱۰۰) رزق آساں کر ہمارے واسطے
یاالٰہی مجھ کو شیطاں سے بچا (۱۰۱) تجھ سے تیرا فضل میں ہوں مانگتا
کل گناہوں کو تو میرے بخش دے (۱۰۲) عافیت کے ساتھ زندہ رکھ مجھے
مجھ کو راحت کر عطا اور رزق دے (۱۰۳) اچھے کاموں کی ہدایت کر مجھے
اور اچھی عادتوں کی اے خدا   دے مجھے توفیق اور بد سے بچا
راہ نیکی کی دکھاتا ہے تو ہی   اور برائی سے بچاتا ہے تو ہی
مانگتا ہوں تجھ سے میں اے ذوالجلال (۱۰۴) علم نافع۔ رزق طیب اور حلال
ہوں عمل میرے سزاوار قبول   جن سے تیری ہو رضامندی حصول
میں بھی یارب اور مرے ماں باپ بھی (۱۰۵) ہیں ترے بندی غلام اور تو غنی

تیرا بندہ بندہ زادہ ہوں ترا اور ہوں میں تیری لونڈی کا جنا

تو ہی مالک ہے مرا اے کردگار ہر طرح مجھ پر ترا ہے اختیار

تو ہی عادل اور حاکم ہے مرا عدل سے ہر حکم تیرا ہے بھرا

جتنے ہیں اوصاف و اسما تیرے ہم پہ ظاہر تو نے ہیں جو کر دیئے

یا کتابوں میں تری نازل ہوئے یا کسی کو تو نے ہیں سکھلا دیئے

یا چھپے ہیں تیرے علم غیب میں اور تو ہی جانتا ہے بس انھیں

اُن سب اسما اور سب اوصاف کا میں پکڑتا ہوں وسیلہ اے خدا

اور کرتا ہوں یہ تجھ سے التجا مجھ کو دے قرآن میں یارب مزا

ایسی نسبت مجھ کو ہو قرآن سے اُس کو سمجھوں پڑھ کر اپنی جان سے

آنکھوں کو نور اُس سے ہو دل کو سرور رنج و غم میرے اُسی سے سب ہوں دور

اے خدا معبود جبرائیل کے (۱۰۶) اور میکائیل و اسرافیل کے

اور اے معبود ابراہیم کے اور اسمٰعیل با تکریم کے

اور اے اسحٰق کے برحق خدا عافیت اور امن کر مجھ کو عطا

ہو نہ جس مخلوق کی مجھ کو سہار وہ نہ ہو مجھ پر مسلط زینہار

تو عنایت جو کرے روزی حلال (۱۰۷) ہو وہی کافی مجھے اے ذوالجلال

ہو نہ مجھ کو خواہش مال حرام اور مجھے محفوظ رکھ اس سے مدام

اور اپنے فضل سے اے کارساز مجھ کو تو اوروں سے کر دے بے نیاز

ایک تیرا ہی رہوں محتاج میں غیر کا یارب نہ ہوں محتاج میں

اے خدا سنتا ہے تو میرا کلام (۱۰۸) میرا گھر تو دیکھتا ہے اور مقام

ظاہر و باطن مرا ہے جانتا — حال میرا کچھ نہیں تجھ سے چھپا
میں ہوں فریادی غریب و بے نوا — اور ہوں محتاج تیرے فضل کا
خائف و ترساں ہوں میں از جرم و گناہ — مانگتا ہوں تجھ سے میں تیری پناہ
اور ہوں اپنے گناہوں کا مُقر — فضل و رحمت کا تری ہوں منتظر
جس طرح کوئی ذلیل و پُر گناہ — گڑگڑا کر ہو الٰہی عذر خواہ
میں بھی ویسا ہی بصد آہ و بکا — گڑگڑاتا ہوں ترے پاس اے خدا
اور کوئی آفت رسیدہ دردناک — خوف سے آشفتہ خاطر سینہ چاک
بانزاری عجز و آداب و خشوع — دل سے یارب تیری جانب ہو رجوع
خاک پر پیشانی اپنی اور ناک — سامنے تیرے جھکے اے ربّ پاک
اور ادب سے تھرتھراتا کانپتا — خوب رو رو کر کرے تجھ سے دعا
ہے اُسی صورت کی میری بھی دعا — اور کرتا ہوں اُسی طور التجا
یاالٰہی رد نہ کر میری دعا — اور نہ کر محروم مجھ کو اے خدا
اور ہو مجھ پر رحیم و مہرباں — میں ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
تجھ سے بڑھ کر دینے والا کون ہے — مانگنے والوں کا داتا کون ہے
تجھ سے بہتر کون ہے ایسا بھلا — جس سے مانگے کوئی اپنا مدعا
میں جو ہوں یارب ضعیف و ناتواں — اور بکمزوری سے اپنی خستہ جاں
اور میرا ساز و ساماں ہے قلیل — اور لوگوں کی نظر میں ہوں ذلیل
سب شکایات اپنی اور سب حاجتیں — پیش کرتا ہوں تری درگاہ میں
ہے تجھی سے میری فریاد اے خدا — تو ہی کر اب میری امداد اے خدا

اے خدا اے سب سے بڑھ کر مہرباں ۔ تیرے ہی بس میں ہے میرا جسم و جاں
جس کو چاہے دے تو مجھ پر اختیار ۔ خواہ دشمن ہو مرا یا دوستدار
اور کرے جس کے حوالے مجھ کو تو ۔ ہو وہ کوئی دوست میرا یا عدو
کچھ مجھے پروا نہیں اس کی ذرا ۔ تو اگر یارب نہ ہو مجھ سے خفا
مجھ کو خوشنودی تری درکار ہے ۔ جس میں تو خوش ہو وہی درکار ہے
اتنی بات البتہ ہے یارب مگر ۔ عافیت سے تو رکھے مجھ کو اگر
ہو مناسب تر یہ میرے واسطے ۔ اس میں گنجائش زیادہ ہو مجھے
۱۰۹ ہم ہیں ایسے دل کے تجھ سے خواستگار ۔ عشق میں تیرے رہے جو بیقرار
دے وہ دل یارب جو ہو درد آشنا ۔ اور وہ دل دے جو ہو تیرا مبتلا
دے وہ دل جس دل میں ہو یارب خشوع ۔ جو ترے رستے میں ہو جائے رجوع
۱۱۰ یا الٰہی مجھ کو وہ ایمان دے ۔ ہو تعلق جس کو میرے قلب سے
دل میں جو ثابت رہے اور برقرار ۔ ایسے ایماں کا ہوں تجھ سے خواستگار
اور یارب دے مجھے سچا یقیں ۔ جس سے یہ مضموں مجھے ہو دلنشیں
تو نے جتنا ہے مقدر کر دیا ۔ کچھ بھی مل سکتا نہیں اُس کے سوا
اور مری روزی میں اے ربِ غنی ۔ جس قدر تو نے معیشت ہے لکھی
مجھ کو اُس پر راضی و شاکر بنا ۔ دے مجھے یارب توکل اور رضا
جیسی تعریف اپنی خود تو نے کہی ۔ سب کی تعریفوں سے بہتر ہے وہی
ہر طرح کی ساری تعریفیں تمام ۔ خاص تیرے ہی لئے ہیں لاکلام
فتنۂ دنیا سے اور اُس علم سے ۔ فائدہ جس سے نہ ہو یارب مجھے

عہ الاستغاثہ

اور اُس دل سے نہ ہو جس میں خشوع — جو تری جانب نہ ہوتا ہو رجوع

اور ایسے نفس سے جس کو کبھی — اپنی خواہش سے نہ ہو آسودگی

اُس دعا سے بھی نہ ہو جو مستجاب — دے پناہ اُن سب سے اے عالیجناب

سینہ و دل کے ہر اک فتنہ سے بھی — ہر طرح کی گمرہی سے اے غنی

تیری عزت کی پکڑتا ہوں پناہ — کون ہے تیرے سوا یا رب الٰہ

جو عمل میں نے کیئے ناکردنی — دے پناہ اُن کی بدی سے اے غنی

اور جو نیکی نہ کی ہو اے الٰہ — دے مجھے تو اُسکے شر سے بھی پناہ

اور عطا کر علم کے شر سے پناہ — شر سے نادانی کے بھی تو دے پناہ

چوتھی منزل پیش ہے منگل کے دن

اے خدائے پاک رب بے نیاز — ۱۱۲ ہے تری ہی واسطے میری نماز

اور ہے قربانی مری تیرے لئے — ہے مری کل بندگی تیرے لئے

جینا مرنا اور مرا سب کاروبار — ہیں ترے ہی واسطے اے کردگار

تو ہی والی اور مالک ہے مرا — اور مری ہر چیز کا بھی اے خدا

ہے ترے ہی پاس پھر جانا مجھے — ہے مری میراث تیرے ہی لئے

یا الٰہی تجھ سے ہے میری دعا — ۱۱۳ تیری رحمت کی چلے مجھ پہ ہوا

جس ہوا میں ہو بڑائی اور ضرر — اُس ہوا کا خوف نہ ہو مجھ پہ گذر

کردے خوگر مجھ کو اپنے شکر کا — ۱۱۴ شکر تیرا ہو بہت مجھ سے ادا

ذکر تیرا میں بہت کرتا رہوں — اور عمل تیری نصیحت پر کروں

ف اسکی عربی کیلئے دیکھو ص ۳۲ تا ص ۵

اور رکھوں تیری وصیت خوب یاد — ہو نہ غفلت اُس سے اے رب العباد

دل ہمارے اور ہمارے کل بدن — سب ترے ہاتھوں میں ہیں اے ذوالمنن

ہم کو ان میں سے کسی اک چیز کا — اے خدا مالک نہیں تو نے کیا

پس ہمارا تو ہی یارب ہو ولی — کر ہدایت ہم کو سیدھی راہ کی

سیدھے رستے پر ہمیں یارب لگا — اور گمراہی سے رکھ ہم کو بچا

اور ہم سے لے وہی کام اے خدا — جس کے کرنے سے ہمارا ہو بھلا

۱۱۵ دے مجھے اپنی محبت اس قدر — ہر محبت سے یہی ہو بیشتر

اور محبت ہی سے تیری اے غنی — سب سے بڑھ کر ہو مجھے دلبستگی

دے مجھے خوف اپنا سب سے بیشتر — سب سے بڑھ کر ہو مجھے تیرا ہی ڈر

تیرے ملنے کا ہو شوق اتنا مجھے — کر دے جو دنیا سے بے پروا مجھے

اور ہیں دنیا کی جتنی حاجتیں — بھول بیٹھوں سب کو میں اس شوق میں

جس طرح دنیا سے دنیا دار کی — ٹھنڈی کرتا ہے تو آنکھیں اے غنی

کر مری آنکھوں کو بھی ٹھنڈک عطا — بندگی سے اپنی اے رب العلا

۱۱۶ صحت و عفت امانت دے مجھے — حسن اخلاق اور رضا بالقدر دے

۱۱۷ خاص تیرے ہی لئے ہیں اے خدا — حمد و شکر و فضل و احسان و عطا

مستحق حمد و ثنا کل ہے تو ہی — اور تو ہی ہے مستحق شکر بھی

تجھ سے یہ درخواست ہے یارب مری — دے مجھے توفیق اچھے کام کی

تجھ کو جو جو کام ہوں یارب پسند — کر تو اُن کاموں سے مجھ کو بہرہ مند

اور مجھے سچا توکل کر عطا — ہو ترے ہی فضل پر تکیہ مرا

اور تیرے ساتھ رکھوں حسن ظن — بدگماں تجھ سے نہ ہوں اے ذوالمنن
اور اپنا ذکر سننے کے لئے — ۱۱۸ کان میرے دل کے یارب کھول دے
اپنا اور اپنے رسول پاک کا — حکم بردار اے خدا مجھ کو بنا
دے عمل یارب مجھے قرآن پر — رکھ مجھے تو اُس کا تابع سربسر
تیرا ڈر ہر وقت ایسا ہو مجھے — ۱۱۹ ہو تو گویا جیسے میرے سامنے
تجھ سے ملنے وقت تک ہر دم مجھے — ڈر ترا یوں ہی خداوندا رہے
مجھ کو تقویٰ کی سعادت کر عطا — اور معاصی کی شقاوت سے بچا
میرے ساتھ آسانی اور احسان کر — ۱۲۰ میری ہر مشکل کو تو آسان کر
سہل کر دینا ہر اک دشوار کا — تجھ پہ ہے آسان اے رب العلا
تجھ سے آسانی کا کرتا ہوں سوال — اور یہ ہے میری دعا اے ذوالجلال
دین و دنیا میں معافی ہو مری — ہو میسر عافیت دارین کی
مجھ کو یارب خلق سے بے خوف کر — اور مجھ سے خلق کو کر بے خطر
مجھ کو رکھ اُن سے مُرنجان و مُرنج — اُن کو مجھ سے ہو نہ مجھ کو اُن سے رنج
کر گناہوں کو مرے یارب معاف — کر مجھے آلائشوں سے پاک صاف
نام تیرا ہے خداوندا عفو — بخشدینا ہے بہت لوگوں کو تو
یاالٰہی نام تیرا ہے کریم — مجھ پہ بھی اپنا کرم کر اے رحیم
پاک کر یارب نفاق و کفر سے — ۱۲۱ دل کو میرے اور مجھے اخلاق دے
کر عمل کو میرے تو پاک از ریا — کر زباں کو جھوٹ سے پاک اے خدا
کر خیانت سے مری آنکھوں کو پاک — میں نہ ہوں آنکھوں کی چوری سے ہلاک

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز ۔ تجھ کو سب معلوم ہیں اے بے نیاز

(۱۲۲) دے وہ آنکھیں مجھ کو اے پروردگار ۔ جو رہیں ہر وقت بس ہم اشکبار

اشک کی رکھیں لگائے وہ جھڑی ۔ قلب کو شاداب رکھیں ہر گھڑی

وہ نہ آنے پائے وقت اے کردگار ۔ اشک خوں بنجائے اور دنداں ہوں نار

(۱۲۳) عافیت قدرت سے اپنی مجھ کو دے ۔ اپنی رحمت میں تو کر داخل مجھے

تیری طاعت میں مری آئے قضا ۔ ہو مرا اچھے عمل پر خاتمہ

سب سے بہتر ہو جو یارب میرا کام ۔ ہو اُسی پر زندگی میری تمام

اور ملے جنت مجھے اُس کا ثواب ۔ سرخروئی ہو مجھے روز حساب

(۱۲۴) اے خدا اے دافع رنج و الم ۔ دور کرتا ہے تو ہی ہر درد و غم

تو ہی ناچاروں کی سنتا ہے دعا ۔ بیکسوں کو ہے ترا ہی آسرا

ہے تو ہی دنیا کا رحمٰن و رحیم ۔ تو ہی میرا مہرباں ہے اے کریم

مجھ پر ایسا رحم کر اے کارساز ۔ جو مجھے غیروں سے کر دے بے نیاز

پھر نہ ہو پروا کسی کے رحم کی ۔ تیری ہی رحمت سے ہو جاؤں غنی

(۱۲۵) وہ بھلائی تجھ سے ہوں میں مانگتا ۔ جو کہ یک مجھ کو ہو جائے عطا

مانگتا ہوں اُس برائی سے پناہ ۔ جو مجھے ناگاہ کر ڈالے تباہ

(۱۲۶) نام تیرا ہے خداوندا سلام ۔ تیرے ہی بس میں سلامت ہے تمام

ہے سلامت کی تجھی سے ابتدا ۔ تیرے ہی جانب ہے اُسکی انتہا

تجھ سے یہ درخواست ہے اور یہ سوال ۔ سن ہماری تو دعا اے ذوالجلال

اور پوری کر ہماری خواہشیں ۔ رکھ خلائق سے تو بے پروا ہمیں

یاالٰہی کر تو میری بہتری ۱۲۷ اور دے توفیق مجھ کو خیر کی

دے مجھے اپنی قضا پر تو رضا ۱۲۸ حکم سے اپنے مجھے راضی بنا

اور مقدر کر مرے حق میں وہی سر بسر ہو جس میں میری بہتری

دل سے میں تقدیر کا تابع رہوں حکم سے تیرے کبھی ناخوش نہ ہوں

اور مری تقدیر میں برکت تو دے جو مقدر ہو مبارک ہو مجھے

جس میں ہو تاخیر کی مرضی تری مجھ کو جلدی کی نہ خواہش ہو کبھی

اور جس کو جلدی ہو تو چاہتا میں نہ اُس میں دیر چاہوں یا خدا

الغرض جو کچھ مشیت ہو تری میری خواہش بھی الٰہی ہو وہی

عیش تو یارب ہے عیشِ آخرت ۱۲۹ دے مجھے وہ عیش اور کر مغفرت

زندگی میری ہو مسکینی کے ساتھ ۱۳۰ موت بھی میری ہو مسکینی کے ساتھ

حشر مسکینوں کے شامل ہو مرا کرنہ مسکینوں سے تو مجھ کو جدا

جو ترے بندے ہیں یارب نیک کار ۱۳۱ رکھتے ہیں ایمان تجھ پر استوار

نیکیوں سے اُن کو ہے دلبستگی اور انھیں نیکی سے ہوتی ہے خوشی

اور بدی سے دل میں ہیں گر شرمسار کرتے استغفار ہیں وے بار بار

مجھ کو بھی یارب اُنھیں میں سے بنا مجھ کو بھی ایسا ہی کر دے یا خدا

ایسی رحمت مجھ پہ یارب ہو تری ۱۳۲ ہو ہدایت جس سے میرے قلب کی

دل مرا ہو جائے اُس سے ہوشیار ٹھیک ہو جائیں مرے سب کاروبار

دور ہو جائے پریشانی مری اور نہ ہو کاموں میں میرے ابتری

دین میرا ٹھیک ہو سرتاپا اور مرے سب دین ہو جائیں ادا

تیرے غائب جتنے ہیں مجھ سے چھپے — ہر جگہ اُن کا نگہباں تو رہے

اور جو حاضر ہیں نظر کے سامنے — سربلند اور اُن کو اونچا تو رکھے

اور نورانی رہے چہرہ مرا — ہر عمل ہو پاک اور ستھرا مرا

اور بھلائی کا مجھے الہام ہو — اور مرا ہر کام نیک انجام ہو

فطرتی اُلفت جو تجھ سے مجھ کو تھی — اور وہ دنیا میں آکر دب گئی

عنصریت کا جو غلبہ ہو گیا — مضمحل ہو کر گئی وہ مٹ مٹا

پھر ہو اُس اُلفت میں یا رب تازگی — پھر مجھے تجھ سے محبت ہو نئی

الغرض رحمت سے تیری اے خدا — ہوں یہ ساری نعمتیں مجھ کو عطا

اور بچا رکھ یا الٰہی تو مجھے — ہر برائی اور بُرے ہر کام سے

مجھ کو وہ ایمان دے اے ذوالجلال ۱۲۳ — ہو نہ جس میں کچھ تغیر اور زوال

اور یقیں ایسا عطا فرما مجھے — پھر نہ گمراہی کا ہو کھٹکا مجھے

کافر و گمراہ و نافرماں نہ ہوں — میں کبھی بے دین و بے ایماں ہوں

مجھ پہ یا رب ایسی رحمت ہو تری — دو جہاں میں جس سے عزت ہو مری

آخرت میں اور دنیا میں مجھے — مستحق تیری نوازش کا کرے

چاہتا ہوں میں یہ تیرے فضل سے ۱۲۴ — کامیابی میری قسمت میں ملے

اور شہیدوں کی طرح اے مستعان — کر مجھے اپنا معزز میہمان

خوش نصیبوں کا سا مجھ کو عیش دے — زندگی میری فراغت سے کٹے

اور مجھے پیغمبروں کے ساتھ کر — دشمنوں پر دے مجھے فتح و ظفر

تو ہی سن لیتا ہے بندوں کی دعا — کر لے مقبول اے خدا میری دعا

۱۲۵ خیر و خوبی تو نے جو کی ہو عطا ۔ اپنے بندوں سے کسی کو لے خدا
یا کسی سے اُس کا وعدہ ہو گیا ۔ اور مجھے یارب نہ ہو اُس کا پتا
ہو مرا ذہن اُس سے فارغ اور دور ۔ اور سمجھ میری کرے اُس سے قصور
اور عمل اُس پر نہ مجھ سے ہو سکے ۔ بلکہ خواہش بھی نہ ہو اُس کی مجھے
اپنی بے علمی و غفلت سے کبھی ۔ کی نہ ہو تجھ سے دعا اُس خیر کی
اُس کا بھی مشتاق اور راغب ہوں میں ۔ تجھ سے اُس خوبی کا بھی طالب ہوں میں
اپنی رحمت سے مجھے فرما عطا ۔ اور کر مقبول میری یہ دعا
گو عمل میں میرے ہے ضعف و فتور ۔ رائے میں میری ہے نقصان و قصور
۱۲۶ یا الٰہی اپنی ساری حاجتیں ۔ پیش کرتا ہوں تری درگاہ میں
اور سب کو سونپ دیتا ہوں تجھے ۔ اپنی رحمت سے عنایت کر مجھے
گرچہ میری رائے اور میرا عمل ۔ محض ہے کوتاہ و سراپا خلل
مالک و حاکم ہے تو ہر کام کا ۔ تیرے ہی ہاتھوں ہے سب کا فیصلہ
روگ باطن کے ہیں جتنے اے خدا ۔ تیرے ہی ہاتھوں ہے ان سب کی شفا
جیسے دریاؤں کو اے رب العلا ۔ رکھتا ہے قدرت سے تو باہم جدا
جیسے قدرت سے تری اے بے نیاز ۔ فرق دریاؤں میں ہے اور امتیاز
مجھ کو بھی دوزخ سے رکھ اور مار سے ۔ اور اُس کی آگ کے آزار سے
اور وہاں کے نالہ و فریاد سے ۔ رکھ الگ صدقہ میں اپنے فضل کے
قبر کے فتنوں سے بھی یارب بچا ۔ ہر جگہ تو مجھ کو راحت کر عطا
۱۳۰ اے خدائے پاک اے پروردگار ۔ سخت ہے دوری تری اور انتظار

ہے ترا ہر حکم ٹھیک اور بے خطا — اور ترا ہر کام ہے یارب بھلا
یہ دعا میری ہے تجھ سے اور امید — امن و راحت ہو مجھے روز وعید
اور جنت میں ٹھکانا ہو مرا — نیک بندوں کا مجھے ساتھی بنا
خاص بندے جو مقرب ہیں ترے — رہتے ہیں ہر دم عبادت میں لگے
اور وہ ہیں پکے نمازی بے ریا — پورے ہیں وعدوں کے اور ہیں باوفا
مجھ کو بھی ساتھ اُن کے اے ربِ کریم — جنت فردوس میں کرنا مقیم
مہرباں اور رحمتوں والا ہے تو — اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے تو
ٹھیک رستہ ہم کو تو یارب دکھا — دوسروں کا راہبر ہم کو بنا
۱۳۸ خود نہ ہوں گمراہ ۔ یا اللہ ہم — اور نہ اوروں کو کریں گمراہ ہم
دوست سے تیرے رکھیں ہم دوستی — اور ترے دشمن کے دشمن ہوں دلی
تجھ سے جس کو ہو محبت اے خدا — ہم کو بھی ہو اُس سے اُلفت اے خدا
اور عداوت تجھ سے ہو یارب جسے — ہو عداوت ہم کو بھی اُس شخص سے
اور ہماری دوستی اور دشمنی — سب ترے ہی واسطے ہو اے غنی
۱۳۹ یہ دعا ہے تجھ سے اور یہ التجا — اب اجابت ہے ترا کام اے خدا
یہ مری کوشش تھی جو میں نے کیا — پر بھروسہ ہے ترے ہی فضل کا
نفس ہے بدخواہ میرا سربسر — چاہتا ہے ہر گھڑی میرا ضرر
نفس کا برے نہ کر تابع مجھے — مجھ پہ دم بھر بھی اُسے قابو نہ دے
مجھ کو اچھی چیز جو کی ہو عطا — چھین لے اُس کو نہ مجھ سے اے خدا
یا الٰہی تو نہیں ایسا خدا — خلق نے خود جس کو جی سے گھڑ لیا

اور نہیں ہے تو بنایا پروردگار ۔۔۔ ۱۴۰ ہو نہ جس کا ذکر و شہرت پائدار
اور نہیں یارب کوئی ساجھی ترا ۔۔۔ جو خداوندی میں ہو ساتھی ترا
اور تیرے قبل تھا کوئی الٰہ ۔۔۔ خلق جس کے پاس لے جائے پناہ
خلق کا ملجا نہ پہلے کوئی تھا ۔۔۔ اور نہ اب ہے اے خدا تیرے سوا
جس کے باعث تجھ کو یارب چھوڑ دیں ۔۔۔ اور رجوع و التجا اُس سے کریں
اور ہم کو تو نے جو پیدا کیا ۔۔۔ اُس میں بھی ساتھی نہیں کوئی ترا
کوئی بھی ایسا نہیں ہے اے خدا ۔۔۔ جس کو ہم ٹھہرا سکیں ساجھی ترا
سب سے تو برتر ہے اور یکتا ہے تو ۔۔۔ اور یارب برکتوں والا ہے تو
ہے تو ہی معبود یارب بالیقیں ۔۔۔ دوسرا تجھ سا کوئی ہرگز نہیں
ہم یہی کرتے ہیں تجھ سے التجا ۔۔۔ تو ہماری مغفرت کر اے خدا
اے خدائے خالق بالا و پست ۔۔۔ ۱۴۱ نیست سے مجھکو کیا تو نے ہی ہست
نیست کر ڈالے گا مجھ کو پھر تو ہی ۔۔۔ ہے ترے ہی بس میں موت اور زندگی
جب ترا ہی مجھ پہ ہے کل اختیار ۔۔۔ فضل سے اپنے تو اے پروردگار
زندہ جب تک مجھ کو دنیا میں رکھے ۔۔۔ ہر برائی سے بچا رکھنا مجھے
نیک بندوں کو تو اپنے اے خدا ۔۔۔ ہر بدی سے جیسے رکھتا ہے بچا
مجھ پہ بھی ویسا ہی یارب فضل کر ۔۔۔ اور گناہوں سے بچا رکھ عمر بھر
اور جب مر جاؤں مجھ پر رحم کر ۔۔۔ اور میری مغفرت کر سر بسر
کر مدد میری الٰہی علم سے ۔۔۔ ۱۴۲ اور عطا کر مجھ کو زینت حلم سے
اور تقویٰ کی بزرگی دے مجھے ۔۔۔ عافیت کی حسن و خوبی دے مجھے

۱۲۳ مجھ کو اور سب مومنوں کو اے خدا ۔ اُس زمانہ کے فسادوں سے بچا
جس زمانہ میں ہو ذلت دین کی ۔ اور ہو اسلام کی بے عزتی
عالموں کی چھوڑ دیں سب پیروی ۔ عقل والوں سے نہ شرمائے کوئی
جیسے ہوتے ہیں عجم والوں کے تول ۔ سخت ویسے ہی نہیں لوگوں کے دل
اور زباں ہو اُن کی میٹھی اس طرح ۔ ہو زباں اہل عرب کی جس طرح
۱۲۴ تجھ سے یارب ہے یہ میری التجا ۔ کر لے تو مقبول یہ میری دعا
ہو یہ میرے اور تیرے درمیاں ۔ قول وا قرار اے خداوند جہاں
ہو یہ اقرار ایسا محکم اور قوی ۔ تو خلاف اس کا نہ ہونے دے کبھی
میں کبھی آخر اک بشر ہوں یا الٰہ ۔ اور بشر کی شان ہے جرم و گناہ
ہو کسی بھائی مسلماں کو اگر ۔ میرے ہاتھوں سے کوئی دکھ اور ضرر
ماروں پیٹوں یا اگر دشنام دوں ۔ لعنت اُس پر یا دعائے بد کروں
اُس مسلماں کے لئے تو اے خدا ۔ اُس کو کفارہ گناہوں کا بنا
حق میں اُس کے کر دے تو رحمت اسے ۔ اور بڑھا اس سے تو اُس کے مرتبے
قرب کا اس کے ذریعہ تو بنا ۔ بلکہ وہ اس سے مقرب ہو ترا
میری بدعنوانیوں کو اے خدا ۔ ہو نہیں مجھ کو کبھی اُس کا زوال
کچھ ضرر اس سے نہ ہو اُس شخص کا ۔ مجھ سے تو اُس کو کبھی ٹلنے نہ دے
دی ہے نعمت تو نے جو اے ذوالجلال ۔ عافیت تو نے جو بخشی ہے مجھے
اور یکایک تو نہ کر میری سزا ۔ قہر میں ناگہ نہ ہوں میں مبتلا
عافیت کا سلب نعمت کا زوال ۔ اور سزائے ناگہانی اور وبال

ملا الاستعاذہ

مانگتا ان سب سے ہوں یارب پناہ — دے پناہ ان سب سے مجھ کو اے الٰہ
اپنی ہر اک ناخوشی سے دے پناہ — اور مری ہر اک بدی سے دے پناہ
آنکھ کان اور دل کے شر سے اے غنی — اور زباں کے اور منی کے شر سے بھی
فاقہ کے شر اور شر سے ظلم کے — دے پناہ اپنی خداوندا مجھے
میں نہ ظالم اور نہ میں مظلوم ہوں — ظلم سے بھی ہر طرح فارغ رہوں
ڈوب جانے اور جل جانے سے بھی — دب کے پسنے اور کچل جانے سے بھی
اور اونچے پر سے گر جانے سے بھی — مرتے دم شیطاں کے بہکانے سے بھی

پانچویں منزل ہوئی بدھ کو شروع

منزل پنجم

اسکی عربی کیلئے دیکھو ص ۵۲ تا ص ۶۱

کر مجھے یارب عفیف و باحیا — ۱۴۵ — بے حیائی اور برائی سے بچا
قید میں رکھ میرے اعضا کو تمام — ہو نہ مجھ سے کوئی بے شرمی کا کام
اور میرے کام کو آسان کر — مجھ پہ اپنا فضل اور احسان کر
اور مجھے پورا وضو پوری نماز — ۱۴۶ — ہو میسر اے خدائے بے نیاز
ہو تری پوری رضامندی نصیب — مغفرت بھی ہو مجھے پوری نصیب
اور دست راست میں میری کتاب — ۱۴۷ — ہو عطا یارب مجھے روز حساب
ڈھانپ لے رحمت سے اپنی اے خدا — ۱۴۸ — اور مجھے اپنے عذابوں سے بچا
اور ڈگیں جس روز بہتیرے قدم — ۱۴۹ — اے خدا ثابت رہیں میرے قدم
ہم کو یارب کامیابی کر عطا — ۱۵۰ — کر ہمارا دین و دنیا میں بھلا
قفل جو دل کو ہمارے ہیں لگے — ۱۵۱ — ذکر سے اپنے تو اُن کو کھول دے

اپنی نعمت کو تو کر ہم پہ تمام فضل کو اپنے بھی لے رب نام
فضل و نعمت سے تو اپنے اے خدا ۱۵۲ ہم کو اپنے نیک بندوں سے بنا
نیک بندوں کو کرے تو جو عطا مجھ کو بھی لے میرے مالک ہو عطا
نیک و شایستہ ترے بندے ہیں جو جو نوازش تیری یارب اُن پہ ہو
مجھ پہ بھی ہو وہ نوازش لے خدا اور مجھے بھی مستحق اُس کا بنا
اے خدا جب تک کہ دم میں ہے دم ۱۵۳ رکھ مجھے اسلام پہ ثابت قدم
خاتمہ بھی ہو مرا اسلام پہ کر مجھے یارب فدا اسلام پہ
کافروں پر کر عذاب اے ذوالجلال ۱۵۴ رعب اور ہیبت دلوں میں اُنکے ڈال
پھوٹ پیدا کر دے اُن میں اور خلاف اُن کی باتوں میں تو کر دے اختلاف
کر عذابوں میں اُنھیں تو مبتلا نازل اُن پر ہو ترا قہر اور بلا
دین کے دشمن ہیں جو لوگ اے خدا ہے دلوں میں جن کے روگ الحاد کا
جو نہیں ہیں مانتے آیات کو اور نہیں سنتے ہیں تیری بات کو
ہیں وہ جھٹلاتے رسولوں کو ترے اور تیری راہ سے ہیں روکتے
اور حدوں سے تیری بڑھ چلتے ہیں جو چھوڑ دیتے ہیں ترے قانون کو
دوسرا حاکم بھی ٹھہر لیتے ہیں جو تیرے ساتھ اور پوجتے ہیں غیر کو
اے خدا ان سب پہ نازل کر عذاب خواہ یہ مشرک ہوں یا اہل کتاب
برکتوں والا ہے اور برتر ہے تو سب سے اپنی شان میں بڑھ کر ہے تو
ہے تو ہی معبود برحق اے خدا اور نہیں کوئی خدا تیرے سوا
ظالموں کی جتنی باتیں ہیں بری سب سے برتر ہے تری شان اور بڑی

اپنی رحمت سے ہمیں تو بخشدے ۱۵۵ ہم پہ رحمت کر تو اپنے فضل سے
اور جتنے ہیں مسلماں مرد و زن بخشدے اُن سب کو بھی اے ذوالمنن
رکھ مسلمانوں میں قائم اتفاق دور کر دے اُن سے تو پھوٹ اور نفاق
دے اُنھیں توفیق صلح و اتحاد سب کے آپس میں ہو الفت اور وداد
ٹھیک کر دے اُن کی حالت اے خدا دل میں ایمان اور حکمت کر عطا
اور طریقے پر رسول اللہ کے اُن کو ثابت رکھ تو اپنے فضل سے
دے اُنھیں توفیق اس کی اے خدا شکر نعمت کا تری لائیں بجا
اور تیرے عہد پر قائم رہیں اپنے وعدوں سے نہ ہو غفلت انھیں
تیرے اور اُن کے ہیں جو یارب عدو اُن کو غالب رکھ ہمیشہ اُن پہ تو
کر اُنھیں اپنی مدد سے چیرہ دست دشمنوں کو دے خداوندا شکست
اے مرے معبود برحق اے خدا ہے نہیں مالک کوئی تیرے سوا
سارے عیبوں سے تو ہی پاک اور بری اور خدا ہونے کے قابل ہے تو ہی
مانتا ہوں میں خداوندی تری جانتا ہوں تجھ کو عیبوں سے بری
تو خدایا بخشدے میرے گناہ دے مجھے اپنے عذابوں سے پناہ
مغفرت میرے گناہوں کی تو کر ٹھیک کر دے کام میرے سر بسر
جس کو چاہے بخشدے تو اے غفور تو ہی یارب ہے رحیم اور ہے غفور
کر تو اے غفار میری مغفرت سن لے اے تواب میری معذرت
رحم فرما مجھ پہ اے رحمٰن تو عفو کر میرے گنہ کو اے عفو
مہرباں مجھ پر تو ہو جا اے رؤف رکھ تو مجھ پہ فضل اپنا اے رؤف

تو نے جو نعمت عطا کی ہے مجھے
شکر کی اس کے مجھے توفیق دے

اور مجھے حسن عبادت کر نصیب
مجھ کو ہر دم یہ سعادت کر نصیب

رات دن مجھ کو ہو اس کا التزام
اور عبادت میری اچھی ہو تمام

میں تری رحمت سے اے پروردگار
ہر طرح کی خیر کا ہوں خواستگار

ہو مری ہر ابتدا اور انتہا
خیر اور خوبی کے شامل اے خدا

اور بچا ہر اک برائی سے مجھے
بالخصوص آفات روز حشر سے

بچ رہے گا اس دن آفت سے وہی
ہو گی جس پر اے خدا رحمت تری

آفت اس دن کی نہ ہو جس کے قریب
اس سے بڑھ کر کون ہو گا خوش نصیب

کامیاب اس سے نہیں بڑھ کر کوئی
سب سے بڑھ کر کامیابی ہے یہی

۱۵۶

ہے ترے ہی واسطے اے رب ناس
ہر ثنا و حمد اور شکر و سپاس

تو ہی مالک ہے تمامی ملک کا
ہے تمامی خلق کا تو ہی خدا

تیرے ہی ہاتھوں میں ہے کل بہتری
ہے تمامی خلق کا مرجع تو ہی

دے مجھے ہر اک بھلائی یا الٰہ
اور دے ہر اک برائی سے پناہ

نام لیتا ہوں میں اب اللہ کا
ہے نہیں جس کے سوا کوئی خدا

رنج و غم کو میرے یارب دور کر
فضل اور رحمت کی کر مجھ پہ نظر

چلتے پھرتے حمد کرتا ہوں تری
اور خطا کا ہے مجھے اقرار بھی

۱۵۷

اے مرے معبود اور مالک مرے
اور ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کے

اور اے معبود اسرائیلؑ کے (یعقوب)
اور جبرائیلؑ و میکائیلؑ کے

اور اے معبود اسرافیلؑ کے
التجا یہ تجھ سے اس عاجز کی ہے

میں ہوں مضطر کر دعا میری قبول ۔ اور نہ کر مجھ کو تو محروم و ملول

مبتلا ہوں میں الٰہی سر بسر ۔ دین کی میری نگہبانی تو کر

اپنی رحمت کو تو کر میرے قریب ۔ ہوں گناہوں سے بھرا میں بد نصیب

میں ہوں محتاج اور مسکیں اے غنی ۔ دور کر دے مجھ سے محتاجی مری

اپنے اوپر تو نے اپنے فضل سے ۔ ۱۵۸ ۔ سائلوں کے حق جو ہیں ٹھہرا لئے

میں اُسی حق سے یہ کرتا ہوں دعا ۔ اور تجھ سے ہے یہ میری التجا

بحر و بر میں اے خداوند جہاں ۔ جتنے بندے ہیں ترے اور بندیاں

ان میں ہیں جو لوگ مقبول الدعا ۔ رکھتے ہیں مقبولیت کا مرتبہ

کر ہمارا اُن کو بھی یارب شریک ۔ ہوں دعائے خیر میں ہم سب شریک

وہ ہمارے ہوں شریک اور اُن کے ہم ۔ سب کی شرکت ہو دعاؤں میں بہم

عافیت کر ہم کو اور اُن کو عطا ۔ سن لے اُن کی اور ہماری اے خدا

اور گناہوں سے ہمارے درگذر ۔ درگزر اُن کے گناہوں سے بھی کر

تو نے ہے جو کچھ اتارا اے خدا ۔ اُس پہ ہے ایماں ہمارا اے خدا

اور ہوئے تابع رسول اللہ کے ۔ رہنما ہیں جو خدا کی راہ کے

ماننے والوں میں تو لکھ لے ہمیں ۔ مستحق جنت کا ٹھہرا دے ہمیں

ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے پیشوا ۔ ۱۵۹ ۔ اُن کو یارب تو وسیلہ کر عطا

تیرے بندوں میں ہیں جو تیرے چنے ۔ ہو محبت خاص اُن کو آپ سے

درجۂ اعلیٰ ہوا جن کو عطا ۔ آپ ﷺ کا درجہ تو اُن سب سے بڑھا

اُن کی شہرت اور اُن کا تذکرا ۔ ایسے لوگوں میں ہو اے رب العلا

جو مقرب خاص بندے ہیں ترے — سب سے ہیں تیرے تقرب میں بڑھے
اپنی جانب سے ہدایت کر مری — مجھ پر اپنا فضل فرما لے غنی (۱۶۰)
اور رحمت اپنی کامل مجھ پہ کر — اور برکت اپنی نازل مجھ پہ کر
مجھ پہ یا رب رحم کر اور بخشدے — کر عطا توفیق توبہ کی مجھے (۱۶۱)
کر مری توبہ کو مقبول اے کریم — ہے تو ہی بے شبہہ تواب و رحیم
جو ترے بندوں میں ہیں اہل ہدیٰ — تو نے کی جن کی ہدایت اے خدا (۱۶۲)
جیسی توفیق اُن کو یا رب تو نے دی — ویسی ہی توفیق دے تو مجھ کو بھی
کرتے ہیں اہل یقیں جیسے عمل — ویسے ہی میرے بھی ہوں سارے عمل
سچی توبہ کرتے ہیں جو بے ریا — ہوتا ہے اخلاص انھیں جس طرح کا
مجھ کو بھی ویسا ہی تو مخلص بنا — صدق اور اخلاص کر مجھ کو عطا
صبر والوں کی سی ہمت مجھکو دے — اور اُنھیں جیسا بنا صابر مجھے
کد و کاوش اور کوشش اے خدا — مثل ڈر والوں کے ہو مجھ کو عطا
شوق والوں کی سی دے مجھ کو طلب — جس سے آساں مجھ پہ ہو رنج و تعب
کرتے ہیں اہل ورع پرہیزگار — جس طرح کی بندگی لیل و نہار
مجھ کو بھی ویسی عبادت ہو نصیب — اور غلامی کی سعادت ہو نصیب
علم والوں کا سا عرفاں دے مجھے — جس کے باعث مجھ کو یا رب تو ملے
مل نہ لوں میں تجھ سے جبتک اے خدا — ہوں نہ ان اوصاف سے ہرگز جُدا
ہے یہ میری عرض تجھ سے اور سوال — خوف اپنا دے مجھے اے ذوالجلال (۱۶۳)
ڈر ترا ایسا ہو جو یا رب مجھے — تیری نافرمانیوں سے روک دے

حکم برداری تری ایسی کروں
مستحق تیری رضا کا جس سے ہوں

تیری طاعت ایسی لاؤں میں بجا
جس سے تو راضی ہو مجھ سے اے خدا

ڈر سے تیرے ایسی توبہ ہو مری
صدق اور اخلاص سے جو ہو بھری

اور مجھ کو تجھ سے ہو ایسی حیا
ہر عمل میرا ہو خالص بے ریا

اور سب کاموں میں مجھ کو اے خدا
ہو بھروسہ اک تری ہی ذات کا

اور مجھے ہو ساتھ تیرے حسن ظن
بدگماں تجھ سے نہ ہوں اے ذوالمنن

اے خدا اے خالق ظلمات و نور
پاک ہے تو اور ہے عیبوں سے دور

دھر نہ لے ناگہ مجھے اے ربِّ پاک
اور نہ کردے یک بیک مجھ کو ہلاک

حق کسی کا یا وصیت اے خدا
مجھ پہ واجب ہے جسے کرنا ادا

ہو نہ مجھ سے اس میں غفلت زینہار
میری گردن پر نہ رہ جائے یہ بار

قبر کی وحشت کو مجھ سے دور کر (۱۶۴)
اس اندھیرے گھر کو تو پر نور کر

اور قرآن عظیم الشان سے
اے خدا نور و ہدایت دے مجھے

پیشوا میرا ہو قرآن عظیم
اسکے باعث مجھ پہ کر رحم اے رحیم

ہو وہی میرا امام و پیشوا
ہو اسی کا نور میرا رہنما

اور نہ ہو جو بات اس کی مجھ کو یاد
تو دلا دے یاد اے رب العباد

جو نہ ہو معلوم اس کا علم دے
پوری نسبت ہو مجھے قرآن سے

رات دن اس کی تلاوت ہو نصیب
اس سے ذوق و شوق و الفت ہو نصیب

اور بنا میرے لئے اس کو دلیل
دین و دنیا میں وہ ہو میرا کفیل

ہوں ترا ادنیٰ غلام خانہ زاد (۱۶۵)
زیر دستا در دیدہ کے دعا پہ شاد

اور ترے وعدوں کا ہے مجھکو یقیں | غفلتوں سے اپنی ہوں اندوہگیں

تیرے حکموں کا کیا میں نے خلاف | اور کیا نہیوں سے تیری انحراف

تو نے جن کاموں کے کرنے کو کہا | میں انھیں کاموں سے روگرداں رہا

اور روکا تو نے جن اعمال سے | رات دن مجھ سے وہی سرزد ہوئے

اب تو جو ہونا تھا مجھ سے ہو چکا | کانٹے اپنی راہ میں خود بو چکا

کرچکا خود ظلم اپنی جان پر | اپنے ہاتھوں لٹ چکا میں سربسر

اب مرے بچنے کی ہے تدبیر کیا | یاالٰہی تیری رحمت کے سوا

تیرے در پر یہ ذلیل روسیاہ | حاضر آیا ہے بامید پناہ

تو ہی مالک ہے تو ہی معبود ہے | پاک ہے تو اور سراپا جود ہے

کون بخشے گا مجھے تیرے سوا | میں کروں کس سے رجوع والتجا

رحم فرما میرے حال زار پر | اور جہنم سے بچادے سربسر

بے پناہوں کو تو دیتا ہے پناہ | بخشدے یارب مرے سارے گناہ

ہیں ترے ہی واسطے کل خوبیاں | ۱۶۶ عاجزوں کو تو ہی دیتا ہے اماں

تو ہی فریادی کا ہے فریاد رس | تو ہی بیکس کا ہے والی اور کس

تو ہی ناچاروں کی کرتا ہے مدد | فضل و احساں ہیں ترے ہی بے عدد

ہو نہ جب تک لے خدا رحمت تری | بچ نہیں سکتا برائی سے کوئی

تو اگر قوت نہ دے اے ذوالجلال | کرسکے کوئی بھلائی کیا مجال

۱۶۷ الاستعاذہ

ہو نہ مرنا میرا اے رب عباد | کافروں سے بھاگ کے وقت جہاد

کاٹ لینے سے کسی کیڑے کے بھی | چوٹ کھانے اور گر پڑنے سے بھی

اور جتنی آفتیں ہیں اے اِلٰہ   سب سے میں تیری پکڑتا ہوں پناہ
جتنی چیزوں سے رسول اللہ نے   احمدِ مرسل شہِ ذی جاہ نے
یا الٰہی مانگی ہے تجھ سے پناہ   مجھ کو بھی اُن سب سے یارب دے پناہ
عادتیں جتنی ہیں بد اور ناسزا   خواہشیں جتنی بُری ہیں اے خدا
اور عمل جتنے ہیں ناقص اور بُرے   فتنے جتنے ہیں چھپے ہوں یا کھلے
اور بُری راتوں ۔ بُرے ایام سے   اور بُری ساعت ۔ بُرے ہنگام سے
اور بُرے ساتھی ۔ بُرے ہمسایہ سے   اور بُرے مال ۔ اور بُرے سرمایہ سے

ہے چھٹی منزل کا دن اب جمعرات

اپنے پیغمبر کا صدقہ اے خدا   ۱۶۷   نام جن کا ہے محمد ﷺ مصطفیٰ
اور صدقہ حضرت ابراہیم کا   جو ہوئے تیرے خلیل باصفا
حضرت موسیٰ کا صدقہ اے کریم   جو نجی اللہ ہیں ۔ اور ہیں کلیم
صدقہ حضرت عیسیٰ ذی جاہ کا   کلمۃ اللہ ۔ اور روح اللہ کا
صدقہ توریت و انجیل و زبور   جن سے چمکا دین کا دنیا میں نور
صدقہ فرقانِ عظیم الشان کا   سب سے افزوں تر ہے جس کا مرتبہ
تیری کل وحیوں کا صدقہ اے خدا   اور ترے حکم و قضا کا اے خدا
سائلوں کو تو جو کرتا ہے عطا   اس کا صدقہ اے خداوند علا
تو جو محتاجوں کو دیتا ہے غنا   اور غنی کو دیتا ہے مفلس بنا
صدقہ اُس بخشش کا اور احسان کا   اور تری اس لااُبالی شان کا

تو جو گمراہوں کو دکھلاتا ہے راہ — تیری اس رحمت کا صدقہ اے الٰہ

اور صدقے میں ترے اُس نام کے — دو جہاں قائم ہیں جسکے فیض سے

جس کی برکت سے زمیں ہے برقرار — آسماں جس کے سبب سے استوار

کوہ جس کے فیض سے ہیں پائدار — عرش کو جس کے سبب سے ہے قرار

روشنی دن کی ہے جس کے فیض سے — شب کی تاریکی ہے جسکے فیض سے

صدقہ شان کبریائی کا تری — تیری عظمت اور بڑائی کا تری

اور صدقہ تیرے نور ذات کا — جگمگاتے جس سے ہیں ارض و سما

سب کے صدقے میں ہے میرا سوال — تجھ سے اے پروردگار ذوالجلال

ذوق ہو قرآں کا مجھ کو نصیب — اور ہو اس کا مزا مجھ کو نصیب

کر مجھے قرآن سے تو بہرہ ور — الفتِ قرآں ہو مجھ کو بیشتر

میرے خون اور گوشت جسم و جان میں — اور میری آنکھ میں اور کان میں

الغرض ہو سر سے میرے پاؤں تک — فیض کی قرآن کے مجھ میں جھلک

ہو لبا قرآں مرے ہر عضو میں — سارے اعضا تابع قرآں رہیں

حکم قرآں کے موافق ہو تمام — میرے ہر ایک عضو کا ہر ایک کام

تیری تائید اور تری توفیق سے — اے خدا حاصل ہو یہ نعمت مجھے

تیری تائید اور عنایت کے بغیر — ہو نہیں سکتا ہے کوئی کار خیر

اور نہ ہو جب تک الٰہی تو معیں — کارِ بد سے کوئی بچ سکتا نہیں

واسطے اپنے نڈر ہم کو نہ کر — قہر سے تیرے نہ ہوں ہم بے خطر

ذکر اپنا تو نہ دے ہم سے بھلا — اپنا پردہ تو نہ لے ہم سے ہٹا

اور ہم کو عاصیوں سے تو نہ کر | دور کر دے ہم سے غفلت سربسر
جلد مجھ کو عافیت فرما عطا | اور مجھ سے دور فرما دے بلا
بزم دنیا سے کروں جب میں فرار | تیری رحمت ہو مری جائے قرار
ایک تو ہی بس ہے ہر اک کا عوض | اور نہیں یارب کوئی تیرا عوض
جس کا تو ہو پھر اسے حاجت نہیں | اور کوئی اس کا ہو یار و معیں
جس کا ساتھی تو خداوند نہیں | کوئی بھی کام اس سے آ سکتا نہیں
بیکسوں کا ہے خدایا تو ہی کس | عاجزوں کا ہے تو ہی فریاد رس
آسرا رکھتے نہیں ہیں اے خدا | ہم کسی سے تیری رحمت کے سوا
ہر کسی سے قطع کر کے آس ہم | اب ہوئے حاضر ہیں تیرے پاس ہم
صدقے میں یارب تو اپنی جاہ کے | اور صدقے میں رسول اللہ کے
میں ہوں جس رنج و بلا میں مبتلا | دے رہائی مجھ کو اس سے اے خدا
کر ہر اک حاجت میں تو میری مدد | ہو مرے ہر کام میں تیری مدد
آنکھ تیری جو نہیں سوتی کبھی | ۹۶۹ ہر گھڑی یارب نگہباں ہو مری
فضل کی اپنے تو رکھ مجھ پر نگاہ | مجھ کو اپنے حفظ میں رکھ یا الٰہ
تیری قدرت جس سے کچھ باہر نہیں | ہو مری ہر حال میں یار و معیں
اپنی قدرت سے تو مجھ پر رحم کر | رکھ تو مجھ پر اپنی رحمت کی نظر
تو ہے جب یارب مری امیدگاہ | فضل سے اپنے نہ ہونے دے تباہ
تو نے یارب اپنے فضل و جود سے | نعمتیں بہتری ایسی دیں مجھے
شکر جن کا کچھ نہ مجھ سے ہو سکا | یا ہوا بھی تو بہت ہی کم ہوا

پھر بھی تو نے اے الٰہ العالمیں
نعمتیں اپنی نہ مجھ سے چھین لیں

اور نہ محرومی ہوئی مجھ کو کبھی
نعمتوں سے تیری اے رب غنی

اور بلائیں تیری ہو کر مبتلا
مجھ سے بے صبری ہوئی ہے بارہا

اور نہ جانی میں نے کچھ قدر ولا
بلکہ ناخوش ہو کے کر بیٹھا گلا

تو نے اس پر بھی دیا مجھ کو نہ چھوڑ
فضل و رحمت سے لیا منہ کو نہ موڑ

اور برے کاموں میں مجھ کو مبتلا
تو نے خود دیکھا ہے یارب بارہا

میری حالت تجھ سے پوشیدہ ہی کیا
دیکھتا ہے تو مرے اعمال سب

تو نے لیکن اے خداوند جلیل
کر نہیں ڈالا کبھی مجھ کو ذلیل

منہ نہ میرا کر دیا کالا کبھی
اور مجھے رسوا نہ کر ڈالا کبھی

ہے تری بخشش الٰہی دائمی
منقطع جو ہو نہیں سکتی کبھی ۱۷۰

اور تیری نعمتیں ہیں بے عدد
جن کی ہو سکتی نہیں ہے کوئی حد

ہو نہیں سکتا کبھی یارب تمام
جود تیرا - اور ترا احسان عام

یہ دعا میری ہے تجھ سے اے ودود
بھیج تو اپنے پیمبر پر درود

ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا الٰہی جن کا نام
اپنی رحمت ان پہ نازل کر تمام

یارب ان پر اور ان کی آل پر
کر تو اپنی خاص رحمت سربسر

مجھ پہ جن لوگوں کا ہے یارب دباؤ
کرتے رہتے ہیں جو بدخواہی کا داؤ

میرے دشمن اور مخالف جتنے ہیں
سب کو کرتا ہوں حوالے تیرے میں

کر حمایت میری تو ہی اے خدا
اور مجھے ان سب کے شر سے دے بچا

دین میں میری مدد دنیا سے کر
ٹھیک میری آخرت تقویٰ سے کر ۱۷۱

کام آئے دین میں دنیا مجھے | آخرت میں لے بچا تقویٰ مجھے
میری چیزیں جو ہیں آنکھوں سے نہاں | ہو نگہباں اُن کا بھی ربِّ جہاں
عاقبت کی عافیت کرنا عطا | اُس جہاں کی آفتوں سے رکھ بچا
اس جہاں میں زندہ میں جب تک رہوں | نفس کا اپنے کبھی تابع نہ ہوں
چھوڑ دے مجھ کو نہ میرے نفس پر | تو نگہباں ہو مرا اور راہبر
خلق کتنا ہی کرے جرم و گناہ | کیا ضرر ہے اس سے تیرا اے الٰہ
اور کتنی ہی کرے تو مغفرت | بخش دے ہر ایک کی تو معصیت
کب خزانے میں ترے ہوگی کمی | گھٹ نہیں سکتی کبھی بخشش تری
پس مجھے بھی دے وہ اے ربِّ غنی | جسکے دینے سے نہیں تیری کمی
اور گناہوں سے مرے تو درگزر | جس سے تیرا کچھ نہیں یارب ضرر
ہے تو ہی بے شبہ وہاب و کریم | ہے تو ہی بے شبہ غفار و رحیم
مجھ کو سکھ دے دور کر دکھ عنقریب | رنج کھو اور بخش راحت اے مجیب
دے مجھے صبرِ جمیل اے ذوالجلال | کر نہ دے مضطر مجھے رنج و ملال
میری روزی میں فراغت دے مجھے | رزق میں یارب تو وسعت دے مجھے
ہر بلا اور ہر مصیبت سے مجھے | یا الٰہی عافیت ایسی تو دے
ہو نہیں جس عافیت میں کچھ کمی | اور ہو وہ بے زوال و دائمی
عافیت پر شکر کی توفیق بھی | کر عنایت مجھ کو اے ربِّ غنی
کر دے سب لوگوں سے بے پروا مجھے | اور نہ رکھ محتاج لوگوں کا مجھے
تیرے ہی قبضہ میں ہے فقر و غنا | جیسا چاہے جس کو یارب دے بنا

دم میں تو کر دے غنی محتاج کو — اور کرے پامال شاہی تاج کو
تیرے ہی قابو میں ہے ہر نیک و بد — سب کو ہے درکار تیری ہی مدد
میرے ظاہر کو الٰہی ٹھیک کر — (۱۴۲) اور ہو ظاہر سے باطن خوب تر
اچھی چیزیں جتنی اے رب العلا — تو کیا کرتا ہے لوگوں کو عطا
قسم سے ہو اہل کے یا مال کے — جنس سے احوال یا اعمال کے
یا وہ ہو از قسم اولاد و عیال — جو مضل ہوں یا الٰہی اور نہ ضال
مانگتا ہوں تجھ سے میں ہر قسم کی — اچھی چیزیں اے خدا و ندِ غنی
اہل اچھے ہوں مرے اچھا ہو مال — اور اچھے ہوں مرے اعمال و حال
اور اچھی ہو مری اولاد بھی — آنکھیں ٹھنڈی جس سے ہوں اور خوش ہو جی
ہوں نہ گمراہی میں بھی خود مبتلا — اور نہ دوں گمراہ اوروں کو بنا
اپنے اُن بندوں سے کر یا رب مجھے — (۱۴۳) جو پسندیدہ ترے ہیں اور جنکے
روزِ محشر جن کے منہ اور دست و پا — ہوں گے روشن اور چمکتے اے خدا
ہوں گے جو تیرے معزز میہماں — اور نوازے گا انہیں تو بیگماں
ایسے ہی مقبول بندوں سے بنا — مجھ کو بھی اے خالق ارض و سما
نفس ایسا تجھ سے میں ہو مانگتا — جو نہ ہو تابع کسی شیطان کا
جس کو تیرے ساتھ اطمینان ہو — تجھ سے ملنے پر جسے ایمان ہو
تابع و راضی قضا پہ تیری ہو — قانع و شاکر عطا پر تیری ہو
ہیں ترے ہی واسطے سب خوبیاں — (۱۴۴) ہو نہیں سکتی ہیں جو ہرگز بیاں
اور تو ہی مستحق ہے حمد کا — ہے نہیں جس حمد کی کچھ انتہا

دائمی حمد اور بے پایان و حد — جو ازل سے مستمر ہے تا ابد
جس سے ہو مقصود تیری ہی رضا — اور نہ ہو کوئی غرض اسکے سوا
ہر نفس ہر پل میں ہر دم ہر گھڑی — ہے تجھی کو خاص وہ حمد اے غنی
دل کو میرے دین کا مائل بنا — مجھ کو دینداری الٰہی کر عطا
آگے پیچھے ہر طرف سے اے خدا — ہر بلا سے تو نگہباں رہ مرا
سیدھے رستے پر تو اے پروردگار — رکھ مجھے ثابت قدم اور استوار
نیک رستے سے نہ کر گمرہ مجھے — پاؤں کو میرے پھسلنے تو نہ دے
جس طرح طاعت سے اے ربّ قوی — ۱۰۵ — روکتا ہے تو مرے دل کو کبھی
اس طرح شیطاں کو مجھ سے روک دے — اسکے کاموں سے بچا یارب مجھے
دخل دے دل پر نہ تو شیطان کو — اس سے رکھ دور اس عدوئے جان کو
ہم کو روزی دے تو اپنے فضل سے — کامیابی مقصد دل پہ ہم کو دے
اور نہ کر محروم روزی سے ہمیں — کر عطا برکت ہمارے رزق میں
کر ہمارے نفس کو یارب غنی — بخش ہم کو تو غنائے باطنی
ہو فراخی یا ہو تنگی مال میں — جی ہمارا ہو غنی ہر حال میں
نعمت عقبیٰ کو چاہیں جی سے ہم — خواہش دنیا کبھی ہو بھی تو کم
مجھ کو یارب ایسے لوگوں سے بنا — ۱۰۶ — رکھتے ہیں پورا بھروسہ جو ترا
اور کافی ہے تو ہی ان کے لئے — ہو رہا ہے ان کا تو اور وے ترے
چاہتے ہیں تجھ سے وے جب رہبری — راہ دکھلاتا ہے تو ان کو بھلی
مانگتے ہیں تجھ سے جب تیری مدد — اے خدا کرتا ہے تو ان کی مدد

مجھ کو بھی ایسے ہی لوگوں سے بنا میں ترا ہو جاؤں اور تو ہو مرا

۱۷۷ میرے دل میں اے خدا ہو دُھن لگی تیرے ڈر کی اور تیری یاد کی

تیرا ذکر اور خوف ہو دل میں بھرا اور نہ ہو اس کے سوا کچھ وسوسا

جو سہائے اور پسند آئے تجھے کچھ نہ اور اس کے سوا بھائے مجھے

جو تجھے محبوب اور مرغوب ہو مجھ کو بھی یا رب وہی مطلوب ہو

خواہ تو بخشے فراغت اے خدا یا مجھے تنگی میں رکھے مبتلا

رکھ ہر اک حالت میں ای رب البشر مجھ کو قائم حق پر اور اسلام پر

حق کے رستے پر رہوں ثابت قدم اور بھرے دل اسلام کا ہر وقت دم

۱۷۸ چاہتا ہوں تجھ سے میں نعمت تمام اور اُس پر شکر کی توفیق تام

جس سے تو راضی ہو اور بعد رضا ہر طرح کی خیر مجھ کو ہو عطا

کام سب آساں ہوں میرے اے کریم ہو نہ دشواری کسی میں اے کریم

۱۷۹ اے خدائے پاک اے رب جہاں شب سے تو ہی صبح کرتا ہے عیاں

بخشتا ہے صبح کو تو ہی ظہور شب کی تاریکی کو کر دیتا ہے دور

شب کو تو ہی اے خدا بے چگوں ہے بناتا وقتِ آرام و سکوں

اور وقتوں کے ٹھکانے کے لئے چاند اور سورج بنائے تو ہی نے

فضل سے اپنے خداوندا مجھے قوت اپنی راہ میں لڑنے کی دے

تیرے رستے میں لڑا دوں دل و جاں اور کر دوں قرباں تجھ پر جان و مال

۱۸۰ سب کے شامل ہے جو اے رب ازل تیرا برتاؤ اور طرزِ عمل

عام مخلوقات کے ساتھ اے خدا خود ہماری ذات کے ساتھ اے خدا

اور ہمارے گھر میں ہیں جو مرد و زن ساتھ ان لوگوں کے بھی اے ذوالمنن
سب کے شامل جو نوازش ہے تری دکھ میں سکھ میں آزمائش ہے تری
دکھ میں صبر اور سکھ میں سب کے شکر کا امتحاں کرتا جو ہے تو اے خدا
حمد ہے اس پر ترے ہی واسطے ہے ثنا و شکر تیرے ہی لئے
ہم کو دکھلا دی جو تو نے ٹھیک راہ اور ہمیں بخشی جو عزت اور جاہ
پردہ پوشی جو ہماری تو نے کی اور ہماری جرم بخشی تو نے کی
اور دیا ہم کو جو تو نے اہل و مال اور کیا قرآں عطا اے ذوالجلال
ان سب احسانوں پہ بے حد و قیاس ہے ترے ہی واسطے حمد و سپاس
ایسے ہوں وہ شکر اور حمد و ثنا جن سے تو ہو جائے راضی اے خدا
اور پھر تیری رضامندی پہ بھی شکر تیرے ہی لئے ہے اے غنی
تو ہی ایسا ہے زبردست و غیور جس سے ڈرنا چاہئے سب کو ضرور
اور تو ہی مغفرت کا اہل ہے سب کی بخشائش تجھی پہ سہل ہے
جو عمل جو فعل اور جو چال ڈھال ۱۸۱ اور جو قول اور جو قصد اور خیال
الغرض جو کچھ پسند آئے تجھے سب کی دے توفیق اے مالک مجھے
سب تو کر سکتا ہے اے پروردگار اور تجھے ہر چیز پر ہے اختیار
آج کے دن اور آئندہ کی بھی آفتیں جتنی ہیں اور جتنی بدی
اور بدی سے نفس اور شیطان کے اور بدی و فتنہ سے نسوان کے
عورتوں کے مکر سے اور چال سے اور ان کے آفتوں کے جال سے
ایسی عورت سے بھی دے مجھ کو پناہ جو مجھے کر دے شرارت سے تباہ

بیشتر ہی جو بڑھاپا آنے کے	نکر سے بوڑھا بنا چھوڑے مجھے
اور جو اولاد ہو مجھ پر دیال	سب سے دے مجھ کو پناہ ای ذوالجلال

منزل ہفتم بروز جمعہ

ساتویں منزل ہے جمعہ کی اخیر

ربنا - یا ربنا - یا ربنا	۱۸۲ کر لے تو مقبول میری یہ دعا
نام تیرا ہے کبیر اے مستعان	ہے بڑا تو - اور بڑی ہی تیری شان
توہی یا رب ہے سمیع اور ہے بصیر	دیکھتا سنتا ہے سب کچھ اے قدیر
کوئی ساجھی ہے نہ ہے تیرا وزیر	واحد و یکتا ہے تو اور بے نظیر
اور توہی ہے خالق شمس و قمر	جن سے ہے پرنور عالم سربسر
توہی محتاجوں کا ہے پشت و پناہ	عاجزوں کو ہے تجھی سے دستگاہ
توہی یا رب ہر بلا سے بےگماں	خائف و مضطر کو دیتا ہے اماں
ننھے بچوں کا ہے تو روزی رساں	جوڑتا ہے توہی ٹوٹی ہڈیاں
مضطر و آفت رسیدہ مبتلا	جس طرح کرتا ہے گھبرا کر دعا
میری بھی یا رب ہے ویسی ہی دعا	اور پکڑتا ہوں میں پایہ عرش کا
عرش کی تیرے جو عزت ہے عظیم	اس کا صدقہ اے خداوند کریم
ہے جو رحمت سے بھری تیری کتاب	ہوتا ہے رحمت کا جس سے فتح باب
وہ کتاب پاک اور ہیں جو نہاں	رحمتوں کی اس کے اندر کنجیاں
اور وہ آٹھوں نام برکت سے بھرے	ہیں جو پیشانی پہ سورج کی لکھے
سب کے صدقے میں تو اے پروردگار	کر دے قرآں کو مرے دل کی بہار

دل شگفتہ ہو مرا قرآن سے ۔۔۔ اور ملے مجھ کو مزا قرآن سے

کر دے قرآں رنج و غم کو مجھ سے دور ۔۔۔ بخشے میرے دل کو راحت اور سرور

اور اس دنیا میں اے رب العباد (۱۰۳) ۔۔۔ پوری کر میری تو یا ودود مراد

پوری کر دے میری یہ سب عہ حاجتیں ۔۔۔ ہے تصور جن کا میرے قلب میں

ہر اکیلے کا ہے تو یا رب انیس ۔۔۔ اور ہر اک تنہا کا ہے تو ہی جلیس

ہر جگہ تو ہر کسی سے ہے قریب ۔۔۔ اور کسی سے تو نہیں دور اے مجیب

ہر جگہ حاضر ہے تو غائب نہیں ۔۔۔ تجھ پہ یا رب کوئی بھی غالب نہیں

اے خدا اے حی و قیوم و کریم ۔۔۔ قادر و غفار و رحمٰن و رحیم

جمع ہیں تجھ میں سب اوصاف کمال ۔۔۔ تو ہی ذوالاکرام ہے اور ذوالجلال

ہے تو ہی روشنگر ارض و سما ۔۔۔ ہے تجھی سے ان کی ایجاد اور بنا

ہے تجھی سے انکی زینت اور قیام ۔۔۔ تیرے ہی ہاتھوں ہے ان کی روک تھام

تو ہی فریادی کا ہے فریادرس ۔۔۔ دادخواہوں کا تو ہی ہے دادرس

اور تو ہی ہے بے پناہوں کی پناہ ۔۔۔ اور نہیں تیرے سوا کوئی پناہ

چین بےچینوں کو دیتا ہے تو ہی ۔۔۔ تو ہی غمگینوں کو دیتا ہے خوشی

مضطروں کی تو ہی سنتا ہے دعا ۔۔۔ دور کرتا ہے تو ہی رنج و بلا

سارے عالم کا تو ہی معبود ہے ۔۔۔ معدن احسان و کان جود ہے

سب سے بڑھ کر رحم والا ہے تو ہی ۔۔۔ سب سے برتر اور نرالا ہے تو ہی

حاجتیں سونپی ہوئی ہیں سب تجھے ۔۔۔ اور ہر اک مطلب حوالے ہے ترے

اے خدا اے مالک عرش عظیم (۱۰۴) ۔۔۔ تو ہی بیشک ہے سمیع اور ہے علیم

عہ یہاں مطلوب مباح کا تصور کرے ۱۲ س

ہے توہی بے شبہ خلاق عظیم — توہی بیشک ہے غفور اور ہے رحیم

ہے توہی برو کریم اور ہے جواد — اے خدائے پاک اے رب العباد

کر تو میری مغفرت اور رحم کر — اور مجھے کر عافیت سے بہرہ ور

پردہ پوشی کر مری اور رزق دے — میرے نقصانوں کا بدلا دے مجھے

راہ پر رکھ مجھ کو پستی سے نکال — کر مرے درجے بلند اے ذوالجلال

اور گمراہی سے رکھ مجھ بچا — اپنی رحمت سے تو کر جنت عطا

اپنی رحمت مجھ پہ اے رحمٰن کر — رحم والا سب سے ہے تو بیشتر

اپنا پیارا اے خدا مجھ کو بنا — اور بری چالوں سے مجھ کو تو بچا

اور تیرے ہی لئے خاص اے جلیل — اپنی آنکھوں میں رہوں خوار و ذلیل

خلق کی آنکھوں میں عظمت ہو مری — اور دلوں میں قدر و عزت ہو مری

ہم کو جن اعمال اور افعال کا — حکم تو نے کر دیا ہے اے خدا

بے تری تائید اور توفیق کے — کچھ نہیں ممکن کہ ہم سے ہو سکے

توہی لے لے ہم سے وہ کام اے خدا — جس میں خوشنودی تری ہو اور رضا

توہی والی ہے مرا اور کارساز — اور توہی مالک ہے اے بندہ نواز

اپنی مرضی کے موافق کام لے — مجھ سے اور توفیق طاعت دے مجھے

مجھ کو وہ ایمان دے اے ذوالجلال — [١٨٥] ہو کبھی جس میں نہ نقصان اور زوال

اور وہ دل دے جس میں ہو یارب خشوع — جو رہے ہر دم تری جانب رجوع

مجھ کو سیدھا دین اور سچا یقین — تو عطا کر اے الٰہ العالمین

اور ہمیشہ ہر بلا و رنج سے — عافیت میں رکھ خداوندا مجھے

عافیت پر شکر کی توفیق دے | اور نہ کر محتاج لوگوں کا مجھے
کرکے توبہ جن برے اعمال سے | پھر وہی اعمال میں نے ہوں کئے
عہد و پیماں کرکے تجھ سے اے خدا | اپنا جو وعدہ نہ ہو پورا کیا
نقض توبہ اور شکست عہد سے | اب نہایت شرمساری ہے مجھے
اور معافی تجھ سے میں ہوں اب مانگتا | بخشدے تقصیر میری اے خدا
صرف کیں میں نے جو تیری نعمتیں | تیری نافرمانیوں کی راہ میں
اور ترے ہی نعمتوں کے زور پر | تیری نافرمانیاں کیں بے خطر
نیک کام ایسے جو ہوں میں نے کئے | ق | کرنا چاہا ہو جنہیں تیرے لئے
اُن میں آمیزش مگر غیروں کی بھی | ہو گئی ہو اے خداوند غنی
ہوں میں اس کا بھی الٰہی عذر خواہ | بخشدے میری یہ تقصیر اور گناہ
الغرض توبہ جو میں نے توڑ دی | اور شکست عہد جو مجھ سے ہوئی
تیری ہی نعمت کے بل پر اے خدا | میں جو نافرمان و سرکش بن گیا
نیک کاموں میں جو کی میں نے ریا | اور غیروں کو ترا ساجھی کیا
سب گناہوں کا ہوں اب میں عذر خواہ | مغفرت کردے مری تو اے الٰہ
ہے مرے ہر حال کی تجھ کو خبر | اے مرے مالک مجھے رسوا نہ کر
ہر طرح ہے تجھ کو مجھ پر اختیار | کر نہ تو مجھ پر عذاب اے کردگار
علم و قدرت جس طرح رکھتا ہے تو | حلم اور رحمت میں بھی یکتا ہے تو
اے خدائے حی و قیوم و قدیم | ۱۸۶ | اے خدائے صاحب عرش عظیم
اے قدیر و خالق کون و مکاں | اے کریم و مالک ہفت آسماں

تو جہاں سے جس طرح چاہ اے خدا | خود ہی کر میری ہر اک حاجت روا
تو ہی میری ہر مہم کا ہو کفیل | جیسے چاہے کردے خود اسکی سبیل
حَسْبِیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہ رَبُّنَا | حَسْبِیَ اللّٰہ۔ حَسْبِیَ اللّٰہ رَبنا
حَسْبِیَ اللّٰہ ہے مجھے اللہ بس | دین دنیا میں مرا فریاد رس
ہر مہم ہر اک ضرورت کے لئے | حَسْبِیَ اللّٰہ خدا بس ہے مجھے
شر سے موذی اور بد اندیش کے | اور ضرر سے حاسد بدکیش کے
حَسْبِیَ اللّٰہُ مجھے بس ہے خدا | مجھ کو ان سب سے وہی لے گا بچا
مرتے دم اور قبر میں وقتِ سوال | حَسْبِیَ اللّٰہ بس ہے فضل ذوالجلال
تولے جائیں گے عمل میزاں میں جب | پل پہ جب چلنے لگیں گے لوگ سب
ہر جگہ ہر حال میں اور ہر نفس | حَسْبِیَ اللّٰہ ہے مجھے اللہ بس
فضل تیرا بس ہے میرے واسطے | اور تری امداد کافی ہے مجھے
اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ یَا جَلِیْل | اَنْتَ نِعْمَ الْمُعِیْنُ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
بس ہے مجھ کو فضل و امدادِ خدا | اور نہیں کوئی الٰہ اسکے سوا
ہے وہی معبود برحق اور خدا | اور اُسی پر بس بھروسہ ہے مرا
اور وہی ہے صاحب عرش عظیم | ہے وہی غفار و ستار و حلیم
اے خدا اے مالک جود و عطا | چند چیزیں تجھ سے میں ہوں مانگتا
شکر والوں کا سا دے مجھکو ثواب | شاکروں ہی میں ہو میرا بھی حساب
خاص بندے جو مقرب ہیں ترے | میہمانی اُن کی تو جیسی کرے
میں بھی ویسا ہی ترا مہمان ہوں | اور مشرف تری مہمانی سے ہوں

ساتھ مجھ کو انبیا کا ہو نصیب مجھ کو یارب ایسا رتبہ ہو نصیب

مثل صدیقوں کے ہو میرا یقیں ہر طرح پورا ہو اور سچا یقیں

اہل تقویٰ جیسے اے رب جلیل رہتے ہیں تیرے لئے خوار و ذلیل

مجھ کو بھی ویسی ہی ذلت ہو نصیب دو جہاں میں جس سے عزت ہو نصیب

رہتے ہیں اہل یقیں جس طرح سے دل سے یارب تیری طاعت میں ڈٹے

دل سے ویسا ہی رہوں میں بھی سدا اور ہوں تیری اطاعت میں لگا

جب تلک یارب مرے دم میں ہے دم مجھ میں یہ اوصاف سارے ہوں بہم

تیری ہی طاعت میں نکلے میری جان اے خدا اے سب سے بڑھ کر مہربان

تیرا اگلا فضل اور نعمت تری مجھ پہ جو مبذول یارب ہو چکی ۱۸۸

اور یارب تیری وہ اچھی بلا مجھ کو جس میں کر چکا تو مبتلا

صدقہ اُن سب رحمتوں کا اے خدا کر لے اب مقبول میری یہ دعا

اپنے فضل و رحمت و احسان سے جنت الماویٰ میں داخل کر مجھے

اور یہ ہے تجھ سے الٰہی التجا دائمی ایمان کر مجھ کو عطا ۱۸۹

اور ہدایت ایسی ہو یارب مجھے ٹھیک رکھے جو مجھے ہر طرح سے

علم نافع کر مجھے یارب عطا دین و دنیا میں ہو جس سے فائدا

اور کسی بدکار و ناہنجار کا کر نہ تو ممنون مجھ کو اے خدا ۱۹۰

فاسق و بددین و کافر کا کبھی کر نہ مجھ کو زیر احساں اے غنی

تا کہ دنیا یا کہ عقبیٰ میں کہیں مجھ کو بدلا اُس کا دینا ہو نہیں

کل گناہوں کو مرے بخش اے خدا کر مرے اخلاق میں وسعت عطا ۱۹۱

اور مجھے یارب کمائی پاک دے — اپنی قسمت پر قناعت ہو مجھے

جو مقدر میں نہ ہو میرے لکھا — میں نہ ہوں اُس کا طلبگار ابتدا

جتنے مخلوقات ہیں یارب ترے — ۹۳ — جو تری قدرت سے ہیں پیدا ہوئے

شر و آفت سے ہر اک کے اے الٰہ — مانگتا ہوں تجھ سے میں تیری پناہ

رکھ مجھے اپنی حفاظت میں مدام — کر حراست میری اے رب انام

مجھ کو اپنے خاص بندوں میں بنا — کر خصوصیت مجھے یارب عطا

ہو ترے نزدیک میرا مرتبا — اور ہو اچھا ٹھکانا اے خدا

تیرے جن بندوں کا یارب ہر گھڑی — تیری دھمکی سے ڈرا کرتا ہے جی

اور کھڑے ہونے سے تیری سامنے — رہتے ہیں ہر وقت ڈرتے کانپتے

اور ترے ملنے کے ہیں امیدوار — رہتے ہیں خوف و رجا سے بیقرار

مجھ کو بھی ایسے ہی بندوں سے بنا — یَا وَلِیَّ الْحَمْدِ یَا رَبَّ الثَّنَا

اور اُن لوگوں میں کر میرا شمار — جو گناہوں سے ہیں اپنے شرمسار

اپنی تقصیروں سے ہر دم ڈرتے ہیں — سچی توبہ صاف دل سے کرتے ہیں

اور تری درگاہ میں باصد خشوع — صدق دل سے ہوتے ہیں یارب رجوع

ہو عمل میرا سزاوار قبول — جس سے ہو تیری رضامندی حصول

اور میرا علم میرے واسطے — کامیابی کا سبب یارب بنے

اور کرم سے تیرے اے رب غنی — ایسی کوشش اور کمائی ہو مری

جسکے باعث پوری شاباش اور داد — پاؤں میں۔ اور پوری ہو میری مراد

اور تجارت ایسی ہو یارب مری — ہو کبھی جس میں نہ ٹوٹا اور کمی

موت کی سختی میں اور سکرات میں　۱۹۳　جب لگا رہتا ہے شیطاں گھات میں
ہو الٰہی تو مددگار و معین　　مجھ پہ غالب ہو نہ جائے وہ لعین
مرتے دم یارب مری امداد کر　　اور جہنم سے مجھے آزاد کر
کل گناہوں سے مرے تو درگزر　۱۹۴　اور مجھ پر رحم اے رحمٰن کر
طبقۂ اعلیٰ میں جو بندے ترے　　تیرے سب بندوں میں ہیں خاص اور اچھے
مجھ کو بھی یارب ہو ساتھ انکا نصیب　　ان سے کر دے اے خدا مجھ کو قریب
شرک و کفر اور فسق اور عصیان سے　　آتش دوزخ سے اور شیطان سے
ظلم و بے انصافی۔ اور مکر و دغا　　اور زمین و آسماں کی ہر بلا
ہر مرض ہر ایک موذی جانور　　ہر طرح کے فتنے۔ ہر اک شور و شر
کر دے غافل جو امید و آرزو　　جو عمل رسوا کرے اور زرد رو
ایسی محتاجی بھلا دے مجھ سے جو　　تجھ کو یارب اور ترے احکام کو
ایسی دولت جس سے میں جاؤں بہک　　اور تیری راہ سے جاؤں بھٹک
ایسا ساتھی جس سے ہو مجھ کو ضرر　　جس سے پہنچے مجھ کو ایذا اور شر
اپنے غصے اور عتاب و قہر سے　　موذیوں کے نیش سے اور زہر سے
ناگہاں اور رنج و غم کی موت سے　　سب سے یارب دے پناہ اپنی مجھے
اور حق باتوں میں شک اور وہم سے　　اور نادانی و سوء فہم سے
لشکر شیطاں سے اور شیطان سے　　جھوٹ سے غیبت سے اور بدبیانی سے
الغرض ہر اک بدی سے دے پناہ　　ہو مرا ایسا نگہباں اے الٰہ
باپ ماں جس طرح بچوں کیلئے　　رہتے ہیں ہر دم حفاظت میں لگے

تو بھی ایسی ہی حفاظت کر مری　　اور ایسی ہی حراست کر مری

یہ دعا ناظم کی جانب سے ہے عرض

اور نبی پر اپنے اے ربِّ انام　　خاص رحمت اپنی نازل کر تمام

اور اُن کے آل اور اصحاب پر　　عترت و ازواج اور احباب پر

ہیں جو تیرے بندۂ خاص ای غنی　　مولوی اشرف علی تھانوی

جن کے ارشاد اور جن کے فیض سے　　تیرے بندوں کے وظیفہ کیلئے

یہ دعائیں تیری بتلائی ہوئی　　اور نبی کے تیرے سکھلائی ہوئی

اک جگہ جمع اور فراہم ہو گئیں　　نظم اردو میں مترجم ہو گئیں

فیض اُن کا دائمی ہو اور عام　　ہر جگہ یا رب خلائق میں تمام

سب کو اُن کے فیض سے کر بہرہ مند　　اور اُن سے دور رکھ ہر اک گزند

دو جہاں میں مرتبے اُن کے بڑھا　　قرب خاص اپنا انھیں فرما عطا

عاشقانِ صادق و ممتاز ہیں　　درجۂ اعلیٰ عطا فرما انھیں

اک گھڑی اور ایک دم بھی اے خدا　　ہو نہ تو اُن سے نہ وہ تجھ سے جدا

اور اُن کا ہے جو اک ادنیٰ غلام　　عبد واسع جس کا سب کہتے ہیں نام

نظم جس نے حکم سے اُن کے کیا　　اُن مناجاتوں کا اردو ترجمہ

اُس کو بھی تو دین اور دنیا میں کر　　عفو سے اور عافیت سے بہرہ ور

دل میں اُسکے جتنی ہوں اچھی مراد　　سب کو پوری کر دے اے ربّ العباد

جتنے لوگوں کا ہو اُس پر کچھ بھی حق　　بخشدے اُن کو بھی اے ربّ الفلق

یہ دعائیں جو پڑھے اور جو لکھے — اور جو ان کو وظیفے میں رکھے
اور دل سے قدرداں انکا جو ہو — جسکے دل میں ان کا ذوق شوق ہو
ہیں مسلماں جتنے مرد اور عورتیں — بخش دے ان سب کو اور خوش رکھ انہیں
سب سے تو راضی ہو راضی رکھ انھیں — پوری کر ان سب کی اچھی خواہشیں
یاالٰہی صدقۂ آل رسول — کل دعائیں میری فرما لے قبول

یہ دعا بھی جانب ناظم سے ہے

اور یارب جن[1] کے فیض و حکم سے — یہ وظیفے ہیں مرتب ہو گئے
اُن کو تو اس کی جزا دے بیشمار — فیض اُن کا رکھ ہمیشہ برقرار
ان سے تو راضی رہ اور خوش رکھ انھیں — مرتبے اُن کے بڑھا دارین میں
نظم جس نے اس کو اردو میں کیا — اُس کو بھی اچھی جزا فرما عطا
فیض سے اُن کے اُسے کر بہرہ ور — اور گناہوں سے تو اُسکے درگذر
اُن سے یارب تو نہ رکھ اس کو جدا — درد کی اُس کے الٰہی کر دوا
مدتوں سے اُن سے وہ مہجور ہے — رنج دوری سے دل اُسکا چور ہے
ہے بتر مردوں سے گو زندہ ہے وہ — زندگی سے اپنی شرمندہ ہے وہ
یاالٰہی اب تو اس پر رحم کر — اور گناہوں سے تو اُسکے درگذر
یارب اپنے فضل اور امداد سے — بند فرقت سے رہا کر دے مجھے
ایسی قوت اور توفیق اس کو دے — منزل مقصود تک وہ جا سکے
پھر نہ ہو وہ اپنے مولا سے جدا — وہ خدا کا ہو رہے۔ اُس کا خدا
اور ہیں جتنے مسلماں مرد و زن — مجھکو اور اُن سب کو بخش اے ذوالمنن

[1] یعنی مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ ۱۲

خاتمہ نظم متضمن حمد و سپاس الٰہی بر اتمام تالیف و تاریخ آں متضمن مصرع از مثنوی شریف

حمد لك والشكر لك یا ربنا　　یا ولی الحمد یا اهل الثنا

اے کہ از فضل تو حسب مرام　　یافت ایں نظم دعا زیب تمام

آں دعا ہائے کہ تعلیمش نمود　　کردۂ خود از سر لطف و عطا

آں کہ در قرآن و آثار رسول　　شد بما منقول ز اخبار عدول

فیض اشرف کان ہم از فیضان تست　　نقش نظم آں ز دست من نہ نیست

ہم مضامین دعا ہا زان تست　　نظم و تالیفش ہم از فیضان تست

در دعا چوں کردہ تائید ہا　　ہم اجابت را ز تست امید ہا

اے کہ قول تست ادعونی استجب　　لیکن قد جئناك ندعوا فاستجب

آنچہ کارم بود آں خود کردہ شد　　یا رب اکنوں تو بفرما کار خود

نیست بیش از ترجمانی کار من　　اے کہ آنہم نیست جز پندار من

بگذر اے دل از سر امدادمنی　　تا بیابی سال آں از مثنوی

ہمچو مولانا پئے تاریخ گو　　ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو

۱۳۱۹-۸۰-۱۳۹۹

قطعہ تاریخ اتمام ایں مناجات لطیف باقتباس مادہ از حدیث شریف

چوں ز اتمام ایں مناجات　　قصر طاعت اساس کردم

فضل واہب ادا نمودی را　　از دل و جاں سپاس کردم

لب ماثورہ ادعیہ را　　نظم ہندی لباس کردم

سال آں ہم ز قول ماثور　　در دل خود قیاس کردم

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا　　بِالدُّعَاءِ اقتباس کردم

۱۰　۱۲　　۱۰۹ = ۱۳۱۹ھ

اسماء اللّٰہ الحسنیٰ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مستحق محبت و عظمت		الرَّحْمٰنُ بہت رحم والا	الرَّحِیْمُ سب پر مہربان	المَلِکُ بادشاہ حقیقی	القُدُّوْسُ نہایت پاک	السَّلَامُ سلامت و بے عیب	المُؤْمِنُ امن دینے والا
المُهَیْمِنُ سب کا نگہبان	العَزِیْزُ غلبہ و عزت والا	الجَبَّارُ بگڑی بنانیوالا	المُتَکَبِّرُ بہت بڑائی والا	الخَالِقُ زندہ کرنیوالا	البَارِئُ پیدا کرنے والا	المُصَوِّرُ صورت بنانیوالا	الغَفَّارُ گناہ بخشنے والا
القَهَّارُ سب کو قابو میں رکھنے والا	الوَهَّابُ بے عوض دینے والا	الرَّزَّاقُ روزی دینے والا و سب کو پہنچانیوالا	الفَتَّاحُ کھولنے والا	العَلِیْمُ سب کچھ جاننے والا	القَابِضُ روزی تنگ کرنیوالا	البَاسِطُ روزی بڑھانیوالا	الخَافِضُ پست کرنیوالا
الرَّافِعُ بلند کرنیوالا	المُعِزُّ عزت دینے والا	المُذِلُّ ذلت دینے والا	السَّمِیْعُ ہر بات سننے والا	البَصِیْرُ ہر چیز دیکھنے والا	الحَکَمُ فیصلہ کرنیوالا	العَدْلُ انصاف کرنیوالا	اللَّطِیْفُ باریک بین
الخَبِیْرُ دلی رازوں سے باخبر	الحَلِیْمُ بردبار	العَظِیْمُ ذات و صفات میں بزرگ	الغَفُوْرُ بہت مغفرت کرنیوالا	الشَّکُوْرُ بہت قدر کرنیوالا	العَلِیُّ اونچے مرتبہ والا	الکَبِیْرُ بڑائی والا	الحَفِیْظُ حفاظت کرنیوالا
المُقِیْتُ غذا پیدا کرنے اور دینے والا	الحَسِیْبُ حساب لینے والا	الجَلِیْلُ بڑی عزت والا	الکَرِیْمُ بڑا سخی داتا	الرَّقِیْبُ ہر چیز کی نگرانی کرنیوالا	المُجِیْبُ پکار کا جواب دینیوالا	الوَاسِعُ وسعت و قدرت والا	الحَکِیْمُ حکمت اور دانائی والا
الوَدُوْدُ دوست رکھنے والا	المَجِیْدُ افعال میں شرف و بزرگی والا	البَاعِثُ مردوں کو جسم عطا کرنیوالا	الشَّهِیْدُ حاضر و مطلع	الحَقُّ ثابت و پائیدار	الوَکِیْلُ کام بنانیوالا	القَوِیُّ قوت و زور والا	المَتِیْنُ مضبوط
الوَلِیُّ مددگار و دوست	الحَمِیْدُ قابل تعریف	المُحْصِی گھیر لینے والا	المُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنیوالا	المُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنیوالا	المُحْیِی جلانے والا	المُمِیْتُ موت دینے والا	الحَیُّ زندہ
القَیُّوْمُ قائم	الوَاجِدُ سب کچھ رکھنے والا غنی	المَاجِدُ بزرگ و عالی	الوَاحِدُ ایک	الاَحَدُ یکتا - فرد	الصَّمَدُ بے نیاز	القَادِرُ قدرت والا	المُقْتَدِرُ قدرت ظاہر کرنیوالا
المُقَدِّمُ آگے بڑھانیوالا	المُؤَخِّرُ پیچھے ہٹانے والا	الاَوَّلُ سب سے پہلے	الآخِرُ سب سے پیچھے	الظَّاهِرُ صفت کے لحاظ سے ظاہر	البَاطِنُ ذات کے لحاظ سے چھپا	الوَالِی ملک کا رکھوالا	المُتَعَالِی بہت بلند مرتبہ
البَرُّ بہت بھلائی و احسان والا	التَّوَّابُ بہت توبہ قبول کرنیوالا	المُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا	العَفُوُّ بہت درگزر کرنیوالا	الرَّءُوْفُ بہت مہربان	مَالِکُ المُلْکِ بے شرکت ملک کا مالک	ذُو الجَلَالِ وَالاِکْرَامِ بزرگی اور بخشش والا	
المُقْسِطُ انصاف کرنیوالا	الجَامِعُ سب کو اکٹھا کرنیوالا	الغَنِیُّ سب سے بے پروا	المُغْنِی بے پروا بنانیوالا	المَانِعُ روک دینے والا	الضَّارُّ ضرر پہنچانیوالا	النَّافِعُ نفع پہنچانیوالا	النُّوْرُ روشن کرنیوالا
الهَادِی منزل مقصود پر پہنچانیوالا	البَدِیْعُ بے نمونہ پیدا کرنیوالا	البَاقِی ہمیشہ رہنے والا	الوَارِثُ سب کے بعد رہنیوالا	الرَّشِیْدُ ٹھیک راستہ پر چلانیوالا	الصَّبُوْرُ صبر و برداشت والا	اللّٰهُمَّ بِاَسْمَائِکَ الحُسْنٰی ادعوک و اسئلک - اسکے بعد جو جی چاہے دعا مانگے۔	

تتمہ

قُرُبَاتِ عِنْدَ اللهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

نُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ
اور درود بھیجتے ہیں ہم اُس کے بزرگ نبی پر

وَبَعْدُ فَهٰذِهٖ تَتِمَّةٌ لِّلْحِزْبِ الْمُسَمّٰى بِقُرُبَاتِ
اور بعد حمد و صلوٰۃ کے پس یہ تتمہ ہے کتاب وظیفہ مسمّی بہ قربات

عِنْدَ اللهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ الَّذِيْ هُوَ اَصْلُ
عند اللہ و صلوات الرسول کا جو اصل

الْمُنَاجَاتِ الْمَقْبُوْلِ زِدْتُّ فِيْهِ مِنَ الْحِصْنِ
ہے مناجات مقبول کی بڑھائی ہیں میں نے اس میں حصن حصین میں سے

حَسَبَ الْاِسْتِدْعَاءِ مِنْ بَعْضِ الْاَصْدِقَاءِ
بموجب درخواست بعض احباب کے

قَدْرًا يَّسِيْرًا ضَرُوْرِيًّا مِّنَ الْاَذْكَارِ الَّتِيْ تُقَالُ
کچھ تھوڑی سی ضروری دعائیں جو پڑھی جاتی ہیں

فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ + أَوْفِي أَوْقَاتٍ وَأَحْوَالٍ

صبح اور شام یا دیگر اوقات اور خاص

خَاصَّةٍ مِنْ بَدْءِ الْعُمُرِ إِلَى الْاِنْتِهَاءِ + فَالْمَرْجُوُّ

خاص حالتوں میں شروع عمر سے ختم تک پس امید

مِنَ اللهِ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَهَا كَأَصْلِهَا لِلنَّاسِ

حق تعالیٰ سے ہے کہ کریں اس تتمہ کو اصل کتاب کی طرح لوگوں کیلئے

نَافِعَةً وَلِكُلِّ شَرٍّ وَبَأْسٍ دَافِعَةً + وَحَسْبُنَا اللهُ

نافع اور ہر برائی اور خوف کے لئے دفع کرنے والا اور کافی ہے ہم کو اللہ

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ +

اور بہتر وکیل ہے اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے

[مَا يُقَالُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَائِهِ]

وہ دعائیں جو ہر روز صبح اور شام پڑھی جائیں

بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ کہ جسکے نام کے ساتھ نہیں نقصان پہنچا سکتی کوئی چیز زمین میں

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (ثَلٰثَ مَرَّاتٍ)

نہ آسمان میں اور وہ سنتا اور جانتا ہے (اسکو تین بار پڑھے)

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

پناہ چاہتا ہوں میں حق تعالیٰ کے کامل کلمات کی تمام مخلوق کی برائی سے

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى

یا اللہ آپ کی قدرت سے صبح کی ہم نے اور آپ ہی کی قدرت سے شام کی ہم نے اور آپ کی قدرت سے

وَبِكَ نَمُوتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں ہم اور طرف آپ ہی کے اٹھنا ہے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اکیلا ہے وہ نہیں کوئی شریک اُس کا اسی کا ملک ہے اور اُسی کے لئے تعریف ہے

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى

جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا ہے اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ

سب چیز پر قادر ہے راضی ہیں ہم اللہ سے باعتبار رب ہونے کے اور اسلام سے

دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِيًّا

باعتبار دین ہونے کے اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے باعتبار نبی ہونے کے

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ

صبح کی ہم نے دین اسلام اور کلمہ اخلاص پر

وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر

وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا

اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر جو خاص مطیع تھے اور

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

نہ تھے مشرکوں میں سے یا اللہ تو ہی ہے رب میرا نہیں ہے کوئی معبود

اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ

سوائے تیرے پیدا کیا تو نے مجھے اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں تیرے عہد

وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ

اور تیرے وعدہ پر ہوں جہاں تک طاقت رکھتا ہوں اقرار کرتا ہوں تیری رحمت کا اپنے اوپر اور

وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا پس بخشدے مجھے کیونکہ نہیں بخشتا ہے گناہوں کو کوئی

اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ حَسْبِىَ

سوا تیرے پناہ پکڑتا ہوں میں تیری اپنے اعمال کی برائی سے کافی ہے مجھ کو

اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے۔ اُسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ رب ہے

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ {سَبْعَ مَرَّاتٍ مِنْ حَسْبِىَ}

عرش عظیم کا (حسبی اللہ سے عظیم تک سات بار پڑھے)

ف ادائے قرض کیلئے دعاء

[دُعَاءُ اَدَاءِ الدَّيْنِ وَزَوَالِ الْهَمِّ]

دعا قرض کے ادا ہونے اور فکر کے دور ہونے کی

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ

یا اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری فکر سے اور غم سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری

مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

کم ہمتی اور سستی اور پناہ پکڑتا ہوں تیری بزدلی سے اور بخل سے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

اور پناہ پکڑتا ہوں تیری قرض کے گھیر لینے سے اور لوگوں کے دبا لینے سے

ف دعاء وقت طلوعِ آفتاب

[مَا يُقَالُ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ]

وہ دعا جو سورج نکلنے کے وقت پڑھی جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا

شکر ہے خدا کا جس نے آج ہمیں معافی دی اور ہمارے گناہوں سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔

ف دعا وقت اذان مغرب

{مَا یُقَالُ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ}

وہ دعا جو اذان مغرب کے وقت پڑھی جائے

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ

یا اللہ یہ وقت ہے آپ کی رات کے آنے کا اور آپ کے دن کے جانے کا

وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ

اور آپ کے سائلوں کی پکار کا پس بخش دیجیے مجھے

ف گھر میں آنے کی دعا

{دُعَاءُ دُخُوْلِ الْبَیْتِ} اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ

گھر میں آنے کی دعا یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے

خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا

بھلائی اندر جانے کی اور بھلائی باہر نکلنے کی خدائے تعالیٰ کے نام کے ساتھ اندر جاتے ہیں ہم

وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

اور خدائے تعالیٰ کے نام کے ساتھ باہر نکلتے ہیں ہم اور اپنے رب اللہ پر بھروسہ کیا ہم نے

ف سونے کے وقت کی دعا۔

{دُعَاءُ النَّوْمِ} بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ

سونے کے وقت کی دعا آپ ہی کے نام کے ساتھ اے رب میرے رکھا میں نے اپنے پہلو کو اور

وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَھَا وَاِنْ

آپ ہی کے سہارے اٹھاؤں گا اسے اگر روک لیں آپ میری جان کو تو بخش دیا اسے اور اگر

اَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ

پھر بھیجیں آپ اسے تو حفاظت کرنا اس کی اس طرح کہ حفاظت کرتے ہیں آپ اپنے نیک بندوں کی

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ؁

یا اللہ بچانا مجھے اپنے عذاب سے جس دن کہ اٹھائیں آپ اپنے بندوں کو

دعا وقت بدخوابی

(مایقال اذا رای فی النوم مایکرہ)

وہ دعا کہ برا خواب دیکھنے کے وقت پڑھی جائے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَشَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا ؁

پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی شیطان سے اور اس خواب کی برائی سے

ثلث مرات ولیبصق عن یسارہٖ ثلثا ولیتحول

اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے اور بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور کروٹ

عن جنبہ الذی کان علیہ ولا یذکرھا لاحد

بدل لے اور کسی سے وہ خواب بیان نہ کرے)

دعا فزع و بیخوابی و وحشت

(مایقال اذا فزع او وجد وحشۃ اوارق

وہ دعا جو پڑھی جائے چونکنے کے یا وحشت کے یا بے خوابی کے وقت

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ

پناہ پکڑتا ہوں میں خداتعالی کی پوری باتوں کی اس کے غصہ اور اس کے عذاب سے اور اسکی

عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ

مخلوق کی برائی سے اور شیطانوں کی چھیڑ سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں

دعا سوتے سے اٹھنے کی

(اذا انتبہ من النوم) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

سوتے سے جب اٹھے شکر ہے اللہ کا جس نے

اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ؁

ہمیں زندہ کیا بعد مردہ کر دینے کے اور اسی کی طرف اٹھنا ہے

اذا اراد دخول الخلاء بسم اللہ
جب پاخانہ میں جانا چاہے شروع نام کے ساتھ
اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
یا اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں آپ کی گندے مردوں اور گندی عورتوں سے
اذا خرج من الخلاء غفرانک
جب پاخانہ سے نکلے بخشش چاہتا ہوں رب کی
الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی
شکر ہے اللہ کا جس نے دور کر دی مجھ سے گندگی اور صحت دی مجھ کو
اذا شرع فی الوضوء بسم اللہ الرحمن الرحیم
جب وضو شروع کرے بسم اللہ پڑھے
یقول فی اثناء وضوءہ اللھم اغفر لی
وضو کے درمیان میں پڑھے یا اللہ بخش مجھے میرے گناہ
ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی
اور کشایش دیجیے مجھے میرے گھر میں اور برکت دیجیے میری روزی میں
اذا فرغ من وضوءہ اشھد ان لا الہ
جس وقت وضو کر چکے دل سے اقرار کرتا ہوں میں نہیں ہے کوئی معبود
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا
سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ نہیں ہے کوئی شریک اس کا اور اقرار کرتا ہوں کہ بیشک محمد
عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی
بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے کر دیجیے مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دیجیے مجھے

پاخانہ میں جانے کی دعا
یعنی شیطان نر و مادہ سے پناہ مانگتا ہوں
پاخانہ سے نکلنے کی دعا
وضو شروع کرنے کی دعا
وضو کے درمیان میں پڑھے
وضو کے بعد کی دعا

مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ

پاک صاف لوگوں میں سے پاکی بیان کرتا ہوں میں آپکی اے اللہ اور حمد کرتا ہوں آپکی دل سے

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ:

اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا آپکے بخشش چاہتا ہوں آپ سے اور توبہ کرتا ہوں آپکے سامنے

تہجد کے وقت کی دعا

اذا قام للتهجد اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ

جب تہجد کے لیے اٹھے اے اللہ واسطے آپ ہی کے ہے تعریف آپ ہی ہیں قائم رکھنے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

والے آسمانوں کے اور زمینوں کے اور ان کے جو ان میں ہیں اور آپ ہی کے لیے حمد ہے

اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ

آپ ہی بادشاہ ہیں آسمانوں اور زمینوں کے اور انکے جو ان میں ہیں اور

لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ

آپ ہی کے لیے حمد ہے آپ ہی نور کر دینے والے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے اور انکے

فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ

جو ان میں ہیں اور آپ ہی کے لیے حمد ہے آپ برحق ہیں اور وعدہ آپ کا برحق ہے

وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَ

اور حضوری آپ کے سامنے برحق ہے اور ارشاد آپکا برحق ہے اور جنت برحق ہے اور

النَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ

دوزخ برحق ہے اور سب نبی برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور

السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ

قیامت برحق ہے یا اللہ آپ ہی کا فرمانبردار ہوں میں اور آپ ہی پر ایمان لایا ہوں

وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ

اور آپ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور آپ ہی کے زور پر

وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

مقابل ہوتا ہوں (مخالفین دین کے) اور آپ ہی کی طرف فیصلہ لاتا ہوں آپ ہی ہیں رب ہمارے اور آپ ہی

فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ

کی طرف لوٹنا ہے پس بخش دیجئے جو کچھ میں نے آگے کیا ہو اور جو کچھ پیچھے کیا ہو اور جو کچھ پوشیدہ کیا ہو

وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ

اور جو کچھ ظاہر کیا ہو اور جس کو آپ زیادہ جانتے ہوں مجھ سے آپ ہی آگے بڑھانے والے ہیں

وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں آپ ہی ہیں معبود میرے نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

اور نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر ساتھ اللہ کے

گھر سے نکلنے کی دعا

اذا خرج من بيته	بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ؕ
جس وقت گھر سے نکلے	خدا کے نام کیساتھ خدا پر بھروسہ کیا میں نے

صبح کی نماز کیلئے جانے کی دعا

اذا خرج لصلوٰة الصبح	اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي
جس وقت صبح کی نماز کے لئے نکلے	یا اللہ کر دیجئے میرے

قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي بَصَرِي

دل میں نور اور میری زبان میں نور اور میری بینائی میں

نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا

نور اور میری سماعت میں نور اور میرے داہنے نور

وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا

اور میرے بائیں نور اور میرے پیچھے نور اور کردیجئے میرے لیے ایک خاص نور

وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا

اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور

وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ

اور میرے بال میں نور اور میری کھال میں نور اور میری زبان میں

نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا

نور اور کردیجئے میری جان میں نور اور بڑا دیجئے مجھ کو نور

وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ

اور کردیجئے مجھ کو سراپا نور اور کردیجئے میرے اوپر نور اور

تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ؕ

نیچے میرے نور یا اللہ دیجئے مجھے نور خاص

مسجد میں جانے کی دعا

اذا دخل المسجد — اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

جب مسجد میں داخل ہو — یا اللہ کھول دیجئے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے

مسجد سے نکلے کی دعا

اذا خرج من المسجد — اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

جب مسجد سے نکلے — یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے آپکا فضل

اذان کے بعد کی دعا

یقول بعد الاذان — اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ

بعد اذان کے پڑھے — اے اللہ مالک اس

اَلدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ

کامل اعلان کے اور مستقیم نماز کے

اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

دینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلت اور برپا کرنا آپ کو مقام

مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؛

محمود میں جسکا وعدہ آپ نے ان سے کیا ہے کیونکہ آپ نہیں خلاف کرتے وعدہ کے

دعا بعد ہر نماز

اذا فرغ من صلاته مسح بیمینه علی راسه وقال

جب نماز پڑھ چکے تو اپنے سر پر داہنا ہاتھ پھیرے اور پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

اللہ کے نام کے ساتھ وہ اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اسکے بخشش والا مہربان ہے وہ

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ؛

یا اللہ دور کر دیجئے مجھ سے فکر اور غم

دعا بعد نماز مغرب و صبح

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	دبر صلوٰة الصبح والمغرب
نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے	بعد نماز صبح اور مغرب کے

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ

اکیلا ہے وہ نہیں کوئی شریک اسکا اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور

یُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ اَللّٰهُمَّ

مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ

اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ؛ سبع مرات ؛ من اللهم

پناہ دیجئے مجھے دوزخ سے لفظ اللہم اجرنی من النار کو سات مرتبہ پڑھے

دعا بعد نماز چاشت

بعد صلوٰة الضحٰی اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ

بعد نماز چاشت کے اے اللہ تیرے ہی سہارے چلتا پھرتا ہوں اور تیرے ہی

أُصَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ

بھروسہ (مخالفین دین پر) حملہ کرتا ہوں میں اور تیرے ہی ذریعہ لڑتا ہوں میں

دعا بعد افطار

اذا افطر ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ

جب روزہ افطار کرچکے جاتی رہی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور

ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ثابت ہوگیا ثواب انشاء اللہ تعالے

جب کسی کے یہاں روزہ افطار کرے

اذا افطر عند قوم أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ

جب کسی گروہ کے پاس روزہ افطار کرے افطار کیا کریں تمھارے یہاں

الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ

روزہ دار لوگ اور کھایا کریں تمھارے کھانے کو نیک اشخاص

وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ

اور رحمت کی دعا کیا کریں تمھارے لیے فرشتے

کھانا کھانے کی دعا

اذا شرع فی الاکل بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

جب کھانا شروع کرے خدا کے نام سے اور اللہ تعالے کی برکت کے ساتھ

دعا بعد طعام

اذا فرغ من الاکل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

جب کھانا کھاچکے شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو

أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

کھلایا اور پلایا اور کیا ہمیں مسلمانوں میں سے

دعوت کھانے کی دعا

ان اکل من طعام الدعوة اَللّٰهُمَّ

اگر دعوت کا کھانا کھائے یا اللہ

اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

کھانا دے اسکو جسنے مجھے کھانا کھلایا اور پانی دے اسکو جسنے مجھے پانی پلایا

اذا لبس شیئا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ

جب کوئی لباس پہنے شکر ہے اللہ کا جس نے مجھکو ایسا لباس پہنایا کہ ڈھکتا ہوں

اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَاتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

میں اس سے اپنا ستر اور زینت کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں

دعاء الاستخارۃ

استخارہ کی دعا

اذا ھم بامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم یقل

جب کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ

یا اللہ میں خیر چاہتا ہوں آپ سے بوجہ آپ کے علم کے اور قدرت طلب کرتا ہوں آپ سے بوجہ آپکی قدرت کے

وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا

اور مانگتا ہوں میں آپ سے آپکے بڑے فضل میں سے کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں

اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

قادر نہیں اور آپ عالم ہیں اور میں عالم نہیں اور آپ علام الغیوب ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ

یا اللہ اگر ہو آپکے علم میں کہ یہ کام بہتر ہے میرے لئے

فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ

میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو تجویز کر دیجے اسکو

یہاں اپنے مطلب کا تصور کرے ۱۲

وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ

میرے لیے اور آسان کر دیجئے اسکو میرے لیے پھر برکت دیجئے میرے لیے اس میں اور اگر ہو علم میں

اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَ

آپ کے کہ یہ کام برا ہے میرے لیے میرے دین میں اور میری معاش میں اور

عَاقِبَةِ اَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ

میرے انجام کار میں تو ہٹا دیجئے اسکو مجھ سے اور ہٹا دیجئے مجھکو اس سے

وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِي بِهٖ

اور نصیب کر دیجئے مجھے بھلائی جہاں کہیں بھی ہو پھر راضی رکھئے مجھکو اس پر

دعار حفظ قرآن

دعاء حفظ القرآن

قرآن شریف حفظ کرنے کی دعا

من اراد حفظ القرآن فاذا كانت ليلة الجمعة فليقم

جو کوئی قرآن شریف حفظ کرنا چاہے تو جب جمعہ کی رات ہو چاہیئے کہ

في ثلث الليل الاخر فان لم يستطع فليقم في وسطها

رات کے اخیر تہائی حصہ میں اٹھے اگر یہ نہ کر سکے تو آدھی رات کو اٹھے

فان لم يستطع فليقم في اولها فليصل اربع ركعات

اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اول ہی شب میں کھڑا ہو اور چار رکعت نماز پڑھے

يقرا في الركعة الاولى بفاتحة الكتاب وسورة يٰس و

پہلی رکعت میں پڑھے الحمد اور سورہ لیٰس اور

في الركعة الثانية بفاتحة الكتاب وحم الدخان

دوسری رکعت میں الحمد اور سورہ دخان

وفي الركعة الثالثة بفاتحة الكتاب والم تنزيل السجدة

اور تیسری رکعت میں الحمد اور الم سجدہ

وفي الركعة الرابعة بفاتحة الكتاب وتبارك المفصل

اور چوتھی رکعت میں الحمد اور سورہ ملک

فاذا فرغ من التشهد حمد الله واحسن الثناء على

پھر جب نماز پڑھ چکے تو اللہ تعالے کی خوب ثنا و صفت کرے

الله وصلى على النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اور خوب درود بھیجے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

ويحسن وعلى سائر النبيين واستغفر

اور تمام نبیوں پر اور استغفار کرے

للمؤمنين وللمؤمنات ولاخوانه الذين

تمام مومنین اور مومنات کے لیے اور اپنے بھائیوں کے لیے

سبقوه بالايمان ثم يقل في اخر ذلك :

جو ایمان میں ان سے پہلے ہیں پھر بعد اسکے یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ

یا اللہ رحم کیجیے مجھ پر گناہوں کے چھوٹ جانے کیساتھ ہمیشہ لیے جبتک کہ زندہ رکھیو آپ مجھ کو

وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ

اور رحم کیجیے مجھ پر اس سے کہ خواہ مخواہ کرلوں ان میں وہ کام کہ فائدہ نہ دے مجھ کو اور نصیب کیجیے مجھے

حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ

اچھی نگاہ ان اعمال میں کہ راضی کردیں آپکو مجھ سے اے اللہ پیدا کرنے والے

سہ شلا یوں کہے اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۱۲

عہ شلا یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ

سہ اس کا لفظ خود قرآن شریف میں ہے اور وہ یہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۱۲

السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزة

آسمانوں اور زمینوں کے عظمت اور بزرگی والے اور ایسے غلبہ والے

التی لا ترام اسألک یا اللہ یا رحمن بجلالک

جس تک کسی کی دسترس نہ ہو سوال کرتا ہوں میں آپ سے اے اللہ اے رحمن بطفیل آپ کی عظمت کے

ونور وجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما

اور آپ کی ذات پرنور کے یہ کہ چسپاں کردیں آپ میرے دل سے اپنی کتاب کی

علمتنی وارزقنی ان اقرأہ علی النحو الذی

یادداشت کو جس طرح کہ سکھائی ہے وہ آپ نے مجھے اور نصیب کیجئے مجھے یہ کہ پڑھا کروں اسے ایسے طریق پر

یرضیک عنی اللھم بدیع السموات

کہ راضی کردے آپ کو مجھ سے اے اللہ پیدا کرنے والے آسمان

والارض ذا الجلال والاکرام والعزة التی

اور زمین کے عظمت اور بزرگی والے اور ایسے غلبہ والے جس تک

لا ترام اسألک یا اللہ یا رحمن بجلالک و

کسی کی دسترس نہ ہو سوال کرتا ہوں میں آپ سے اے اللہ اے رحمن بطفیل آپ کی عظمت کے اور

نور وجھک ان تنور بکتابک بصری و

آپ کی ذات کے نور کے یہ کہ روشن کردیں آپ اپنی کتاب سے میری بینائی اور

ان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی

یہ کہ رواں کردیں آپ اس سے میری زبان کو اور یہ کہ کشادہ کردیں اس سے میرے دل کو

وان تشرح بہ صدری وان تغسل بہ بدنی

اور یہ کہ کھول دیں آپ اس سے میرے سینہ کو اور یہ کہ دھو دیں آپ اس سے میرے بدن کو

فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا
کیونکہ نہیں مدد کر سکتا ہے میری امر حق پر کوئی سوائے آپ کے اور نہ عطا کرتا ہے اس امر حق کو

اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ
کوئی سوائے آپکے اور نہیں ہے پھر نا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے

دعا دولھا دلھن کو مبارکباد کی

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَ	یقول لمن تزوج
برکت دے اللہ تجھ کو اور	جس کی شادی ہوئی ہو اس سے کہے

بَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ ؕ
برکت نازل کرے اللہ تجھ پر اور ملاپ رکھے تم دونوں میں ساتھ خیر کے

دعا خلوت شب اول

اذا اجتمع بامرأتہ اول مرۃ او اشتری رقیقا
جو وقت عورت کے ساتھ اول بار خلوت کرے یا غلام خریدے

او دابۃ فلیاخذ بناصیتھا ولیقل
یا جانور خریدے تو چاہیے کہ اسکی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا
یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے بھلائی اسکی اور بھلائی اسکی جبلی عادتوں کی

عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ
اور پناہ چاہتا ہوں میں آپکی اسکی برائی سے اور اسکی جبلی عادتوں کی برائی سے

دعا جماع

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا	اذا اراد الجماع
خدا کے نام کے ساتھ یا اللہ دور رکھیے ہم کو	جو وقت ہمبستری کا ارادہ کرے

الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا
شیطان سے اور دور رکھیے شیطان کو اس بچہ سے جو نصیب کریں آپ ہم کو

واذا انزل یقول فی قلبہ اور جسوقت انزال ہو تو اپنے دل میں کہے	اَللّٰھُمَّ یا اللہ

لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا ۔
نہ کرنا شیطان کے لیے اس بچہ میں جو نصیب کریں آپ ہمیں کوئی حصہ

اذا ودّع احدا یقول لہ جب کسی کو رخصت کرے تو اسکو یہ دعا دے	اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ اللہ کے سپرد کرتا ہوں میں

دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ
تیرے دین کو اور تیرے قابل حفاظت چیزوں کو اور تیرے اعمال کے انجاموں کو

اذا اراد سفرا جب کسی سفر کا ارادہ کرے	اَللّٰھُمَّ بِکَ اے اللہ آپ ہی کی مدد سے حملہ کرتا ہوں میں

اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ ۔
اور آپ ہی کی مدد سے پھرتا ہوں میں اور آپ ہی کی مدد سے چلتا ہوں میں

اذا وضع رجلہ فی الرکاب جب پیر رکاب میں رکھے	بِسْمِ اللّٰہِ بسم اللہ کہے
اذا استوی علی ظھر الدابۃ جب سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائے	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شکر ہے اللہ کا

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ
پاکی ہے اسکو جس نے ہمارے قبضہ میں کردیا اسکو اور نہ تھے ہم اسکو

مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○
قابو میں کرنیوالے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں

ف دعا وقت انزال

ف کسی کو رخصت کرنے کی دعا

ف دعا وقت سفر

ف سوار ہونے کی دعا

ف سوار ہوجانے کے بعد کی دعا

سفر شروع کرنیکے بعد کی دعا

اذا شرع فی السفر | اللّٰھم ھوّن علینا
جب چلنا شروع کرے | اے اللہ آسان کر دیجئے ہم پر

ھٰذا السفر واطو عنا بعدہ اللّٰھم انت الصاحب
اس سفر کو اور طے کر دیجئے ہم پر درازی اسکی اے اللہ آپ ہی رفیق ہیں

فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللّٰھم انی اعوذبک
سفر میں اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں

من وعثاء السفر وکآبۃ المنظر وسوء المنقلب
آپ کی سفر کی مشقت سے اور بری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بری حالت پانے سے

فی المال والاھل والولد
مال میں اور گھر میں اور بچوں میں

دعا واپسی سفر

اذا رجع من السفر قالھن وزاد فیھن
جب سفر سے لوٹے دعا مذکور پڑھے اور یہ زیادہ کرے

آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون
ہم سفر سے آنیوالے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کرنیوالے ہیں

دعا دریا کے سفر کی

اذا رکب البحر | بسم اللّٰہ مجرىٰھا ومرسٰھا ان
جب کشتی پر سوار ہو | خدائے تعالےٰ کے نام سے ہے چلنا اس کا اور ٹھہرنا اس کا بیشک

ربی لغفور رحیم وما قدروا اللّٰہ حق قدرہ
رب میرا غفور رحیم ہے اور نہیں سمجھے لوگ اللہ کو حق سمجھنے کا

والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسمٰوٰت
اور زمین ساری ایک مٹھی اسکی ہے قیامت کے دن اور آسمان

مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ

لپٹے ہوئے ہیں اُسکے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور برتر ہے اس سے کہ شریک پکڑتے ہیں

ف شہر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا	اذا اراد دخول بلدۃ
یا اللہ برکت دیجئے ہمیں	جب کسی شہر کے اندر جانا چاہے

فِیْھَا (ثلاثا) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی

شہر میں (اسکو تین بار پڑھے) یا اللہ نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اسکے اور عزیز کر دیجئے ہمیں

اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا:

اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے ہمیں اہل شہر کے نیک لوگوں کی

ف جب منزل پر اترے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ	اذا نزل منزلا
پناہ میں آتا ہوں خدائے تعالیٰ کی	جب کسی منزل میں اترے

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ:

کامل باتوں کی تمام مخلوق کی برائی سے

ف نو مسلم کو تعلیم کرے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ	یعلم من اسلم
اے اللہ بخش دیجئے مجھے اور رحم کیجئے مجھ پر	جو کوئی نیا مسلمان ہو اسے یہ تعلیم کرے

وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ:

اور ہدایت کیجئے مجھے اور رزق دیجئے مجھے

ف سفر سے گھر آنیکی دعا

تَوْبًا تَوْبًا	اذا دخل علی اھلہ من السفر
بہت بہت توبہ کرتے ہیں ہم	جب اپنے گھر میں سفر سے آئے

لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا:

اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم کو نہ چھوڑے ہم پر کوئی گناہ

۱۰ دعا وقت مصیبت اندیشہ مصیبت

من نزل بہ کرب او توقعہ یقول

جس پر کوئی مصیبت آن پڑے یا آنے کا اندیشہ ہو تو کہے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا کارساز ہے اللہ پر توکل کیا ہم نے

کوئی صدمہ پہونچے تو پڑھے

ان اصابتہ مصیبۃ یقول	اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
اگر کوئی مصیبت پہونچے تو کہے	بیشک ہم اللہ کے ہیں اور بیشک ہم

رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَاْجُرْنِي

اسیکی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ آپ کے پاس ثواب مانگتا ہوں میں اپنی مصیبت کا پس اجر دینا مجھے

فِيهَا وَاَبْدِلْ لِيْ مِنْهَا خَيْرًا ؁

اس میں اور بدلہ میں دیجئے مجھے بہتر اس سے

وقت خوف از ظالم

اذا خاف ظالما	اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ
جب کسی ظالم کا خوف ہو	یا اللہ کافی ہو جائیے ہمکو اسکے مقابلہ میں جسطرح آپ چاہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُبِكَ

اے اللہ میں کرتا ہوں آپ کو مقابلہ میں ان کے اور پناہ چاہتا ہوں

مِنْ شُرُوْرِهِمْ ؁

آپ کی ان کی بدی سے

ف جب بھوت و پریت نظر آوے

اذا تغولت الغیلان	نَادٰى بِالْاَذَانِ
جب کہیں بھوت پریت نظر آئیں	اذان کہے

ف دعا آسان کردن دشواریہا

ان استصعب علیہ امر	اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ
اگر کوئی کام دشواری میں پڑ جائے	یا اللہ نہیں ہے سہل

اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ

مگر وہ کہ آپ نے اس کو سہل کیا اور آپ کر دیتے ہیں دشوار کو

سَهْلًا اِذَا شِئْتَ ؛

سہل جب آپ چاہیں

مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ فَلْيَقُلْ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ

جسکو کچھ حاجت ہو وہ وضو کرکے نماز پڑھے اور یہ دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ

یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے اور متوجہ ہوتا ہوں آپکی طرف بذریعہ آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

الرَّحْمَةِ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ؛

جو رحمت کے نبی ہیں اپنی اس حاجت میں تاکہ پوری ہو جائے پس قبول کیجیے شفاعت انکی میرے حق میں

مو دعا و حاجت

عہ اختصرته لان الندا ر الوارد فیہ لا دلیل علی بقاء بعد حیاته علیه السلام ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ	اِذَا اَذْنَبَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتُوْبَ
یا اللہ مغفرت آپکی زیادہ وسیع ہے	جب کوئی گناہ ہو جائے اور توبہ کرنا چاہے

دعار توبہ

مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ (ثَلٰثًا)

میرے گناہوں سے اور رحمت آپکی زیادہ امید کی چیز ہے میرے نزدیک اپنے عمل سے (تین بار پڑھے)

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا (ثَلٰثًا)	اِذَا قَحَطُوْا مَطَرًا
یا اللہ پانی پلا دیجیے ہم کو (تین بار کہے)	جب بارش نہ ہوتی ہو

دعار قحط

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا (ثَلٰثًا) ؛

یا اللہ مینہ برسائیے ہم پر (تین بار کہے)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ	اِذَا رَاٰى سَحَابًا مُّقْبِلًا
یا اللہ ہم پناہ چاہتے ہیں آپکی	جب بادل آتا دیکھے

جب بادل آتا دیکھے

مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ ؕ
اُس چیز کی برائی سے جسکو لیکر یہ بھیجا گیا ہو

دعا وقت بارش
اذا رای المطر | اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا ؕ
جب بارش آتی دیکھے | یا اللہ برسانا مینہ مفید

جب بارش زیادہ ہوجاے
اذا کثر المطر وخیف الضرر | اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا
جب بارش زیادہ ہوجاے اور نقصان کا اندیشہ ہو | یا اللہ برسایئے اس پاس ہما

وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ
اور ہمارے اوپر نہیں یا اللہ ٹیلوں پر اور بیتانوں پر اور پہاڑوں پر

وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ؕ
اور نالوں پر اور درختوں کے موقعوں پر

جب بادل گرجے
اذا سمع الرعد والصواعق | اَللّٰھُمَّ لَا
جب گرج اور کڑک سے | یا اللہ

تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا
نہ مارئے ہمیں اپنے غصے سے اور نہ ہلاک کیجئے ہمیں اپنے عذاب سے اور معافی دیجئے ہمیں

قَبْلَ ذٰلِكَ | او یقول | سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ
پہلے اس سے | یا یہ دعا پڑھے | پاک ہے اسکو کہ تسبیح کرتا ہے

الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ؕ
رعد اسکی حمد کے ساتھ اور تسبیح کرتے ہیں فرشتے اسکے خوف سے

آندھی اور اندھیرے کے وقت کی دعا
اذا ھاجت الریح او کانت ظلمة | اَللّٰھُمَّ
جب آندھی چلے یا اندھیری ہو | یا اللہ

اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَ
ہم مانگتے ہیں آپ سے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے اور

خَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ
بھلائی اس کی جس کا حکم دیا گیا ہے اور پناہ چاہتے ہیں ہم آپ کی برائی سے اس ہوا کی

وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ؀
اور برائی سے اس چیز کی جو اس میں ہے اور برائی سے اُسکے جسکا حکم دیا گیا ہے

ف جب مرغ کی آواز سنے

اَللّٰهُمَّ	اذا سمع صياح الديكة
یا اللہ	جب مرغ کی آواز سُنے

اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ؀
میں مانگتا ہوں آپ کا فضل

ف جب گدھے یا کتے کی آواز سنے

اذا سمع نهيق الحمير او نباح الكلاب
جب گدھے کی یا کتے کی آواز سُنے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

ف جب سورج یا چاند گرہن ہو

اذا رأى الكسوف او الخسوف
جب سورج گرہن یا چاند گرہن ہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؀ وليصل وليتصدق وليدع الله
اللہ بہت بڑا ہے ۔ اور نماز پڑھے اور خیرات کرے اور اللہ تعالےٰ سے دُعا مانگے

ف جب نیا چاند دیکھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا	اذا رأى الهلال
یا اللہ نکالنا اس چاند کو ہم پر	جب پہلی رات کا چاند دیکھے

بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ

ساتھ برکت اور ایمان کے اور خیریت اور اسلام کے اور اعمال مرغوبہ اور

لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ؕ

پسندیدہ کی توفیق کے رب میرا اور رب تیرا اے چاند اللہ ہے

ف جب چاند پر نظر پڑے

اذا نظر الی القمر | اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ ؕ

جب چاند پر نظر پڑے | پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی اس تاریک ہوجانے والے کی برائی سے

ف جب شب قدر دیکھے

اذا رای لیلۃ القدر | اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ

جب شب قدر دیکھے | یا اللہ آپ معاف کرنیوالے ہیں

تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ؕ

پسند کرتے ہیں عفو کو پس درگذر کیجئے مجھ سے

ف جب آئینہ دیکھے

اذا نظر الی وجھہ فی المرأۃ | اَللّٰھُمَّ

جب اپنا منھ آئینہ میں دیکھے | یا اللہ

اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ؕ

آپنے اچھا بنایا میری صورت کو پس اچھا کر دیجئے میری سیرت کو

ف جب کان بولے

اذا طنّت اذنہ | اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جب کان بولنے لگے یعنی جھنجھنانے لگے | یا اللہ رحمت کاملہ نازل فرما اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ ؕ

یاد فرمائے اللہ بھلائی کیساتھ اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہے

ف جب مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے

اذا رای اخاہ المسلم یضحک | اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ؕ

جب اپنے مسلمان بھائی کو ہنستے دیکھے | خدا تعالٰے تجھ کو ہنستا ہی رکھے

ف جب کوئی احسان کرے

اذا صنع الیہ معروف وقال لفاعلہ | جزاک اللہ خیراً ؂
جب کوئی احسان کرے تو شکریہ میں کہے | جزا دے تجھ کو اللہ بہتر

ف جب قرض وصول پائے

اذا استوفی دینہ | اوفیتنی اوفی اللہ بک ؂
جب اپنا قرض کسی سے وصول پائے | تو نے میرا حق پورا کیا اللہ تیرا حق پورا کرے

ف جب کوئی بات موافق مرضی پیش آئے

اذا رای ما یحب | الحمد للہ الذی بنعمتہ
جب کوئی خوشی پیش آئے | شکر ہے اللہ کا جس کے انعام سے اچھی چیزیں

تتم الصالحات ؂
کمال کو پہونچی ہیں

ف جب کچھ خلاف طبع پیش آئے

اذا رای ما یکرہ | الحمد للہ علی کل حال ؂
جب کوئی بات خلاف طبع پیش آئے | شکر ہے اللہ کا ہر حال میں

ف جب وسوسہ آئے

اذا ابتلی بالوسوسۃ | اعوذ باللہ من
جب وسوسہ میں مبتلا ہو | پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی

الشیطان آمنت باللہ ورسلہ ؂
شیطان سے ایمان لایا میں اللہ پر اور اسکے رسولوں پر

ف جب غصہ آئے

اذا غضب | اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ○
جب غصہ آئے | پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

ف دعا کفارہ مجلس

اذا قام من المجلس | سبحان اللہ وبحمدہ
جب مجلس سے کھڑا ہو | پاکی ہے اللہ کی اسکی حمد کے ساتھ

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ
پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ تیری حمد کیساتھ دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود

تتمہ

اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ؕ

سوائے تیرے بخشش چاہتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے سامنے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ	اذا دخل السوق
حق تعالےٰ کے نام سے - یا اللہ میں مانگتا ہوں	جب بازار میں پہونچے

ف جب بازار میں جائے

اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ

آپ سے بھلائی اس بازار کی اور بھلائی اس چیز کی جو اسمیں ہے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں

بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ

میں برائی اسکی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اسمیں ہے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں

اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ؕ

آپ کی اس سے کہ پڑ جاؤں اس بازار میں جھوٹی قسم میں یا کسی معاملہ خسارہ والے میں

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا	اذا رای باکورة
اے اللہ برکت دیجئے	جب نیا پھل سامنے آئے

ف جب نیا پھل سامنے آئے

فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا

ہمارے پھلوں میں اور برکت دیجئے ہمارے شہر میں اور برکت دیجئے

فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا ؕ

ہمارے اس ناپ میں اور برکت دیجئے ہمارے ناپ میں

اذا رای مبتلی يقول فی نفسه

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو اپنے جی میں کہے

ف جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے

ع یعنی اس کو سنا کر نہ کہے کہ اسکو صدمہ ہوگا ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ

شکر ہے اللہ کا جس نے بچایا مجھے اس مصیبت سے جسمیں تجھے مبتلا کیا اور

فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ؕ

فضیلت دی مجھ کو اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر ظاہر فضیلت

ف جب کچھ جاتا رہے یا کوئی بھاگ جائے

اَللّٰھُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّۃِ	اذا ضاع لہ شیٔ او ابق
اے اللہ لوٹانے والے گم شدہ چیز کے	جب کچھ جاتا رہے یا کوئی بھاگ جائے

وَھَادِیَ الضَّلَالَۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ

اور ہدایت کرنے والے گمراہی سے آپ ہی ہدایت کرتے ہیں گمراہی سے

اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ

پھیر لایئے میرے کھوئے ہوئے کو اپنی قدرت اور غلبہ سے

فَاِنَّھَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ ؕ

کیونکہ وہ آپ ہی کا عطیہ اور فضل تھا

ف جب کوئی شگون دل میں کھٹکے

اَللّٰھُمَّ	اذا خطر شیٔ من الطیرۃ بالبال
یا اللہ	جب کسی شگون سے دل میں کھٹکا ہو

لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یُذْھِبُ بِالسَّیِّاٰتِ

نہیں لاتا ہے بھلائیوں کو کوئی سوا آپ کے اور نہیں دور کرتا ہے برائیوں کو کوئی

اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ ؕ

سوا آپ کے اور نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت عبادت کی مگر ساتھ آپ کے

ف دعائے نظر بد

بِسْمِ اللّٰہِ	من اصیب بعین رقی بقولہ
اللہ کے نام سے	جس کو نظر لگ جائے اس پر یہ دم کیا جائے

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا ؕ

اے اللہ دور کر اس کی گرمی اور اس کی سردی اور اس کی تکلیف

فـ عمل برائے آسیب زدہ

بالفاتحۃ والٓمٓ	من بہ لمم من الجن عوذہ
سورۂ فاتحہ اور الٓمٓ	جس کو جن کا کچھ اثر ہو اس سے یوں اتارے

الی مفلحون والٰھکم الٰہ واحد الاٰیۃ واٰیۃ الکرسی

مفلحون تک اور الٰہکم الٰہ واحد آخر آیت تک اور آیۃ الکرسی

وللّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الی اٰخر البقرۃ

اور للّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض سورۃ بقر کے آخر تک

وشھد اللّٰہ انہ الاٰیۃ وان ربکم اللّٰہ الذی فی

اور شہد اللّٰہ انہ لا الٰہ الا ھو آخر آیت تک وان ربکم اللّٰہ الذی جو

الاعراف الاٰیۃ وفتعالی اللّٰہ الیٰ اٰخر المؤمنون واوّل

سورۂ اعراف میں ہے آخر آیت تک اور فتعالی اللّٰہ الملک الحق آخر سورۂ مؤمنون تک

الصّافات الی لازب وثلث اٰیات من اٰخر الحشر وانہ

اور سورۂ صافات کی شروع آیتیں لازب تک اور تین آیتیں سورۂ حشر کی آخر کی اور انہ

تعالی الاٰیۃ من الجن وقل ھو اللّٰہ احد والمعوذتین ؂

تعالیٰ جد ربنا آخر آیت تک سورۂ جن میں سے اور سورۂ قل ھو اللّٰہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس -

فـ بچھو وغیرہ کا عمل

رقیۃ الحمۃ من العقرب وغیرہ

بچھو وغیرہ کے زہر کا عمل

بسم اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٌ قفطا ؂

فـ جل جانے اور کولا اُتر جانے کا عمل

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ	یرقی المحروق بقولہ
دور کر تکلیف کو اے پروردگار آدمیوں کے	جس کا کولا اتر گیا ہو یا جو جل گیا ہو اس پر دم کرے

ف—
جب آگ لگے

اشف انت الشافی لا شافی الا انت ۝
شفا دے تو ہی شافی ہے نہیں ہے شفا دینے والا کوئی سوا تیرے

اذا رای الحریق	اللہ اکبر (مکرر) ۝
جب آگ لگی دیکھے	اللہ اکبر (بار بار)

ف
پیشاب رک جانے اور پتھری کی دعا

لاحتباس البول والحصاۃ	ربنا اللہ
پیشاب رک جانے اور پتھری کے لیے	رب ہمارا اللہ ہے

الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء
وہ کہ جس کا ظہور آسمانوں میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم تیرا آسمانوں میں

والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک
اور زمین میں ہے جیسے کہ رحمت تیری آسمانوں میں ہے اسی طرح کر دے رحمت اپنی

فی الارض واغفر لنا حوبنا وخطایانا انت
زمین میں اور بخش دے ہمارے گناہ اور خطائیں تو

رب الطیبین فانزل شفاء من شفائک و
رب ہے اچھے لوگوں کا پس اتار دے ایک شفا اپنی شفا میں سے اور

رحمۃ من رحمتک علی ھذا الوجع ۝
ایک رحمت اپنی رحمت میں سے اس تکلیف پر

ف
پھوڑے پھنسی کی دعا

للقرح والجرح	یاخذ من ریق نفسہ
پھوڑے پھنسی کے لیے	لگائے تھوک اپنا

علی اصبعہ السبابۃ ثم یضعھا علی التراب لیتعلق
اپنی شہادت کی انگلی پر پھر رکھے وہ انگلی مٹی پر تاکہ کچھ خاک

بھا شیٔ منه فیمسح به علی الموضع العلیل ویقول
اسمیں لگ جائے بعد پھیرے انگلی کو اُس دُکھتی جگہ پر اور پھیرنے میں

فی حال المسح ۔ بسم اللّٰہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا
کہتا جائے حق تعالیٰ کے نام کے ساتھ یہ مٹی ہے ہماری زمین کی ہم میں سے

لیشفی سقیمنا باذن ربنا ؕ
ایک کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارے بیمار کو شفا ہو ہمارے پروردگار کے حکم سے

جب پیر سن ہو جائے

صلی اللّٰہ علی محمد	اذا خدرت رجلہ
رحمت کاملہ نازل فرمائے اللہ اوپر محمد	جب پیر سن ہو جائے

صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم ؕ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

دعا برائے جملہ امراض

وضع الید مکان الالم	لکل مرض وشکایۃ
ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھے اور پڑھے	ہر مرض اور شکایت کے لیے

بسم اللّٰہ (ثلثا) اعوذ باللّٰہ وقدرتہ من شر ما
بسم اللہ (تین بار) پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی اور اسکی قدرت کی اس برائی سے

اجد واحاذر (سبع مرات) ؕ
جو پاتا ہوں میں اور جسکا اندیشہ کرتا ہوں (سات بار)

دعا آشوب چشم

دعاء الرمد اللّٰہم متعنی ببصری واجعلہ الوارث
آنکھ دکھنے کی دعا یا اللہ کارآمد رکھیے میرے لیے میری نگاہ اور کر دیجئے اسکو باقی بعد میرے

وارنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی ؕ
اور دکھلائیے مجھے دشمن میں بدلا میرا اور فتح دیجئے اسپر جو مجھ پر ظلم کرے

مضمون دعاء بخار

دعاء الحمی — بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم

بخار کی دعا — خدا کے نام کیساتھ جو بڑا ہے پناہ چاہتا ہوں میں اللہ بزرگ کی

من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار ؏

ہر رگ اچھلنے والے کی بدی سے اور آگ کی گرمی کے نقصان سے

مضمون دعا وقت عیادت مریض

اذا عاد مریضا قال — لا باس طھور ان شاء اللہ

جب کسی کی بیمار پرسی کرے تو کہے — کچھ ڈر نہیں کفارہ گناہ ہے انشاء اللہ

لا باس طھور ان شاء اللہ اللھم اشفہ اللھم عافہ ؏

کچھ ڈر نہیں کفارہ گناہ ہے انشاء اللہ یا اللہ شفا دیجئے اسے یا اللہ اچھا کر دیجئے اسے

مضمون وقت موت

اذا حضرہ الموت — لا الہ الا اللہ مع محمد رسول اللہ ؏

جب مرنے لگے — لا الہ الا اللہ (مع) محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھے

مضمون جب ماتم پرسی کرے

اذا عزی احدا — ان للہ ما اخذ وللہ ما اعطی

جب کسی کی ماتم پرسی کرے — اللہ ہی کا ہے جو کچھ لے لیا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ دیا

وکل عندہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب ؏

اور سب اسکے پاس ایک مدت مقررہ کے ساتھ ہے لہذا صبر اختیار کرو اور امید ثواب رکھو

مضمون جب میت کو قبر میں اتارے

اذا وضعہ فی قبرہ — بسم اللہ وعلی ملۃ

جب میت کو اسکی قبر میں اتارے — خدائے تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور

رسول اللہ ؏

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طریق پر

مضمون جب قبرستان میں جائے

اذا زار القبور — السلام علیکم یا اھل القبور

جب قبرستان میں جائے — سلام پہونچے تم کو اے اہل قبور

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرْ

بخشیں اللہ ہم کو اور تم کو آگے جانے والے ہو اور ہم تمھارے قدم پر ہیں

وَھٰذِہٖ خَاتِمَۃُ التَّتِمَّۃ

اخیر ہے تتمہ کا

اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ وَاَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

اے اللہ خاتمہ بالخیر کرنا ہمارا اور پورا دینا ہم کو نور

وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

اور بخش دیجئے ہیں کہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں

وَقَدْ خَتَمْتُ عَاشِرَ صَفَرْ سَنَۃ ۱۳۲۷ھ

ختم ہوا تتمہ دسویں صفر ۱۳۲۷ھ کو

بعض معمولات مختصرہ علاوہ فرائض و واجبات و سنن از مرشد

(نماز) تہجد اشراق چاشت صلوٰۃ الاوابین چار رکعت قبل عصر صلوٰۃ التسبیح روز جمعہ چار رکعت قبل عشا (روزہ) ایام بیض پیر جمعرات شش عید روز اول ذیحجہ روزہ شب برات[عه] (وظائف) تلاوت قرآن مجید جس قدر ہو سکے (صبح) الحمد اہم بار یٰسین ایک بار استغفار سو بار کلمہ طیب سو بار درود شریف سو بار (ظہر) کلمہ طیب تنو بار درود شریف تنو بار سورہ انا فتحنا ایکبار منزل دلائل الخیرات ایکبار اللّٰہ الصمد پانچسو بار (عصر) عم قیا یون ایکبار آیۃ کریمہ سو بار (مغرب) سورہ واقعہ ایک بار کلمہ طیب سو بار۔ درود شریف تنو بار (عشا) سورہ سجدہ و ملک ایک بار کلمہ طیب تنو بار درود شریف سو بار فقط

عه اضافہ از مرتب، و نیز نہم ذی الحجہ و عاشورا مع نہم یا یازدہم محرم ۱۲

بعض نصائح ضروری از ضیاء القلوب

اول مسائل ضروری وعقائد اہل سنت وجماعت حاصل کرے پھر ان رزائل کو دور کرے حرص۔ غصہ۔ جھوٹ۔ غیبت۔ بخل۔ حسد۔ ریا۔ تکبر کینہ اور حمیدہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر وشکر۔ قناعت۔ توکل۔ رضا۔ شرع کا پابند رہے اگر گناہ ہوجائے جلدی توبہ کرے۔ نماز جماعت کا پابند رہے کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔ خلاف شرع فقراء سے بچے اپنے کو سب سے کمتر جانے بات نرمی سے کرے۔ سکوت وخلوت کو محبوب رکھے۔ نہ اتنا کھاسے کہ کسل ہو اور نہ اتنا کم کہ عبادت سے ضعف ہوجائے۔ فقر وفاقہ سے تنگدل نہ ہو اپنے لوگوں سے نرمی برتے اُن کی خطا وقصور سے درگذر کرے کسی کی غیبت وعیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے۔ اپنے عیوب پیش نظر رکھے۔ کم ہنسے زیادہ روئے۔ عذاب الٰہی سے اور اُسکی بے نیازی سے لرزاں رہے۔ موت کا ہر وقت خیال رکھے روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے۔ غیر مشروع مجلس میں نہ جائے۔ رسوم جہل سے بچے۔ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہو اولیا کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جاکر ایصال ثواب کرے۔ غربا ومساکین وعلماء وصلحاء کی صحبت رکھے مرشد کا ادب وفرمان کامل طور پر بجالائے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرتا رہے۔ والسلام

راقم

محمد اشرف علی غفرلہٗ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

اَسمآءُ البدرِیّین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

بِسَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدِ ‌نِ الْمُہَاجِرِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَبِسَادَتِنَا الْمَلَائِکَۃِ الْبَدْرِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ۔

وَسَیِّدِنَا اَبِی بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَسَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ ابْنِ عُبَیْدِ اللہِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا زُبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ نِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ کَعْبِ نِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا الْاَخْنَسِ بْنِ خُبَیْبِ نِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا اَسْعَدَ بْنِ یَزِیْدِ نِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذِ نِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا اَنَسَۃَ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

وَسَیِّدِنَا اُنَیْسِ بْنِ قَتَادَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتِ نِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِیِّ نِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا اِیَاسِ ابْنِ اَوْسِ نِ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ الْبُکَیْرِ الْمُہَاجِرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا بُجَیْرِ بْنِ اَبِی بُجَیْرِ نِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وَسَیِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
وَسَیِّدِنَا الْبَرَآءِ بْنِ مَعْرُوْرِ نِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

وسیدنا بسبسة بن عمرو بن الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا بشر بن سعد بن الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا تمیم مولی خراش بن الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا تمیم بن یعار بن الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثابت بن ثعلبة الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثابت بن عمرو بن الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثعلبة بن حاطب بن الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثعلبة بن غنمة الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا جابر بن عبد اللہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
(ابن رئاب)
وسیدنا جبار بن صخر بن الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا جبیر بن ایاس بن الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن انس بن الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن اوس بن الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن ابی حزمة الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن خزمة الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن عرفجة الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن قیس بن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا بشر بن البراء الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا بلال بن رباح بن المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا تمیم مولی بنی غنم بن الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثابت بن الاقرم الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثابت بن الخالد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثابت بن هزال الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثعلبة بن عمرو بن المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا ثقف بن عمرو بن المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا جابر بن عبد اللہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا جبر بن عتیک بن الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا حمزة بن عبد المطلب المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن اوس بن الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن حاطب بن الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن خزمة الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن الصمة الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن قیس بن الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الحرث بن النعمان الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا حارثة بن سراقة الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا حاطب بن ابی بلتعة المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا حباب بن المنذر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا حرام بن ملحان الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا الحصین بن الحارث المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا خارجة بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خالد بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خباب مولی عتبة المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا خلاش بن قتادة الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خریم بن فاتک المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا خلاد بن سوید الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خلاد بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خلیفة بن عدی الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خوات بن جبیر الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ذکوان بن عبید الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا راشد بن المعلی الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا رافع بن عنجدة الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا حارثة بن النعمان الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا حاطب بن عمرو المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا حبیب بن الاسود المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا حریث بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا حمزة بن الحمیر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خالد بن البکیر المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا خباب بن الارت المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا خبیب بن اساف الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خراش بن الصمة الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خلاد بن رافع الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خلاد بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خلید بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا خنیس بن حذافة المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا خولی بن ابی خولی المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ذو الشمالین المہاجری الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا رافع بن الحارث الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا رافع بن المالک الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا رافع بن المعلی الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا رافع بن یزید الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ربعی بن رافع الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ربیع بن ایاس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ربیعہ بن اکثم المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا رخیلہ بن ثعلبہ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا رفاعہ بن الحرث الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا رفاعہ بن رافع الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا رفاعہ بن عبدالمنذر الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا رفاعہ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا زیاد بن السکن الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا زیاد بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا زیاد بن لبید الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا زید بن اسلم الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا زید بن حارثہ المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا زید بن الخطاب المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا زید بن المزین الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا زید بن المعلی الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا زید بن ودیعہ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ

وسیدنا سالم بن عمیر الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا السائب بن عثمان المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا سبرہ بن فاتک المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا سراقہ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سراقہ بن کعب الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد مولی حاطب المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن خولہ المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن خیثمہ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن الربیع الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن زید الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن سہیل الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن عبادہ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن عبید الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن عثمان الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سفیان بن نسر الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سلمہ بن ثابت الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سلیط بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سلیم بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سلیم بن ملحان الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سنان بن ابی سنان المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا سہل بن حنیف الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سہل بن عتیک الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سہیل بن وہب المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا سواد بن رزن الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سویبط بن حرملہ المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا شریک بن انس الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا صبیح مولی ابی العاص المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا صہیب بن سنان المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا الضحاک بن حارثہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ضمرہ بن عمرو الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا سعد بن معاذ الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سلمہ بن اسلم الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سلمہ بن سلامہ الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سلیم بن الحارث الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سلیم بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سماک بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سنان بن صیفی الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سہل بن رافع الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سہل بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سہیل بن رافع الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا سواد بن غزیہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا شجاع بن ابی وہب المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا شماس بن عثمان المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا صفوان بن وہب الشہید رضی اللہ عنہ
وسیدنا صیفی بن سواد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الضحاک بن عبد عمرو رضی اللہ عنہ
وسیدنا الطفیل بن الحارث المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا الطفیل بن مالک الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا الطفیل بن النعمان الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا طلیب بن عمیر المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عاصم بن ثابت الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عاصم بن عدی الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عاصم بن العکیر الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عاصم بن قیس الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عاقل بن البکیر الشہید رضی اللہ عنہ
وسیدنا عامر بن امیۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عامر بن البکیر المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عامر بن ربیعۃ المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عامر بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عامر بن سلمۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عامر بن فہیرۃ المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عامر بن مخلد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عامر بن یزید الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عائذ بن ماعص الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عباد بن بشر الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عباد بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبادۃ بن الصامت الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن ثعلبۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن جبیر الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن جحش المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن الجد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن الحمیر الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن الربیع الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن رواحۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن سراقۃ المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن سلمۃ الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن سہل الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن سہیل المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن شریک الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبد اللہ بن طارق الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبداللہ بن عبد مناف رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن عرفطہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبداللہ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن عمیر الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبداللہ بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبداللہ بن کعب الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن مخرمہ المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبداللہ بن مسعود المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن مظعون المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبداللہ بن النعمان الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبدربہ بن حق الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبدالرحمن بن جبر الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبدۃ بن الحسحاس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبس بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبید بن اوس الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبید بن التیہان الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبید بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عبید بن ابی عبید الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبیدہ بن الحارث الشہید رضی اللہ عنہ
وسیدنا عتبان بن مالک الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عتبہ بن ربیعہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عتبہ بن عبداللہ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عتبہ بن غزوان المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا عثمان بن مظعون المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا العجلان بن النعمان الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عدی بن ابی الزغباء رضی اللہ عنہ

وسیدنا عصمہ بن الحصین الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عصیمہ الاشجعی الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عطیہ بن نویرہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عقبہ بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عقبہ بن عثمان الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا عقبہ بن وہب الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عقبہ بن وہب المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمار بن یاسر المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمارۃ بن زیاد الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن ثعلبۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن الحرث الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن سراقۃ المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن طلق المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن معبد الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمیر بن الحرام الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمیر بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمیر بن ابی وقاص الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا عویم بن ساعدۃ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا غنام بن اوس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا فروۃ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا قدامۃ بن مظعون رضی اللہ عنہ

وسیدنا قیس بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا قیس بن مخلد الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عکاشۃ بن محصن رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمارۃ بن حزم الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن ایاس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن الجموح الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن الحرث المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن ابی سرح المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمرو بن معاذ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمیر بن الحمام الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا عمیر بن عوف المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا عوف بن الحارث الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا عیاض بن زہیر رضی اللہ عنہ

وسیدنا الفاکہ بن بشر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا قتادۃ بن النعمان الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا قطبۃ بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا قیس بن محصن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا کعب بن عمار الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا کعب بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا لبدة بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملک بن خولی المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملک بن الدخشم الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملک بن ربیعہ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملک بن رفاعہ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملک بن عمرو المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملک بن قدامہ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملک بن مسعود الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملک بن نمیلہ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مبشر بن عبد المنذر الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا مجذر بن زیاد الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا محرز بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا محرز بن نضلہ المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا محمد بن مسلمہ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مدلج بن عمرو المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا مرثد بن ابی مرثد المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا مسطح بن اثاثہ المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا مسعود بن اوس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مسعود بن خلدة الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مسعود بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مسعود بن عبد سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مسعود بن ربیعہ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مسعود بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مصعب بن عمیر المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا معاذ بن جبل الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معاذ بن الحرث الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معاذ بن الصمة الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معاذ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معاذ بن ماعص الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معبد بن عباد الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معبد بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معتب بن عبید رضی اللہ عنہ

وسیدنا معتب بن عوف المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا معتب بن قشیر الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معقل بن المنذر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معمر بن الحرث المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا معن بن عدی الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا معن بن یزید المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا معوذ بن الحرث الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا معوذ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ

وسیدنا ملیل بن وبرۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا المنذر بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا المنذر بن قدامۃ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا المنذر بن محمد الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مہجع بن صالح الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا النضر بن الحرث الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا النعمان الاعرج بن مالک رضی اللہ عنہ

وسیدنا النعمن بن ابی خزمۃ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا النعمن بن سنان الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا النعمن بن عبد عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا النعمن بن عصر الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا النعمن بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا النعمن بن مالک الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا النعیمان بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا نوفل بن عبداللہ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا واقد بن عبداللہ المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ودقۃ بن ایاس الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ودیعۃ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا وہب بن ابی سرح المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا وہب بن سعد المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ہانی بن نیار الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ہبیل بن وبرۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ہلال بن المعلی الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ

وسیدنا یزید بن الحرث الشہید رضی اللہ عنہ

وسیدنا یزید بن السکن الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا کعب بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا لبدۃ بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ملک بن خولی المہاجری رضی اللہ عنہ	وسیدنا ملک بن الدخشم الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ملک بن ربیعہ الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا ملک بن رفاعۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ملک بن عمرو المہاجری رضی اللہ عنہ	وسیدنا ملک بن قدامۃ الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ملک بن مسعود الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا ملک بن نمیلۃ الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا مبشر بن عبد المنذر الشہید رضی اللہ عنہ	وسیدنا مجذر بن زیاد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا محرز بن عامر الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا محرز بن نضلۃ المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا محمد بن مسلمۃ الاوسی رضی اللہ عنہ	وسیدنا مدلج بن عمرو المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا مرثد بن ابی مرثد المہاجری رضی اللہ عنہ	وسیدنا مسطح بن اثاثۃ المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا مسعود بن اوس الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا مسعود بن خلدۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا مسعود بن سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا مسعود بن عبد سعد الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا مسعود بن ربیعہ الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا مسعود بن زید الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا مصعب بن عمیر المہاجری رضی اللہ عنہ	وسیدنا معاذ بن جبل الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا معاذ بن الحرث الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا معاذ بن الصمۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا معاذ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا معاذ بن ماعض الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا معبد بن عباد الخزرجی رضی اللہ عنہ	وسیدنا معبد بن قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا معتب بن عبید رضی اللہ عنہ	وسیدنا معتب بن عوف المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا معتب بن قشیر الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا معقل بن المنذر الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا معمر بن الحرث المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا معن بن عدی الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا معن بن یزید المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا معوذ بن الحرث الشہید رضی اللہ عنہ
وسیدنا معوذ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ
وسیدنا ملیل بن وبرۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا المنذر بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا المنذر بن قدامۃ الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا المنذر بن محمد الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا مہجع بن صالح الشہید رضی اللہ عنہ
وسیدنا النضر بن الحرث الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا النعمان الاعرج بن مالک رضی اللہ عنہ
وسیدنا النعمن بن ابی خزمۃ الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا النعمن بن سنان الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا النعمن بن عبد عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا النعمن بن عصر الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا النعمن بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا النعمن بن مالک الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا النعیمان بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا نوفل بن عبداللہ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا واقد بن عبداللہ المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا ودقۃ بن ایاس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ودیعۃ بن عمرو الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا وهب بن ابی سرح المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا وهب بن سعد المهاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا هانی بن نیار الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا هبیل بن وبرۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا هلال بن المعلی الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ
وسیدنا یزید بن الحرث الشہید رضی اللہ عنہ
وسیدنا یزید بن السکن الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا یزید بن حرام ن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا یزید بن المنذر الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا مرارۃ بن الربیع رضی اللہ عنہ

وسیدنا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ

وسیدنا حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ

وسیدنا جابر بن خالد رضی اللہ عنہ

وسیدنا اوس بن الصامت رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی اسید رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی ایوب الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی حبیب ن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی حسن ن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی خارجۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی خلاد ن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی دجانۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی سلمۃ المہاجری عہ رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی سنان المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی صرمۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا یزید بن رقیش ن جر المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ہلال بن امیۃ رضی اللہ عنہ

وسیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ

وسیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ

وسیدنا حارثۃ بن مالک رضی اللہ عنہ

وسیدنا ثابت بن الخنساء رضی اللہ عنہ

وسیدنا اسید بن الحضیر رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی الاعور الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی حیۃ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی حنۃ الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی خزیمۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی داؤد الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی سبرۃ المہاجری رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی سلیط ن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی شیخ ن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی ضیاح ن الاوسی رضی اللہ عنہ

عہ یہ گیارہ نام اور بھی ملے ہیں ان کو بھی اس میں شامل کر لیا کہ اگر بدری نہ بھی ہوں گے تو بھی [illegible]

وَسیدنا ابی طلحۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وَسیدنا ابی قتادۃ الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ابی کبشۃ المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا ابی مخشی المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا ابی مسعود الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ابی الہیثم الاوسی رضی اللہ عنہ

وسیدنا ابی عقیل الاوسی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ابی قیس الخزرجی رضی اللہ عنہ
وسیدنا ابی زید قیس بن السکن رضی اللہ عنہ
وسیدنا ابی مرثد المہاجری رضی اللہ عنہ
وسیدنا ابی مُلیل الاوسی رضی اللہ عنہ
وَسیدنا ابی الیسر الخزرجی رضی اللہ عنہ

اَنْ لَّا تَدَعَ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اٰمِیْن

انتباہ: ۱۔ حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے اسما بوجہ شرف کے ترتیب تہجی سے جدا اور مقدم کئے گئے۔
۲۔ اگر کبھی فرصت کم ہو تو حضور و ملائکہ کے ساتھ شروع کے دس اسمائے کے وکل سے دعا مانگ لیں۔
۳۔ تعداد مشہور ۳۱۳ ہے مگر کئی بعض فہرستوں کے ملانے سے مجھے ۳۴۰ نام ملے ۱۰۵ مہاجرین اور ۲۳۵ انصار۔

درود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۵

(باجازت)

حکیم الامت حضرت علامہ زماں قطب دوراں مولانا شاہ حاجی حافظ قاری مولوی **اشرف علی** صاحب قدس سرہ ترتیب دادہ شدہ
وبہ تصحیح و ترجمہ جناب مولانا **محمد مصطفیٰ** صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ مزین گشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

بعد حمد وصلوٰۃ کے مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعائے حزب البحر جو حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث سیدنا و مولانا شاہ ابوالحسن شاذلی قدس سرہٗ پر الہام ہوئی تھی مشائخ کبار نے برائے تحصیل برکات اس کے پڑھنے اور طالبوں کو اسکے پڑھنے کی اجازت دینے کا مشغلہ رکھا لیکن یہ دعا ہر خاندان مشائخ میں مختلف طریقوں سے پڑھی جاتی ہے لہذا ان حضرات کی سہولت کی نیت سے جو حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کے طریق پر پڑھنا چاہتے ہیں نیز اس نیت سے کہ یہ طریقہ سنت کے بالکل موافق ہے اس دعا کو مع چند فوائد ضروریہ ترتیب دیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ قبول فرمائیں اور طالبوں کے مقاصد اس دعا کی برکت سے برلائیں ۔ آمین۔

(تنبیہ) یہ دعا بیشک متبرک ہے لیکن احادیث اور قرآن مجید میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کا رتبہ اور اثر اس سے کہیں اعلیٰ ہے۔ خوب یاد رکھو لوگ اس میں بڑی غلطی کرتے ہیں۔

ترجمہ شانِ ظہورِ دعائے حزب البحر

معتبر علماء نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ شہر قاہرہ میں تھے کہ حج کے دن قریب آگئے شیخ نے ان ایام میں اپنے دوستوں سے فرمادیا کہ ہم کو اس سال غیب سے حج کرنے کا حکم ہوا ہے جہاز تلاش کرو۔ دوستوں (مریدوں) کو بہت تلاش کے بعد ایک بوڑھے عیسائی کے جہاز کے سوا اور کوئی جہاز نہ ملا۔ سب اسی جہاز میں سوار ہو گئے جب بادبان اٹھادیا تو قاہرہ کی آبادی سے نکلتے ہی مخالف ہوا چلنے لگی اور ایک ہفتہ تک قاہرہ کے قریب اس طرح ٹھہرے رہے کہ قاہرہ کے پہاڑ دکھائی دیتے تھے مخالف لوگ طعنے دینے لگے کہ شیخ فرماتے ہیں کہ مجھکو (غیب سے) حج کا حکم کیا گیا ہے اور حالت یہ ہے کہ حج کا وقت قریب آگیا ہے اور ہم مخالف ہوا میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ بات شیخؒ کے دلی بے چینی کا باعث ہوئی مگر وہ ضبط کی قوت سے پی جاتے تھے۔ اتفاقاً شیخؒ دوپہر کو سو رہے تھے (قیلولہ فرمارہے تھے) کہ خدا نے اُن کو اس دعا کا الہام کیا شیخؒ نے نیند سے اٹھکر یہ دعا پڑھنی شروع کی۔ اور جہاز کے افسر کو

شانِ ظہورِ دعائے حزب البحر

(حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ شرح حزب البحر میں اس کے متعلق اس طرح تحریر فرماتے ہیں) ثقات نقل کردہ اند کہ شیخ ابوالحسن شاذلیؒ در قاہرہ بود۔ ایام حج نزدیک رسیدہ دراں حالت یاران خود را فرمود کہ از جانب غیب اشارہ رفتہ است بآنکہ امسال حج گذاریم مرکب طلب کنید یاراں ہر چند طلب کردند نیافتند الا مرکب پیرے نصرانی برہماں مرکب سوار شدند چوں بادبان برداشتند واز عمارت قاہرہ گذشتہ شد باد مخالف وزیدن گرفت یک جمعہ نزدیک قاہرہ بودیم کہ جبال قاہرہ در نظر می آمد توقف افتاد منکران زبان طعن کشادند کہ شیخ میگوید مرا اشارہ حج شدہ است حالانکہ وقت نزدیک رسید وما اینجا در باد مخالف افتادہ ایم این معنی سبب قلق خاطر شیخ شد لیکن بقوت رزانۃ آنرا فرومی خورد اتفاقاً شیخؒ در قیلولہ بود کہ باین دعا ملہم شد از خواب بیدار

بلا کر فرمایا کہ خدا کے بھروسے پر بادبان اٹھا دے
اُسنے جوابدیا کہ اگر ہم بادبان اُٹھا دینگے تو ہوا اُسی
وقت ہمارا سینہ پھیر دیگی اور ہم کو قاہرہ میں پہونچا دیگی
شیخؒ نے فرمایا کہ تو دل میں دھکڑ پکڑ مت کر ہم جو
کچھ کہتے ہیں اس پر عمل کر اور خدا کی عجیب مہربانی
دیکھ۔ جونہی بادبان اُٹھایا وہیں موافق ہوا
زور شور سے چلنے لگی۔ یہانتک کہ اُس رسّی
کو جس کے ساتھ جہاز کو میخ سے باندھ رکھا تھا
کھول نہ سکے (ناچار) اُسکو کاٹ دیا۔ اور بڑی
جلدی امن و امان اور سلامتی کیساتھ مبارک مقصد
پر پہونچگئے۔ بوڑھے عیسائی کے بیٹے مسلمان ہوگئے
اور وہ دل میں بہت غمگین ہوا رات کو اُس نے
خواب میں دیکھا کہ شیخؒ ایک بڑی جماعت کیساتھ
بہشت میں تشریف لیے جارہے ہیں اور اُس کے
لڑکے بھی شیخؒ کے ساتھ جارہے ہیں اس نے
اپنے بیٹوں کے پیچھے جانا چاہا مگر فرشتوں نے جھڑکا
کہ تو ان لوگوں کے دین والوں میں سے نہیں ہے
ان سے تیرا کیا مطلب صبح کے وقت خدا کی ہدایت
اس کی مددگار ہوئی اور اُس نے کلمہ توحید پڑھ لیا
اور سیج اس کا مرتبہ یہانتک پہونچ گیا کہ وہ بڑے
(باطنی) مقامات والا ہو گیا اور اسطرف کے لوگ
اس کی نزدیکی اور صحبت کے طالب ہونے لگے۔

شد و ایں دعا خواندن گرفت و رئیس
مرکب را طلب کرد و گفت علی برکۃ اللہ
بادبان بردار۔ گفت اگر برداریم ہمیں
ساعت باد بر روئے ما زند و ما را بقاہرہ
رساند شیخؒ گفت وسوسۂ بخاطر راہ مدہ
و ہرچہ می گویم بعمل آر و عجیب صنع الٰہی
تماشا کن بادبان برداشتن ہماں بود
و زیدن باد موافق بقوت تمام ہماں تا آنکہ
رسنے کہ کشتی را باں بمیخ بستہ بودند نتوانستند
کشاد آنرا بریدند و بسرعت ہرچہ تماتر
مصحوب عافیت و بستر و سلامت
بمقصد مبارک رسیدند پسران پیر
نصرانی مسلمان شدند و آں پیر نصرانی
آزردہ خاطر گشت شبانگاہ بخواب دید
کہ شیخ با جماعت عظیمہ بہشت میرود و
فرزندان او ہمراہ شیخؒ میروند خواست کہ در پیٔ
فرزندان خود رود ملائکہ زجر کردند کہ از اہل
دین ایشاں نیستی با ایشاں چہ کار داری
وقت صبح ہدایت الٰہی درکار او شد کلمۂ
اسلام خواند و رفتہ رفتہ کار بجائے رسید
کہ صاحب مقامات عالیہ گشت و اہل
آں ناحیہ باو تقرب میجستند۔ انتہی۔

بیان اجازت

جاننا چاہیے کہ وظائف کی اجازت حضرات مشائخ سے حاصل کرنا موجب برکت ہے وجہ یہ ہے کہ اجازت طلب کرنے سے اُن حضرات کو اجازت کے طالب کیساتھ خاص توجہ ہو جاتی ہے جس سے ظاہری نفع یہ ہے کہ حصول مطلوب کے لیے وہ دعا فرماتے ہیں اور باطنی برکت یعنی خدائے تعالےٰ کا نام لینے سے جو اثر قلب میں ہوتا ہو اُسطرف بھی وہ حضرات توجہ و دعا فرماتے ہیں اور اگر وظائف بغیر اجازت پڑھے جائیں خواہ بطریق دعا یا بطریق ذکر تو ثواب تو ہوتا ہے اور مقصود بھی بر آتا ہو اور اثر باطنی بھی ہوتا ہے مگر اثر باطنی میں کمی ہوتی ہے اور یہ امر تجربہ سے ثابت ہے اور دیگر ثمرات میں بھی کمی کا اندیشہ ہے لیکن تحصیل اجازت شرعاً واجب نہیں ہے خوب سمجھ لو۔ اور اس کے پڑھنے کی اجازت حضرت مرشدی و مطلوبی مولانا شاہ اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت قبلہ و کعبہ حاجی صاحب قدس سرہٗ نے مرحمت فرمائی ہے اور حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو ایک بزرگ سے جو حضرت مولانا شاہ ابو الحسن شاذلی قدس سرہٗ کی اولاد میں تھے اجازت حاصل ہے جس کا مفصل تذکرہ حضرت والا کے بعض رسائل میں ہو چکا ہے۔

طریق زکوٰۃ حزب البحر

ماہ صفر کی ۸، ۷، ۶ تاریخ روزے رکھے اور بطریق سنت تینوں روز معتکف رہے اور تین بار اسطرح کہ بعد مغرب ایکبار۔ اور بعد عشار ایک بار بعد نماز چاشت ایکبار، روزمرہ تین دن تک یعنی مذکورہ تاریخوں میں پڑھے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد (یعنی ۸ صفر کے بعد جو رات ہو اُس کی مغرب کے بعد)

چند مساکین کو اپنے ہمراہ کھانا کھلائے۔ پھر روزمرہ ایک بار پڑھا کرے اس کے لئے بعد مغرب کا وقت بہتر ہے آئندہ اختیار ہے جو وقت چاہے مقرر کرے لیکن روزمرہ ایک ہی وقت پڑھے ہاں کسی روز خاص وقت کوئی عذر ہو جاوے تو کسی دوسرے وقت پڑھ لے زکوٰۃ کے طور پر اس دعا کا پڑھنا ۸ صفر کی چاشت کے بعد ختم ہو جاویگا اور ۸ صفر کے بعد جو شب آئے گی جب سے شرعاً ۹ صفر شروع ہو گی اور اس شب کی مغرب کے بعد زکوٰۃ کی نیت سے حزب البحر پڑھنا شروع ہو گا۔ اعتکاف کے مسائل بہشتی گوہر و بہشتی زیور میں موجود ہیں اگر عورت پڑھنا چاہے وہ بھی اعتکاف کرے اس قاعدے سے جو بہشتی زیور میں مذکور ہے اور اس طریق میں نہ ترک حیوانات ہے نہ کسی اور طرح کا خطرہ ہے۔ سنت کے موافق سہل عمدہ طریقہ ہے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحبؒ فرماتے تھے کہ بڑا مطلوب رضائے الٰہی ہے اسے طلب کرے اور جہاں جہاں مقہوری اعداء کا تصور ہے شیطان کا خیال کرے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ اس دعا کے پڑھنے سے ذہنی سے اطمینان میسر ہوتا ہے (گو اس نیت سے بھی نہ پڑھے) اور جمعیت حاصل ہوتی ہے نقلہ عنہ مرشدی سلمہ اللہ القوی حضرت مرشدی نے فرمایا کہ ایام زکوٰۃ میں مطلوب فقط رضائے الٰہی رکھے اسکے بعد جو روزمرہ پڑھے اس میں جو خاص مطلوب ہو مثلاً وسعت رزق وغیرہ اس کا خیال رکھے۔ بندہ کہتا ہے کہ دعا میں متعدد مطالب بھی مستحسن ہیں۔ اس لئے رضائے الٰہی کو ہر مطلب کے ساتھ شامل رکھے اور اس طریق میں اعتصام اور اختتام بھی نہیں پڑھا جاتا اور وہ مؤلف حزب البحر سے منقول نہیں ہے اور کسی نے شامل کردیا ہے۔ واضح ہو کہ جس دنیا کے حاصل کرنیکی مذمت وارد ہوئی ہے اس قدر حصول دنیا اور کسی خلاف شرع کام کیلئے اس دعا کو نہ پڑھے اسلیئے کہ خلاف شرع کاموں کا طلب کرنا گناہ ہے مجھکو حضرت پیر و مرشد سے جو طریقہ اس دعا کے پڑھنے کا حاصل ہوا ہے وہ بہت توضیح سے تحریر کردیا گیا اب دعائے حزب البحر شروع ہوتی ہے۔ اسکے شروع سے پہلے اعوذ نہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا مہربان ہے

یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعِلْمُكَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ

اے برتر اے بزرگ اے بردبار اے دانا تو ہی میرا پروردگار ہے اور تیرا ہی علم مجھ کو کافی ہے پس اچھا

الرَّبُّ رَبِّیْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ

پروردگار میرا پروردگار ہے اور اچھا کافی میرا کافی ہے غالب کرتا ہے تو جسکو چاہے اور تو ہی

الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ فِی الْحَرَكَاتِ وَ

غالب اور رحم والا ہے سوال کرتے ہیں ہم تجھ سے حفاظت کا حرکات اور

السَّکَنَاتِ وَالْکَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ

سکنات اور بول چال (یعنی الفاظ) اور ارادوں اور خیالات میں جواز جنس گمان

وَالشُّکُوْكِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُّطَالَعَةِ

اور شک اور وہموں سے ہوں جو دلوں پر حجاب بنانے والے ہیں پوشیدہ باتوں پر

الْغُیُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا

اطلاع پانے سے کہ مومنین بیشک امتحان میں پڑ گئے ہیں اور ہلائے گئے ہیں سخت ہلایا جانا

اس جگہ یعنی شَدِیْدًا پڑھنے میں داہنی انگشت شہادت سے آسمان کیطرف اشارہ کرے

وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا

اور جبکہ کہتے تھے منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے کہ

وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ○ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا

ہمکو اللہ اور اسکے رسول نے نہیں وعدہ کیا تھا مگر دھوکے کا پس ہم کو ثابت قدم رکھ اور غلبہ دے

اس جگہ یعنی اُنْصُرْنَا پڑھنے میں مطلب کا دل میں خیال کرے

وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ
اور ہمارے کار آمد کر دے اس دریا کو جیسا کہ کار آمد کر دیا تھا دریا کو موسیٰ علیہ السلام

السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
کے لیے اور کار آمد کر دیا تھا آگ کو ابراہیم علیہ السلام کے لیے

وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
اور تابع کر دیا تھا پہاڑوں اور لوہے کو داؤد علیہ السلام کے لیے اور

سَخَّرْتَ الرِّيْحَ وَالشَّيٰطِيْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
حکم میں کر دیا تھا ہوا اور شیاطین اور جنوں کو سلیمان علیہ السلام کے لیے

وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِى الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْكِ
اور ہمارے کار آمد کر دے اپنے اس دریا کو جو زمین میں اور آسمان میں اور ملک

وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ
اور جہان میں ہو اور دنیا کے دریا کو اور آخرت کے دریا کو اور ہمارے کار آمد کر دے ہر چیز کو

يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ
اے وہ ذات کہ اسی کے قبضہ میں ہے ملکیت ہر چیز کی کہیعص کہیعص کہیعص

اس کلمہ کو تین بار لکھا گیا اسلیے کہ تین بار پڑھا جاتا ہے اسکے اوّل دفعہ پڑھنے

میں ہر حرف کیساتھ انگلیاں داہنے ہاتھ کی بند کرے اسطرح کہ اوّل حرف کیساتھ

چھنگلیا پھر دوسرے حرف کیساتھ چھنگلیا کے قریب کی انگشت تیسرے حرف کیساتھ بیچ کی انگلی

چوتھے کیساتھ انگلی شہادت کی پانچویں کیساتھ انگوٹھا بند کرے اور اسطرح بند رکھے پھر

دوسرے کہیعص کیساتھ اسی ترتیب کھولدے پھر تیسرے کہیعص کے ساتھ

بند کرے اُنْصُرْنَا یہاں پر یعنی اُنْصُرْنَا پڑھنے میں پہلی انگلی یعنی چھنگلیا کھولدے

ہماری مدد کر

فَإِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ وَافْتَحْ لَنَا — یہاں اسی طرح دوسری انگلی کھولدے

کیونکہ تو سب سے بہتر مدد کرنیوالا ہے اور ہم کو فتح دے

فَإِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا — یہاں تیسری انگلی کھولدے

کیونکہ تو سب سے بہتر فتح دینے والا ہے اور بخش ہم کو

فَإِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ وَارْحَمْنَا — یہاں چوتھی انگلی کھولدے

کیونکہ تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور رحم کر ہم پر

فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ وَارْزُقْنَا — یہاں پانچویں انگلی کھولے اور ترتیب

کیونکہ تو سب سے بہتر رحم کرنیوالا ہے اور ہم کو روزی دے

کھولنے کی وہی ہے جو بند کرنیکی ہے فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ وَاحْفَظْنَا

کیونکہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور ہماری حفاظت کر

فَإِنَّكَ خَيْرُ الْحٰفِظِيْنَ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

کیونکہ تو سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور ہم کو ہدایت کر اور ہم کو ظالموں کی قوم سے بچا

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ وَ

اور عنایت کر ہم کو اپنے پاس سے ایک اچھی ہوا جیسی کہ وہ تیرے علم میں ہے اور

انْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ

چلا اس کو ہم پر اپنی رحمت کے خزانوں میں سے اور لے چل ہم کو اسکے ذریعہ سے لے چلنا

الْكَرَامَةِ وَمَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا

عزت کا اور دین و دنیا اور آخرت کے امن چین کے ساتھ

وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا

کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ آسان کر ہمارے لیے

اُمُوْرَنَا یہاں پر یعنی اُمُوْرَنَا پڑھنے میں مطلب کا دل میں خیال رکھے

ہمارے تمام کام

مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ

دلوں اور بدنوں کے چین کے ساتھ اور سلامتی اور امن کے ساتھ

دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ صَاحِبَنَا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ

ہمارے دین اور دنیا میں اور رہ ہمارا ساتھی سفر میں اور ہمارے پیچھے

اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اس جگہ یعنی وُجُوْہِ پر پڑھنے ہیں

محافظ ہمارے گھر بار میں اور بگاڑ دے منھ

بہ تصور اعداء داہنے ہاتھ کی مٹھی باندھ کر نیچے کو اشارہ کرے اور کھولدے

اَعْدَآئِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ہمارے دشمنوں کے اور ان کو مسخ کردے ان کی جگہ پر کہ نہ طاقت رکھیں وہ

الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْٓءَ اِلَيْنَا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى

ہم پر گذر کی اور نہ ہماری طرف آنے کی (جیسا کہ تونے فرمایا ہے) کہ اگر چاہیں ہم تو ان کی

اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ط وَلَوْ نَشَآءُ

آنکھوں کو بٹ کردیں کہ وہ راستہ کی طرف دوڑتے پھریں پھر کہاں دیکھ سکتے ہیں اور اگر چاہیں

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ

تو مسخ کردیں انکو انکی جگہ پر پھر نہ طاقت رکھیں وہ وہاں سے چلے جانے کی اور

لَا يَرْجِعُوْنَ ط يٰسٓ ج وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ لا اِنَّكَ لَمِنَ

نہ لوٹ سکیں یٰس قسم ہے قرآن محکم کی بیشک آپ

الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ
پیغمبروں میں سے ہیں سیدھے راستہ پر (یہ قرآن) اتارا ہوا ہے (خدائے) غالب اور

الرَّحِيْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ
رحیم کا تاکہ ڈرا ئیں آپ اس قوم کو کہ ان کی پہلی نسلیں نہیں ڈرائی گئیں سو وہ بے

غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
وہ غافل رہیں بیٹھی ہو چکی ہے (خدائے تعالیٰ کی) بات ان میں بہتوں پر پھر بھی

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى
ایمان نہیں لاتے ہم نے ڈال دیے ہیں ان کی گردنوں میں طوق کہ وہ ٹھوڑیوں

الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
تک ہیں بس ان کے سر اولل گئے ہیں اور قائم کردی ہے ہم نے سامنے انکے ایک

سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝
دیوار اور پیچھے ان کے ایک دیوار کہ اس سے ان کو آڑ میں کردیا پس وہ دیکھ نہیں سکتے

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
بگڑ جائیں منہ بگڑ جائیں منہ بگڑ جائیں منہ

یہ کلمہ تین بار لکھا گیا ہر بار میں یہاں دل میں اپنے دشمنوں کا خیال رکھے کہ تباہ ہو جائیں

اور اُلٹا ہاتھ زمین پر مارے ہر بار میں وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ
(جیسا قیامت کے بارے میں ہے) اور جھک جائیں گے منہ (خدائے) حی قیوم کے سامنے

وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ طٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ
اور خسارہ میں پڑا وہ جس نے گناہ کا بار اٹھایا طٰس طٰسم حمعسق

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝
ملایا دو دریاؤں کو ایک ساتھ بہتے ہیں اور بیچ میں انکے ایک پردہ ہے کہ اپنی حد سے تجاوز نہیں کر سکتے

ﻟﮯ قرار از فعل امام شاذلی قدس سرہ ایضاً ۱۲ منہ

حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ	یہ کلمہ سات بار پڑھا
حٰم حٰم حٰم حٰم حٰم حٰم حٰم	

جاتا ہے اسلیے سات جگہ لکھا گیا پہلی بار پڑھ کر داہنی طرف پھونک مارے

اور دوسری بار پڑھکر بائیں طرف اور تیسری بار پڑھ کر سامنے اور چوتھی بار پڑھ کر

پیچھے اور پانچویں بار پڑھ کر اوپر اور چھٹی بار پڑھ کر نیچے اور ساتویں بار پڑھکر

دونوں ہاتھ پر اندر کی طرف دم کر کے تمام بدن پر ملے حٰمٓ اُمِرَ الْاَمْرُ وَ

گرم ہوا کام اور

جَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ

آگئی مدد پس وہ ہم پر فتح نہیں پا سکتے حٰم اس کتاب کا اتارنا

مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ

اللہ کی طرف سے ہے جو غالب ہے اور دانا ہے گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنیوالا

شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ

سخت عذاب والا بڑے اختیار والا کوئی معبود نہیں سوا اسکے اسی کی

الْمَصِيْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ سَقْفُنَا

طرف لوٹنا ہے بسم اللہ ہمارا دروازہ ہے تبارک الذی ہماری چاردیواری ہے یٰسٓ ہماری چھت ہے

یہاں داہنے ہاتھ کی انگلیاں بند کرے چھنگلیا سے شروع کرے انگوٹھے	كٓهٰيٰعٓصٓ
	کہیعص

پر ختم کرے اول حرف پڑھنے میں چھنگلیا بند کرے۔ دوسرے پر اسکے پاس والی

تیسرے پر درمیانی چوتھے پر انگشت شہادت۔ پانچویں پر انگوٹھا ہر حرف

کے پڑھنے کے ساتھ ہی انگلی بند کرے کِفَایَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ

ہم کو کافی ہے تعسق

یہاں انگلیاں کھولے ہر حرف کے ساتھ اسی ترتیب سے کہ جس طرح بند کی تھیں۔

حِمَایَتُنَا فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ سِتْرُ الْعَرْشِ[۱]

ہماری پناہ ہے۔ بس اللہ تجھ کو ان کے مقابلے میں کافی ہو جاوے گا اور وہ سنتا جانتا ہے عرش کا پردہ

مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا وَعَیْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَیْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ

ہمارے اوپر چھوٹا ہوا ہے اور حق تعالیٰ کی نظر ہماری طرف متوجہ ہے خدا تعالیٰ کی مدد سے

لَا یُقْدَرُ عَلَیْنَا ۝ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا

کوئی ہم پر قابو نہ پاوے گا عرش کا پردہ ہمارے اوپر چھوٹا ہوا ہے

وَعَیْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَیْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یُقْدَرُ عَلَیْنَا ۝

اور حق تعالیٰ کی نظر ہماری طرف متوجہ ہے خدا تعالیٰ کی مدد سے کوئی ہم پر قابو نہ پاویگا

سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا وَعَیْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَیْنَا

عرش کا پردہ ہمارے اوپر چھوٹا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کی نظر ہماری طرف متوجہ ہے

بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یُقْدَرُ عَلَیْنَا ۝ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا

حق تعالیٰ کی مدد سے کوئی ہم پر قابو نہ پاویگا عرش کا پردہ ہمارے اوپر چھوٹا ہوا ہے

وَعَیْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَیْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یُقْدَرُ عَلَیْنَا ۝

اور حق تعالیٰ کی نظر ہماری طرف متوجہ ہے حق تعالیٰ کی مدد سے کوئی ہم پر قابو نہ پاوے گا

سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا وَعَیْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَیْنَا

عرش کا پردہ ہمارے اوپر چھوٹا ہوا اور حق تعالیٰ کی نظر ہماری طرف متوجہ ہے

[۱] سِتْرُ الْعَرْشِ سے لَا یُقْدَرُ عَلَیْنَا تک سات بار پڑھا جاتا ہے۔ اسلیے سات جگہ سہولت کے لیے لکھدیا ۱۲ منہ

يَجُوْلُ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا ۞ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا

حق تعالیٰ کی مدد سے کوئی ہم پر قابو نہ پائیگا　عرش کا پردہ ہمارے اوپر چھوٹا ہوا ہے

وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا ۞

اور حق تعالیٰ کی نظر ہماری طرف متوجہ ہے　حق تعالیٰ کی مدد سے کوئی ہم پر قابو نہ پا سکے گا۔

سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ

عرش کا پردہ ہمارے اوپر چھوٹا ہوا ہے　اور حق تعالیٰ کی نظر

اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا ۞ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

ہماری طرف متوجہ ہے　حق تعالیٰ کی مدد سے کوئی ہم پر قابو نہ پائیگا　اور اللہ ان کو ہر طرف سے

مُّحِيْطٌ ۞ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۞ فَاللّٰهُ

گھیرے ہوئے ہے　بلکہ یہ کتاب قرآن مجید ہے　لوح محفوظ میں　پس اللہ ہی

خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ فَاللّٰهُ خَيْرٌ

اچھا نگہبان ہے　اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے　پس اللہ ہی اچھا

حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ فَاللّٰهُ خَيْرٌ

نگہبان ہے　اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے　پس اللہ ہی اچھا

حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ

نگہبان ہے　اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے　بیشک میرا مددگار　اللہ ہے　جس نے

نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۞ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ

اُتاری　کتاب اور وہی　مددگار ہوتا ہے نیکوں کا　بیشک میرا مددگار اللہ ہے

الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۞ اِنَّ وَلِيِّۦَ

جس نے اُتاری کتاب　اور وہی مددگار ہوتا ہے نیکوں کا　بیشک میرا مددگار

اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۞

اللہ ہے جس نے اُتاری　کتاب　اور وہی　مددگار ہوتا ہے نیکوں کا

ل یہ آیت فَاللّٰهُ سے اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ تک تین بار پڑھی جاتی ہے اس لیے تین جگہ لکھدی گئی ۱۲ منہ

۲ یہ آیت بھی تین بار پڑھی جاتی ہے اس لیے تین جگہ لکھدی گئی ہے ۱۲ منہ

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ

کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُسکے اُسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ پروردگار

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ

ہے عرش عظیم کا۔ کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے اُسی پر بھروسہ کیا میں نے

تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط

اور وہ پروردگار ہے عرش عظیم کا کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُسکے

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

اُسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ پروردگار ہے عرش عظیم کا۔ کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے

ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ

اُسکے اُسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ پروردگار ہے عرش عظیم کا کافی ہے مجھ کو اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُسکے اُسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ پروردگار ہے عرش عظیم کا

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُسکے اُسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ پروردگار

الْعَظِیْمِ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ

ہے عرش عظیم کا۔ کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اسکے۔ اُسی پر بھروسہ کیا میں نے اور

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ

وہ پروردگار ہے عرش عظیم کا۔ اس خدا کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ

زمین میں نہ آسمان میں اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ اُس خدا کے نام سے جس

الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی

کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی زمین میں نہ آسمان میں

السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ
آسمان میں اور وہی سننے والا جاننے والا ہے اُس خدا کے نام سے جس کے نام کے ساتھ

اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيعُ
کوئی چیز نقصان نہیں پہونچاتی زمین میں نہ آسمان میں اور وہی سننے والا

الْعَلِيمُ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
جاننے والا ہے اور نہیں ہے قوت اور نہ طاقت مگر ساتھ اللہ برتر و بزرگ کے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ وَلَا حَوْلَ
اور نہیں ہے قوت اور نہ طاقت مگر ساتھ اللہ برتر و بزرگ کے اور نہیں ہے

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
قوت اور نہ طاقت مگر ساتھ اللہ برتر و بزرگ کے اور رحمت کاملہ نازل فرمائے

خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○
حق تعالےٰ اپنی بہترین مخلوق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپکی آل و اصحاب سب پر

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔
اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین

ف یہ دعا تین بار پڑھی جاتی ہے اسلئے تین جگہ لکھدی گئی ۱۲ منہ

تصدیق

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر نے اس نسخہ حزب البحر کو متناً وحاشیۃً وتمہیداً وفائدۃً سب حرفاً حرفاً دیکھا - یہ اُسی کے مطابق ہے جو مجھ کو حضرت مُرشدی علیہ الرحمۃ سے اجازت ملی ہے۔ اس ترتیب خاص سے شائقین کو بہت سہولت ہوگئی۔ ناظرین منتفع ہوکر ہم سب کے لئے بھی دُعا کریں والسلام - اشرف علی عفی عنہ -

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء رواہ البیہقی

چوں حدیث دال ست بمنطوقہ بر محبوبیت الحاح اندیشاں، و بمفہومہ بر مقبولیت دُعائے ایشاں، و مشاہدہ بر بودن عشاق اکمل ایں دل ریشاں، و تاریخ بر بودن عارف رومی از اعاظم عشق کیشاں و مجموعۂ دلائل بر استجابت ابیات دعائے مثنوی معنوی بنا بر غلبہ ایں نوع ابیات را کہ ملقب ست بہ

ہفت احزاب

دُعائے مثنوی

آنکہ خود فرمودہ زوے مولوی

آں دُعائے بیخوداں خود دیگرست — آں دُعا زو نیست گفت داورست

آں دُعا حق میکند چوں او فناست — آں دُعا و آں اجابت از خداست

آں دُعائے شیخ نے چوں ہر دُعاست — فانی ست و گفت او گفت خداست

چوں خدا از خود سوال و کد کند — پس دُعائے خویشتن چوں رد کند

حضرت حکیم الامت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ بطور تتمہ نظم مناجات مقبول جمع کنانیدہ احقر محمد سراج الحق مچھلی شہری

در مطبع اسرار کریمی طبع گردانید

منازلِ سبعۂ ابیاتِ مثنوی معنوی

منزل اوّل روزِ شنبہ

اے کمینہ بخششت ملکِ جہاں	۱	من چہ گویم چوں تو میدانی نہاں
حالِ ما و ایں خلائق سر بسر	۲	پیش لطفِ عام تو باشد ہدر
اے ہمیشہ حاجتِ ما را پناہ	۳	بارِ دیگر ما غلط کردیم راہ
لیک گفتی گرچہ میدانم سرت	۴	زود ہم پیدا کنش بر ظاہرت
صد ہزاراں دام و دانہ ست اے خدا	۵	ما چو مرغانِ حریصِ بے نوا
دم بدم پابستۂ دامِ نوایم	۶	ہر یکے گر باز و سیمرغے شویم
می رہانی ہر دمے ما را و باز	۷	سوئے دامے می رویم اے بے نیاز
ما دریں انبارِ گندم مے کنیم	۸	گندمِ جمع آمدہ گم مے کنیم
می نیندیشیم ما جمعِ و ہوش	۹	کیں خلل در گندم است از مکرِ موش
موش تا انبارِ ما حفرہ زدہ است	۱۰	وز فنش انبارِ ما خالی شدہ است
چوں عنایاتت شود با ما مقیم	۱۱	کے بود بیمے ازاں دزدِ لئیم
گر ہزاراں دام باشد ہر قدم	۱۲	چوں تو با مائی نباشد ہیچ غم
نالہ کردم کاے تو علام الغیوب	۱۳	زیرِ سنگِ مکرِ بد ما را مکوب
یا کریم العفو ستار العیوب	۱۴	انتقام از ما مکش اندر ذنوب
آنچہ در کون ست ز اشیا آنچہ ہست	۱۵	وانما جاں را بہر حالت کہ ہست
گر سگے کردیم اے شیر آفریں	۱۶	شیر را مگمار بر ما زیں کمیں
آبِ خوش را صورتِ آتش مدہ	۱۷	اندر آتش صورتِ آبی منہ

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
از شرابِ قہر چوں مستی دہی	١٨	نیستہا را صورتِ ہستی دہی
تو بزن یا ربّنا آبِ طہور	١٩	تا شود ایں نارِ عالم جملہ نور
کوہ و دریا جملہ در فرمانِ تست	٢٠	آب و آتش ای خداوند آنِ تست
گر تو خواہی آتش آبِ خوش شود	٢١	ور نہ خواہی آب ہم آتش شود
بے طلب تو ایں طلب ماں دادۂ	٢٢	گنجِ احساں بر ہمہ بکشادۂ
بے شمار و عد عطا بنہادۂ	٢٣	بابِ رحمت بر ہمہ بکشادۂ
با طلب چوں ندہی اے حیّ وَدود	٢٤	کز تو آمد جملگی جود و وجود
در عدم کے بود مارا خود طلب	٢٥	بے سبب کردی عطاہائے عجب
جان و ناں دادی و عمرِ جاوداں	٢٦	سائرِ نعمت کہ ناید در بیاں
ایں طلب در ما ہم از ایجادِ تست	٢٧	رستن از بیداد یا رب دادِ تست
بے طلب ہم میدہی گنجِ نہاں	٢٨	رائگاں بخشیدۂ جانِ جہاں
هٰكذا انعم الٰی دارِ السّلام	٢٩	بالنّبیِ المصطفٰی خیرِ الانام
اے خدا اے قادرِ بے چون و چند	٣٠	از تو پیدا شد چنیں قصرِ بلند
بے کمی بیشی و بے چندی و چوں	٣١	واقفی بر حال بیرون و دروں
اے خدا اے فضلِ تو حاجت روا	٣٢	با تو یادِ ہیچ کس نبود روا
ایں قدر ارشادِ تو بخشیدۂ	٣٣	تا بدیں بس عیب ما پوشیدۂ
قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش	٣٤	متصل گرداں بدریاہائے خویش
قطرۂ علمست اندر جانِ من	٣٥	وارہانش از ہوا وز خاکِ تن
پیش ازاں کایں خاکہا خسفش کند	٣٦	پیش ازاں کایں بادہا نسفش کند
گرچہ چوں نسفش کند تو قادری	٣٧	کش از ایشاں واستانی واخری
قطرۂ کو در ہوا شد یا کہ ریخت	٣٨	از خزینہ قدرتِ تو کے گریخت
گر در آید در عدم یا صد عدم	٣٩	چوں بخوانیش او کند از سر قدم
صد ہزاراں ضد ضد را میکشد	٤٠	بازشاں فضلِ تو بیروں میکشد

از عدم ما سوئے ہستی ہر زماں	۴۱	ہست یا رب کارواں در کارواں
خاصہ ہر شب جملہ افکار و عقول	۴۲	نیست گردد غرق در بحر نغول
باز وقت صبح چون اللّٰہیاں	۴۳	برزنند از بحر سر چوں ماہیاں

ص ۴۹ س ۱۲

(۱) اے خدا جس کی ادنیٰ بخشش یہ ہے کہ دنیا کی سلطنت دیدیتا ہے۔ میں دلی آرزو کیا لکھوں جب تو سب پوشیدہ باتیں خود ہی جانتا ہے (۲) ہمارا اور ساری مخلوق کا حال آپ کے لطف عام کے سامنے ظاہر ہے (۳) اے حاجتوں میں ہمیشہ پناہ دینے والے۔ ہم تو پھر راستہ سے بھٹک گئے (۴) تیرا حکم ہے کہ اگرچہ میں تیرا راز جانتا ہوں لیکن پھر بھی تو اپنے حال سے اسے ظاہر کر اور مانگ (۵) اے خدا یہاں لاکھوں لالچ اور پھنسا وُ ہیں اور ہم لالچی اور بے سر و سامان چڑیوں کی طرح ہیں (۶) ہم چاہے کتنے ہی باز اور سیمرغ کی طرح بڑے بن جائیں مگر ہر دم ہم نت نئے جال میں پھنسے ہی رہتے ہیں (۷) تو تو ہر دم ہم کو جال سے چھڑاتا ہی رہتا ہے مگر اے بے نیاز ہم ہیں کہ پھر کسی نہ کسی جال کی طرف چل پڑتے ہیں (۸) ہم یہاں گیہوں (نیکی) کا ذخیرہ اکٹھا کر رہے ہیں مگر ہوتا یہ ہے کہ جمع کئے ہوئے گیہوں کو پھر کھو بھی بیٹھتے ہیں (۹) ہم جاہل و وحشی ہیں اسے سمجھ نہیں سکتے کہ یہ گیہوں کی کمی اس چوہے (نفس) کی شرارت سے ہو رہی ہے (۱۰) جب سے اس چوہے نے ہمارے ذخیرہ میں سوراخ کرلیا ہے اس وقت سے ہمارا ذخیرہ اسی کی شرارت سے خالی ہوتا جا رہا ہے (۱۱) جب آپ کی مہربانیاں ہمارے ساتھ رہیں گی تو اس کمینے چور (نفس یا شیطان) سے پھر کچھ ڈر نہ رہے گا (۱۲) چاہے ہر قدم پر ہزاروں جال ہوں مگر جب آپ ہمارے ساتھ ہیں تو کچھ غم و فکر نہیں (۱۳) میں نے رو گڑگڑا کر دعا کی اور کرتا ہوں کہ اے چھپی باتوں کے جاننے والے۔ ہم کو بُری تدبیروں کے پتھر سے نہ مار (۱۴) اے مہربانی سے معاف کرنے والے۔ عیب چھپانے والے۔ ہم سے گناہوں کا بدلہ نہ لے (۱۵) دنیا میں جو کچھ اور جتنی چیزیں ہیں میری روح کو اسی طرح دکھا جیسی وہ دراصل ہیں (۱۶) اے شیر پیدا کرنے والے۔ اگر ہم نے کتّوں کے سے کام کئے تو اس گھات (وجہ) سے ہم پر شیر (ظالم) کو مسلط نہ کر دیجئے (۱۷) پانی (خیر) کو آپ مجھے پانی ہی دکھائیے۔ آگ (شر) بنا کر نہ دکھائیے

اور آگ (شر) کو پانی (خیر) کی شکل نہ دیجئے (۱۸) اگر تو اپنے غصہ کی شراب کا نشہ کسی پر ڈال دیگا
تب وہ غیر موجود کو بھی موجود سمجھنے لگے گا (۱۹) اے رب! اُس آبِ طہور کا ایک چھینٹا ڈال دیجئے
تاکہ عالم کی یہ ساری آگ نور ہی نور بن جائے (۲۰) اے خدا پہاڑ، سمندر سب آپ کے حکم کے
تابع ہیں اور پانی اور آگ بھی تیری ملک ہیں (۲۱) اگر تو چاہے تو آگ (شر) عمدہ پانی (خیر)
بن (کر نظر آ) سکتی ہے اور اگر آپ نہ چاہیں تو پانی (خیر) آگ (شر) بن سکتی ہے (۲۲)
تو نے جب ہمیں بے مانگے یہ تڑپ بخشی اور ہم پر احسان کا خزانہ کھول دیا ہے (۲۳) جب تو نے
بے حد و بے شمار عطائیں رکھی ہیں اور سبھوں پر رحمت کے دروازے کھول دئے ہیں (۲۴)
تو اے خدائے حیّ و مہربان پھر بھلا مانگنے پر تو کیوں نہ دے گا۔ یہ سارے وجود اور سارے
احسانات تجھی سے نکلے ہیں (۲۵) عدم میں ہم کو طلب نہ تھی تو نے بغیر کسی سبب کے عجیب عجیب
انعامات دئے (۲۶) تو نے روزی۔ جان اور ہمیشہ کی زندگی دی اور وہ نعمتیں دیں جن کا
بیان نہیں ہو سکتا (۲۷) ہمارے اندر یہ طلب بھی تیری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور اے رب
نفس کا معاصی سے بچا رہنا تیری ہی بخشش تو ہے (۲۸) تو بے مانگے باطنی دولت دیتا ہے
اور یہ جان کیجبر ابر بیاری چیز (باطنی دولت) تو نے مفت میں بخشی ہے (۲۹) اسی طرح واسطہ محمد
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جب تک جنت میں نہ پہنچ جائیں یہ نعمت برابر دئے جائے (۳۰)
اے قادر مطلق خدا یہ بلند محل (آسمان) تیری ہی قدرت سے بنا (۳۱) کمی بیشی کم اور کیف کی
گنجائش تیرے اندر نہیں تو ظاہر و باطن کا حال جانتا ہی ہے (۳۲) اے خدا اے وہ کہ سب کی حاجت
تیرا فضل پورا کرتا ہے تیرے ساتھ کسی کی یاد جائز نہیں (۳۳) تو نے اس قدر رہنمائیاں کی ہیں
کہ ان سے ہمارے بہت سے عیوب ڈھانک دئے ہیں (۳۴) ذرا سا علم جو تو نے پہلے سے
دیا ہے اُسے اپنے علوم کے دریا سے جوڑ دے (۳۵) میری جان میں علم کا قطرہ ہے اسے جسم
کی خاک سے اور ہوائے نفس سے چھڑا دے (۳۶) قبل اس کے کہ زمین اُسے دھنسا دے
اور قبل اس کے کہ یہ ہوائیں اُسے اُڑا کر بکھیر دیں (۳۷) اگرچہ تجھے قدرت ہے کہ جب یہ ہوائیں
اُسے اُڑا دیں تو تو اسے اُن سے واپس لے لے (۳۸) جو قطرہ ہوا میں گیا یا بکھر گیا تیری

قدرت کے خزانہ سے کہاں نکل بھاگ سکتا ہے (۳۹) اگر وہ ایک عدم یا سو عدم میں بھی پہنچ جائے تب بھی جب تو اُسے بُلائیگا تو اُسے سر کے بل چل کر آنا پڑا (۴۰) لاکھوں ضدیں اپنے ضد کو کھینچ رہی ہیں مگر پھر تیرا فضل اُن کو اُن سے باہر کھینچ لاتا ہے (۴۱) اے رب ہر دم عدم سے وجود کی طرف ہزارہا قافلے چلے آرہے ہیں (۴۲) خصوصاً تمام فکریں اور عقلیں رات ہونے پر بے ہمی کے سمندر میں ڈوب کر ختم ہو جاتی ہیں مگر (۴۳) پھر صبح کے وقت صوفیوں کی طرح سر ابھارتی ہیں جیسے سمندر سے مچھلی۔

منزل دوم بروز یکشنبہ

اے خدائے باعطا و باوفا	۱	رحم کن بر عمر رفتہ بر جفا
دادۂ عمرے کہ ہر روزے ازاں	۲	کس نداند قیمت آں در جہاں
خرج کردم عمر خود را دمبدم	۳	در دمیدم جملہ را در زیر و بم
اے خدا فریاد ازیں فریاد خواہ	۴	داد خواہم نے ز کس زیں داد خواہ
دادِ خود چوں من ندادم در جہاں	۵	عمر شد ہفتاد سال از من جہاں
دادِ خود از کس نیابم جز مگر	۶	زانکہ ہست از من بمن نزدیک تر
ایں چہ غُل ست اے خدا بر گردنم	۷	ورنہ غُل باشد کہ گوید من منم؟
زانکہ خاصاں را تو مہر و کردۂ	۸	ماہِ جانم را سیہ رو کردۂ
خواجہ تاشانیم امّا تیشہ ات	۹	مے شگافد شاخ را در بیشہ ات
باز شاخے را موصّل مے کنی	۱۰	شاخِ دیگر را معطّل مے کنی
شاخ را بر تیشہ دستی ہست نے	۱۱	ہیچ شاخ از دستِ تیشہ رست نے
حقِ آں قدرت کہ آں تیشہ تراست	۱۲	از کرم کن ایں کژیہا را تو راست
اے خداوند ایں خم و کوزِ مرا	۱۳	در پذیر از فضلِ اللہ اشتریٰ
اے خدا بنما تو جاں را آں مقام	۱۴	کاندر و بے حرف می روید کلام
تا کہ سازد جان پاک از سر قدم	۱۵	سوئے عرصہ دور پہنائے عدم
اے محبِ عفو از ما عفو کن	۱۶	اے طبیب رنج ناصورِ کہن

پردہ اے ستار از ما وا مگیر	۱۷	باش اندر امتحاں ما را مجیر
		ص ۸۲ س ۱۳
یارب ایں جرأت ز بندہ عفو کن	۱۸	توبہ کردم من نگیرم زیں سخن
یَا غِیَاثَ المُسْتَغِیثِینَ اهْدِنَا	۱۹	لَا افْتِخَارَ بِالعُلُومِ وَالغِنَا
لَا تُزِغْ قَلبًا هَدَیتَ بِالکَرَمْ	۲۰	وَاصْرِفِ السُّوْءَ الَّذِی خَطَّ القَلَمْ
بگذراں از جانِ ما سوءَ القضا	۲۱	وا مبر ما را ز اخوانِ الصفا
تلخ تر از فرقتِ تو ہیچ نیست	۲۲	بے پناہت غیر پیچا پیچ نیست
رختِ ما ہم رختِ ما را راہزن	۲۳	جسمِ ما مر جانِ ما را جامہ کن
دستِ ما چوں پائے ما را میخورد	۲۴	بے امانِ تو کسے جاں کے برد
ور برد جاں زیں خطرہائے عظیم	۲۵	بردہ باشد مایۂ ادبار و بیم
زانکہ چوں جاں وا رسد جاناں نبود	۲۶	تا ابد با خویش کور است و کبود
چوں تو ندہی راہ جاں خود بردہ گیر	۲۷	جاں کہ بے تو زندہ باشد مردہ گیر
گر تو طعنہ میزنی بر بندگاں	۲۸	مر ترا آں میرسد اے کامراں
ور تو ماہ و مہر را گوئی خفا	۲۹	ور تو قدِ سرو را گوئی دوتا
ور تو چرخ و عرش را گوئی حقیر	۳۰	ور تو کان و بحر را گوئی فقیر
آں بہ نسبت با کمالِ تو رواست		ملک و اقبال و غناہا مر تراست
کہ تو پاکی از خطر و ز نیستی	۳۲	نیستاں را موجد و مغنی استی
ما چو مصنوعیم و صانع نیستم	۳۳	جز زبون و جز کہ قانع نیستم
ما ہمہ نفسی و نفسی مے زنیم	۳۴	گر نخواہی ما ہمہ اہرمنیم
زاں ز اہرمن رہیدستیم ما	۳۵	کہ خریدی جانِ ما را از عمیٰ
تو عصا کش ہر کرا کہ زندگی ست	۳۶	بے عصا و بے عصا کش کور چیست
غیر تو ہر چہ خوش ست و ناخوش ست	۳۷	آدمی سوز ست و عینِ آتش ست
ہر کرا آتش پناہ و پشت شد	۳۸	ہم مجوسی گشت و ہم زردشت شد
کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ	۳۹	اِنَّ فَضْلَ اللهِ غَیْمٌ هَاطِلٌ

ص ۹۶ س ۱۲

اے خدائے پاک بے انباز و یار ۴۰ دستگیر و جرم ما را درگزار

یاد دہ ما را سخن ہائے رفیق ۴۱ کہ ترا رحم آورد آں اے رفیق

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو ۴۲ ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن ۴۳ مُصلحی تو اے تو سلطانِ سخن

کیمیا داری کہ تبدیلش کنی ۴۴ گرچہ جوئے خوں بود نیلش کنی

ایں چنیں میناگریہا کارِ تُست ۴۵ ایں چنیں اکسیرہا زا سرارِ تُست

مص ۵، ص ۱۷

(۱) اے خدا اے عطا و وفا والے اس زندگی پر رحم کر جو گناہ میں گزری (۲) تو نے ایسی عمر دی ہے جس کے ایک دن کی قیمت بھی دنیا میں کوئی نہیں جان سکتا (۳) میں نے اپنی زندگی اس میں خرچ کر دی کہ ساری عمر لہو و لعب میں پھونک ڈالی (۴) اے خدا اس مانگنے والے ہی کی فریاد تجھ سے کرتا ہوں کسی اور کی نہیں اسی دادخواہی کرنے والے خود اپنے نفس کے ظلم کی تجھ سے دادخواہی کرتا ہوں (۵) دنیا میں میں نے جو خود اپنے ساتھ انصاف نہیں کیا تو اس حال میں میری عمر کے ستر برس اڑ کر گزر گئے (۶) میں اپنی داد کسی سے نہ پا سکوں گا بجز اس کے جو مجھ سے بمقابلہ میرے بھی نزدیک ہے (۷) اے خدا میری گردن میں یہ کیا طوق ہے اور اگر یہ طوق نہیں ہے تو پھر یوں کہہ رہا ہے کہ میں ہوں (۸) وہ طوق یہ کہ موسیٰ (خاص لوگوں) کو تو نے چاند جیسا بنایا ہے اور میری جان کے چاند کو تو نے ہی سیاہ کر دیا ہے (۹) ہیں تو ہم دونوں ایک ہی مالک کے (تیرے) غلام۔ مگر تیری کلہاڑی اپنے جنگل سے شاخیں کاٹتی رہتی (اور نئی جانوں کو عدم سے پیدا کرتی رہتی) ہے (۱۰) اس کے بعد تو ایک شاخ کو تو اپنے سے ملا لیتا ہے اور دوسری کو بیکار بنا دیتا ہے (تیری تکوینی مشیت ایک کو مقبول ایک کو مردود بنا دیتی ہے) (۱۱) شاخ کا کچھ قابو کلہاڑی پر تو چلتا ہے نہیں اور کوئی شاخ کلہاڑی کے ہاتھوں بچتی بھی نہیں (۱۲) تجھے واسطہ اپنی اس قدرت کا جو کلہاڑی کی شکل میں ہے کہ تو اپنے کرم سے میرے اس ٹیڑھے پن کو سیدھا کر دے (۱۳) اے خدا تو میرے اس ٹیڑھ اور کو بڑ (بری طبیعت) کو قبول کر اس مہربانی

سے جو تو نے اپنے کلام ان اللہ اشتریٰ میں ظاہر کی ہے (یعنی قرآن میں جو آیا ہے کہ اس میں کچھ شک نہ کرنا کہ خدا نے مسلمانوں کے جان و مال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے" تو جب تو نے ہر مسلمان کی جان و مال کو خریدا ہے تو میں بھی مسلمان ہوں میری جان بھی خرید لے اور میرے دُبلے پن اور ٹیڑھے پن کا خیال نہ کر) (۱۴) اے خدا تو میری جان کو وہ مقام دکھا دے جہاں تلفظ کے بغیر کلام پیدا ہونے لگتا ہے (۱۵) تاکہ یہ پاک جان سر کے بل عدم کے وسیع میدان سے حق کے میدان میں چل نکلے (۱۶) اے معافی کو پسند کرنے والے اے پُرانے ناسور کی تکلیف کا علاج کرنے والے ہمارے قصور معاف فرما (۱۷) اے ستار ہم سے اپنا پردہ ہٹا نہ لیجئے اور امتحان (حشر) میں ہمیں پناہ دیجئے (۱۸) اے خدا اس غلام کی یہ دلیری معاف کر جس نے اب توبہ کر لی ہے اب مجھے اس قصور میں نہ پکڑ (۱۹) اے فریادوں کے فریادرس ہمیں سیدھی راہ چلائیے۔ علم یا مال کوئی فخر کی چیزیں نہیں (۲۰) جس دل کو تو نے کرم سے سیدھی راہ دکھائی ہے اسے ٹیڑھا نہ ہونے دے اور اس بُری قسمت کو بھی بدل دے جسے تیرا قلم تقدیر میں لکھ چکا ہے (۲۱) ہماری جان سے بری تقدیر اور برا حکم پھیر دیجئے اور ہمیں صلحا اور صوفیہ کی جماعت سے کاٹ نہ دیجئے (۲۲) (کیونکہ) تیرے فراق سے زیادہ تلخ کوئی چیز نہیں اور تیری پناہ کے سوا ہر جگہ پیچ اور اُلجھن ہی ہے (۲۳) ہمارا سامان خود ہمارے سامان کا ڈاکو ہے اور ہمارا جسم خود ہماری جان کا کپڑا چھین کر اسے ننگا کر دینا چاہتا ہے یعنی ہماری خواہشات ہماری دولت باطنی کی دشمن ہے (۲۴) جب خود ہمارے ہاتھ (اور طاقت) ہمارے پیر کو ختم کر (کے سلوک کو روک) دینا چاہتے ہیں تو پھر آپ کی امان کے بغیر کوئی کس طرح جان بچا سکتا ہے (۲۵) اور اگر ان بڑے خطروں سے بالفرض جان بچا بھی لے تو ادبار اور خوف کی مصیبت پیچھا نہ چھوڑے گی (۲۶) کیونکہ جب تک محبوب حقیقی سے واصل نہیں ہو جاتی اس وقت تک چاہے ابد تک زندہ ہے اپنی ذات کی دشمن ہی بنی رہے گی (۲۷) جب آپ اسے راستہ نہ دیں گے تو جان کو گیا ہی سمجھ لیجئے کیونکہ جان جو بغیر آپ کے ہو اسے مردہ کہنا چاہئے (۲۸) اگر تو اپنے بندوں

کو طعنہ دے تو اے مالک تجھے اس کا حق ہے (۲۹) اور اگر تو چاند سورج کو پوشیدہ (یا باریک) کہدے اور یا تو سرو کے قد کو جھکاؤ کا نام دھرنے لگے (۳۰) اور یا تو آسمان بلکہ عرش کو بھی حقیر کہدے اور یا تو سمندر اور کان کو بھی ذلیل ناچیز ہونے کا طعنہ دے (۳۱) تو یہ سب کہنا تیرے کمالات کے آگے درست ہے بادشاہی اور خوش اقبالی اور بے نیازی صرف تجھی کو حاصل ہے (۳۲) کیونکہ تو کمی اور فنا سے پاک ہے اور غیر موجود چیزوں کو تو ہی وجود بخشتا ہے اور تو ہی فنا کرتا ہے (۳۳) ہم دستکاری کا نمونہ ہیں خود دستکار نہیں اس لئے ہم ذلیل اور قناعت کرنے والے ہیں (۳۴) ہم سب نفسی نفسی کا نعرہ لگا رہے ہیں اگر تو اسے قبول نہ کرلے تو پھر ہم سب تو شیطان کے مثل بن گئے (۳۵) ہم شیطان سے اس وجہ سے چھوٹ سکے ہیں کہ تو نے اندھے پن کے ہاتھ سے نکال کر ہمیں خرید (اور مقبول بنا) لیا ہے (۳۶) اے خدا جس میں ذرا سی بھی (روحانی) زندگی ہے اس (اندھے) کی لاٹھی گویا تو ہی تھام کر پہنچانے والا ہے ورنہ کوئی اندھا جس کے پاس نہ لاٹھی ہو اور نہ لاٹھی تھام کر منزل تک پہنچانے والا ہو تو وہ بیکار آدمی ہے (۳۷) تیرے بغیر ہر اچھی یا بری چیز بس آدمی کو جلا دینے والی ہے اور خود عذاب دوزخ ہے (۳۸) اور آگ جس کی پشت پناہ بنی پھر وہ مجوسی اور زردشت بن جائیگا (مومن ناجی نہ ہوگا) (۳۹) اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز باطل ہے سن لو اللہ کا فضل ہی برسنے والا ابر ہے (۴۰) اے خدا جس کا کوئی ساتھی اور ساجھی نہیں ہماری مدد کر اور ہمارے گناہ معاف فرما (۴۱) اے مہربان ہمیں ایسی رقت انگیز دعائیں سمجھا دے جو تجھے رحم پر آمادہ کر ہی دیں (۴۲) دعا کی تعلیم بھی تو ہی دیتا ہے اور قبول بھی تو ہی کرتا ہے۔ اطمینان بھی تو ہی دیتا ہے اور خوف بھی تو ہی دیتا ہے (۴۳) اگر ہم نے غلط دعا کی ہے تو تو اس کی اصلاح کر دے۔ اے بادشاہ سخن تو اصلاح کرنے والا ہے (۴۴) تیرے پاس کیمیا ہے جس سے تو ہماری غلطیوں کو درستی سے بدل دیگا۔ برائی میں کوئی شے چاہے خون کی ندی بھی ہو مگر تو اسے دریائے

سیل کی طرح بہتر اور مفید بنا سکتا ہے (۴۵) ایسی ایسی بینا گری اور صناعی تیرا ہی کام ہے اور ایسی ایسی اکسیر تیرے اسرار میں ہے

منزل سوم روز دوشنبہ

یارب ایں بخشش نہ حدِ کارِ ماست	۱	لطف تو لطفِ خفی را خود سزاست
دستگیر از دستِ ما ما را بخر	۲	پردہ را بردار و پردہ ما مدر
باز خر ما را ازیں نفسِ پلید	۳	کاردش تا استخوانِ ما رسید
از چو ما بے چارگاں ایں بندِ سخت	۴	کہ کشاید جز تو اے سلطانِ بخت
ایں چنیں قفلِ گراں را اے وُدود	۵	کہ تواند جز کہ فضلِ تو کشود؟
ما ز خود سوئے تو گردانیم سر	۶	چوں توئی از ما بما نزدیک تر
با چنیں نزدیکئے دُوریم دُور	۷	در چنیں تاریکئے بفرست نور
ایں دُعا ہم بخشش و تعلیمِ تست	۸	ورنہ در گلخن گلستاں از چہ رُست
درمیانِ خون و رودہ فہم و عقل	۹	جز ز اکرامِ تو نتواں کرد نقل
عہدِ ما بشکست صد بار و ہزار	۱۰	عہدِ تو چوں کوہ ثابت برقرار
عہدِ ما کاہ و بہر بادے زبوں	۱۱	عہدِ تو کوہ و ز صد کہ ہم فزوں
حق آں قدرت کہ بر تلوینِ ما	۱۲	رحمتے کن اے تو میرِ لونہا
خویش را دیدیم و رسوائی خویش	۱۳	امتحانِ ما مکن اے شاہ بیش
تا فضیحتہائے دیگر را نہاں	۱۴	کردہ باشی اے کریم مستعاں
بے حدی تو در جلال و در کمال	۱۵	در کژی ما بے حدیم و در ضلال
بے حدی خویش بگمار اے کریم	۱۶	بر کژی بے حدِ مشتے لئیم
ہیں کہ از تقطیعِ ما یک تار ماند	۱۷	مصر بودیم و یکے دیوار ماند
البقیہ البقیہ اے خُدیو	۱۸	تا نگردد شاد کلی جانِ دیو
بہر ما نے بہر آں لطفِ نخست	۱۹	کہ تو کردی گمرہاں را باز جست
چوں نمودی قدرتت بنمائے رحم	۲۰	اے نہادہ رحمہا در لحم و شحم

ص ۱۵۴ س ۲۱

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
ایں دعا گر خشم افزاید ترا	۲۱	تو دعا تعلیم فرما مہترا
آتنا فی دار دنیانا حسن	۲۲	آتنا فی دار عقبانا حسن
راہ را بر ما چو بستاں کن لطیف	۲۳	مقصد ما باش ہم تو اے شریف
تا چہ دارد ایں حسود اندر کدو	۲۴	اے خدا فریاد ما را زیں عدو
گر یکے فصل دگر در من دمد	۲۵	برد خواہد از من ایں رہزن نمد
ایں حدیثش ہمچو دود ست اے الہ	۲۶	رحم کن ورنہ گلیمم شد سیاہ
من بحجت بر نیایم با بلیس	۲۷	کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس
یا غیاثی عند کل کربۃ	۲۸	یا معاذی عند کل شہوۃ
یا مجیبی عند کل دعوۃ	۲۹	یا ملاذی عند کل محنۃ
اے خداوند اے قدیم احسان تو	۳۰	آنکہ دانم و آنکہ نے ہم آن تو
ایں دعا شنو ز بندہ کاے خدا	۳۱	ثروتے بے رنج و روزی کن مرا
چوں مرا تو آفریدی کاہلے	۳۲	زخم خوارے سست جنبے تنبلے
کاہلم چوں آفریدی اے ملی	۳۳	روزیم دہ ہم ز راہ کاہلی
کاہلم من سایہ خسپم در وجود	۳۴	خفتم اندر سایۂ احسان و جود
کاہلان و سایہ خسپاں را مگر	۳۵	روزئے بنہادۂ نوعے دگر
ہر کرا پا ہست جوید روزئے	۳۶	ہر کرا پا نیست کن دل سوزئے
رزق را میراں بسوئے ایں حزیں	۳۷	ابر را باراں بسوئے ہر زمیں
چوں زمیں را پا نباشد جود تو	۳۸	ابر را راند بسوئے او دو تو
طفل را چوں پا نباشد مادرش	۳۹	آید و ریزد وظیفہ بر سرش
روزئے خواہم بناگہ بے تعب	۴۰	کہ ندارم من ز کوشش جز طلب

۱؎ دعائے شخصے ست بعہد داؤد علیہ السلام کہ بعد دعائے بسیار گاوے در خانۂ وے آمد و مالک گاؤ با وے خصومت کرد ۱۲

(۱) اے خدا ایسی بخشش ہمارے اختیار سے باہر ہے تیری مہربانی خفیہ مہربانی ہی کرنے کے لائق ہے (۲) اے مدد کرنے والے ہمیں ہمارے پنجہ سے چھڑا کر خرید لے اور ہمارے سامنے کا حجاب تو اٹھا دے لیکن گناہوں کی جو تو پردہ پوشی کر رہا ہے وہ پردہ نہ ہٹا دینا (۳) ہمیں اس ناپاک نفس سے چھڑا کر اپنا بنا لیجئے ورنہ اس کا وار تو اتنا سخت ہے

کہ پچھڑ لوٹی یکسر پہنچ گیا ہے (۴) اے قسمتوں کے مالک بادشاہ ہم جیسے لاوارث
لوگوں سے یہ سخت بند سوا تیرے بھلا کون کھولے گا (۵) اے مہربان اس طرح کا بھاری
قفل سوا تیرے فضل کے اور کون کھول سکتا ہے (۶) اب ہم اپنی طرف سے ہٹ کر
تیری ہی طرف رخ کرتے ہیں کیونکہ تو ہم سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے (۷) ایسی
نزدیکی کے باوجود بھی ہم ہائے بہت دور پڑے ہیں ایسے اندھیرے میں نور بھیج (۸)
یہ دعا تیری بتائی ہوئی اور تیری بخشی ہوئی ہے ورنہ بھلا بھٹی (میرے آگ بھرے دل)
میں باغ (یعنی خدا کی طرف توجہ) کیسے اُگ سکتا تھا (۹) خون اور آنت (نس) کے
بیچ میں سمجھ اور عقل کو بجز تیرے فضل وکرم کے کوئی پہنچا نہیں سکتا تھا (۱۰) ہمارا عہد
تو سیکڑوں ہزاروں بار ٹوٹا مگر تیرا عہد پہاڑ کی طرح جما ہوا اور گڑا ہوا ہے (۱۱) ہمارا
عہد گھاس جیسا جو ہوا سے ہار اور دب جاتی ہے۔ اور تیرا عہد پہاڑ ہے اور سیکڑوں پہاڑوں
سے بھی بڑھ کر مضبوط ہے (۱۲) اے دونوں جہان (کونین) کے سردار تجھے واسطہ اس
قدرت کا جو تجھے ہمارے بنانے پر حاصل ہے ہم پر بھی تھوڑی سی رحمت کیجئے (۱۳)
ہم اپنے کو اور اپنی ذلت کو دیکھ چکے۔ لہٰذا اے بادشاہ اب ہمارا امتحان نہ لے (۱۴) تاکہ
اے مہربان مدد کرنے والے ہماری دوسری رسوائیوں کو تو اب چھپا رہنے دے (۱۵)
تیرے جلال اور جمال کی کوئی حد نہیں اور ہمارے ٹیڑھے پن اور گمراہی کی کوئی حد نہیں
(۱۶) اے کریم ہم مٹھی بھر کمینوں کی بے انتہا ٹیڑھے پن کے اوپر اپنی بے حدی کو مقرر کر دے
(۱۷) ہائے ہمارے لباس (شرف کرمنا بنی آدم) میں سے اب صرف ایک تار بچا ہے
(معاصی کے سبب سب تلف ہو چکا) کہاں تو ہم (شرف و تکریم کے مجموعہ اور) پورے شہر مصر تھے
اور کہاں اب ہم صرف ایک دیوار رہ گئے ہیں (۱۸) اے بادشاہ مشر جو کچھ بچ رہا ہے
اسے بچا لیجئے تاکہ نفس کو پوری خوشی نہ ہونے پائے (۱۹) ہماری وجہ سے نہیں بلکہ
اس قدیم احسان و لطف کی وجہ سے (ہم پر احسان کیجئے) جس سے کہ تو نے بھٹکے ہوؤں کی تلاش کی
(۲۰) جب آپ نے اپنی قدرت دکھائی تو پھر رحم بھی کیجئے اے وہ خدا جس نے گوشت

اور چربی کے تہوں میں رحم بنایا ہے (۲۱) اے سردار اگر اس دعا سے تو غصہ اور خفا
ہوتا ہو تو تو ہی کوئی دعا سکھا (۲۲) ہمیں ہماری دنیا میں بھی اچھی حالت دیجئے اور
ہماری عقبیٰ و آخرت میں بھی اچھی حالت دیجئے (۲۳) ہمارے سامنے راستہ باغ کی
طرح خوشگوار اور پر لطف بنا دے۔ مگر اے شرف والے ہماری منزلِ مقصود تو خود ہی ہنجا
(۲۴) اے خدا یہ حاسد (شیطان) اپنے کد میں نہ جانے کیا چیز رکھے ہوئے ہے
اس دشمن کے مقابلہ میں آپ کی دہائی (۲۵) اگر یہ دشمن تھوڑی سی اور باتیں میرے
اندر پھونک دے تو پھر تو یہ دشمن (ڈاکو) میری کملی مجھ سے چرا ہی لے جائیگا (۲۶)
اے خدا اس شیطان کی یہ باتیں دھوئیں کی طرح ہیں مجھ پر رحم کر (اور اس سے مجھے بچا لے)
ورنہ میری کملی (دل) بس اب سیاہ ہوا (۲۷) میں ابلیس سے حجت اور دلیل میں جیت
نہیں پاتا کیونکہ ہر شریف اور بزرگ کے لئے بھی اور ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کے لئے بھی یہ
شیطان فتنہ ہے فتنہ (۲۸) اے ہر مصیبت میں میرے فریاد رس۔ اے ہر نفسانی
رغبت کے وقت میری پناہ (۲۹) اے میری ہر پکار پر مجھے جواب دینے والے۔ اے
ہر تکلیف میں میرے سہارے (۳۰) اے مالک اے وہ کہ تیرے احسانات ہمیشہ
ہیں۔ میں جو کچھ جانتا ہوں وہ بھی اور جو نہیں جانتا وہ بھی سب تیری ہی ملک ہے
(۳۱) اس بندہ کی یہ دعا سن لے کہ اے خدا بے مشقت کی دولت مجھے دیجئے (۳۲)
کیونکہ تو نے مجھے کاہل۔ تکلیف اٹھانے والا۔ بے حرکت۔ سست پیدا کیا ہے (۳۳)
اے غنی جب آپ نے مجھے کاہل پیدا کیا ہے تو پھر مجھے کاہلی ہی کی راہ سے روزی بھی
دیجئے (۳۴) میں تو کاہل ہوں کسی ذات کے زیر سایہ ہی راحت پاتا ہوں، میں
احسان و سخاوت کے زیر سایہ سو چکا ہوں (۳۵) شاید تو نے کاہلوں اور دوسروں
کے سہارے جینے والوں کی روزی دوسری ہی طرح سے رکھی ہے (۳۶) جس کے
پاؤں ہیں وہ یقیناً روزی ڈھونڈھ سکتا ہے اور جس کے پاؤں ہی نہیں اس کی تو
ہمدردی فرما (۳۷) مجھ رنجیدہ کی طرف خود روزی کو ہنکالا اور بادل کو خود بیجاکر ہر
زمین میں برسا دے (۳۸) چونکہ زمین کے پاؤں نہیں ہوتے اسی لئے تیری سخاوت

ابر کو تیز اس کی طرف دوڑا لیجاتی ہے (۳۹) چونکہ بچے کے پاؤں نہیں ہوتے اسی لئے اس کی ماں آکر اس کے سر پر اس کی روزی پہنچا دیتی ہے (۴۰) میں ایسی روزی چاہتا ہوں جو اچانک ملے اور بے مشقت ملے کیونکہ میں کوشش اتنی ہی کر سکتا ہوں کہ تجھ سے مانگ لوں (بقیہ دوڑ دھوپ نہیں کر سکتا)

منزل چہارم روز سہ شنبہ

از ہمہ نومید گشتیم اے خدا	۱	اول و آخر توئی و منتہا (ص ۲۳۸ س ۹)
گردگارا منگر اندر فعلِ ما	۲	دستِ ماں گیر اے شہِ ہر دو سرا
خوش سلامت ماں بساحل باز بر	۳	اے رسیدہ دستِ تو در بحر و بر
اے کریم و اے رحیم سرمدی	۴	درگذار از بدسگالاں ایں بدی
اے بدادہ رائگاں صد چشم و گوش	۵	نے ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش
بیش ز استحقاق بخشیدہ عطا	۶	دیدہ از ما جملہ کفران و خطا
اے عظیم از ما گناہانِ عظیم	۷	تو توانی عفو کردن در حریم
ما ز حرص و آز خود را سوختیم	۸	ویں دعا را ہم ز تو آموختیم
حرمتِ آں کہ دعا آموختی	۹	در چنیں ظلمت چراغ افروختی
دستگیر و رہنما توفیق دہ	۱۰	جرم بخش و عفو کن بکشا گرہ (ص ۲۳۹ س ۴)
اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن	۱۱	گر بدم من سرِّ من پیدا مکن
اے خدائے رازدان و خوش سخن	۱۲	عیبِ کارِ بد ز ما پنہاں مکن
عیبِ کارِ نیک را منما بما	۱۳	تا نگردیم از روش سر در ہوا
دستِ من اینجا رسید ایں را بجست	۱۴	دستم اندر شستنِ جاں سست سست
اے ز تو کس گشتہ جانِ ناکساں	۱۵	دستِ فضلِ تست در جانہا رساں
حدِ من ایں بود کردم من لئیم	۱۶	زانسوئے حد را نقی کن اے کریم
از حدث شستم خدایا پوست را	۱۷	از حوادث تو بشو ایں دوست را (ص ۲۵۲ س ۱۷)
سبطی و قبطی ہمہ بندہ تو اند	۱۸	عاجزِ امرِ تو اند و مستمند
جز تو پیشِ کہ برآرد بندہ دست	۱۹	ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست

هم ز اوّل تو دہی میلِ دعا	۲۰	تو دہی آخر دعا ہا را جزا
اوّل و آخر توئی ما در میاں	۲۱	ہیچ ہیچے کہ نیاید در بیاں
اے خدائے بے نظیر ایثار کن	۲۲	گوش را چوں حلقہ دادی ایں سخن
گوشِ ما گیرد دراں مجلس کشاں	۲۳	کز رحیقت میستند ایں سرخوشاں
چوں بما بوئے رسانیدی ازیں	۲۴	سر مبند آں مشک اے ربِ دیں
از تو نوشند از ذکور و از اناث	۲۵	بیدریغی در عطا یا مستغاث
اے دُعا ناکردہ از تو مستجاب	۲۶	دادہ دل را ہر دمے صد فتح باب
اے قدیمے راز دانِ ذو المنن	۲۷	در رہِ تو عاجزیم و ممتحن
ہر دلِ سرگشتہ را تدبیر بخش	۲۸	ویں کمانہائے دوتو را تیر بخش
اے مبدّل کردہ خاکے را بزر	۲۹	خاکِ دیگر را نمودہ بو البشر
کارِ تو تبدیلِ اعیان و عطا	۳۰	کارِ ما سہوست و نسیان و خطا
سہو و نسیاں را مبدّل کن بہ علم	۳۱	من ہمہ جہلم مرا دہ صبر و حلم
ایکہ خاکِ شورہ را تو ناں کنی	۳۲	وے کہ نانِ مردہ را تو جاں کنی
ایکہ جانِ خیرہ را رہبر کنی	۳۳	وے کہ بے رہ را تو پیغمبر کنی
ایکہ خاکِ تیرہ را تو جاں دہی	۳۴	عقل و حس را روزی و ایماں دہی
شکر از نے میوہ از چوب آوری	۳۵	از منی مُردہ بُتِ خوب آوری
گُل ز گِل صفوت ز دِل پیدا کنی	۳۶	پیہ را بخشی ضیاء و روشنی
میکنی جزوِ زمیں را آسماں	۳۷	میفزائی در زمین از اختراں
اے دہندہ قوّت و تمکین و ثبات	۳۸	خلق را زیں بے ثباتی دہ نجات
اندراں کاریکہ ثابت بودنی ست	۳۹	قائمی دہ نفس را کہ منثنی ست
اندراں کاریکہ دارد آں ثبات	۴۰	قائمی دہ نفس را بخشش حیات
صبرماں بخش و کفہ میزاں گراں	۴۱	وارہاں ماں از دمِ صورت گراں
وز حسودے باز ماں خر اے کریم	۴۲	تا نباشیم از حسد دیوِ رجیم

(۱) اے خدا ہم سب سے نا امید ہو گئے تو ہی اوّل ہے تو ہی آخر ہے اور تو ہی
سب کی انتہا ہے (۲) اے خدا ہمارے کام نہ دیکھ۔ اے دونوں جہان کے مالک
ہماری دستگیری کر (۳) ہمیں صحیح سلامت ساحل تک (با ایمان موت تک)
پہنچا دے۔ اے وہ خدا جس کی قدرت خشکی تری سب پر ہے (۴) اے ہمیشہ
کرم در رحم کرنے والے۔ ہم نالائق کم فہموں کی یہ برائی معاف کر دے (۵) اے وہ خدا
جس نے سیکڑوں آنکھ کان مفت بخشدئے اور عقل و ہوش کو بھی بے رشوت لئے
بخشا ہے (۶) تو نے ہمیں ہمارے استحقاق سے زیادہ عطائیں کیں مگر ہم سے برابر
ناشکری اور خطائیں ہی دیکھیں (۷) اے عظمت والے ہمارے بڑے گناہوں کو تو
دربار میں تو ہی معاف کر سکتا ہے (۸) ہم نے لالچ سے اپنے کو جلا ڈالا اور یہ
دعا کرنا ہم نے تجھی سے سیکھا (۹) اس شفقت کے طفیل میں کہ تو نے ہمیں دعا
سکھائی۔ ایسی اندھیری میں تو نے (امید کا) چراغ جلا دیا (۱۰) ہماری مدد کر۔ راستہ
دکھا اور توفیق دے۔ گناہ بخشدے معاف فرما۔ اپنی ناخوشی دور کر دے مشکل آسان کر دے
(۱۱) اے خدا اس غلام کو ذلیل نہ کر۔ اگر میں برا بھی ہوں تو میرے راز ظاہر نہ کر (۱۲)
اے راز جاننے والے اور اچھے کلام والے خدا ہمارے کاموں کے عیب کو ہم سے چھپنے
نہ دے (۱۳) اچھے کاموں میں عیب ہمیں دیکھنے نہ دے تاکہ کہیں ہم اپنے اس
رویہ سے پریشان نہ ہو جائیں (۱۴) میرا ہاتھ (میرے بدن میں) یہاں تک پہنچا
تو اس نے ان اعضاء کو دھولیا۔ لیکن میرا ہاتھ روح و قلب کے دھونے میں بیکار
ہے (۱۵) اے وہ کہ جس سے نالائقوں کی جان بھی کسی قابل بن سکی۔ تیرے فضل
کا ہاتھ جانوں تک بھی پہنچ جاتا ہے (۱۶) میری حد اور رسائی یہیں تک تھی مجھ
کمینے نے اتنا ہی کیا تو اے کریم میری حد کے اس پار (بس سے باہر) کی غلطیاں معاف
ہی کر دے (۱۷) اے خدا میں نے اپنے جسم کو حدث سے دھولیا۔ اب پیش آنے
والی خواہشات سے اس دست (میرے قلب و روح) کو تو دھو دے (۱۸) سبطی
اور قبطی و حاکم و محکوم، سب تیرے غلام ہیں اور سب تیرے حکم کے سامنے عاجز اور

محتاج ہیں (۱۹) تیرے سوا بندہ کس کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ دعا بھی تیری طرف سے ہے اور قبول کرنا بھی (۲۰) شروع میں دعا کی رغبت بھی تو ہی دیتا ہے پھر آخر میں تو ہی دعاؤں پر بدلہ بھی دیتا ہے (۲۱) تو ہی اوّل ہے تو ہی آخر ہے ہم تو بیچ میں ایسے ہیچ ہیں جس کا بیان ہی نہیں ہو سکتا (۲۲) اے خدا اے بےنظیر ایثار کرنے والے تو نے یہ بات کان میں اس طرح ڈالدی جیسے کوئی کان میں حلقہ ڈالدیتا ہے (۲۳) تو ہمارا کان پکڑ کر اور اس مجلس میں کھینچ لے جا جہاں پر مست شرابی تیری شراب پیتے رہتے ہیں (۲۴) جب تو نے اس کی خوشبو ہم تک پہنچا دی تو اے رب دین اس مشک کا دہانہ اب نہ بند کیجیئے (۲۵) مرد ہو یا عورت سب تیری ہی شراب پیتے ہیں اور اے فریادرس تجھ کو عطا کرنے میں کوئی جھجک نہیں (۲۶) اے وہ کہ ابھی دعا کی بھی نہیں اور تیرے یہاں قبول ہو گئی تو نے دل پر ہر دم سینکڑوں دروازے کھول رکھے ہیں (۲۷) اے قدیم رازداں احسان کرنے والے ہم تیرے راستے میں بالکل عاجز ہیں اور امتحان میں پڑے ہوئے ہیں (۲۸) ہر بھٹکے ہوئے دل کو تو تدبیر بخشدے اور ان دوہری کمانوں (پریشان حال بندوں) کو تیر عطا کر دے (۲۹) اے وہ جس نے ایک خاک کو سونے میں تبدیل کر دیا ہے تو نے ہی دوسری خاک کو آدم بھی بنا دیا ہے (۳۰) تیرا کام شکلوں اور عطاؤں کو تبدیل کرتے رہنا ہے اور ہمارا کام بھول چوک و غلطی کرنا ہے (۳۱) ہماری بھول چوک کو علم سے بدل دے میں سراپا جہل ہوں مجھے صبر و تحمل دے (۳۲) اے وہ کہ جس نے بنجر زمین سے روٹی (کا سامان) پیدا کیا اے وہ جو مُردہ روٹی کو پھر جان اور قوت کا سبب بناتا ہے (۳۳) اے وہ کہ جو بھٹکے ہوئے انسان کو رہبر بنا دیتا ہے اے وہ جو بےخبر انسان کو پیغامبر بنا دیتا ہے (۳۴) اے وہ کہ تو سیاہ خاک کو جان بخشدیتا ہے پھر عقل کو ایمان اور حواس کو رزق عطا کرتا ہے (۳۵) تو نرکل سے شکر اور لکڑی سے پھل میوے پیدا کرتا ہے اور بےجان منی سے اچھی صورت کا انسان بناتا ہے (۳۶) تو گیلی مٹی سے پھول اور دل سے صفائی پیدا کرتا ہے اور چربی میں روشنی پیدا کرتا ہے

(۳۷) تو زمین کی گرد اور مٹی کو اڑا کر آسمان پر پہنچاتا ہے اور زمین میں ستاروں سے رونق بڑھا دیتا ہے (۳۸) اے قوت اور ثبات کے دینے والے ساری مخلوق کو اس بے ثباتی سے بچالے (۳۹) اس کام میں جس کو ثابت ہونا چاہیے نفس کو قیام عطا فرما، کیونکہ وہ بھٹکنے اور پلٹنے کی عادت بہت رکھتا ہے (۴۰) جن کاموں میں وہ ثابت قدم ہے اس نفس کو اور زیادہ قیام دے اور زندگی بخش (۴۱) ہم کو صبر عطا فرما اور (اعمال کی) ترازو کے پلڑے کو جھکا دے اور ہم لوگوں کو صور کی بھاری آواز کی پھونک سے بچالے (۴۲) اے کریم ہم کو حسد سے چھڑا دے تاکہ ہم حسد کی وجہ سے مردود شیطان نہ بن جائیں۔

منزل پنجم روز چہار شنبہ

گویم اے رب بارہا برگشتہ ام	۱	توبہ ہا و عذرہا بشکستہ ام
کردہ ام آنہا کہ از من می سزید	۲	تا چنیں سیل سیاہی در رسید
در جگر افتادہ ہستم صد شرر	۳	در مناجاتم ببیں خونِ جگر
ایں چنیں اندوہ کافر را مباد	۴	دامنِ رحمت گرفتم داد داد
کاشکے مادر نزادے مر مرا	۵	یا مرا شیرے بخوردے در چرا
اے خدا آں کن کہ از تو مے سزد	۶	کہ زہر سوراخ مارم مے گزد
جانِ سنگیں دارم و دل آہنیں	۷	ورنہ خوں گشتے دریں درد و حنیں
وقت تنگ آمد مرا و یک نفس	۸	بادشاہی کن مرا فریاد رس
گر مرا ایں بار ستاری کنی	۹	توبہ کردم من زہر نا کردنی
توبہ ام بپذیر ایں بارِ دگر	۱۰	تا بہ بندم بہرِ توبہ صد کمر
یَا اِلٰهِیْ سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا	۱۱	فَاعْفُ عَنَّا اُثْقِلَتْ اَوْزَارُنَا
يَا خَفِيًّا قَدْ مَلَأْتَ الْخَافِقَيْنِ	۱۲	قَدْ عَلَوْتَ فَوْقَ نُوْرِ الْمَشْرِقَيْنِ
اَنْتَ سِرٌّ كَاشِفُ اَسْرَارِنَا	۱۳	اَنْتَ فَجْرٌ مُفْجِرُ اَنْهَارِنَا

یا خفی الذات محسوس العطا	۱۴	انت کالماء و نحن کالرحا
انت کالریح و نحن کالغبار	۱۵	تختفی الریح و غبراه جهار
تو بهاری ما چو باغ سبز و خوش	۱۶	او نهان و آشکارا بخشش
تو چو جانی ما مثال دست و پا	۱۷	قبض و بسط دست از جان شد روا
تو چو عقلی ما مثال این زبان	۱۸	این زبان از عقل می یابد بیان
تو مثال شادی و ما خنده ایم	۱۹	که نتیجه شادی فرخنده ایم
ها اعذنی خالقی من شره	۲۰	لا تحرمنی انل من بره
رب اوزعنی ان اشکر ما اری	۲۱	لا تعقب حسرة لی ان مضی
راه ده آلودگان را العجل	۲۲	در فرات عفو و عین مغتسل
تا که غسل آرند زان جرم دراز	۲۳	در صف پاکان روند اندر نماز
اندرین صفها ز اندازه برون	۲۴	غرق کان نور نحن الصافون
الغیاث ای تو غیاث المستغیث	۲۵	زین دو شاخه اختیارات خبیث
من ز دستان و ز مکر دل چنان	۲۶	مات گشتم که بماندم از نشان
من که باشم چرخ با صد کاروبار	۲۷	زین کمین فریاد کرد از اختیار
کای خداوند کریم بردبار	۲۸	ده امانم زین دو شاخه اختیار
جذب یکراهه صراط المستقیم	۲۹	به ز دو راهه تردد ای کریم
زین دو ره گرچه همه مقصد توئی	۳۰	لیک خود جان کندن آمد این دوئی
زین دو ره گرچه بجز تو عزم نیست	۳۱	لیک هرگز رزم همچون بزم نیست
زین تردد عاقبت ما خیر باد	۳۲	ایخدا امر جان ما را کن تو شاد
ای کریم ذو الجلال مهربان	۳۳	دائم المعروف دارای جهان
یا کریم العفو حی لم یزل	۳۴	یا کثیر الخیر شاه بی بدل
از دلم این جزر و مد از تو رسید	۳۵	ورنه ساکن بود این بحر ای مجید
هم از آنجا کاین تردد دادیم	۳۶	بی تردد کن مرا هم از کرم

ابتلایم مے کنی آہ الغیاث ۳۷ اے ذکور از ابتلایت چوں اناث

تا بکے ایں ابتلا یارب مکن ۳۸ مذہبے ام بخش ودہ مذہب مکن

اشترے ام لاغر و ہم پشت ریش ۳۹ ز اختیارِ ہمچو پالاں شکل خویش

ایں کژاوہ گہ شود ایں سو گراں ۴۰ آں کژاوہ گہ شود آں سو کشاں

بفگن از من حمل ناہموار را ۴۱ تا ببینم روضۂ ابرار را

ہمچو آں اصحابِ کہف از راہِ جود ۴۲ میچرم ز ایقاظ نے بل ہم رقود

خفتہ باشم بر یمیں یا بر یسار ۴۳ برنگردم جز چو گو بے اختیار

ہم بہ تقلیب تو تا ذات الیمیں ۴۴ یا سوئے ذات الشمال اے رب دیں

ص ۹۷،۴۸ س ۱۵

(۱) میں عرض کرتا ہوں کہ اے رب میں بار ہا بہک گیا ہوں اور میں نے توبہ عذر خواہی کو توڑ دیا ہے (۲) میں نے وہ کام کئے جو میرے لائق تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ظلمت کا سیلاب آپہنچا (۳) میرے کلیجے میں سیکڑوں انگارے پڑ گئے ہیں جس سے دل خون ہوگیا اور اب دعا میں آپ وہ خون دیکھ لیجئے (۴) اے خدا (خوف گناہ کی) ایسی گھٹن کسی کافر کو نہ ہو میں نے تیری رحمت کا دامن پکڑ لیا ہے اب دہائی ہے مدد کیجئے (۵) کاش ماں مجھے نہ جنتی یا شیر مجھے چراگاہ میں کھا ڈالتا (۶) اے خدا اب تو ایسا معاملہ کر جو تجھے زیب دیتا ہے کیونکہ مجھے گویا سانپ ہر سوراخ سے ڈس رہا ہے (۷) شاید میری جان پتھر کی اور میرا دل لوہے کا ہے جو اس تکلیف کو سہہ رہا ہے ورنہ ایسی تکلیف اور ایسے نالہ وزاری سے تو وہ خون ہوگیا ہوتا (۸) اے خدا مجھ پر بڑا سخت وقت آپڑا ہے ایک لمحہ کیلئے بادشاہی کی شان دکھائیے اور میری فریاد کو پہنچئے (۹) اگر اس مرتبہ تو میرا عیب اور چھپالے تو میں دل سے ہر برے کام سے توبہ کئے لیتا ہوں (۱۰) اس ایک مرتبہ اور میری توبہ قبول کرلے تاکہ میں توبہ نباہنے کو خوب اچھی طرح کمر باندھ لوں اور تیار ہوجاؤں (۱۱) اے اللہ ہماری نگاہوں پر نشہ کا اثر ہے تو ہمارے قصور کو معاف کر کیونکہ ہمارے گناہوں کے بوجھ بہت بھاری ہوچکے ہیں (۱۲) اے خدا کہ تو پوشیدہ بھی ہے پھر بھی تو نے زمین

نہ آسمان کو اپنے ظہور سے بھر رکھا ہے اور تو مشرق و مغرب کی روشنیوں پر غالب ہے
(۱۳) تو خود راز ہے اور ہمارے راز کو کھولنے والا ہے تو پھوٹ نکلنے والا بھی ہے
ہماری نہروں کو نکالنے والا ہے (۱۴) اے کہ جس کی ذات تو پوشیدہ ہے مگر جس کے انعامات
محسوس ہیں تیری مثال پانی کی سی اور ہماری مثال چکی کی سی ہے (۱۵) تو مثل ہوا
کے ہے اور ہم مثل اڑتے غبار کے ہیں۔ ہوا چھپی رہتی ہے مگر اس کا غبار نمایاں رہتا
ہے (۱۶) تو بہار ہے ہم ہرا بھرا باغ ہیں وہ خدا پوشیدہ ہے اور اس کی بخشش ظاہر
ہے (۱۷) تو ہی روح ہے اور ہم گویا ہاتھ پیر ہیں۔ ہاتھ کا پھیلنا سکڑنا جان ہی سے
تو ہوتا ہے (۱۸) تو جیسے عقل ہو اور ہم جیسے یہ زبان ہے۔ یہ زبان عقل ہی سے تو گویائی
کی طاقت پاتی ہے (۱۹) تیری مثال خوشی کی کیفیت کی سی ہے اور ہماری مثال ہنسی
کی سی ہے کہ وہ ہنسی خوشی کا نتیجہ ہوتی ہے اور مبارک سمجھی جاتی ہے (۲۰) آہ اے
میرے خالق مجھے اس (نفس کے) شر سے بچا اور مجھے محروم نہ کر اس سے کہ میں اس کی نیکی کو پا سکوں
(۲۱) اے میرے پروردگار میری قسمت میں یہ بات کر دے کہ میں ان نعمتوں کا شکر کر سکوں جنکو
میں پا رہا ہوں اور اگر وہ نعمت چلی جائے تو اُس کے پیچھے مجھے حسرت نہ ہو (۲۲) اے
خدا گنہگار لوگوں کو جلد سے جلد معافی کے دریا اور (قدرت کے) نہانے والے چشمہ میں
پہنچا دے (۲۳) تاکہ اپنے بڑے بڑے گناہوں سے غسل کر لیں اور پاکوں کی صف میں
وہ بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں (۲۴) ان صفوں میں بے حد و بے اندازہ لوگ
نحن الصافون (ہم کھڑے ہیں) کے نور کی کان میں ڈوبے ہوئے موجود ہیں (۲۵) اے
فریاد خواہ کے فریاد رس۔ دُہائی ہے ان دو طرفہ بُرے اختیارات سے (۲۶) میں اپنے
نفس کے مکر و فریب سے اس طرح ہار گیا ہوں کہ میرا نشان بھی نہیں رہ گیا (۲۷) اور
ایک میں ہی کیا یہ آسمان باوجود سیکڑوں کارخانے رکھنے کے اسی وجہ سے اختیار لینے
سے دہائی دینے لگ گیا تھا (بار امانت لینے والے کو اختیار ملنا ضروری تھا اسلئے آسمان
نے اختیار لینے سے انکار کر دیا) (۲۸) اور کہا اے خدائے کریم و حلیم مجھے ان دو طرفہ
اختیارات سے پناہ دے (۲۹) ایک سیدھے راستہ کی طرف کھنچے چلے جانا اچھا ہے

اس سے کہ دو طرف آنے جانے کا اختیار دید یا جائے (۳۰) اگرچہ ان دونوں ہی راستوں سے مقصودِ حقیقی تک پہنچنا ہے (عکم واللہ من ورائہم محیط۔ اللہ انھیں ہر طرف سے گھیرے ہے) لیکن پھر بھی یہ دوئی۔ یہ دو طرف کی کشمکش خود ہی جان مارے ڈالتی ہے (۳۱) اگرچہ ان دونوں راستوں سے سوا تیرے کسی اور کے پاس جانے کا ارادہ نہیں ہے. لیکن جو بات محبوب کی محفل میں یکسو رہنے میں ہے وہ دو طرف کی کشمکش کی مجاہدہ میں کہاں ہے (۳۲) اس دو طرفہ آنے جانے سے خدا کرے ہمارا انجام اچھا ہو۔ اے خدا تو ہماری جان کو (جنت دیکر) خوش کر دے (۳۳) اے مہربان اور عزّت و جلال والے اور ہمیشہ احسان کرنے والے اور دنیا کے مالک (۳۴) اے مہربانی سے معاف کرنے والے اے زندہ رہنے والے اے ہمیشہ رہنے والے اے بہت احسان کرنے والے اے بے مثل بادشاہ (۳۵) مجھ میں یہ اُتار چڑھاؤ پہلے تیری ہی طرف سے پہنچا ورنہ اے خدائے مجید میرا یہ دریا تو بالکل ٹھہرا ہوا تھا (۳۶) چونکہ تو نے مجھے یہ دو طرفہ آنا جانا دیدیا ہے تو اب اپنے کرم ہی سے مجھے شک و شبہہ سے پاک بھی کر دیجئے (۳۷) ہائے تو مجھے آزمار ہا ہے اے خدا تیری آزمائش میں تو بڑے بڑے مرد بھی عورت جیسے بزدل ثابت ہوتے ہیں (۳۸) اے میرے رب یہ آزمائش کب تک بس اب ختم کیجئے۔ مجھے ایک ہی طرف چلنا نصیب کیجئے دس طرف چلنے سے بچائیے (۳۹) میری مثال ایک دُبلے اور لگی پیٹھ والے اونٹ کی سی ہے اختیار کے پالان کی وجہ سے ایسی کھردری ہو گئی ہے جیسے گھیس لگی ہو (۴۰) کبھی اس طرف یہ گون اور کجاوا بھاری ہو کر گرتا ہے اور کبھی دوسری طرف دوسرا کجاوہ جھکتا ہے (۴۱) مجھ پر سے اس ناہموار اور کم بیش بوجھ کو گرا دے تاکہ میں روضۂ انوار (جنت) کو دیکھ سکوں (۴۲) اُن کہف والے بزرگوں کی طرح میں بھی تیری سخاوت کے باعث چرتا چگتا رہتا ہوں۔ یہ چلنا پھرنا کچھ بیداری کی وجہ سے نہیں بلکہ جس طرح اصحاب کہف دیکھنے میں جاگتے نظر آتے مگر دراصل سوتے ہوتے تھے ایسے ہی میں بھی فنا ہو چکا زندہ اور بیدار نہیں (۴۳) میں چاہے داہنی کروٹ سو رہا ہوں یا بائیں میں گیند کی طرح کسی اور کے اختیار ہی سے حرکت کرتا ہوں (۴۴) تیرے ہی ہلائے ڈلائے سے کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف کروٹیں لیتا ہوں۔

منزل ششم روز پنجشنبه

اے دہندہ عقلہا فریاد رس	۱	تا نخواہی تو نخواہد ہیچ کس
ہم طلب از تست وہم آں نیکوئی	۲	ما کئیم اوّل توئی آخر توئی
ہم تو گوئی ہم تو بشنو ہم تو باش	۳	ما ہمہ لاشیم با چندیں تراش
زیں حوالت رغبت افزا در سجود	۴	کاہلی و جبر مفرست و خمود
بے ز جہدے آفریدی مر مرا	۵	بے فن من روزیم دہ زیں سرا
پنج گوہر دادیَم در دُرجِ سر	۶	پنج حِسّ دیگرے ہم مستتر
لا یُعَدُّ ایں داد و لا یُحصیٰ ز تو	۷	من کلیلم از بیانش شرم رو
چونکہ در خلاقیم تنہا توئی	۸	کارِ رزاقیم ہم کن مستوی
کردگارا توبہ کردم زیں شتاب	۹	چوں تو در بستی تو کن ہم فتح باب
بر سر خرفہ شدم بارِ دگر	۱۰	در دعا کردن بُدم ہم بے ہنر
کو ہنر کو من کجا دل مُستوی	۱۱	ایں ہمہ از عکس تست ایں ہم توئی
در عدم ما مستحقاں کے بدیم	۱۲	کہ بریں جان و بریں دانش زدیم
در عدم ما را چہ استحقاق بود	۱۳	تا چنیں عقلے و جانے رو نمود
اے بکردہ یار ہر اغیار را	۱۴	اے بدادہ خلعت گل خار را
خاکِ ما را ثانیاً پالیز کن	۱۵	ہیچ وئے را بارِ دیگر چیز کن
ایں دُعا تو امر کردی ز ابتدا	۱۶	ورنہ خاکی را چہ زہرہ ایں ندا
چوں دعا ما امر کردی اے عُجاب	۱۷	ایں دعائے خویش را کن مستجاب
چوں الف چیزے ندارم اے کریم	۱۸	جز دلے دلتنگ تر از چشم میم
ایں الف ویں میم اُمّ بود ماست	۱۹	میمِ ام تنگست الف زاں نر گداست
آں الف چیزے ندارد غافلی ست	۲۰	میم دل تنگ آں زمانِ عاقلی ست
در زمانِ بیہشی خود ہیچ من	۲۱	در زمانِ ہوش بیچا پیچ من
ہیچ دیگر بر چنیں پیچے منہ	۲۲	نام دولت بر چنیں پیچے منہ

خود ندارم ہیچ بہ سازد مرا	۲۳	چوں ز وہم دارم ست ایں صد عنا
ور ندارم ہم تو دارائیم کن	۲۴	رنج دیدم رحمت افزائیم کن
ہم در آب دیدۂ عریاں بایستیم	۲۵	بر در تو چونکہ دیدہ نیستم
ز آب دیدہ بندۂ بے دید را	۲۶	سبزۂ بخش و نباتے زیں چرا
ور نماند آب آبم دہ ز عین	۲۷	ہمچو عینین نبی ہطالتین
		ص ۵۴۴ س ۱۰
سنگر اندر زشتی و مکر و ہیم	۲۸	کہ ز ہر زہرے چو مار کوہیم
اینکہ من ناشت و خصالم نیز زشت	۲۹	چوں شوم گل چوں مرا او خار کشت
نو بہار حسن گل دہ خار را	۳۰	زینت طاؤس دہ ایں مار را
در کمالِ زشتیم من منتہے	۳۱	لطف تو در فضل و در فن منتہے
حاجت ایں منتہے زاں منتہے	۳۲	تو بر آرا اے غیرت سرو سہی
دستگیرم در چنیں بیچارگی	۳۳	شاد گر دانم دریں غمخوارگی
		ص ۵۵۲ س ۱۵
روح را تاباں کن از انوار ماہ	۳۴	زانکہ ز آسیب ذنب شد دل سیاہ
از خیال و وہم و ظن بازش رہاں	۳۵	از چہ و جورِ رسن بازش رہاں
تا ز دلداری خوب تو دلے	۳۶	پر بر آرد بر پرد ز آب و گلے
		ص ۵۵۴ س ۹
زاں مثال برگ دے پژمردہ ام	۳۷	کز بہشت وصل گندم خوردہ ام
چوں بدیدم لطف و اکرام ترا	۳۸	واں سلام و سلم و پیغام ترا
من سپند چشم بد کردم پدید	۳۹	در سپندم نیز چشم بد رسید
دافع ہر چشم بد از پیش و پس	۴۰	چشمہائے پر خمارِ تست و بس
چشم بد را چشم نیکویت شہا	۴۱	مات و مستاصل کند نعم الدوا
بل ز چشمت کیمیاہا میرسد	۴۲	چشمِ بد را چشم نیکو مے کند
		ص ۵۵۴ س ۱۲

(۱) اے عقل دینے والے دہائی ہے۔ جب تک تو نہ چاہے گا کوئی بھی نہیں چاہے گا (۲) طلب بھی تیری طرف سے ہے اور وہ نیکی بھی تیری ہی طرف سے ہے جب شروع میں بھی آپ ہیں اور آخر میں بھی آپ کو ہم کون اور کہاں (۳) بس

توہی متکلم ہے توہی سمیع ہے توہی موجود ہے ہم سب کے سب نت نئے نقشے والی
لاشیں ہیں (۴) جب ہم نے اپنے کو اس طرح تیرے حوالے کر دیا اور اپنے کو شاد باد
تو ہمیں سجدوں کی رغبت زیادہ بخش سستی اور جبر اور طبیعت کا بجھا رہنا ہم پر مسلط
نہ کر (۵) تو نے بے کوشش مجھے پیدا کر دیا تو میری روزی بھی اس دنیا سے بغیر میری تدبیر
کے مجھے دے (۶) سر کے ڈبہ میں تو نے مجھے پانچ موتی (حواس ظاہری) دئے ہیں
اور پانچ حواس باطنی بھی ہیں (۷) تیری یہ بخشش بے حد بے شمار ہے میں اسکے
بیان سے عاجز اور شرمندہ ہوں (۸) چونکہ مجھے پیدا تو نے اکیلے ہی کیا ہے اس لئے
میری روزی کا کام بھی اب تنہا تو ہی درست کر دے (۹) اے مالک میں نے اس وجہ
سے جلدی سے توبہ کی ہے کہ جب تو نے ہی دروازہ بند کیا ہے تو اب تو ہی
دوسرا دروازہ کھول بھی دے (۱۰) آہ میں پھر اپنے اوپر اعتماد کر کے تدبیروں
میں لگ گیا اور مجھے دعا کرنے کا سلیقہ نہ تھا (۱۱) کہاں سلیقہ۔ کہاں میں
اور کہاں قلب سلیم۔ ارے یہ سب تیرا ہی عکس ہے یہ سب توہی ہے (۱۲)
عالم عدم میں ہم مستحق کب تھے کہ ایسی جان وعقل پر ہم قبضہ کر سکتے (۱۳) عدم
میں ہمارا استحقاق کیا تھا کہ یہ ایسی جان وعقل (سب سے اشرف) ہم میں ظاہر ہوتی
(۱۴) اے وہ جس نے اپنے غیر (مخلوق) کو اپنا محبوب بنا لیا اے وہ جس نے لکڑی
کو پھول کا لباس بخشتا ہے (۱۵) ہماری مٹی کو پھر سے زرخیز کھیت بنا دے اور
مجھ ناچیز کو پھر سے کسی قابل کر دے (۱۶) اس دعا کا تو نے شروع میں حکم
کر دیا تھا ورنہ بھلا خاک کے پتلے کی کیا مجال تھی کہ تجھے اس طرح پکارتا (۱۷)
جب تو نے ہمیں دعا کا حکم دیا تو عجیب بات ہے۔ بس پھر اپنی اس دعا کو تو
خود قبول بھی کرلے (۱۸) اے کریم میں الف کی طرح بالکل خالی ہوں۔ بس ایک
دل ہے تو وہ بھی میم کی آنکھ سے بھی زیادہ تنگ ہے (۱۹) بس ہماری زندگی
کی شربنیاد یہی الف اور میم ہے میری میم بھی تنگ ہے اور الف تو اس سے
بھی زیادہ خالی ہاتھ ہے (۲۰) یہ الف کا خالی ہونا تو ہماری طفلی اور غافلی

کا زمانہ ہے اور دل تنگ ہم ہونا۔ یہ ہمارے بلوغ کے بعد کا زمانہ ہے تو اب طفلی کی غفلت نہیں مگر دل تنگی ہے۔ غرض طفلی میں غافلی کے باعث خالی ہاتھ رہے اور بعد بلوغ دل تنگی کے باعث (۲۱) بیہوشی (طفلی) کے زمانہ میں تو میں ہیچ ہی تھا اس لئے کچھ نہ پاسکا اور ہوش کے زمانہ میں میں ہیچ بر ہیچ بنا رہتا ہوں (۲۲) اے خدا ایسے ہیچ پر اب اور کوئی ہیچ نہ بڑھا دیجئے اور اس ہیچ ہونے کو دولت کا نام نہ دید یجئے (۲۳) جب میں خود کچھ نہیں رکھتا تو کیا وہ ہیچ مجھے اچھا بنا دیگا؟ دارم" (میں بھی کچھ رکھتا ہوں) کے وہم ہی سے یہ ساری تکالیف ہم پر ہیں۔ (۲۴) اور اگر ہمارے پاس کچھ نہیں ہے تو آپ ہمیں کچھ رکھنے والا بنا دیجئے میں نے تکلیفیں اٹھائی ہیں آپ مجھ پر رحمت زیادہ کر دیجئے (۲۵) میں آنسوؤں میں غرق ننگا کھڑا ہوں اور تیرے دروازے پر کھڑا ہوں اس لئے کہ تیرا دربار میرا دیکھا ہوا نہیں ہے (۲۶) اس بے دیکھے ہوئے غلام کو آنکھ کے پانی ہی سے ہریالی اور روئیدگی عطا کیجئے (۲۷) اور اگر پانی نہ رہ جائے تو مجھے آنکھ کا پانی اور دیجئے جیسے نبی کی دو برستی آنکھیں (۲۸) میری برائی اور میری مکروہ باتوں پر نہ جائیے کیونکہ میں پہاڑی سانپ کی طرح بہت زہریلا ہوں (۲۹) یہ جو میں بھی برا ہوں اور میری خصلتیں بھی بری ہیں تو میں پھول کیسے بن سکتا ہوں جب اس نے مجھے کانٹا پیدا کیا ہے (۳۰) اے نوبہار اس کانٹے کو پھول کا سا حسن دے اور اس سانپ کو مور کی سی سجاوٹ عطا کر (۳۱) میں برائی کی زیادتی میں انتہا کو پہنچا ہوا ہوں اور تیرا لطف فضل و کرم میں انتہا کو پہنچا ہوا ہے (۳۲) اے سرو سہی کو غیرت دلانے والے محبوب مجھ منتہی کی حاجت اس فضل منتہی سے پوری کر دے (۳۳) اس پریشانی میں میری مدد کر۔ اور اس غم میں تو مجھے خوش کر دے (۳۴) روح کو (اپنے فضل کے) چاند کے انوار سے جگمگا دے کیونکہ گرہن کی تکلیف سے دل کالا ہو گیا ہے (۳۵) اسے خیال اور گمان اور وہم سے چھڑا دے۔ اسے کنوئیں کے اور رسی کے ظلم سے چھڑا دے (۳۶) تا کہ تیرے عہد دلجوئی کی وجہ سے کوئی

کوئی دل پر پُرزہ نکال لے اور اپنی آب و گل سے نکل کر اُڑ چلے (۳۷) میں درے (جاڑوں) کی پتّی کی طرح جو مُرجھایا ہوا ہوں تو اس وجہ سے کہ میں تو تیرے وصل کی بہشت (فصل رنج) کا گیہوں کھا چکا ہوں (۳۸) جب میں تیرا وہ لطف و اکرام اور تیری طرف سے وہ سلامتی اور میل جول اور تیرے پیغام کا لطف دیکھ چکا ہوں (۳۹) تو میں نے نظر بد کے لئے رائی کا دانہ بھی حاصل کر لیا تھا۔ مگر رائی کے دانہ کے بعد بھی مجھے نظر لگ گئی (۴۰) ہر نظر بد کے دفعیہ کیلئے اوّل و آخر بس تیری تیری خمار بھری آنکھیں ہی کافی ہیں (۴۱) اے بادشاہ نظر بد کو تیری نظر کرم دور کر دیتی ہے واہ کیا اچھی دوا ہے (۴۲) بلکہ تیری آنکھوں سے سیکڑوں کیمیائیں حاصل ہوتی ہیں جو خود

منزل ہفتم روز جمعہ

شد صفیر بازِ جاں در مرج دیں	۱	نعرہائے لا احبّ الآفلین
بازِ دل را کز پئے تو مے پرید	۲	از عطائے بیحدت چشمے رسید
یافت بینی بوئے گوش از تو سماع	۳	ہر حسے را قسمتے آرد مشاع
ہر حسے را چوں دہی رہ سوئے غیب	۴	نبود آں حس را فتور و مرگ و شیب
مالکَ الملکی بحس چیزے دہی	۵	تاکہ بر حسہا کند آں حس شہی
رَبِّ اَتْمِمْ نُوْرَنَا بِالسَّاهِرَهْ	۶	اَنْجِنَا مِنْ مُفْضِحَاتِ الْقَاهِرَهْ
یارِ شب را روزِ مہجوری مدہ	۷	جان قربت دیدہ را دوری مدہ
بُعد تو مرد دیست از نکر و نکال	۸	خاصہ بُعدے کاں بود بعد از وصال
آنکہ دیدستت مکن نادیدہ اش	۹	آب زن بر سبزۂ بالیدہ اش
ہیں مراں از روئے خود او را بعید	۱۰	آنکہ از یکبار روئے تو بدید
دید روئے جز تو شد غلِّ گلو	۱۱	کل شیٔ ما خلا اللہ باطل
باطلند و مے نمایندم رَشَد	۱۲	زانکہ باطل باطلاں را میکشد
زین کشتہائے خدائے رازداں	۱۳	تو بجذبِ لطف خود ماں دہ اماں
غالبی بر جاذباں اے مشتری	۱۴	شاید ار در ماندگاں را واخری

مُناجات خاتم مثنوی

اے خدا سازندۂ عرشِ بریں	۱۵	شام را دادی تو زلفِ عنبریں
روز را با شمع کافور اے کریم	۱۶	کردۂ روشن تر از عقلِ سلیم
خوں بنافِ نافہ مشکے می کنی	۱۷	سنبل و ریحاں چرد پشکے کنی
قادرا قدرت تو داری بر کمال	۱۸	اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالْ
اے خدا قربانِ احسانت شوم	۱۹	کانِ احسانی بقربانت روم
معدنِ احسانی و ابرِ کرم	۲۰	فیضِ تو چوں ابر ریزاں بر سرم
از عدم دادی بہستی ارتقا	۲۱	زاں سپس ایمان و نور و اہتدا
اے خدا احسانِ تو اندر شمار	۲۲	می نتانم با زبانِ صد ہزار
من بخواب و پاسبانِ من توئی	۲۳	من چو طفل و حرزِ جانِ من توئی
من بعصیاں صرفِ وقتِ خود کنم	۲۴	بینی و از حلم مے پوشی برم
روزیت را خوردہ عصیاں میکنم	۲۵	نعمت از تو من بغیرے می تنم
جملہ می بینی نہ گیری انتقام	۲۶	از درِ حلم و کرم آئی مدام
بر دلِ من سی صد و شصت از نظر	۲۷	میکنی ہر روزے اے ربّ البشر
لیک من غافل ز لطفِ بیکراں	۲۸	چشم دارم ہر زماں با این و آں
دوست را بر من نظر شد دوختہ	۲۹	حیف من با دیگراں دل توختہ
من گنہ آرم تو ستاری کنی	۳۰	جرم من آرم تو معذاری کنی
جرمہا بینی و خشمے ناوری	۳۱	اے بقربانت چہ نیکو داوری
در مصائب در حوادث ہائے زار	۳۲	چونکہ بر من تنگ شد از درد کار
یار و خویشانم مرا بگذاردند	۳۳	زار در دستِ غم بسپاردند
جز تو کے دیگر دراں سختی رسد	۳۴	در متاعبہا تو گشتی مدد
در رسیدی زود بگرفتی مرا	۳۵	وا خریدی از ہمہ سختی مرا
چوں شمارم من ز احسانِ تو چوں	۳۶	گر زباں ہر مو شود لطفت فزوں
شکرِ احسانِ ترا چوں سر کنم	۳۷	اندریں رہ گو قدم از سر کنم

جان و گوش و چشم و ہوش و پا و دست	۳۸	جملہ از دُرہائے احسانت پُرست
ایں کہ شکر نعمت تو مے کنم	۳۹	ایں ہم از تو نعمتے شد مغتنم
شکر ایں شکر از کجا آرم بجا	۴۰	من کیَم از تست توفیق اے خدا

(۱) دین کے میدان میں جان کا باز تو بس نعرۂ لااُحِبُّ الآفلین ہی کا نعرہ لگائیگا یعنی میں فانی معبود پسند نہیں کرتا (۲) دل کے باز کو جو تیرے پیچھے اُڑ رہا تھا تیری بے انتہا بخشش سے کچھ امید بندھی ہے (۳) ناک نے تجھ سے خوشبو لینا سیکھا اور کان نے سُننا ہر حس کو ایک ایک حصہ تقسیم میں مل گیا ہے (۴) جب تو ہر حس کو غیب کا راستہ بتادیگا پھر اس حس میں مستی۔ موت اور بڑھاپا نہ لگے گا (۵) تو بادشاہی کا مالک ہے تو حس کو کچھ ایسی چیز بخشدیتا ہے کہ پھر وہ حس دوسری حسوں پر حکومت کرنے لگتی ہے (۶) اے پروردگار ہمارے نور کو میدان حشر میں پورا کر دیجئے اور ہمیں (وہاں کی) سخت رسوائیوں سے نجات دیدیجئے (۷) رات کے دوست کو جدائی کا دن نصیب نہ کیجئے اور جس جان نے تیرا قرب ایک بار پالیا ہے اُسے دور نہ کر دیجئے (۸) تجھ سے دوری سخت ناگوار عذاب کے قسم کی ایک تکلیف ہے خاصکر وہ دوری جو قرب و وصل کے بعد ہو (۹) جس نے تجھے دیکھ لیا ہے اسے نہ دیکھا ہوا نہ بنائیے بلکہ اس کی اُگی ہوئی ہریالی پر پانی ڈال دیجئے تاکہ وہ سبزی اور بڑھے (۱۰) دیکھ اس شخص کو اپنے دیدار سے محروم نہ کر دے جس نے ایک بار تیرا جمال دیکھ لیا ہے (۱۱) تیرے حسن کے سوا کسی کا دیکھنا گلے کا طوق ہے۔ سوا اللہ کے ہر چیز باطل ہے (۱۲) دوسری چیزیں تو باطل ہیں مگر مجھے اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے کہ باطل چیز باطل ہی چیزوں کو کھینچتی ہے (۱۳) اے راز جاننے والے خدا تو ہمیں ان تمام ہر طرف کی کششوں سے اپنے لطف سے امان دے (۱۴) اے مشتری جیسے محبوب تو دوسری تمام کھینچنے والی چیزوں پر غالب ہے۔ مناسب ہے کہ ہم عاجزوں کو سب سے چھڑا کر تو ہی خرید لے (۱۵) اے خدا اسے عرش عظیم کے بنانے والے شام کو عنبر بھی زلف (تاریکی) تو نے ہی دی ہے (۱۶) اے کریم تو نے دن کو شمع کافوری (سورج کے چراغ) سے خوب روشن کیا اور عقل سلیم سے بڑھ کر اسے چمکا دیا۔ (۱۷) تو خون جیسی گندہ چیز کو تو (ہرن) کی ناف میں مشک کا نافہ بنا دیتا ہے اور (کوئی جانور اگرچہ) سنبل جیسی عمدہ پھول پتی کھائے پھر بھی تو اسے گندہ مینگنی بنا دیتا ہے (۱۸) اے قادر مطلق تیری قدرت بڑی کامل ہے تو میرا رب ہے تو میرے لئے کافی ہے تو جلال والا

ہے (۱۹) اے خدا میں تیرے احسان پر قربان ہو جاؤں۔ تو احسانوں کی کان اور سرچشمہ ہے میں تجھ پر فدا ہو جاؤں (۲۰) تو احسان کی کان اور سخاوت کا بادل ہے۔ تیرا فیض میرے سر پر ابر کی طرح برستا ہے (۲۱) تو نے عدم سے ہستی کی طرف ترقی دی اس کے بعد تو نے ایمان دیا اور ہدایت کا نور دیا (۲۲) اے خدا میں لاکھ زبان پا کر بھی تیرے احسان گن نہیں سکتا (۲۳) میں سو جاتا ہوں تب بھی تو میری حفاظت کرتا ہے میں بچّہ کی طرح ہوں میری جان کی حفاظت تو ہی کرتا ہے (۲۴) میں اپنا وقت نافرمانی میں صرف کرتا ہوں تو سب کچھ دیکھتا رہتا ہے مگر سب کچھ میرے اوپر ڈھانکتا ہی رہتا ہے (۲۵) میں تیری ہی روزی کھاتا ہوں پھر بھی نافرمانی کرتا ہوں میں تجھ سے نعمت پا کر دوسرے کا نام لگاتا ہوں (۲۶) تو یہ سب کچھ دیکھتا ہے مگر بدلہ نہیں لیتا تو ہمیشہ تحمل ہی سے پیش آتا ہے (۲۷) اے انسانوں کے پالنے والے تو ہر روز میرے دل پر ۳۶۰ بار نظر کرتا ہے (۲۸) لیکن میں ہوں کہ تیرے لطف بیحد سے غافل ہو کر ہر وقت اس سے اُس سے امید لگائے پھرتا ہوں (۲۹) وہ مہربان تو اپنی نظر مجھ پر گاڑے ہوئے ہے بڑے شرم کی بات ہے کہ میں دوسروں سے دل لگائے رہوں (۳۰) میں گناہ کرتا رہتا ہوں تو چھپاتا رہتا ہے۔ جرم میں کرتا ہوں عذر تو کرتا ہے۔ (۳۱) تو تمام گناہ دیکھتا ہے اور غصہ نہیں کرتا۔ اے میں تجھ پر قربان تو بھی کیسا اچھا بادشاہ ہے (۳۲) تمام مصیبتوں اور حادثوں میں جب مجھ پر درد کی وجہ سے علاج مشکل ہو گیا ہے (۳۳) تو میرے رشتہ داروں اور دوستوں نے مجھے چھوڑ دیا اور غم کے ہاتھوں میں مجھ کمزور کو سپرد کر دیا (۳۴) بجز تیرے کون ہے جو اس تکلیف میں میری مدد کو آتا۔ تکالیف میں مدد تو خود بن گیا ہے (۳۵) تو فوراً پہنچ گیا اور تو نے مجھے پکڑ لیا۔ اور تمام سختیوں سے مجھے بچا لیا (۳۶) اگر بال برابر رُواں بھی زبان بن جائے تب بھی میں تیرے احسان نہیں گن سکتا کیونکہ تیری مہربانیاں اس سے بھی زیادہ ہیں (۳۷) تیرے شکر کے راستہ میں چاہے میں سر کے بل بھی چلنے لگوں تب بھی تیرے احسان کے شرط کو پورا نہیں کر سکتا (۳۸) جان اور کان۔ آنکھ اور عقل۔ ہاتھ اور پیر تیرے احسان کی دولت سے بھرے ہوئے ہیں (۳۹) یہ جو میں تیرا شکر کر رہا ہوں یہ بھی تیری ایک مفت بخشی ہوئی نعمت ہے۔ (۴۰) اس شکر کا شکر کیونکر بجا لاؤں میں بھلا کیا چیز ہوں اے خدا بس تیری توفیق سے ہو رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند اضافات

ابرار

احزاب تہذیب النفوس (اضافہ ۱)

تمہید محققین صوفیہ کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ طریق و سلوک و تصوف میں نفس کو بُرے اخلاق سے پاک کرنا بُنیادی پتھر ہے اور یہ اُسی وقت حاصل ہوتا ہے جب صوفی کچھ عرصہ تک ہمت کر کے نفس کی مخالفت کرتا رہے۔ یہ مخالفتِ نفس مجاہدہ و جہادِ اکبر اور ریاضت کہلاتی ہے۔ اذکار و نوافل سے یا دعا و تلاوت سے بلکہ فرائض سے بھی نفس درست نہیں ہوتا کیونکہ ازالۂ رذائل میں ان کا درجہ اصالت کا نہیں اعانت کا ہے۔ اذکار و نوافل میں جو فوائد و ثمرات حق تعالیٰ نے رکھے ہیں وہ ذاکر و عابد کو علیحدہ ملیں گے لیکن ذاکر و عابد کا نفس بغیر مستقل مجاہدہ کے سنور جائے یہ عادۃ اللہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر عابد کو آپ نے عبادت گزار بھی اور رذائل نفس میں مبتلا بھی دیکھا ہوگا۔

یوں تو بُرے اخلاق جن سے صوفی کو بچنا چاہیئے اور اچھے اخلاق جو صوفی میں رچنا چاہیئے بہت ہیں لیکن حضرت شیخ العلما جنید وقت مولانا فتحپوری مدظلہٗ فضائل میں اخلاص حسنِ خلق۔ محبت۔ ذکر کے حصول پر اور رذائل میں غضب و نفاق اور اتباع ہوٰی کے ترک پر اور صحبۃ الصلحیٰ و اطاعۃ الشیخ کے لزوم پر بہت زور دیتے اور سالکین کی تربیت میں اپنی تعلیمات کو ان سات امور میں مرکوز فرماتے ہیں اس لئے خدام خانقاہ نے ان عنوانات پر قشیریہ وغیرہ سے اکابر کی مختلف تعریفات و تعبیرات کو یکجا جمع کر کے ہر بیان کو ہفتہ کے ایک ایک دن کا حزب بنا دیا کہ روزانہ وظیفہ کی طرح اس کو پڑھا کریں تاکہ سب کو روزانہ غور سے پڑھتے رہنے سے ہر ایک عنوان کے حدود۔ لوازم اور صحیح مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ یا اللہ مشائخ چشتیہ صابریہ رحمہم اللہ کے اسرار کے طفیل میں ہمارے گندے نفوس کو بھی رذائل سے پاک کر دیجئے۔ آمین۔

حزب اوّل روز شنبہ

اخلاص

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (خالص اطاعت اللہ تعالیٰ ہی کی چاہیئے)

حدیث اوّل - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بروایت انس بن مالک ہے کہ تین چیزیں ہیں جن میں کسی (سچے) مسلمان کا دل تو کمی کرنا نہ چاہے گا - ایک کہ حق تعالیٰ کیلئے عمل کو خالص کیا جائے دوسرے حاکموں کی خیر خواہی - تیسرے مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہنا۔

حدیث دوم - حدیث قدسی میں ہے کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے میں اپنے بندوں میں سے جس بندے کے دل میں چاہتا ہوں اسے رکھ دیتا ہوں۔

(۱) قشیریہ صہ۱۰۴ پر اقوال اکابر یہ ہیں :- طاعت میں صرف حق تعالیٰ کو پیش نظر رکھنے کا قصد ہو یہ ہے اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے صرف اسی کے قریب پہنچنے کی نیت ہو اور کوئی نیت نہ ہو - مثلاً یہ کہ کسی مخلوق کی رضا کے لئے کوئی کام کیا جائے (جسے ریا کہتے ہیں) یا لوگوں میں شہرت کی نیت ہو (جسے حبِّ جاہ کہتے ہیں) یا اپنی نظر اپنی خوبیوں اور اپنی ہی ذات پر ہو (جسے عُجب کہتے ہیں) یا کوئی اور نیت ہو - غرض مخلوق پر نظر رکھنے سے فعل کو پاک کیا جائے۔ (۲) اخلاص یہ ہے کہ مخلوق پر نظر نہ ہو اور صدق یہ ہے کہ نفس پر نظر نہ ہو پس مخلص اُسے کہیں گے جس میں ریا نہ ہو اور صادق اسے کہیں گے جس میں عجب نہ ہو (۳) اخلاص پورا اُسوقت ہوگا جب صدق بھی ہو اور اس پر دوام بھی ہو اور پورا صدق اُس وقت ہوگا جب اُس میں اخلاص ہو اور اخلاص پر دوام بھی ہو (۴) جب لوگ اپنے اخلاص کے قائل ہوں بس اُسی وقت ان کو اپنے اخلاص کو اور بھی زیادہ خالص کرنے کی ضرورت ہے (یعنی دعوائے اخلاص علامت ہے عدم اخلاص کی) اپنے اخلاص کو اخلاص سمجھنا یہ اخلاص کی کمی کی نشانی ہے - جب اللہ تعالیٰ ہی اس کے اخلاص کو خالص بنانا چاہتے ہیں تو سے اس سے بچا لیتے ہیں کہ وہ اپنے اخلاص کو اخلاص سمجھے (۵) اخلاص کی علامات تین ہیں :- عوام کی مدح و ذم کا اس کے نزدیک یکساں ہو جانا - عمل کے وقت عمل پر نظر نہ ہونا آخرت کا ثواب چاہنے کو بھول جانا (۶) عوام کا اخلاص تو یہ ہے کہ اپنے نفس کیلئے کوئی لذت اور کشش (اترانا - اچھا بننا - لوگوں کو خوش رکھنا وغیرہ) نہ ہو لیکن خواص

کا اخلاص یہ ہے اللہ کے احکام کو اپنے اوپر تو جاری سمجھیں لیکن اپنی وجہ سے نہ سمجھیں یعنی اُن سے جو طاعت ظاہر ہو رہی ہے ان کو اس سے کوئی تعلق نہ ہو ان کی اُس پر نظر نہ ہو وہ سے شمار میں بھی نہ لاتے ہوں (۷) عارفین (کاملین) کا ریا سے کوئی کام کرنا (مثلاً مریدوں کو دکھانے کیلئے نفل یا تسبیح پڑھنا تاکہ وہ بھی اس کی نقل کریں) مریدین کے اخلاص سے بڑھ کر ہے (۸) اخلاص یہ ہے کہ کسی کام کو اس سے بچایا جائے کہ "وہ دشمن" (شیطان) اسے بگاڑ سکے (۹) اخلاص اُسے کہتے ہیں کہ خالق پر اس طرح برابر نظر رکھی جائے کہ مخلوق پر نظر کرنا بھول جائے (۱۰) بندے کے اعمال ظاہر اور باطن میں (زبان اور دل سے یا سب کے سامنے اور تنہائی میں) یکساں ہونے لگیں تب اُسے اخلاص کہتے ہیں (۱۱) جو شخص لوگوں کے سامنے ایسے اخلاق سے متصف بن کر بیٹھے جو اس میں موجود نہیں ہیں تو وہ خدا کی نظر سے گر جاتا ہے (۱۲) کوئی کام کرتے کرتے لوگوں کے خیال سے چھوڑ دینا کہ کہیں یہ ہمیں پارسا نہ سمجھنے لگیں۔ یہ تو ہے ریا اور کسی کام کو لوگوں کے خیال سے کرنے لگنا یہ ہے شرک۔ بس اخلاص یہ ہے کہ اللہ تمھیں ان دونوں سے بچائے رکھے (۱۳) اخلاص ایک راز ہے بندہ اور خدا کے درمیان (میان عاشق و معشوق رمزیست) کہ جسے فرشتہ بھی نہیں جان سکتا کہ اسے لکھ سکے اور شیطان بھی نہیں جان سکتا کہ اسے بگاڑ سکے اور نہ نفس کی خواہش کو اس کا پتہ لگ سکتا ہے کہ اسے پھیر سکے (۱۴) اخلاص عمل یہ ہے کہ کرنے والا اس کام پر دارین میں کوئی عوض نہ چاہے (۱۵) نفس پر سب سے زیادہ گراں چیز اخلاص ہی ہے کیونکہ اس میں اس کے لئے کوئی لذت اور کشش نہیں۔ اہل لا الہ الا اللہ تو بہت ہیں مگر مخلص بہت کم ہیں (۱۶) جب کوئی بندہ چالیس دن تک اخلاص پر کاربند ہو جاتا ہے تو اس کے قلب سے اسکی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہونے لگتے ہیں (۱۷) اخلاص بڑی بیش قیمت چیز ہے۔ ریا کانے کی جتنی کوشش کیجاتی ہے اُتنی ہی وہ نت نئے رنگ میں نکلنے اور اُبھرنے کی کوشش کرتی ہے (۱۸) جب بندہ اخلاص اختیار کرتا ہے تو اس سے ریا اور وسوسہ کی کثرت ختم ہو جاتی ہے۔

خلاصہ:- اخلاص اگرچہ عام اور مشہور لفظ ہے لیکن اس کا مفہوم سمجھنا آسان نہیں۔ اور اکابر کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ اخلاص اس وقت ہو گا جب شرک نہ ہو۔

ریا نہ ہو۔ عجب نہ ہو۔ حبِّ جاہ نہ ہو۔ حبّ دنیا نہ ہو۔ حُبّ نفس نہ ہو۔
یا اللہ حضرات چشتیہ صابریہ کے مشائخ کے "سرِ اخلاص" کے طفیل میں ہم کو بھی ذرۂ اخلاص نصیب اس کا حصول آسان فرما دیجئے۔ آمین

حزب دوم یکشنبہ

حُسنُ الخُلُق

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکثر ما یدخل الناس الجنۃ الخ قال تقوی اللہ و حسن الخلق فسئل عن اکثر ما یدخل الناس النار قال الفم والفرج (یعنی حضور سے پوچھا گیا کہ جنت میں لوگ زیادہ کس وصف کی وجہ سے جائیں گے۔ فرمایا خدا کے خوف اور خوش اخلاقی سے پھر پوچھا گیا جہنم میں لوگ زیادہ کس چیز کی وجہ سے جائیں گے فرمایا۔ منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ تفسیر یہ ہیں ۱۲ پارے قرآن میں ہے "وانک لعلیٰ خلق عظیم" یعنی حضورؐ بہت ہی بڑے درجہ خلق پر فائز ہیں کیونکہ آپ نے کونین کو تج دیا اور ایک اللہ تعالے کے پایہ پر قناعت کرلی۔ آپ نے جب حق تعالیٰ کا مشاہدہ اور اس کی رحمت کا مطالعہ کرلیا تو پھر عوام کی سختیاں اور بدخلقیاں آپ پر اثر نہیں کرتی تھیں آپکی عالی ہمتی کے سامنے سوائے اللہ کے کوئی نہ تھا۔ خلق عظیم یہ ہے کہ نہ آپ کسی سے جھگڑے اور نہ آپ نے کسی کو اپنے سے جھگڑنے کا موقع دیا اس وجہ سے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت انتہا درجہ کی تھی۔ حضورؐ سے صحابہؓ نے کہا مشرکین پر بددعا کیجئے تو فرمایا میں رحمت بن کر آیا ہوں۔ عذاب بن کر نہیں (۱) اچھا خلق بندے کی تمام خوبیوں سے بڑھ کر ہے۔ اس سے انسان کے جوہر کھلتے ہیں۔ انسان اپنے خلق ہی سے گمنام بنتا ہے اور خلق ہی سے مشہور ہوتا ہے (۲) تصوف خوش خلقی ہی کا نام ہے جو تم سے خوش خلقی میں بڑھا ہو تو سمجھ لو کہ وہ تصوف میں بھی تم سے بڑھا ہوا ہے (۳) اگر بندہ احسان۔ تصوف۔ نکی کا ہر کام تو کرے لیکن اپنی مرغی کو ستاتا ہو تو اسے نیکوکار اور محسن نہ کہیں گے (۴) حضرت عمرؓ جس غلام کو اچھی نماز پڑھتے دیکھتے اُسے آزاد کر دیتے تو بقیہ غلام یہ بات دیکھ کر ریاکاری سے اچھی نماز پڑھنے لگے۔

حضرت عمرؓ آزاد کرنے لگے کسی نے حضرت عمرؓ کو متنبہ کیا تو آپ نے فرمایا جو ہمیں اللہ کے کام میں دھوکا دیگا تو ہم اس دھوکے میں آجانا ہی پسند کرتے ہیں (۵) تین چیزیں اب ناپید ہو چلی ہیں۔ خندہ پیشانی سے رہنا۔ حفظ آبرو کئے ہوئے نرم گفتگو کرنا۔ امانت وخیرخواہی کے لحاظ کے ساتھ برادرانہ تعلق اور اس پر نباہ (۶) خلق یہ ہے کہ اپنی چیزوں کو تو حقیر سمجھو اور جو چیزیں حق تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ہوں ان کی عظمت کرو (۷) ابن عمرؓ نے لوگوں سے کہا جب میں اپنے خادم کو یہ کہدوں کہ خدا تیرا ناس کرے تو تم سب گواہ رہو کہ وہ آزاد ہے۔ ایک بزرگ کے ایک خادم سے گرم دیگچی ان کے لڑکے پر گر پڑی جس سے بچہ مر گیا۔ خادم ڈر گیا آپ نے کہا ڈرو مت۔ جاؤ تم آزاد ہو (۸) حسن خلق کی علامت یہ ہے کہ دوسروں کی ایذا کو سہے اور ان کا تاوان برداشت کرے۔ جس کے اخلاق بُرے ہوں گے اسے فکریں زیادہ ہوں گی (۹) کوئی آدمی کسی اچھی عادت کو چالیس دن برت لے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کی طبیعت میں داخل کر دیگا (۱۰) اویس قرنیؒ کو لڑکے ڈھیلے مار رہے تھے تو فرمایا بچو اگر مجھے مارنا ضروری ہی سمجھتے ہو تو ذرا چھوٹے پتھر مارو ورنہ میری ٹانگ اگر ٹوٹ گئی تو میں نماز نہ پڑھ سکوں گا (۱۱) ایک بزرگ جا رہے تھے ایک آدمی ساتھ ہو لیا اور گالیاں دینے لگا تو انھوں نے رک کر کہا بھائی اور جو کچھ دل میں ہو یہیں کہہ ڈالو ورنہ بستی آجائیگی اور وہاں اگر کسی جاہل نے سن لیا تو ممکن ہے کہ وہ تمہیں اس کا جواب دے بیٹھے اور میں یہ چاہتا نہیں (۱۲) ایک بزرگ کے گھر میں کچھ چور گھس گئے اور سب کچھ اُٹھالے گئے دوسرے دن انھوں نے اپنا جبہ بازار میں نیلام ہوتے ہوئے دیکھا تو ادھر سے کترا کر نکل گئے (۱۳) خلق یہ ہے کہ تم لوگوں سے قریب بھی رہو اور ان سے اجنبی اور بے میل بھی رہو (۱۴) ایک بزرگ اپنے حوض پر جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ کچھ لوگ تیزی سے ان کی طرف ہجوم کر کے آگئے حوض ٹوٹ گیا۔ انھیں ناگوار ہوا تو وہ فوراً بیٹھ گئے اور پھر لیٹ گئے (کیونکہ یہی حدیث میں حکم ہے) انجیل میں ہے کہ جب تمھیں غصہ آئے تب مجھے یاد رکھو تو میں بھی اپنے غصہ کے وقت تمھیں یاد کروں گا (۱۵) ابن دینار کو ایک عورت نے کہدیا اے ریاکار! تو وہ بولے اچھا! تمھیں میرا یہ نام معلوم ہو گیا۔ شہر والے تو اسے جانتے ہی نہیں (۱۶) آدمی کی بردباری کا حال غصہ کے وقت اور بہادری کا حال جنگ کے وقت اور برادرانہ دعویٰ

کا حال حاجت اور مصیبت میں معلوم ہوتا ہے (۱۷) واسبغ علیکم الخ یعنی اللہ نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تمام فرما دی ہیں" تو اس میں ظاہری نعمت سے مراد جسم کا پورا بنا ہے اور باطنی نعمت سے مراد اخلاق کی صفائی (۱۸) ایک بزرگ کہتے ہیں۔ مجھے ایک گنہگار مگر خوش اخلاق شخص کا ساتھ ہونا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اسکے کہ عبادت گزار مگر بداخلاق شخص کا ساتھ ہو (۱۹) حسن اخلاق اسے کہتے ہیں کہ خود ناگوار بات برداشت کرکے اس کے عوض مدارات اور نرمی کا برتاؤ کرے (۲۰) ایک فوجی نے ابن ادہمؒ کو غلطی سے تھپڑ مار دیا جب اسے ان کا نام معلوم ہوا تو معافی مانگنے آیا تو ابن ادہم نے کہا کہ تم نے جب مجھے مارا تو میں نے تمھارے لئے خدا سے جنت کی دعا کی اسے تعجب ہوا کہ یہ کیوں تو فرمایا میں جانتا تھا کہ مجھے اس تھپڑ پر اجر ملے گا تو مجھے گوارا نہ ہوا کہ تم سے تو مجھے خیر اور ثواب ملے اور مجھ سے تمھیں شر اور عذاب ملے (۲۱) ابو عثمانؒ دوپہر میں ایک گلی سے گزر رہے تھے کسی نے چھت پر سے راکھ گلی میں گرائی جو اُن پر اور اُن کے ساتھیوں پر پڑی۔ ساتھیوں کو غصہ آیا اور ڈالنے والے کو سخت سست کہنے لگے فرمایا جو شخص آگ کا مستحق ہو اس سے اگر راکھ پر صلح کرلی جائے تو اُسے خفا ہونے کا حق نہیں (۲۲) ابو عثمانؒ کو ایک شخص نے تین بار دعوت دیکر اپنے گھر بلایا اور تینوں بار بغیر کھانا کھلائے لوٹا دیا۔ اس کے بعد آکر کہا میں تو آپ کو آزما رہا تھا واقعی آپ بڑے بزرگ ہیں آپ عالی ظرف ہیں وغیرہ تو فرمایا۔ ہش یہ کیا کمال ہے یہ تو کتوں کا وصف ہے جب بلایا جائیگا آجائیگا اور جب ڈانٹا جائیگا چلا جائیگا۔ یہی میں نے کیا (۲۳) ایک بیمار بزرگ دوسرے کے گھر مہمان ہوئے میزبان نے بڑی خدمت کی۔ مہمان نے کہا تم یہودی نہ ہوتے تو بہت اچھے آدمی تھے تو وہ بولے میرا عقیدہ و مذہب آپ کی خدمت کرنے میں تو حارج نہیں ہے اس لئے اپنی صحت کے ساتھ میری ہدایت کی بھی دعا کرتے رہئے (۲۴) ایک بزرگ کپڑے سیتے تھے ایک آتش پرست مدتوں اُن سے کپڑے سلواتا اور اجرت میں کھوٹے سکے دیجاتا اور یہ اُسے لے لیتے۔ ایک دن دکان میں یہ نہ تھے نوکر تھا کہ وہ مجوسی آیا اور سلے کپڑے لیکر کھوٹے روپے دینے چاہے نوکر نے نہ لئے تو وہ اچھے سکے دیکر کپڑے لے گیا۔ بزرگ آئے تو پوچھا مجوسی کا کپڑا کہاں گیا نوکر نے سارا قصہ کہا تو بولے تو نے بہت

بُرا کیا وہ تو مدت سے مجھے کھوٹے سکّے دیجاتا تھا اور میں لیکر کنوئیں میں پھینک دیتا تھا کہ کسی دوسرے کو نہ مونڈنے پائے (۲۵) بد مزاجی سے بد مزاج کا دل چھوٹا ہونے لگتا ہے کیونکہ اس میں سوا اپنی غرض کے کسی اور شئے کی سمائی نہیں رہجاتی۔ بد مزاجی یہ ہے کہ دوسرے کی بد مزاجی محسوس ہو (۲۶) خوش مزاجی یہ بھی ہے کہ صف میں تمھاری بغل میں جو بھی آکھڑا ہو تم اُس کا بُرا نہ مانو۔

خلاصہ :۔ حسن خلق یہ ہے کہ دوسروں کی ایذا کے جواب میں دعا یا حُسن سلوک سے پیش آئے۔ دوسرے کی بد خلقی پر نظر نہ کرے۔ خود غرضی نہ کرے۔ کبر و غضب سے اپنے کو بچائے یا اللہ مشائخ چشتیہ صابریہ کے حسن خلق کے طفیل ہمکو بھی حسن خلق نصیب فرما۔ آمین۔

حزب سوم دوشنبہ

ذکر و ازالۂ غفلت

قرآن میں ہے "اذکر واللہ ذکراً کثیراً" (اللہ کی یاد بہت زیادہ کیا کرو)

حدیث اوّل :۔ حضورؐ نے فرمایا۔ آؤ میں تمھیں تمام اعمال سے بہتر عمل بتاؤں جو خدا کے نزدیک نہایت پاکیزہ اور تمھارے درجات بلند کرنے والی چیز ہے اور سونا چاندی کے ملنے سے اور دشمنوں کو قتل کرنے سے بھی بڑھ کر مفید ہو۔ وہ ہے "اللہ کا ذکر" حدیث دوم حق تعالیٰ حضرتؐ سے فرماتے ہیں کہ میں نے تمھاری امت کو وہ انعام دیا جو کسی امت کو نہیں دیا اور وہ ہے "فاذکرونی اذکرکم" پس ذکر کی فضیلت یہ ہے کہ اس کا عوض اور اجر بھی ذکر ہے (۱) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سب سے بڑا رکن جس کے بغیر کوئی خدا تک پہنچ ہی نہیں سکتا دوام ذکر ہے۔ زبان ہی کے ذکر سے بندہ کو ذکر قلب اور اس پر دوام بھی نصیب ہوتا ہے اور تاثیر جو کچھ ہے ذکر قلبی ہی میں ہے (۲) جس کا دل اور زبان ذاکر ہو جائے وہ سلوک میں ذکر میں کامل ہے۔ ذکر گویا ولایت کا فرمان شاہی ہے جسے ذکر کی توفیق ہو گئی اسے گویا شاہی سند اور فرمان ولایت کامل گیا اور جسے اس کی توفیق نہ ملی وہ گویا ولایت سے معزول کر دیا گیا [کیونکہ حدیث ہے من عادیٰ لی ولیاً میں پہلے مومن کو ولی کہا پھر تقرب بالفرائض اور تقرب بالنوافل کا بیان کیا تو یہ ذکر کے مراتب ہی میں ہے۔ سراج] (۳) شبلیؒ ابتدا کے سلوک میں ایک تہ خانہ میں

اُتر جاتے اور ہری شاخوں کا ایک میٹھا سا گٹھر رکھتے۔ جب ان کا قلب غافل ہوتا تو ایک شاخ اُٹھا کر اپنے کو اتنا مارتے کہ قمچی ٹوٹ جاتی۔ اس طرح دن بھر میں کل قمچیاں توڑ ڈالتے۔
(۴) قلب سے اللہ کا ذکر کرنا تلوار ہے تلوار۔ اسی سے صوفی دشمنوں کا مقابلہ کرتے اور بلاؤں کو ٹالتے ہیں کیونکہ بلا جب کسی پر آتی ہے اور صوفی دل سے ذکرِ خدا کی طرف بھاگتا ہے تو اس وقت کل ناگوار باتیں اس سے کترا کر نکل جاتی ہیں (۵) غفلت کے میدان سے مشاہدۂ حق کی فضا میں پہنچنا خوف اور شدتِ محبت ہی کی مدد سے ہوتا ہے (۶) جو شخص خدا کی یہی یاد کرتا ہے کہ اس کی یاد میں سب کچھ بھول بیٹھا تو اللہ اس کے لئے سب چیز کی حفاظت کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر چیز کا عوض اور بدل بن جاتا ہے (۷) ابو عثمانؒ سے کہا گیا کہ ہم لوگ ذکر تو کرتے ہیں مگر دل میں حلاوت نہیں پاتے فرمایا خدا کا شکر کرو کہ اس نے تمہارے ایک عضو (دل یا زبان) کو اپنی طاعت سے زینت تو دے رکھی ہے (۸) شبلیؒ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ انا جلیسُ من ذکرنی جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین بن جاتا ہوں تو صوفیو بتاؤ تم نے حق سبحانہٗ کی ہم نشینی سے کیا کیا فائدے حاصل کئے (۹) بندہ کو ذکر کا حکم ہے۔ نماز جو ذکر بلکہ اشرف العبادات ہے اس کے وقت مقرر ہیں اسے ہر وقت پڑھ نہیں سکتے۔ اس لئے ذکرِ قلبی کی خاص فضیلت یہ ہے کہ اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہر حال میں جاری رہ سکتا ہے (۱۰) ایک بزرگ کا قول ہے کہ اگر ذکر مجھ پر فرض ہوتا تو خدا کے عز وجلال کا حق یہ تھا کہ میں اس کا ذکر نہ کر سکتا کیونکہ مجھ جیسا گندہ بندہ بھلا ذکر کرے اس کے لئے تو پہلے مجھے ہزار بار توبہ کر کے اپنے منہ کو دھونا چاہیئے (۱۱) اس قول مشہور کا کہ "حق تعالیٰ عبد مومن کے قلب میں رہتے ہیں" مطلب یہ ہے کہ عبد مومن کے دل میں حق تعالیٰ کا ذکر رہتا ہے ورنہ حق تعالیٰ سکون یا حلول سے پاک و منزہ ہیں (۱۲) ذکر اسے کہتے ہیں کہ ذکر کرنے والا یہ بھول جائے کہ میں ذکر کر رہا ہوں (۱۳) حق تعالیٰ ہر روز یہ ندا فرماتے ہیں کہ اے میرے بندے تو نے میرے ساتھ انصاف نہ کیا۔ میں تجھے یاد کرتا ہوں اور تو مجھے بھلاتا ہے۔ میں تجھے بلاتا ہوں اور تو دوسروں کے پاس جاتا ہے۔ میں تجھ سے بلا ہٹاتا ہوں اور تو خطا پر جما بیٹھا ہے۔ اچھا جب کل تو میرے پاس آئیگا تو کیا جواب دیگا (۱۴) حلاوت تین چیزوں میں تلاش کرو۔ نماز میں، ذکر میں، قرآن کی تلاوت میں۔ پس اگر حلاوت ملتی ہے تب تو کیا کہنا ہے اور اگر نہیں ملتی تو سمجھ لو کہ دروازہ

اُدھر سے بند ہے (۱۵) جس نے غفلت سے گھبرانے کا مزہ نہیں چکھا وہ ذکر سے اُنس کا مزہ نہیں پا سکتا (۱۶) ایک آسمانی کتاب میں یہ مضمون ہے کہ جب بندہ پر میری یاد غالب آجاتی ہے تو وہ میرا عاشق بن جاتا ہے اور میں اس کا (۱۷) ہر چیز کی سزا جداگانہ ہوتی ہے۔ عارف کی سزا یہ ہے کہ وہ ذکر سے روک دیا جائے (۱۸) ایک تارک دنیا سے پوچھا گیا کہ آپ روزہ سے ہیں فرمایا ہاں خدا کی یاد میں روزہ دار ہوں یعنی جب دوسری چیز کو یاد کرونگا تو روزہ ختم ہو جائیگا (۱۹) جب ذکر کسی کے قلب میں جم جاتا ہے اس کے پاس اگر شیطان آنا چاہتا ہے تو پٹخنی کھاتا ہے تو دوسرے شیاطین کہتے ہیں اسے کیا ہوگیا تو کوئی کہتا ہے اسے انسان لگ گیا ہے (جیسے انسان کو شیطان لگتا ہے) (۲۰) اپنے رب کو بھولنے سے بڑھ کر بُرا کوئی اور گناہ نہیں (۲۱) ذکر خفی کو فرشتہ بھی خدا کے دربار میں نہیں لے جاتا کیونکہ اُسے خبر ہی نہیں ہوتی وہ تو بندہ اور رب کے درمیان ایک راز ہے (۲۲) ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کی تعریف سنی جو جنگل میں رہتے تھے یہ ان سے ملنے گئے۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے ایک بڑے درندہ نے آکران کے ایک طمانچہ مارا اور گوشت نوچ لیا اس پر جنگل کے بزرگ زخم سے اور یہ زائر ہول سے بیہوش ہو گئے جب انھیں ہوش آیا تو زائر نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے کہا حق تعالیٰ نے مجھ پر یہ جانور مسلط کردیا ہے جہاں میں ذکر سے ذرا غافل ہوا اسی وقت یہ اسی طرح مجھے نوچتا ہے (۲۳) ایک ذاکر اللہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے تھے ایک دن اُن کے سر پر درخت کا تنہ آگرا سر پھٹ گیا خون بہنے لگا تو ہر دھار سے زمین پر اللہ اللہ آپ سے آپ لکھ جاتا تھا

خلاصہ:۔ ذکر کا ثمرہ خود ذکر کی توفیق ملتے رہنا اور خدا کا بندہ کو یاد کرنا ہے۔ ذکر سے غفلت دور ہوتی ہے۔ مبتدی کو زبان سے اسم ذات رٹنا ذکر ہے متوسط کو قلب سے اسم ذات کا تصور ذکر ہے اور منتہی کا دوام ذکر احکام شرعیہ کے اتباع کا طبیعت بن جانا ہے۔ یا اللہ مشائخ چشتیہ صابریہ کے ذکر کے طفیل ہم کو بھی ذکر دوام نصیب فرما۔ آمین۔

حزب چہارم روز سہ شنبہ

محبت

آیت قرآنی:- فسوف یاتی اللہ بقوم یحبهم ویحبونہ (عنقریب اللہ ایسی جماعت لائیگا جو اللہ کی محبوب بھی ہوگی اور محب بھی) حدیث قدسی۔ لا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتیٰ الخ (بندہ تعمیل فرائض سے قرب حق حاصل کر چکنے کے بعد جب نوافل سے مزید قرب حق لینا چاہتا ہے (جو بندہ کی محبت حق کی علامت ہے) تو حق تعالیٰ بھی اُس سے محبت فرمانے لگتے ہیں۔ حدیث دوم۔ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے اے جبریل میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اُس سے محبت کرو تو جبریل بھی اُس سے محبت کرتے ہیں پھر جبریل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتے ہیں تم بھی محبت کرو تو آسمان والے بھی محبت کرنے لگتے ہیں اُس کے بعد اُس کے لئے زمین میں مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ کہ کسی بندہ کو ثواب اور انعام دیں رحمت کہلاتا ہے (یہ چیز سب کیلئے عام ہے) اور یہ ارادہ کہ اس کو اپنے قرب اور احوال رفیعہ سے نوازیں محبت کہلاتا ہے (یہ چیز سالکین اور محبین کے لئے خاص ہے) (۲) محبت کے آثار یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پہچانے۔ اللہ کی خوشنودی کو اختیار کرے۔ اللہ (کی یاد یا خوشنودی) نہ ہو تو اُسے چین نہ آئے۔ اُس کی طرف اُسے شوق کا ہیجان ہو۔ اُس کی یاد دل سے کرنے میں اسے سکون و لذت ہو (غرض محبت ایک وجدانی کیفیت ہے جسے بندہ محسوس کر لیتا ہے بیان نہیں کر سکتا) (۳) محبت کا مفہوم یہ ہے میل دائم بقلب ہائم یعنی دیوانہ دل کے ساتھ لگاتار میلان۔ تمام ساتھیوں پر محبوب کو ترجیح حضور و غیبت میں محبوب کی موافقت۔ عاشق کا اپنے صفات کو مٹا کر محبوب کی ذات کو باقی رکھنا۔ مسلسل خدمت کرنے پر بھی احترام کے ترک کا اندیشہ لگا رہنا۔ طاعت کو سینہ سے لگائے رکھنا مگر مخالفت سے دور رہنا (۵) محبت یہ ہے کہ اپنی زیادہ چیز کو بھی کم جانے اور دوست کی کم چیز کو بھی زیادہ جانے۔ محب کی صفات کی جگہ محبوب کی صفات آجائیں اپنی صفات سے یکسر غفلت ہو جائے۔ (۵) محبت یہ ہے کہ اپنا سب کچھ محبوب کو دیدو کہ تمہارے پاس کچھ نہ رہ جائے۔ محبت یہ ہے کہ تم کو محبوب کے بارہ میں اس کی غیرت آئے کہ تم جیسا اُس کو چاہے۔ (۶) محبت وہ ہے جو جفا اور سختی سے کم نہ ہو۔ جو محبت کا دعویٰ کرے اور اس کے حدود کی حفاظت نہ کر سکے وہ سچا نہیں۔ جب محبت سچی ہوتی ہے تو ادب کی شرطیں ختم ہو جاتی ہیں (۷) محبت کی

حقیقت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حصہ لینا اپنی حاجتیں پیش کرنا بھول جائے۔
(۸) حقیقت محبت یہ ہے کہ اپنے وصاف واخلاق (اور پسند) نکال کر پھینکو اور محبوب کے
موافق ہو جاؤ (۹) محبت یہ ہے کہ لگاؤ زیادہ سے زیادہ ہو مگر حاصل کچھ نہ ہو (۱۰) اس
حدیث کا کہ کسی چیز کی محبت تمھیں اندھا بہرا بنا دیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دوسرے کی طرف
سے تو غیرت کے باعث اندھا بنے اور محبوب کی طرف سے خوف و ہیبت کے باعث اندھا بنے
(۱۱) محبت یہ ہے کہ تم کو ایک چیز کی طرف اس طرح میلان ہو کہ تم اسے اپنی جان و دل اور
مال پر ترجیح دینے لگو تم کھل کر اور چھپ کر اس سے موافقت کرو مگر پھر بھی تم اس کی محبت میں
اپنی کوتاہی مانتے رہو (۱۲) محبت ایک آگ ہے جو دل میں لگی ہو اور محبوب کے سوا سب کو
جلا دے اور ایک فتنہ اور شورش ہے جو دل میں محبوب کے لئے پیدا ہو (۱۳) محبت یہ ہے کہ محب
تو اپنا سب کچھ خرچ کر دے پھر محبوب کی مرضی پر رہے کہ وہ جو چاہے کرے (۱۴) سمنونؒ مسجد
میں بیٹھ کر محبت پر تقریر کر رہے تھے کہ مسجد کی ساری قندیلیں ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگیں پھر ایک
چھوٹی چڑیا آئی اور سمنون کے قریب آتے آتے ان کے ہاتھ پر آ بیٹھی۔ پھر زمین کو چونچ سے کریدنے
لگی اور مر گئی (۲۰) شبلی ایک بار قید ہو گئے تو بہت سے لوگ آپ سے ملنے آئے پوچھا تم سب
کون ہو کہا آپ سے محبت رکھنے والے ہیں۔ تو انھوں نے پتھر اٹھا اٹھا کر مارنا شروع کیا تو
سب بھاگ نکلے تو فرمایا اگر دعویٰ محبت میں سچے ہو تو میری اس ایذا پر صبر بھی کرو محب ایذا
پر صبر بھی کرتا ہے (۲۱) حضرت عیسیٰؑ کی حدیث قدسی میں مروی ہے کہ "جب میں کسی بندے کے
دل میں دنیا و آخرت کی محبت نہیں پاتا تب کہیں جا کر میں اسے اپنی محبت سے بھر دیتا ہوں (۲۲)
محبت یہ ہے کہ باوجود پوری مستعدی اور کوشش کے اپنی کوتاہی پر خدا کے سامنے عذر کرتا ہے (۲۳)
ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھے رائی برابر محبت مل جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے بمقابلہ اس کے کہ ستر
برس تک بلا محبت کے عبادت کروں (۲۴) گناہگار بدکار کے لئے جب وہ عبادت میں لگ
جائے تو خوف اور حزن کا غلبہ ہی بہتر ہے۔ ہاں جو شخص میل کچیل سے صاف ہو گیا ہو اس کیلئے
محبت زیادہ ہے۔ جس میں محبت ہو اور خوف نہ ہو وہ دھوکے میں ہے۔ (۲۶) محبت کہتے ہیں
محبوب کو اپنے اوپر ترجیح دینے کو۔ زلیخا کو دیکھو کہ یوسف کے بارے میں عزیز سے یہ کہا تھا
کہ تمھاری بیوی کے ساتھ کوئی بری نیت رکھے تو اس کی کیا سزا ہے بجز جیل کے لیکن وہی ابتلائے

محبت میں ایک دن یہ بھی کہتی ہیں۔ ہاں میں نے اُن کے ساتھ بُری نیت کی تھی۔ وہ سچے ہیں اُن کا قصور نہ تھا (۲۶) ابو سعید خراز خواب میں جمال نبوی کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یارسول اللہ مجھے اپنی محبت سے معذور سمجھئے کیونکہ حق تعالیٰ کی محبت نے آپ کی محبت سے مجھے روک لیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت بھی کرتا ہے (۲۷) رابعہ نے دعا میں کہا اے اللہ کیا آپ ایسے قلب کو دوزخ میں جلائیں گے جسے آپ سے محبت ہے تو ان کو ایک فرشتہ نے آواز دی کہ ہم ایسا نہیں کیا کرتے۔ ہمارے ساتھ بدگمانی نہ کیا کرو۔ (۲۸) محبت دراصل موافقت اور مناسبت اور خاص کر دلی موافقت کا نام ہے۔ محبت میں جدائی اور اختلاف نہ ہونا چاہئے۔ (۲۹) حالانکہ فساد زیادہ تر تین باتوں سے ہوتا ہے۔ عارفوں کا گناہ اس طرح کہ اپنی آنکھوں اور زبان اور کان کو دنیوی نفع کی طرف چھوڑ دیں اور اہل محبت کا محبت میں خیانت اور کمی اسطرح کہ اپنی خواہش پر تو عمل کریں خدا کی رضا پر نہیں اور مریدوں کا جھوٹ بولنا اس طرح کہ وہ خدا کے دیدار میں اور یاد میں کم بیٹھیں اور مخلوق کی دید میں زیادہ۔ انتہی۔

خلاصہ:۔ اپنی طاعت اور خدمت پر نظر نہ رہے۔ قضاو قدر کے معاملات سے رنجیدہ نہ ہو۔ اپنی رضا کو بیچ دے۔ مرضیات حق کی فکر میں رہے۔

یا اللہ مشائخ چشتیہ صابریہ کی "محبت" کے طفیل میں ہمارے دلوں کو بھی اپنی محبت سے بھر دیجیے آمین

حزب پنجم (روز چہار شنبہ) مخالفت نفس

قرآن۔ آیت ونہی النفس عن الھوی یعنی جو اپنی نفس کو خواہشوں سے روکتا رہے گا۔

حدیث۔ اعدیٰ عدوک التی بین جنبیک۔ یعنی تیرا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے بیچ میں ہے یعنی نفس قشیریہ میں اکابر کے اقوال یہ ہیں (۱) دنیا سے آخرت کو جانا تو آسان ہے اور مخلوق کو خدا کے لئے چھوڑ دینا ذرا مشکل اور سخت ہے لیکن نفس کی خواہشوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جانا بہت ہی مشکل ہے (۲) جس کے خیالات اُبھرنے اور پیدا ہونے لگیں تو سمجھ لو کہ اُس سے خدا کے اُنس کی علامتیں ختم ہوگئیں (اللہ تعالیٰ اس سے سب کو محفوظ رکھے) (۳) نفس کی مخالفت تمام عبادات

سے بڑھ کر ہے بعض مشائخ سے اسلام کی تعریف پوچھی گئی تو انھوں نے کہا کہ مخالفت کی تلواروں سے نفس کو ذبح کرتے رہنا اسلام ہے۔ نفس اور ہوا کی مخالفت یہ ہے کہ ان دونوں کی رغبت کی چیزوں کو چھوڑتے رہنا (۴) نفس کی تو جبلت اور فطرت ہے بے ادب ہونا اور حد سے نکلنا لیکن بندہ کو ادب سے رہنے اور حدود کا لحاظ رکھنے کا حکم ہے اب نفس تو مخالفت حکم کے میدان میں سرپٹ دوڑتا ہے اور بندہ کوشش کرکے اسے برے مطالبات اور اغراض سے لوٹاتا رہتا ہے۔ اس میں جو بندہ نفس کی لگام ڈھیلی کرے گا تو وہ بھی نفس کے فساد میں اس کا شریک سمجھا جائیگا (۵) نفس جو برائیوں کا حکم دینے میں بہت تیز ہے وہ ہلاکت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ دشمنوں کا ساتھی ہے خواہشات کا پیرو ہے اور طرح طرح کی برائیوں میں بدنام رہتا ہے (۶)۔ جو شخص برابر اپنے نفس سے بدگمان نہ رہے گا اور ہر حال میں اس کی مخالفت نہ کریگا اور ہمیشہ نفس کو اس کے ناگوار جانب کھینچتا رہیگا تو وہ سخت دھوکے میں ہے۔ جو نفس کی کسی چیز کو بھی پسند کی نظر سے دیکھے گا وہ نفس کو ہلاک ہی کرکے چھوڑے گا۔ ایک عاقل نفس سے راضی اور مطمئن کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ حضرت یوسف ؑ جو خود بھی نبی تھے اور جن کی تین پشتیں نبی تھیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں اپنے نفس کو پاک اور بری نہیں جانتا نفس کا کام ہی ہے کہ ہر وقت برائیوں کا حکم دیتا رہے (۷) جب نفس خود اپنی رغبتوں کے خلاف کریگا تو یہی رغبتیں جو پہلے اس کا مرض تھیں اب اس کے حق میں دوا بن جائیں گی۔ نفس سے نکل جانا بڑی بھاری بات ہے۔ کیونکہ تمھارے اور حق تعالیٰ کے درمیان یہی سب سے بڑا حائل اور بڑی رکاوٹ ہے (۱۰) حق تعالیٰ کے غصہ سے بہت زیادہ قریب یہ بات ہے کہ نفس کو اور اس کے حالات کو دیکھ کر انسان خوش رہے اور نفس کے افعال پر غرض تراشنا اور تاویل کرنا اس سے بھی بڑھ کر برا ہے (۱۱) جو شخص کسی خواہش اور رغبت کے ترک میں سچا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف سے اسے بچالیں گے۔ جس قلب نے اللہ کے لئے کوئی خواہش ترک کردی ہو اللہ سے بعید ہے کہ وہ اسے اس پر عذاب دے (۱۲) ایک بزرگ کو لوگوں نے ہوا پر بیٹھے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ نے یہ مرتبہ کس بات سے پایا تو بولے میں نے "ہوائے نفس" کی پیروی چھوڑی تو یہ ہوا میری فرماں بردار بنا دی گئی (۱۳) سچا مسلمان وہ ہے کہ اگر اس کے سامنے ہزار خواہشیں آجائیں تو وہ خدا کے خوف سے سب کو دل سے

نکال دے اور بدکار کے سامنے اگر ایک خواہش ہی آجائیگی تو وہ ایک ہی خواہش اُسے خوفِ خدا سے نکال باہر کردے گی (۱۳) ہوا اور شہوت کے ہاتھ میں اپنی لگام نہ دے دو ورنہ یہ تمہیں ظلمت (کفر) میں کھینچ لے جائیں گی۔ ان شہوتوں کو یا تو جو نکا دینے والا خوف مٹا سکتا ہے یا شوق محرک (۱۴) حدیث میں ہے تین خصلتیں کُل گناہوں کی جڑ ہیں اُن سے ڈرتے رہو اُن سے بچتے رہو۔ دیکھو کبر سے بہت بچتے رہنا کیونکہ ابلیس کو کبر ہی نے آدم کے سامنے سجدہ کرنے سے روکا اور دیکھو حرص سے بہت بچنا کیونکہ آدم کو شجر کے کھانے پر حرص ہی نے ابھارا تھا (توضیح از شیخ مدظلہ، اگرچہ شہوت دو ہیں۔ فم اور فرج مگر فرج کی شہوت فم کی شہوت پورا کرنے کے بعد اُبھرتی ہے اس لئے شہوت فم زیادہ سخت اور اصل ہے) اور دیکھو حسد اور ڈاہ سے بہت بچو کیونکہ آدم کے بیٹے قابیل نے ہابیل کو حسد اور ڈاہ ہی کے باعث قتل کیا۔ پس کبر سے کفر کا گناہ حرص شہوت فم اور فرج کے گناہ اور حسد سے قتل کا گناہ پیدا ہوا (۱۵) حاسد کی پہچان یہ ہے کہ جب تک سامنے رہے تو خوشامد میں لگا رہے اور جب غیر موجود ہو تو غیبت کرے اور دوسرے پر مصیبت پڑے تو خوش ہو (۱۶) جو لوگوں کی غیبت کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے توپ میں اپنی نیکیاں رکھ کر پورب پچھم اُتر دکھن پھینکتا رہے۔ پس غیبت کے بعد جب وہ مجلس سے اُٹھتا ہے تو نیکیوں سے خالی اُٹھتا ہے (۱۷) تم سے مسلمانوں کو تین باتیں ضرور ملنی چاہئیں۔ اگر اُسے نفع نہیں پہنچا سکتے تو نقصان بھی نہ پہنچاؤ۔ اگر اُسے خوش نہیں کرسکتے تو اُسے رنج بھی نہ دو۔ اگر تعریف نہیں کرسکتے تو اس کی بُرائی بھی نہ کرو۔

خلاصہ:۔ جملہ رذائل خصوصاً کبر، حرص و طمع۔ حسد۔ غیبت۔ تملق۔ شہوت دہن۔ شہوت فرج ہوائے نفس ہی سے پیدا ہوتے ہیں، پس ہوائے نفس سے بہت بچنا چاہئے۔ یا اللہ مشائخ چشتیہ صابریہ کے "ترک ہوا" کے طفیل میں ہم پر بھی ترک ہوا و مخالفت نفس آسان کردے آمین

حزب ششم روز پنجشنبہ۔ ترک غضب و نفاق

قرآن میں ہے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں غصّہ میں صبر و ضبط کرنا اور دوسروں کے بُرے سلوک کو معاف کردینا ایسا ہے کہ جب کوئی ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دشمنوں سے محفوظ کردیتے ہیں اور اس کا دشمن ایسا قابو میں آجاتا ہے

گویا بُرا جگری دوست ہے۔ قرآن میں ہے واذا ما غضبوا ھم یغفرون۔ یعنی اچھے لوگ
وہ ہیں جو کسی پر اگر غصہ ہوں تو اُسے معاف کر دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کچھ حکم اور نصیحت کیجئے۔ فرمایا دیکھو غصہ
نہ کرنا۔ اس نے کئی بار یہی درخواست کی اور آپ اس سے برابر کہتے گئے کہ دیکھو غصہ نہ کیا کرو۔
(حدیث دوم) حضورؐ نے فرمایا پہلوان وہ نہیں جو کشتی میں جیتے پہلوان تو بس وہ ہے جو غصہ
آنے پر اپنے کو قابو میں رکھے (حدیث سوم) حضور نے فرمایا۔ میں تمھیں جنت والوں کی نشانی
بتاؤں۔ وہ لوگ وہ ہیں جو کمزور اور گمنام ہوں اور سب کے سامنے جھکے ہوں۔ اور جہنمیوں کی نشانی
بھی تمھیں بتادوں۔ بد مزاج۔ مغرور (حدیث چہارم) حضور نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا
ہے اور شیطان کی پیدائش آگ سے ہے اور ظاہر ہے کہ آگ پانی سے بجھتی ہے تو تم مسلمانوں
میں سے جب کسی کو غصہ آئے اُسے وضو کر لینا چاہئے۔ (حدیث پنجم) حضورؐ نے فرمایا جب تم میں
سے کسی کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہے تو اُسے بیٹھ جانا چاہئے اور اگر اتنے سے غصہ نہ جائے
تو اسے لیٹ جانا چاہئے (حدیث ششم) حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کا سب
سے اچھا گھونٹ جو پیتا ہے وہ اس غصہ کا پی جانا ہے جسے وہ اللہ کو خوش کرنے کے لئے
پی جائے اور ضبط کرے۔ (حدیث ہفتم) حضور نے فرمایا غصہ ایمان کو بگاڑ دیتا ہے۔
جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (حدیث ہشتم) حضور نے فرمایا حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے ایک بار عرض کیا خداوندا آپ کے بندوں میں آپ کے نزدیک سب سے
زیادہ عزیز کون ہے۔ ارشاد ہوا کہ جو قابو پا جانے پر درگذر کر جائے اور معاف کر دے
(حدیث نہم) حضور نے فرمایا جو اپنی زبان کی حفاظت کریگا اللہ تعالیٰ اس کی کھلی برائی کو
ڈھانکے گا اور جو اپنے غصہ کو روکے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن اپنا غصہ روک
لے گا۔ اکابر محققین فرماتے ہیں (۱) غصہ شیطان کا حملہ ہے۔ اُس وقت شیطان انسان کو
حدِ اعتدال سے ظاہر میں بھی نکال دیتا ہے اور باطن میں بھی نکال دیتا ہے۔ چنانچہ گالی گلوج۔
جھوٹ بہتان سبھی کچھ بکنے لگتا ہے ایسی ایسی حرکتیں کرنے لگتا ہے جسے سب بُرا جانتے ہیں اسی
غصہ سے وہ کینہ، بغض، قتل اور بعض وقت کفر تک کا ارتکاب کر گذرتا ہے نعوذ باللہ منہ (۲)
ایک بزرگ نے شیطان سے پوچھا کہ ابن آدم پر تجھے پورا قابو کب ملتا ہے کہنے لگا جب اسے غصہ آتا ہے
(۳) ہمارے حضرت مولانا تھانوی سے ایک شخص نے ضعف دماغ کی شکایت کی اور یہ بھی کہا دماغ کی

کمزوری سے غصہ بہت جلد آتا ہے انھوں نے فرمایا کہ ضعف دماغ کی وجہ سے غصہ نہیں بڑھتا ہے بلکہ غصہ پہلے ہی سے بڑھا ہوا تھا اسی سے ضعف دماغ پیدا ہوا ہے اور غصہ ہے ہی ایسی بری چیز جو انسان کے اخلاق کو الگ خراب کرتی ہے اور بدن کو الگ خراب کرتی ہے۔ آج ہر گھر میں جو رنجش اور فساد ہے وہ اسی غصہ کی وجہ سے ہے اس لئے غصہ چھوڑیئے (النفاق) نفاق ایک قلبی مرض ہے۔ چنانچہ قرآن کی آیت فی قلوبھم مرض میں مرض کی تفسیر علماء نے شک و نفاق ہی سے کی ہے۔ اس سے مراد ظاہر و باطن کا مخالف ہے نفاق کی ضد اخلاص ہے (۵) نفاق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اصل اور اعتقادی یعنی دل میں کفر اور عناد جما ہوا ہے مگر بعض فاسد اغراض سے اس کو چھپایا جائے اور کفر کی دنیوی سزاؤں سے بچنے کے لئے زبان سے اسلام و ایمان ظاہر کیا جائے یہ قسم کفر بلکہ کفر سے بھی بڑھ کر ہے اور دوسری قسم نفاق عمل ہے یعنی دل میں اسلام ضرور ہے مگر ضروریات اسلام (توحید۔ قیامت۔ سزا و جزا) پر یقین اس درجہ کمزور ہے کہ معاصی اور لایعنی مباحات نہیں چھوٹتے۔ ان پر سزائے اخروی ملنے کا دھیان نہیں آتا۔ یہ فسق کا آخری درجہ ہے اور بہت مضر ہے (۶) یہ مرض جس قدر عام اور مہلک ہے اسی قدر لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ حالانکہ یہی مرض آج ہماری تمام تر خرابیوں کی جڑ ہے اور ہماری بداعمالیوں کا سرچشمہ ہے۔ آج اسی کو ہوشیاری پالیسی اور سکہ رائج الوقت سمجھا جاتا ہے (۷) یہ خیال غلط ہے کہ آج نفاق و منافق کا وجود نہیں وہ تو زمانہ نبوی میں تھا۔ اس میں اتنا تو صحیح ہے کہ ہم کسی شخص کو منافق نہیں کہہ سکتے اور اسلامی نام اور کام ظاہر میں دیکھنے کے بعد بھی اس کے دل کے اندر نفاق اصلی ہونے کا حکم نہیں لگا سکتے۔ یہ وحی سے معلوم ہوتا تھا اور وہ اب بند ہے لیکن اب تو بس دو قسمیں ہیں جس کے کام اچھے ہوں گے وہ مسلمان ہے اور جس کے کام کفار جیسے ہوں گے وہ کافر ہے (۸) شیخ سلیمان کا قول ہے کہ مفسد ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کو مصلح و نیکوکار کہنے والے صرف وہی نہیں ہیں جو زمانہ نبوی میں تھے بلکہ آئندہ بھی ایسے لوگ ہوں گے جن کی حالت انھیں جیسی ہو گی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ امراء کے مصاحبین تم کو بالکل اسی طرح کے ملیں گے (۹) حسن بصری سے کہا گیا کہ اس زمانہ میں نفاق کا وجود نہیں۔ فرمایا میرے بھائی اگر منافقین ہیں کیوں نہیں ساری دنیا جو آباد نظر آتی ہے وہ ان منافقوں ہی سے تو آباد ہے اگر ان کا خاتمہ ہو جائے تو بستیاں ویران ہو جائیں۔ ہو کا عالم ہو جائے اور تم لوگ راستہ چلتے ڈرو (۱۰) ابن ملیکہ کہتے ہیں کہ میں ایک سو تیس یا ایک سو پچاس صحابہ سے ملا ہوں وہ سب اپنے اوپر نفاق سے ڈرتے تھے۔ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے کو نفاق سے بری سمجھے وہ منافق ہے اور جو اپنے اوپر اس سے ڈرتا ہے وہ مسلمان ہے۔ یا اللہ مشائخ چشتیہ صابریہ کے اخلاص کے طفیل میں ہمارے دلوں کو نفاق سے پاک کر دیجئے۔ آمین۔

حزب ہفتم روز جمعہ — صحبۃ الشیخ و اطاعت الشیخ

قرآن۔ آیت اذ یقول لصاحبہٖ لا تحزن ان اللہ معنا۔ قرآن کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت ثابت کر دی تو فوراً ہی (اس کا ثمرہ یعنی شیخ کا) اپنے صاحب پر شفقت کا اظہار بھی کر دیا کہ لا تحزن یعنی تم ذرا رنج نہ کرو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں تو دیکھئے شریف آدمی کو اپنے ساتھی پر شفقت ضرور ہوتی ہے (۱) ابن ادہمؒ کے پاس ایک آدمی (مرید) رہنے لگا۔ جب چلنے لگا تو اس نے عرض کیا اگر میرے اندر کوئی عیب آپ دیکھیں تو مجھے تنبیہ کر دیں۔ فرمایا میں نے تو تمھیں دوستی کی آنکھ سے دیکھا تھا۔ اس لئے مجھے تمہارے اندر کوئی عیب نظر نہیں آیا بلکہ تمھاری جو بات دیکھی پسند آئی عیب پوچھنا ہو تو کسی اور سے پوچھ لینا (۲) ہر جدائی کی ابتدا مخالفت ہی سے ہوتی ہے۔ (۳) جس شخص نے اپنے شیخ کی مخالفت کی تو وہ اس کے طریق پر باقی نہیں رہا۔ پھر چاہے وہ دونوں ایک ہی جگہ رہیں۔ مگر باطنی تعلق ختم ہو جاتا ہے (۴) جو شخص عقیدت سے کسی شیخ کے پاس رہ چکا ہو پھر بعد میں دل سے اس پر اعتراض کرنے لگا ہو تو اس نے صحبت و ارادت کا عہد توڑ دیا اب وہ ارادتمند نہیں رہا اس پر توبہ واجب ہے مگر شیوخ کا قول یہ بھی ہے کہ استادوں کے حقوق کو جو فوت کرے اس کی توبہ قبول نہیں (یعنی استاد و شیخ بغیر سزا دئے اس کی توبہ قبول نہ کر لیا کریں، کذا سمعتہ من شیخی الفقیہ مسیح زادہ اللہ فتحاً)
(۵) قرآن میں ہے کہ اے ایمان والو اللہ کا ڈر دل میں پیدا کرو اور (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) بزرگوں نیکوکاروں کے ساتھ رہو۔ پاس بیٹھو کیونکہ انسان کے کمالات کسبی اور تعلیمی ہوتے ہیں اور حیوانات کے کمالات فطری اور پیدائشی۔ چنانچہ تیرنا وغیرہ حیوانات میں پیدائشی ہوتا ہے۔ اور انسان کو بدون سیکھے نہیں آتا۔ بزرگوں کی صحبت افضل العبادت ہے اس وجہ سے کہ بزرگوں کی استقامت دیکھ کر سالک کے اندر بھی قوت و ہمت پیدا ہوتی ہے جس سے عبادتوں کی مشقت برداشت کرنا سہل ہو جاتا ہے اور بزرگوں کا جمال دیکھ کر سالک دل میں نور پیدا ہوتا ہے جس سے شک و شبہ کی تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں

علم اور صحبتِ شیخ میں فرق: علم اگرچہ بہت فضیلت کی چیز ہے مگر صحبت کا درجہ علم سے بھی زیادہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کا وصف خود حضورؐ نے بھی اصحاب کے لفظ سے فرمایا اور قرآن نے بھی "الصاحب" فرمایا۔ معلوم ہوا کہ عالم متعلم سے زیادہ موزوں لقب صاحب۔ صحابی۔ صحابہ کا تھا اس کے علاوہ علم تو کبھی کبر و عجب کے باعث وبال بھی بن جاتا ہے مگر صحبتِ صلحا میں یہ ضرر نہیں۔ یا اللہ صحبت شیخ سے دین کا نفع کامل نفع خاص در نفع خاص مشائخ صابریہ امدادیہ کے طفیل ہمیں بھی نصیب فرمائیے۔ آمین۔

اضافہ (۲) قنوت اور قنوت نازلہ

(۱) قنوت کے لغوی معنے "دل سے متوجہ ہونے" کے ہیں قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ میں
بھی دلی توجہ مراد ہے مگر اصطلاح فقہ میں نماز کے اندر۔ تشہد سے پہلے پہلے (مثلاً وتر
کی تیسری رکعت میں قبل رکوع یا فجر کے فرض میں دوسرے رکوع کے بعد) دعا مانگنے کو قنوت
کہتے ہیں۔ (۲) قنوت (حسب تصریح صاحب غنیہ شرح منیہ ص۳۹۶) چار صیغوں میں منقول و مسنون
ہے۔ (الف) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ ... تا بالکفار ملحق اس پر صحابہؓ کا اجماع ہے۔ (ب) اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ ... تا۔ کما اثنیت علی نفسک وتر میں قبل رکوع پڑھنا سیدنا
علیؓ سے مروی ہے (نیل الاوطار ج ۳ ص۴۵ و ۴۷) (ج) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ ... تا ...
صلی اللہ علی النبی (احمد۔ ترمذی) (د) اللّٰھم اغفر للمومنین ... تا ... علی من عاداھم (حاشیہ
حصن حصین ص۱۷ اوجز المسالک ج ۲ ص۱۲۳) کتب و روایات حدیث میں ان چاروں ہی کو قنوت
کہا گیا ہے کسی کو قنوت نازلہ نہیں کہا ہے مگر ان کے الفاظ و معانی پر نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
طرز عمل پر غور کرنے سے سمجھ میں آتا ہے کہ حضورؐ نے مختلف شخصی و اجتماعی حاجات اور انفسی و آفاقی حالات
کا لحاظ فرما کر الگ الگ حالات کے لئے الگ الگ دعائیں تعلیم فرمائی ہیں یعنی (۱) قنوت اول
انا نستعینک یا قنوت دوم اعوذ برضاک کا مضمون بتا رہا ہے کہ جب فضا میں کوئی ہیجان
نہ ہو۔ حالات غیر معمولی نہ ہوں تب تو افراد امت صرف شخصی و نفسی اصلاح کی فکر رکھیں اور دعا مانگیں
اور قنوت اول یا دوم انفراداً پڑھیں یعنی حمد و ثنا کے ساتھ اپنے لئے مقامات توکل۔ شکر۔ رجاء۔
بغض للہ۔ ابتہال و استغفار کریں۔ (۲) اور جب فضا میں کوئی غیر معمولی حالت اور کوئی خلاف
عافیت شان الٰہی محسوس ہو مثلاً وبائے عام طاعون۔ ہیضہ و چیچک کی ہو یا قحط و خشک سالی ہو یا
الحاد و زندقہ کی ہوا عام ہو تو ان غیر معمولی شئون الٰہیہ کے وقت قنوت سوم پڑھیں اور ابتہال و
استغفار کے ساتھ اپنے لئے ہدایت۔ عافیت۔ ولایت و برکت اور سوء القضاء سے وقایت کی دعا
مانگیں۔ (۳) لیکن جب امت پر دشمنوں کی یورش ہو۔ ضیاع دین و اتلاف جان کا سخت اندیشہ
ہو تو ان نوازل میں اور ایسے زواجر شئون الٰہیہ کے وقت خاص اہتمام سے اجتماعی شکل
میں ابتہال کے ساتھ پوری امت کے لئے طلب مغفرت۔ طلب رحمت۔ استدعائے خیر و
عافیت۔ اعداء پر نصرت کی بھیک مانگیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے ایسے ہی

سخت وقت میں چوتھے قنوت کو پورے اہتمام سے اجتماعی طور پر پانچوں وقت کے فرضوں کے
اندر دعائیں مانگی ہیں اور بعض وقت تو بعض معین اشخاص پر اور بعض معین قبائل (عُصَیَّہ۔ رعل۔
ذکوان) کا نام لے کر لعنت و بد دُعا بھی فرمائی ہے۔ (۴) حدیث کی ان مختلف روایات میں فقہائے
اُمّت نے اس طرح جمع و تطبیق فرمائی ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ عام حالات میں صرف
وتر کے تیسرے رکوع سے پہلے۔ دل میں انفراداً قنوت اول پڑھی جائے اور خدا سے شخصی حاجات و کل
دتنکر کی بھیک مانگی جائے مگر نوازل کے وقت اور سخت حالات کے زمانہ میں صرف ایک ماہ تک۔
فرضِ فجر کے دوسرے رکوع کے بعد۔ اجتماعاً امام بلند آواز سے قنوت چہارم پڑھے اور مقتدی آمین
کہیں اور اس طرح اُمّت کے لئے مغفرت۔ عافیت۔ نُصرت کی اور اعدائے اُمّت کے لئے لعنت کی
بھیک مانگی جائے اور دیگر ائمہ (شوافع و حنابلہ) نے فرمایا کہ عام حالات میں تو فرضِ فجر کے دوسرے رکوع
کے بعد اجتماعاً بلند آواز سے امام قنوتِ سوم پڑھے اور مقتدی آمین کہیں لیکن نوازل کے وقت جبتک
سخت حالات باقی رہیں پانچوں فرض کے اندر قنوت چہارم پڑھی جائے۔ پس چاروں قنوتوں کے معانی
کے اختلاف، حضورؐ کے طرزِ عمل، فقہاؒ کے اقوال سے معلوم ہوا کہ قنوت اوّل و دوم تو قنوت عام ہیں
اور قنوت سوم و چہارم قنوتِ نازلہ ہیں۔ (۵) اگر کسی وجہ یا مصلحت سے نماز میں اجتماعاً قنوت پڑھنا
ممکن و مناسب نہ ہو تو دو صورتیں اور جائز ہیں جیسا شامی میں ہے (   ) (الف) سلام نماز کے
بعد قنوت نازلہ بطور دُعا پڑھی جائے۔ خواہ منفرد پڑھے خواہ امام (ب) اسی طرح منفرد یا امام
نماز میں گر تشہد و درود کے بعد بجائے کسی اور دُعائے ماثورہ کے یہی قنوت ماثورہ پڑھے فرض
اُمّت مرحومہ کی خیر طلبی دین ہے اور سب پر فرض ہے۔ بہر حال جب دشمنوں کا ہجوم ہو یا قحط ہو یا وبا ہو تو ایک
ماہ تک جماعت میں فجر کی فرض کی دوسری رکعت میں امام رکوع کے بعد کھڑا ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے بلند آواز سے حسبِ ذیل دعا مانگتے ہوئے
ہر فقرہ پر امام رکے اور مقتدی ہر فقرہ پر دھیرے دھیرے آمین کہتے جائیں جب دعا ختم ہو جائے امام اور مقتدی حسبِ دستور بقیہ نماز پوری کریں

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ۔ (آمین) وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا
فِيْمَا اَعْطَيْتَ۔ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ۔ (آمین) فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ (آمین)
وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ (آمین) تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ (آمین) نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلَى النَّبِيِّ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (آمین) اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مَنْ عَادَاهُمْ۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ۔ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ اَھْلَ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔ اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ۔ اَللّٰھُمَّ خُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ۔ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ۔ وَاَلْقِ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَاتَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ۔ آمین

اس کا ترجمہ یہ ہے:۔ اے اللہ ہمیں بھی راہ دکھایئے ان لوگوں کے ساتھ جن کو آپ نے ہدایت کی ہمیں بھی امن چین دیجئے ان میں جن کو آپنے امن چین دیا اور ہم سے بھی دوستی کیجئے ان میں جن سے آپنے دوستی کی۔ ہمیں نفع پہنچایئے ان چیزوں میں جو آپنے عطا کیں۔ اور ہمیں بچا لیجئے اپنے قضاو قدر کی برائی سے کیونکہ فیصلہ تو آپ ہی کرتے ہیں آپکے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ جس کے دوست آپ ہوں وہ ذلیل نہیں ہوا کرتا۔ اور جس کے آپ دشمن ہوں وہ عزت نہیں پا سکتا۔ اے ہمارے رب آپ بابرکت، اور بلند درجہ والے ہیں۔ ہم مسلمان آپ سے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور آپ کی طرف آکر توبہ کرتے ہیں اور ہم آپکے نبی رسول کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ یا اللہ کمزور مسلمانوں کو بس آپ اس مصیبت سے نجات دیجئے اور جو انکا دشمن ہو اس پر اپنا کچلنا سخت کر دیجئے۔ یا اللہ مجھے اور تمام ایمان اور اسلام والے مردوں عورتوں کو بخشش دیجئے۔ ان میں باہم الفت پیدا کر دیجئے۔ ان کو اپنے دشمنوں اور خود انکے دشمنوں (کافروں) کے مقابلہ میں مدد دیجئے۔ اے اللہ کافر اہل کتاب پر اور مشرکین پر رحم نہ کیجئے کہ یہ لوگ آپ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں آپ کے تمام رسولوں کو جھوٹا کہتے ہیں اور آپ کے دوستوں (مسلمانوں) سے لڑائی کرتے ہیں۔ یا اللہ انکی تمام تدبیریں ملیا میٹ کر دیجئے۔ یا اللہ انکے جتھے تتر بتر کر دیجئے۔ یا اللہ انکے پرخچے پرخچے اڑا دیجئے۔ یا اللہ ان کو غالب اور قدرت والے کی پکڑ سے پکڑ لیجئے۔ یا اللہ ان کے آپس میں پھوٹ ڈال دیجئے ان کے پیر ہلا دیجئے کہ جمنے نہ پائیں۔ ان کے دلوں میں رعب اور ان پر اپنا وہ عذاب ڈال دیجئے جسے آپ بدمعاشوں پر ڈالنے کے بعد کبھی ہٹاتے نہیں

۳- عمل آیات سجدہ

طحطاوی مصری علی المراقی میں صفحہ ۲۷۲ پر ہے کہ جس شخص کو کوئی سخت حاجت ہو تو وہ وضو کر کے قبلہ رُخ مصلّے پر بیٹھے اور قرآن پاک کی چودہ آیات سجدہ (جسے ہم سہولت کے لئے ذیل میں یکجا لکھے دیتے ہیں) اس طرح پڑھے کہ ایک آیت سجدہ پڑھے اور فوراً اس کا سجدہ کرلے اس کے بعد دوسری آیت پڑھے پھر اس کا سجدہ کرلے۔ اسی طرح ایک ایک آیت سجدہ کو پڑھتا جائے اور الگ الگ ہر ایک کا سجدہ کرتا جائے۔ چودہوں سجدوں کے بعد (حمد و درود اور استغفار کے بعد) حق تعالیٰ سے اپنی جائز حاجت مانگے۔ انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ یہ عمل اکثر مشائخ و علما کا مجرب ہے۔

ضروری انتباہ۔ سجدہ کی آیت پر اگر نظر پڑ جائے تو اس سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (طحطاوی)

۱- سورہ اعراف۔ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝

۲- سورہ رعد۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝

۳- سورہ نحل۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

۴- سورہ بنی اسرائیل: قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ط اِنَّ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ
وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۙ وَیَخِرُّوْنَ
لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا ۝

۵- سورہ مریم - اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ
مِنْ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ ق وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّیَّۃِ اِبْرٰھِیْمَ
وَاِسْرَآئِیْلَ ز وَمِمَّنْ ھَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا ط اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا ۝

۶- سورہ حج - اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَ
وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ط وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِ
الْعَذَابُ ط وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ ط اِنَّ اللّٰہَ
یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۝

۷- سورہ فرقان: - وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ
قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَھُمْ نُفُوْرًا ۝

۸- سورہ نمل - وَجَدْتُّھَا وَقَوْمَھَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ
دُوْنِ اللّٰہِ وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ فَصَدَّھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَھُمْ
لَا یَھْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰہُ لَآ
اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

۹- سورہ الم سجدہ - اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا
بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ

۱۰۔ سورہ ص۔ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

۱۱۔ سورہ حٰم سجدہ۔ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝

۱۲۔ سورہ نجم:۔ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝

۱۳۔ سورہ انشقاق۔ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝

۱۴۔ سورہ علق۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝

(انتباہ۔ اسکے سجدہ میں بھی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار پڑھنا کافی ہے یا یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ (یا یہ)

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ ۔)

اضافہ (۴)

ختم خواجگان

(۱) بعض اکابر صوفیہ نے کسی شخص کو مہم اور مشکل پیش آنے پر بعض اذکار کا وظیفہ پڑھنے کو بتا دیا اس نے اس ذکر کو تنہا یا چند آدمیوں کی مدد سے ختم کیا اور دعا مانگی اور مراد پائی ایسے وظائف کو ختم خواجگان کہتے ہیں (۲) مختلف بزرگوں نے مختلف وظائف مختلف لوگوں کو اس طرح کے بتائے اس لئے ختم خواجگان بھی مختلف ہیں چنانچہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ضیاء القلوب میں ایک ختم تو خواجگان چشت کا لکھا ہے، ایک ختم خواجگان قادریہ کا لکھا ہے اور ایک ختم بے نام بھی لکھا ہے جو عموماً ختم خواجگان نقشبندیہ کے نام سے مشہور ہے ہم وہ تینوں ختم یہاں نقل کرتے ہیں۔ (۳) بعض اہل عقیدت نے کبھی ان اذکار کو پڑھ کر اپنے سلسلہ کے چند ممتاز مشائخ کے وسیلہ سے دعا مانگی کیونکہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ مگر ان وظائف کیلئے یہ توسل لازم نہیں ہے۔

(الف) ختم خواجگان نقشبند

[اس کو جمعیت ظاہری و باطنی اور امن و اطمینان کے حصول کیلئے پڑھا جائے]

سات بار سورہ الحمد شریف پھر اناسی ۷۹ بار سورہ الم نشرح مع بسم اللہ۔ پھر سو ۱۰۰ بار درود شریف (نماز کا بہتر ہے) پھر ایک ہزار بار سورہ قل ہو اللہ مع بسم اللہ۔ پھر سات بار سورہ الحمد شریف پھر سو بار درود شریف پھر ذیل کے اذکار سو سو ۱۰۰ بار۔ یا قَاضِیَ الْحَاجَات۔ یا کَافِیَ الْمُهِمَّات۔ یا دَافِعَ الْبَلِیَّات۔ یا حَلَّالَ الْمُشْکِلَات۔ یا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ۔ یا شَافِیَ الْاَمْرَاض۔ یا مُجِیْبَ الدَّعْوَات یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔ پھر اپنی جائز دعا مانگے۔

[کبھی کبھی اپنی حاجت مانگنے میں ذیل کے مشائخ نقشبند کا واسطہ بھی دیدیا کرے اور یوں کہے الٰہی بحق حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و خواجہ سید امیر کلال و خواجہ محمد بابا سماسی و خواجہ عزیزان علی رامیتنی و خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی و خواجہ محمد عارف ریوگری و خواجہ عبدالخالق غجدوانی و خواجہ یوسف ہمدانی و خواجہ ابو علی فارمدی .... میری حاجت پوری کردے

(ب) ختم خواجگان چشت

[جو مہم اور مشکل بھی پیش آئے اس کے لئے پڑھا جائے]

وضو کر کے قبلہ رو ہو کر بیٹھے پہلے دس بار درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْہِ پڑھے اس کے بعد تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار پوری سورہ الم نشرح مع بسم اللہ پڑھے اسکے بعد پھر تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْہِ پڑھے۔ اسکے بعد دس بار درود شریف پڑھے پھر خدا سے جائز حاجت مانگے۔

کبھی کبھی حسب ذیل بزرگوں کا واسطہ دیکر بھی دعا مانگے الٰہی بحق حضرت نظام الدین بلخی و بحق قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی و بحق احمد عبد الحق ردولوی و بحق حضرت جلال الدین کبیر الاولیا و بحق حضرت علاؤ الدین صابر کلیری و بحق حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی و بحق حضرت احمد ابدال چشتی و بحق حضرت ابراہیم ادہم و بحق حضرت فضیل ابن عیاض رحمہم اللہ میری فلاں حاجت پوری فرما]

(ج) ختم خواجگان قادریہ

[جملہ مہمات و مشکلات کے لئے اسے پڑھا جاتا ہے]

اول دو رکعت نفل پڑھے۔ اسکے بعد ایک سو گیارہ ۱۱۱ بار پوری الم نشرح مع بسم اللہ پڑھے۔ اسکے بعد ایک سو گیارہ ۱۱۱ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اس کے بعد سورہ یٰسین ایک بار پڑھے اسکے بعد (اگر بڑا ختم پڑھنا ہو تو) پوری سورہ الم نشرح مع بسم اللہ ایک ہزار گیارہ بار (اور چھوٹا ختم پڑھنا ہو تو سورہ الم نشرح ایک سو اکتالیس ۱۴۱ بار پڑھے پھر درود شریف ایک سو گیارہ بار پڑھ کر خدا سے جائز حاجت مانگے

کبھی کبھی حسب ذیل قادریہ بزرگوں کا واسطہ دیکر بھی دعا مانگے۔ الٰہی بحق مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاری و بحق حضرت شمس الدین علی افلح و بحق حضرت

شمس الدین حداد و بحق حضرت امام الاولیا غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضؓ و بحق حضرت ابوسعید مخزومیؒ و بحق حضرت ابوبکر شبلی و بحق حضرت جنید بغدادی و بحق حضرت سری سقطی و بحق حضرت حبیب عجمی رحمہم اللہ علیہ میری فلاں حاجت پوری فرما]

[اور کبھی کبھی اس ختم کو پڑھ کر حسب ذیل سہروردی بزرگوں کا واسطہ بھی دیکر دعا مانگے۔ الٰہی بحق حضرت قطب العالم عبدالقدوس گنگوہیؒ و بحق سید جلال الدین بخاری و بحق خواجہ صدرالدین و بحق حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی و بحق حضرت امام الطریقت شیخ شہاب الدین سہروردی و بحق حضرت ابوالنجیب سہروردی و بحق حضرت احمد دینوری و بحق حضرت شیخ ممشاد علو دینوری و بحق حضرت جنید بغدادی رحمہم اللہ میری فلاں حاجت برلا]۔

انتباہ۔ اور سعادت کی بات یہ ہے کہ کبھی کبھی کچھ قرآن کی تلاوت کر کے یا نفل نماز پڑھ کر اس کا ثواب چاروں سلسلوں کے جملہ بزرگوں کو خصوصاً ذیل کے بزرگوں کو ایصال ثواب کر دیا کرے کہ اس سے ان حضرات سے محبت بڑھے گی

نقشبندیہ | سید احمد شہیدؒ۔ شاہ ولی اللہؒ۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی۔ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیہ۔ ابوالقاسم قشیری۔ حضرت جنید بغدادی۔ حبیب عجمی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

چشتیہ | حضرت مولانا اشرف علی صاحب۔ حضرت حاجی عبدالرحیم۔ سلطان نظام الدین اولیاؒ۔ حضرت علاؤ الدین صابر۔ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیریؒ حضرت ابراہیم ادہم۔ حضرت خواجہ عبدالواحد رحمہم اللہ تعالیٰ۔

قادریہ | حضرت قطب عالم عبدالقدوس گنگوہی۔ سید بڈھن بہرائچی۔ سید جلال الدین بخاری۔ غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی۔ حسین بن منصور حلاج۔ جنید بغدادی حضرت داؤد طائی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

سہروردیہ | حضرت قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی۔ بہاؤ الدین زکریا ملتانی شیخ شہاب الدین سہروردی۔ شیخ احمد دینوری۔ شیخ ممشاد علو دینوری۔ حضرت جنید بغدادی۔ حضرت معروف کرخی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

(اضافہ ۵) (الف) صَلٰوۃُ التَّوْبَۃِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

محققین صوفیہ بیعت کرتے وقت مرید کو حکم دیتے ہیں کہ معاصی سے توبہ کرنے کیلئے دو رکعت نماز پڑھو یہ نماز تو سلوک میں اہم چیز ہے ص۲۹۲ پر آرہا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے سیدنا علیؓ کی تربیت فرماتے ہوئے نماز توبہ سکھائی اور سیدنا علیؓ نے پھر اس تعلیم پر اعتناء تام فرمایا، وہ یہی چیز ہے ترمذی شریف میں اسکی سند موجود ہے۔ ترجمہ حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میری عادت تھی کہ جب خود کوئی حدیث حضورؐ سے سنتا تو اللہ تعالیٰ جتنا نفع اس سے مجھے دینا چاہتے عطا فرماتے مگر جب کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لینے کے بعد مانتا کہ یہ حدیث رسولؐ ہے مگر مجھ سے ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی اور ابوبکرؓ نے سچی حدیث بیان کی (لہٰذا میں نے بغیر قسم کے یقین کرلیا) انھوں کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی گناہ کر بیٹھے پھر متنبہ ہوکر اٹھ کھڑا ہو اور (استنجاء۔ غسل و وضو سے) پاکی حاصل کرے پھر نماز پڑھے پھر حق تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگے تو اللہ اسکے گناہ بخشدیتا ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا الآیۃ (ترمذی ج ۱ ص ۵۴۔ مشکوٰۃ ص۱۱۷) صاحب مرقاۃ نے اسکی شرح میں لکھا ہے (ج ۳ ص ۱۸۰) (۱) جب غفلت دور توبہ کا ارادہ ہو تو گناہ کی سزا (جہنم) یاد کرے اور غسل یا کم سے کم وضو کرے (ٹھنڈے پانی سے ہو تو بہتر ہے) (۲) پھر تنہائی میں دو (یا چار چھ) رکعتیں نفل نماز کی اخلاص اور سچی توبہ کی نیت سے پڑھے پہلی رکعت میں بعد الحمد کے سورہ قل یاایہا الکافرون اور دوسری میں بعد الحمد کے سورہ قل ہو اللہ پڑھے (یا پہلی میں بعد الحمد کے یہ آیت پڑھے وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ص وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور دوسری میں بعد فاتحہ کے یہ آیت پڑھے وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ (نوٹ، یہ ایک ایک آیت ایک ایک رکعت میں پڑھنا کافی ہے) (۳) سلام پھیر کر اللہ سے رو کر گڑگڑا کر اسطرح گناہ کی معافی مانگے (الف) گناہوں کو یاد کرکے شرم و ندامت محسوس کرے نفس کو ملامت کرے (ب) پختہ عزم کرے کہ آئندہ گناہ نکریگا معاصی سے بچیگا (ج) کسی کا قرض یا کوئی حق مارا ہو جبر یا غصب سے کسی کا کچھ دبا یا ہوا سے ادا کرے، صاحب حق کو واپس کرے۔ ادا نکر سکے تو جاکر صاحب حق سے عذر کرے اور معاف کرائے غیبت و بے آبروئی کی ہو تو اس سے "یہ سب کہا سنا" معاف کرائے۔

(اضافہ ۵)(ب) صلوٰۃ الحاجۃ

(حاجت براری کے لئے ہم ایک مسنون عمل جو مجرب ہے صوفیہ کے لیے لکھتے ہیں)

ترمذی میں ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نفل دل لگا کر پڑھے بعد سلام خدا کی حمد و ثنا کرے (مثلاً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تین بار پڑھے) پھر درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ۔ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥ پھر اپنی جائز حاجت خدائے تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگے۔ (اسکا ترجمہ یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار سخی داتا ہے اللہ جو بڑے تخت والا اور عیب و نقص و عجز سے پاک ہے تمام کمال خوبی اللہ ہی میں ہے کیونکہ وہ تمام جہانوں کو پالنے والا ہے (اے اللہ) میں مانگتا ہوں تجھ سے مہربانی لانے والی باتیں اور تیری معافی دلانے والے مضبوط عمل اور مفت مل جانے والی نیکیاں اور گناہ سے بچت۔ میرا کوئی گناہ نہ رہنے دیجئے جسے آپ بخش نہ دیں اور میری کوئی فکر نہ رہنے دیجئے جسے آپ دور نہ کر دیں اور میری کوئی حاجت جو آپ کی پسند کی بات بھی ہو ایسی نہ چھوڑئیے جسے آپ پورا نہ کر دیں۔ اے سب سے بڑھکر رحم کرنے والے۔

اضافہ (۶) صَلوٰۃ التسبیح

۱۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ نماز ایک خاص طریقہ سے پڑھنا سکھلائی اور فرمایا اسے اسطرح پڑھوگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہ اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، بھول والے، جان بوجھ والے، چھوٹے بڑے، کھلے چھپے بخشدیگا۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ورنہ ہر ہفتہ ورنہ ہر مہینے ورنہ سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی بھر میں ایک بار پڑھ لو۔

طریقہ یہ ہے: چار رکعت نفل (صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے) نماز شروع کرے۔ سبحانک اللّٰہم اور الحمد اور سورہ جب پڑھ چکے تو رکوع سے پہلے ہی پندرہ دفعہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پھر رکوع میں جا کر سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے اٹھکر سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھکر دعا پڑھنے کے

بعد دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ سے اٹھکر بیٹھے اور دس بار یہی پڑھکر کھڑا ہو (یہ ایک رکعت اور پچھتر بار تسبیح ہوئی) اسطرح چار رکعت پڑھے اور دوسری اور چوتھی رکعت میں پہلے یہی تسبیح پڑھ لے پھر التحیات وغیرہ پڑھے۔

۲۔ ایک حدیث میں ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی ان چاروں رکعتوں میں الحمد کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الہاکم التکاثر، دوسری میں والعصر، تیسری میں قل یا، چوتھی میں قل ہو اللہ پڑھنا بہتر ہے (بہشتی زیور ج ۲ ص ۱۲ حاشیہ عربی)

۳۔ اسکے پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے البتہ جمعہ کے دن بعد زوال کے مگر قبل خطبۂ جمعہ پڑھنا افضل ہے۔

۴۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی نماز ایک دوسرے صحابی کو ایک دوسرے طریقہ سے بھی سکھائی مالابدمنہ میں ہے کہ کبھی ایک طریقہ سے پڑھے اور کبھی دوسرے طریقہ سے وہ دوسرا طریقہ یہ ہے۔

چار رکعت کی نیت باندھے سبحانک اللّٰھم پوری پڑھکر (اعوذ باللہ سے پہلے) مقررہ تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار پڑھ لے پھر اعوذ باللہ۔ بسم اللہ۔ الحمد۔ پڑھنے کے بعد پھر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع میں تسبیح عظمت کے بعد دس بار یہی تسبیح پھر قومہ میں دس بار پھر پہلے سجدہ میں تسبیح علو کے بعد دس بار پھر جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدہ میں دس بار پڑھے یہ ایک رکعت میں پچھتر بار ہو گئی۔ اسطرح چار رکعتیں پڑھے۔

اضافہ (۷) معمولاتِ نبوی متعلق ایام و شہور

تمہید ایک سچے صوفی کی علامت یہ ہے کہ اُسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک کی جستجو ہر شعبۂ زندگی میں رہے اور علم صحیح حاصل کر کے وہ اس سیرت کی اتباع، خلوص نیت سے برابر کرتا رہے = تزکیۂ نفس اور حق تعالیٰ تک وصول میں اس کو بہت دخل ہے۔ مناجاتِ مقبول سے تو محض حضورؐ کی عبدیت اور ہر کام میں خدا سے انابت اور استعانت۔ دُعا کرنے میں ابتہال و تضرع کی سیرت معلوم کر کے اتباعِ رسولؐ کرتا ہے اب ذیل میں حضورؐ کی سیرت ہفتہ کے ہر دن اور سال کے ہر ماہ کے متعلق درج کی جاتی ہے کہ صوفی اسے بھی معلوم کر کے اتباعِ رسولؐ۔ رضاءِ حق اور تزکیۂ نفس کی نیت سے عمل میں لائے اور خود عمل پیرا ہونے کے ساتھ یہ بھی کرے کہ ہر ماہ کا چاند دیکھنے پر اس کے اعمال مسنونہ جو ذیل میں درج ہیں اپنے گھر والوں۔ محلّہ کی مسجد میں

پڑھ کر سُنا بھی دے۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ جب سے ہم نے رسولؐ کی نفلی روزہ کی سیرت چھوڑ دی ہے اُس وقت سے ہماری صحت جسمانی خراب سے خراب تر ہو گئی ہے۔

(الف) ایامِ ہفتہ کے متعلق معمولات

سنیچر | (۱) حضورؐ نے اس دن کے لئے برکت کی دُعا فرمائی (   ) (۲) صرف اس دن کا نفلی روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہاں جمعہ یا اتوار کے ساتھ ملا کر سنیچر کا روزہ رکھ سکتے ہیں۔ (ترمذی)

اتوار | حضورؐ بعض ماہ قمری کے شروع میں سنیچر۔ اتوار اور دوشنبہ تین دن کے روزے رکھتے تھے (ترمذی)

پیر | حضورؐ نے فرمایا دوشنبہ اور پنجشنبہ کو بندوں کے اعمال خُدا کے سامنے پیش ہوتے ہیں مجھے پسند یہی ہے کہ ان دونوں دنوں میں روزہ رکھوں (ترمذی)

منگل | حضورؐ بعض ماہ قمری کے شروع میں منگل۔ بُدھ۔ جمعرات تین دن کے روزے رکھتے تھے (ترمذی)

بُدھ | حضورؐ بعض ماہ قمری کے شروع میں منگل۔ بُدھ۔ جمعرات تین دن کے روزے رکھتے تھے (ترمذی)

جمعرات | (۱) حضورؐ نفل روزہ کے لئے دوشنبہ اور پنجشنبہ کا انتظار فرماتے تھے (ترمذی) اس دن سفر کرنا حضورؐ کا معمول (اور آپ کو پسند) تھا (جمع الفوائد)

جمعہ | (۱) حضورؐ نے جمعہ کے لئے غسل کرنے۔ صاف یا نئے کپڑے پہننے۔ مسواک کرنے۔ خوشبو لگانے کو اپنی سنّت قرار دی۔ مسجد میں بھی خوشبو سُلگانا مسنون ہے (۲) فرمایا "یہود کو سنیچر کا دن اور نصارا کو اتوار کا دن (احترام اور خاص عبادت کرنے کو) ملا اور ہم کو جمعہ کا دن (بخاری) (۳) فرمایا آغاز خطبۂ جمعہ کے وقت سے لے کر نماز جمعہ کے ختم تک ایک گھڑی ایسی ہے جس میں دُعا قبول ہوتی ہے (مسلم) (۴) فرمایا "جمعہ کے دن عصر و مغرب کے درمیان بھی دُعا قبول ہوتی ہے (ترمذی) (۵) فرمایا جمعہ کی شب میں اور جمعہ کے دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو (مشکوٰۃ) (۶) جمعہ کے دن کو زیادہ برکت کے خیال سے نفل روزہ کے لئے مخصوص بنا لینا نہیں چاہئے (۷) فرمایا جمعہ کے دن (نماز جمعہ سے قبل ہو خواہ بعد) جس نے سورۂ کہف معمول بنا کر پڑھی وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا نیز اس کے سات دن کے اندر کے صغیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے

(ب) مہینوں کے متعلق معمولات

(انتباہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ کی تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ تاریخ کے (جنکو ایام بیض کہتے ہیں) روزے رکھے۔

محرم (۱) اللہ نے اسے ماہِ حرام (یا حرمت) بنایا اور حضورؐ نے اسے اللہ کا مہینہ فرمایا۔ اور نفل روزوں کے لئے سب سے افضل اسی ماہ کو فرمایا (ترمذی) (۲) فرمایا اس ماہ میں ایک دن (عاشورا دسویں) ایسا دن ہے کہ اللہ نے موسیٰؑ کو اور ان کی قوم کو فرعون سے نجات دی اور آئندہ بھی قوموں کو نجات دیا کریں گے (ترمذی) (۳) فرمایا عاشورا یعنی محرم کی دسویں کے روزہ کے ساتھ ایک دن اور (خواہ نویں کا ہو یا گیارھویں کا) ملا کر روزہ رکھا کرو کہ یہود سے مشابہت نہ ہونے پائے (یہ روزہ تمام نفل روزوں سے افضل ہے) اس سے سال بھر کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں (ماثبت بالسنہ) (۴) فرمایا جو عاشورا کے دن گھر والوں کے کھانے میں وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ سال بھر اس کے رزق میں وسعت و برکت دے گا (ماثبت بالسنہ)

صفر عرب اس ماہ کو منحوس سمجھتے تھے اور ہندی مسلمان بھی تیرہ تیزی کہہ کر اسے منحوس جانتے ہیں مگر حضورؐ نے فرما دیا ہے کہ "صفر کی منحوسیت کوئی چیز نہیں" (مسلم) اس کے آخری چہار شنبہ میں بھی نہ کسی قسم کی برکت ہے نہ کوئی منحوسیت =

ربیع اوّل کوئی خاص عمل تو ثابت نہیں البتہ اس میں درود شریف کی کثرت اور معاصی سے پرہیز بہت کرنا چاہئے

ربیع ثانی۔ جمادی اولیٰ۔ جمادی ثانیہ میں کوئی عمل ثابت اور وارد نہیں۔

رجب (۱) حضورؐ نے اس میں نفل روزے بکثرت رکھے اور نفل نمازیں بکثرت پڑھیں (انتباہ) ۲۲ کو کونڈا منانا گناہ اور سبائیہ کا فعل ہے اور ۲۷ کو رجبی کا چراغاں بدعت ہے۔

شعبان (۱) حضورؐ نے اسے اپنا مہینہ فرمایا کہ مسلمان اسی نسبت ہی کا احترام کرکے اس میں معصیت سے زیادہ بچیں، (۲) پندرھویں شب "شب براءۃ" ہے جو شب قدر کے بعد سب سے افضل شب ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شب میں بندوں سے بہت قریب پہلے آسمان پر دربار کرکے ندا فرماتے ہیں کہ ہے کوئی جو گناہ بخشوائے۔ جو روزی مانگے جو عافیت طلب کرے کہ میں

اُسے دوں (   ) (۳) اس شب میں اگلے سال کے لئے روزی - عمر - اولاد - عزت وغیرہ کے تقدیری فیصلے لوح محفوظ سے نقل کر کے کارکن فرشتوں کو تعمیل و نفاذ کے لئے دیدیے جاتے ہیں مسلمان اس میں اپنے لئے عزت اور فراغت لینے کے لئے خدا کو خوش کرنے کے کام کریں - پٹاخے حلوے سے بچیں کہ یہ سبائیہ کی ایجاد ہے جو وہ امام غائب کے استقبال کے لئے کرتے ہیں - (۴) شعبان کی ۳۰ کا روزہ نفل نہ رکھیں تو بہتر ہے اگر رکھنا ہی چاہیں تو نفل روزہ ہی کی مستقل نیت کر کے روزہ رکھیں نیت میں مذبذب نہ رکھیں کہ یا نفل کا ہو یا فرض کا -

رمضان (۱) تلاوتِ قرآن دن میں بھی کثرت سے کریں اور شب میں بھی اوابین - تراویح اور تہجد میں قرآن زیادہ سنیں اور پڑھیں مگر اوابین و تہجد میں دو تین آدمیوں سے زیادہ کی جماعت منع ہے (۲) تراویح ۲۰ رکعات پورے مہینہ بھر ہر شب میں پڑھیں حافظ نہ ملے یا ملے مگر پڑھے ایسا جس سے قرآن کے کلمات صاف سمجھ میں نہ آئے اور قرآن کی بے ادبی ہو جائے تو الم ترکیف سے تراویح میں پڑھے - (۳) روزہ میں روزہ دار لڑکوں نوکروں عورتوں سے کام کم اور ہلکا لے - (۴) رمضان کی بیس کو دس دن کا اعتکاف مسنون کرے مرد تو مسجد باجماعت میں اور عورتیں گھر کے کسی گوشہ میں - اس کے احکام علما سے پوچھ لیں -

شوال (۱) پہلی تاریخ کو روزہ رکھنا حرام ہے عید کی نماز واجب ہے - نماز بعد صحابہ باہم "تقبل اللّٰہ منا و منکم" کہہ کر دعا دیتے تھے - (۲) اس ماہ کے اندر چھ نفل روزے رکھے اس کا ثواب سال بھر روزہ رکھنے کے برابر ہے - (۳) اس ماہ میں شادی کرنا اور لڑکی کی رخصتی کرنا مسنون ہے -

ذیقعدہ × **ذی الحجہ** (۱) پہلے نو دن کے نفل روزے ورنہ کم سے کم صرف نویں کا روزہ رکھنے سے ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف ہوتے ہیں - (۲) نویں کی فجر سے تیرھویں کے عصر سے بعد تک ہر نماز باجماعت کے بعد باآواز بلند تکبیر تشریق کہے - (۳) دسویں کو عید اضحیٰ کی نماز واجب پڑھے صاحب نصاب لوگ قربانی کریں -

اضافہ (۸) التوسل والتسلسل

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر انام محمد مدعو بہ سراج الحق بن فضل حق مچھلی شہری غفرلہما عرض کرتا ہے کہ جملہ مشائخ طریق کا تعامل برابر یہ رہا ہے کہ جو شخص انکے سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اُسے وہ اپنے مشائخ واکابر کے سلسلہ کا شجرہ عطا فرماتے ہیں کہ وہ اسے روزانہ یا کبھی کبھی پڑھ کر ان کے توسل سے حق تعالیٰ سے دعا کیا کرے۔ اس پر قدیم اہل حدیث اور جدید منکرین تصوف، ناواقفیت یا عناد کے باعث معترض ہوتے ہیں کہ یہ "شجرہ پڑھنا اور کسی کے وسیلہ سے دعا کرنا خلاف کتاب وسنت ہے" اور یہی کہہ کر وہ سادہ مزاج صوفیوں کو بہکاتے ہیں اس لئے جی چاہتا تھا کہ اس کے متعلق کچھ معلوماتِ صحیحہ یکجا کرکے شجرہ کے ساتھ ہی شائع ہوتے۔ اِس وقت جب میں خود مناجات مقبول کریمی کی طباعت کا انتظام کر رہا ہوں یہ خیال پھر آیا تو خدا کا نام لے کر یہ رسالہ عُجالہ حسب ذیل چند مباحث میں ترتیب دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ اِن مطالب میں وسوسہ ڈالنے والوں کی کوششیں بیکار ثابت ہوں۔ بھولے صوفی حضرات کے علم و عقیدہ میں اس سے تقویت ہو اور یہ میرے لئے ذخیرۂ آخرت بھی بنے آمین۔

اس رسالہ میں حسب ذیل مطالب بیان ہوں گے وباللہ التوفیق:-

۱۔ شجرہ کی اصل حقیقت
۲۔ اکابر اموات واحیا کے توسل سے دُعا کا ثبوت
۳۔ شجرہ کا حکم اور درجہ
۴۔ شجرہ سے نفع وغرض
۵۔ عارفین کا اصل مرتبہ
۶۔ سلاسل اربعہ کا فرق اور حکم
۷۔ سلسلہ چشتیہ کی خصوصیت اور اکابر چشتیہ صابریہ کے مختصر حالات وکمالات۔

ا۔ شجرہ کی اصل حقیقت:۔ اس کے متعلق حضرت خاتم المجددین، اشرف العارفین، عالم ربانی حجت یزدانی حکیم الامۃ حضرت مولانا تھانوی قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنے وعظ اکبر الاعمال میں نہایت بے نظیر اور تسکین بخش تقریر فرمائی ہے وہ یہ ہے:۔"...... [اوپر تقریر کے دوران میں حضرتؒ نے شجرہ کو "ذکر" فرمایا تھا اس کے بعد کہتے ہیں ......] شاید یہاں کسی کو یہ سوال پیدا ہو کہ بزرگوں کے شجرہ کو تم نے ذکر میں کیوں داخل کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ شجرہ کا حاصل "دعا مع التوسل" ہے اور دعا ذکر کی فرد ہے۔ یہ تو وہ شجرہ ہے جس میں بزرگوں کے واسطہ سے دعا مانگی جائے جیسے ہمارے حاجی صاحب (حضرت مرشد العرب والعجم حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی تھانوی قدس سرہٗ) کا شجرہ ہے۔ اور ایک شجرہ دوسرا ہے کہ پیر کے نام کا وظیفہ پڑھا جائے یہ ناجائز ہے اور ابن تیمیہؒ تو پہلے شجرہ کو بھی (جس میں بزرگوں کے واسطہ سے اللہ سے دعا مانگی جائے ۱۲ مرتب) ناجائز کہتے ہیں کیونکہ وہ توسل بالاموات (مُردوں کا وسیلہ دینے مرتب) کو مطلقاً منع کرتے ہیں۔ گو یہ مسئلہ اجتہادی ہے مگر ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ان کی رائے صحیح نہیں .... توسل بالصلحا کی جو صورت ہے (جو شجروں میں ہوتی ہے) کہ اے اللہ! فلاں بزرگ کے طفیل سے ہمارے حال پر رحم فرما۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اے اللہ! فلاں شخص میرے نزدیک آپ کا مقبول ہے اور مقبولین سے محبت رکھنے پر "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" میں آپ کا وعدہٗ رحمت ہے۔ میں آپ سے اس رحمت کو مانگتا ہوں۔ پس توسل میں یہ شخص اپنی محبت کو اولیاء اللہ کے ساتھ ظاہر کر کے اس محبت پر رحمت و ثواب مانگتا ہے اور محبت اولیاء اللہ کا موجب رحمت و ثواب ہونا نصوص سے ثابت ہے چنانچہ متحابین فی اللہ کے فضائل سے احادیث بھری ہوئی ہیں۔ اب یہ اشکال جاتا رہا کہ بزرگ کی بزرگی اور برکت

کو رحمت حق میں کیا دخل ہے؟ دخل یہ ہوا کہ اُس بزرگ سے محبت رکھنا حُبّ فی اللہ کی فرد ہے اور حُبّ فی اللہ پر ثواب کا وعدہ ہے۔

اس تقریر کے بعد میں اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ پر عمل کر کے تحدث بالنعمہ کے طور پر کہتا ہوں کہ ابن تیمیہؒ اگر یہ تقریر سنتے تو توسّل کے جواز کا ہرگز انکار نہ کر سکتے کیونکہ اس کے سب مقدمات صحیح ہیں۔ میرا حُسن ظن یہ ہے کہ علاّمہ ابن تیمیہؒ نے اپنے زمانہ کے جاہلوں کے توسل کو منع فرمایا ہے جس کی حقیقت استعانت اور استغاثہ (ان کو مدد کے لئے بُلانا۔ ان سے مصیبت میں فریاد کرنا اور اُن سے مشکلکشائی کی اُمید رکھنا ۱۲ مرتب) ہے .... وہ لوگ اولیاء اللہ کو کارخانۂ قدرت میں دخیل کار سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بہت سے کام ان کے سپرد کر دیئے ہیں وہ اُن ہی کے واسطہ سے ہو سکتے ہیں" انتہیٰ وعظ اکبر الاعمال ص۳۶ و۳۷

اس عبارت سے صاف معلوم ہوگیا کہ توسّل دو قسم کا ہوتا ہے (ا) خدا سے دُعا میں کسی مقبول بندے کا نام لینا گویا خدا سے یہ کہنا کہ "فلاں آپ کے یہاں مقبول ہیں۔ مجھے اُن سے محبت ہے۔ مقبولین سے محبت کرنے کا آپ نے حکم بھی دیا ہے اور ان سے محبت پر ثواب کا بھی وعدہ فرمایا ہے اس لئے میں اپنی محبت ان سے ثابت کرنے کیلئے اُن کا حوالہ دے کر آپ سے آپ کی رحمت چاہتا ہوں" یہ توسّل بالکل جائز ہے شجرہ اکابر کے پڑھنے پڑھانے کا یہی مطلب ہے۔

(ب) اپنے پیر کے نام کا یا چند اکابر کے ناموں کا وظیفہ جپنا اور ان کو اپنی مدد کے لئے بُلانا۔ ان کی دہائی پکارنا۔ انھیں خدا کے کاموں میں ایسا دخیل سمجھنا کہ بغیر ان کا نام لئے کام پورا نہ ہوگا یہ توسل یقیناً ناجائز بلکہ شرک ہے۔

(فائدہ) چونکہ وسیلہ کا ذکر آیا ہے اس سلسلہ میں یہاں مختصراً آیت "وابتغوا الیہ الوسیلۃ

کا ذکر بھی غالباً بے موقع نہ ہوگا۔ یہ پوری آیت یوں ہے "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ .... لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ" (سورہ مائدہ رکوع ۵) جس کا ترجمہ مع تفسیری اضافات کے یہ ہے کہ "اے ایمان والو اللہ تعالیٰ (کے احکام کی مخالفت) سے ڈرو (یعنی معاصی چھوڑ دو) اور (طاعات کے ذریعہ سے) خدا تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو (یعنی طاعات ضروریہ کے پابند رہو) اور (طاعات میں سے بالخصوص) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا کرو امید ہے کہ (اس طریق سے) تم (پورے) کامیاب ہو جاؤ گے (اور کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حاصل ہونا اور دوزخ سے نجات ہے" انتہیٰ (بیان القرآن ج ۳ ص ۲)

پس واضح ہوا کہ یہاں وسیلہ سے مراد طاعات ہیں۔ بیضاوی میں ہے کہ "طاعت کرکے اور نافرمانی چھوڑ کر کسی کا قرب حاصل کرنا وسیلہ ہے" روح المعانی میں ہے کہ "بعض لوگ اس آیت سے بزرگان دین کی دہائی دینے اور صلحا کو اپنے اور خدا کے درمیان وسیلہ بنانے کی مشروعیت پر استدلال کرتے ہیں تو .... یہ تمام امور صحت اور حقانیت سے بمراحل دور ہیں"۔ مولانا تھانویؒ لکھتے ہیں کہ توسل بالصالحین کے مسئلہ کو اس آیت سے کوئی مس نہیں۔

اور ظاہر بھی ہے کہ اگر وسیلہ سے صلحا کی دہائی مراد ہوتی تو پھر اس سے قبل کا حکم تقویٰ کے متعلق اور اس کے بعد کا حکم مجاہدہ کے متعلق دونوں بالکل بیکار ہو جائیں گے کیونکہ جب قرب دلانے والے صلحا ہوئے تو پھر مجاہدہ وغیرہ کی ضرورت ہی نہ رہ جائے گی۔

*

۲۔ **توسل کا ثبوت** :۔ اوپر جب شجرہ کی حقیقت سمجھ میں آگئی کہ اس میں اولیا سے اپنی محبت ظاہر کرکے خدا سے رحمت مانگی جاتی ہے تو اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صلحا کا یا اعمال صالحہ کا واسطہ وسیلہ۔ حوالہ دے کر دعا مانگنا بھی

حدیث سے ثابت ہے۔ ذیل کے چند نظائر ثبوت کے لئے کافی ہیں:۔

۱۔ خود اپنے ہی کسی عمل نیک کا واسطہ دینا:۔ مشکوٰۃ شریف باب البر والصلہ میں (صفحہ ۴۲۰ پر) ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایک غار میں تھے کہ ایک پتھر لڑھک آیا اور غار کے دہانہ پر ڈھکنے کی طرح بند ہو گیا۔ تینوں نے باری باری سے اپنے اپنے ایک ایک نیک عمل کا ذکر کر کے خدا سے دعا مانگی کہ پتھر ہٹ جائے پہلے کی دعا پر خدا نے تہائی پتھر غار کے منہ سے ہٹا دیا۔ پھر دوسرے کی دعا پر تہائی پتھر اور ہٹا دیا تیسرے کی دعا پر پتھر بالکل ہی ہٹ گیا۔

۲۔ خود حضورؐ کا گزشتہ انبیا کو واسطہ بنانا:۔ جمع الفوائد ج ۲ ص ۲۶۴ پر ہے کہ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمحمد نبیك وابراھیم خلیلك و موسٰی نجیك وعیسٰی روحك ...... ان ترزقنی القران العظیم [حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل اُمت کو تعلیم ہی دینے کے لئے تھا۔ اسی سے توسل بالاموات بھی ثابت ہو گیا کیونکہ اگرچہ حضرات انبیا علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مگر ان کو اموات بھی کہہ سکتے ہیں۔ خود حضور کے لئے صدیق رضؓ نے کہا کان مُحَمَّدٌ اَ قَدْ مَاتَ۔

۳۔ حضورؐ کو واسطہ بنا کر دعا مانگنا:۔ جمع الفوائد ج اول ص ۱۱۵ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کے آداب سکھاتے ہوئے یہ کلمات بھی تعلیم فرمائے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ؐ الخ

۴۔ کسی صالح کو دعا میں واسطہ بنانا:۔ مشکوٰۃ باب الاستسقاء میں ص ۱۳۲ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے قحط کے موقع پر یوں دعا کی کہ "اے اللہ! پہلے ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتے تھے آج تیرے نبی کے چچا عباسؓ کا واسطہ دے کر تجھ سے ہم بارش مانگتے ہیں۔"

ان احادیث سے اپنے نیک عمل کو بھی دُعا میں وسیلہ بنانا ثابت ہے۔ زندوں کو بھی دعا میں وسیلہ بنانا ثابت ہے اور گزرے ہوئے لوگوں کو بھی دُعا میں وسیلہ بنانا ثابت ہے۔ فَهَلْ فِیْ ذَالِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ۔

۳- شجرہ کا حکم و درجہ :- (۱) علمائے ربانیین اور صوفیائے کرام کے نزدیک بزرگوں کا شجرہ پڑھنا نہ تو شرائط سلوک میں سے ہے اور نہ ارکان ولوازم میں سے۔ نہ یہ کسی فرض یا نفل عبادت سے کسی کو بے نیاز کر سکتا ہے اور نہ اس پر تزکیۂ قلب اور اصلاح نفس کا کچھ انحصار و مدار ہے۔
(۲) البتہ وہ اسے علمی طور پر مستحب و مستحسن جانتے اور وجدانی طور پر بہت بابرکت چیز ضرور مانتے ہیں کیونکہ اس میں دو جزو ہیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دُعا کرنا :- اور ظاہر ہے کہ یہ ذکر اور دُعا ہونے کی وجہ سے قرآن و حدیث کے مطابق ہے اور برکت کی چیز ہے۔

(ب) صلحا کا نام لینا اور واسطہ دینا :- اوپر معلوم ہو چکا کہ یہ صلحا سے محبت کا اظہار، اور اس تمنا کا اظہار ہے کہ ہم بھی ان کے ساتھ شامل رہیں۔ واسطہ بنانے کی حیثیت سے تو اوپر بتایا جا چکا کہ یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے لیکن صلحا کا نام لینا ان کا ذکر کرنا بھی خود مستقل طور پر ان کے ساتھ محبت ہونے کی علامت اور ان کے ساتھ ہونے کی تمنا کا اظہار ہے اور یہ بھی کتاب و سنت کے مطابق ہے۔ قرآن میں جگہ جگہ آیا ہے۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سچوں کے طریق پر رہو) اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (اے اللہ مجھے نیکوں میں ملا دیجئے) وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مُوْسٰی (قرآن میں موسیٰ کا ذکر کیجئے) وغیرہ ان آیات میں صلحا کا نام لینے اور ذکر کرنے کا ثبوت۔ ان کے ساتھ رہنے کا اور محبت کرنے کا حکم۔ اُن کے ساتھ رہنے کی تمنا و دعا کرنے کا

حکم صاف موجود ہے۔

(۳) یہ تو شجرہ پڑھنے کے درجہ کا بیان تھا۔ رہا اس کا حکم مرید کو دینا تو اس میں محققین صوفیہ کا معمول مختلف ہے

بعض کا ارشاد ہے کہ اسے کبھی کبھی (مثلاً ہفتہ میں ایک بار یا دو بار) پڑھ لیا کرو۔

بعض کا ارشاد ہے کہ اسے پڑھنا اچھی بات ہے تو جس طرح بہ سہولت ممکن ہو اور جب موقع ملے پڑھ لیا کرو۔

بعض حضرات خود تو مرید سے اس کے متعلق کچھ نہیں فرماتے البتہ خود بلاناغہ روزانہ پڑھتے ہیں۔

بعض حضرات اس کو روزانہ پابندی سے پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔

شجرہ سے نفع و غرض:۔ ا۔ صوفیہ کو جو باطنی اور روحانی دولت ملی ہے وہ حضرت سید الوجود فخر کائنات شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے اور حضرات صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور بعد کے صلحا کے ذریعہ ملی ہے اس لئے وہ لوگ شجرہ پڑھنے میں اپنے تمام محبوب محسنوں کی یاد بھی تازہ کر لیتے ہیں اور سند کی چاشنی کے ساتھ اپنی اس روحانی دولت کے ذکر کا مزہ بھی لیتے ہیں تاکہ حق تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اہل حق محسنوں کا شکر بھی ادا ہو جائے اور اپنی حدیث باطنی کی سند عنعنہ کے ساتھ حضور تک پہنچائی جا سکے اور علمی حیثیت سے بھی یہ قیمتی چیز بن جائے

۲۔ اپنا سلسلہ اور شجرہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پڑھتے وقت صوفی کی مثال ایسی ہوتی ہے گویا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر پڑھنے والے تک جملہ اکابر سلسلہ، ایک جگہ موجود ہیں اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں اس طرح بجلی کی لہر کی طرح نفع باطنی اور مدد روحانی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر پڑھنے والے تک منتقل ہوتی چلی آتی اور سلسلہ کی

برکتیں اس کو ملتی رہتی ہیں۔ البتہ شرط یہ ہے کہ یہ تصور بھی رکھے۔

۳۔ شجرہ پڑھنے والا گو بدعمل ہو اور گو وہ بے دلی سے شجرہ پڑھے (ہاں سلسلہ سے خارج نہ ہو چکا ہو) تو صلحاء و تابعین و صحابہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ اُس کا ہونا ایسا سمجھا جائے گا جیسے کہیں نیکوں کا مجمع ہو اور ایک شخص راستہ سے گزرتا ہوا مجمع کو دیکھ کر تماشائی کے طور پر محفل کے کنارے آکر بیٹھ جائے تو ثواب اور برکات کا حصہ ملنے کے بارہ میں لسانِ نبوت کے ذریعہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے "ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم" (بخاری فضل الذکر) اس جماعت کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہ کیا جائے گا۔

۴۔ روزانہ شجرہ پڑھنے سے ایک نہ ایک دن اس کے دل میں یہ خیال بھی ضرور پیدا ہوگا کہ ان کا نام جب ہم زندہ رکھتے ہیں تو ان کے کام کو بھی زندہ کرنا اور ان کی تقلید کرنا چاہئے۔ حق تعالیٰ سے توقع اسی کی رکھے کہ تقلید نصیب ہوگی۔

نکتہ] احقر کے نزدیک شجرہ پڑھنے کا صحیح وقت ذکر ورد کے اول یا آخر میں ہے کہ سالک کو جو ذکر شیخ نے بتایا ہے وہی اس سلسلہ کی امانت ہے جو اسے ملی ہے اسی کو پڑھتے وقت اسے اپنے سلسلہ کے اکابر کی یاد کرنی اور انکا واسطہ دے کر خدا سے دعا مانگنی چاہئے تاکہ مشائخ سلسلہ سے محبت بڑھتی رہے۔

۵۔ صوفیہ و عارفین کا منصب و موقف:۔ صُوفی کا لفظ بعض کے نزدیک صُوف سے بنا ہے۔ درویش چونکہ اکثر ٹاٹ کمبل اوڑھتے تھے اس لئے ان کو صوفی (کمبل پوش) کہنے لگے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ صفا سے بنا ہے تو صوفی اُسے کہتے ہیں جو دل کو رذائل سے پاک و صاف کرے لیکن اصل یہ ہے کہ یہ لفظ صُفّہ سے نکلا ہے۔ صُفّہ وہ چبوترہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف کے صحن میں ایک جانب تھا اور آج بھی ہے۔ یہی صفہ مدرسہ نبوی اور خانقاہ نبوی

کا کام دیتا تھا اس پر حضورؐ نے کچھ مساکین صحابہؓ کو قیام کرنے کو فرمایا تھا کہ وہ جہاد پر بھی نہ جائیں (بیان القرآن ج ۴ ص ۱۴۹) بلکہ وہیں رہیں علوم نبوت ظاہری بھی اور باطنی بھی حضورؐ سے سیکھیں اور ان علوم کے مطابق عمل کریں۔ یہ لوگ اصحاب صُفّہ اور (اسم منسوب کی شکل میں) صُفّی کہلائے جیسے اہل سنت کو سُنّی کہتے ہیں یہی لفظ صُفّی، صوفی بن گیا کثرت استعمال کی وجہ سے بھی اور اس لئے بھی کہ اس پر لفظ صَفی کا دھوکا نہ ہونے پائے کہ صفی اول الانبیا ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا لقب ہے۔ اس صورت میں یہ لفظ تینوں ہی اقوال کا جامع ہو گیا کہ وہ صحابہ صوف بھی پہنتے تھے۔ صفار باطن سے بھی آراستہ تھے اور صُفّہ والے بھی تھے۔ وہ کبھی ذکر و فکر کرتے کبھی مسائل فقہ کا چرچا کرتے اور حضورؐ نے دونوں کو پسند فرما کر علم کی مجلس کو افضل بتایا اس سے معلوم ہو گیا کہ صوفی کا نام۔ صوفی کا کام (علم و عمل) صوفی کی خانقاہ۔ صوفی کا حلقہ سب حضورؐ کے زمانہ سے چلا آرہا ہے افسوس ہے اُن متنورین پر جو اب بھی صوفی کے نام و کام پر بدعت ہونے کا خود شبہہ کرتے اور دوسروں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

اس کے بعد اب یہ بھی سمجھئے کہ دین کے پانچ جزو ہیں عقائد۔ اخلاق یہ دو امور باطن سے تعلق رکھتے ہیں اصل دین اور افضل معیار اور مدار نجات اخروی کے یہی دو امور ہیں۔ بقیہ تین اجزا رسوم و دیانات۔ معاملات۔ معاشرات ظاہر سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ امور نجات اُخروی میں بہت زیادہ معین ہیں۔ عہد سعادت میں ہر شخص ان پانچوں کے مجموعہ کو دین سمجھتا تھا ان سب کا علم حاصل کرتا تھا اور اُن سب پر عمل بھی کرتا تھا۔ یہی اسلام تھا یہی فقہ تھی یہی سلوک و احسان تھا۔ فقہ دراصل ظاہر و باطن دونوں ہی کی تعمیر و اصلاح کو کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات امت کو دی تھیں وہ اصلاح باطن

اور اصلاح ظاہر دونوں ہی کی ضامن اور دونوں ہی کے احکام کو شامل تھیں
صحابہؓ میں ہر شخص فقیہ ظاہر بھی تھا اور فقیر باطن بھی البتہ چونکہ حضورؐ معلم عالم
بن کر تشریف لائے تھے اس لئے آپ کے عہد میں (بلکہ سیدنا عمرؓ کے عہد کے ختم
تک، تصوف اور فقر باطن کا سیکھنا سکھانا آج کل کی طرح نمایاں اور ممتاز اور
محسوس نہ تھا۔ بلکہ سب کچھ نبوت کے علمی رنگ میں تھا۔ احکام ظاہری کے پردے
میں مخفی تھا۔ حضورؐ کے جمال مبارک کی زیارت اور دیدار۔ آپ کی صحبت اور کلمات
کا فیض۔ آپ کی اتباع اور غزوات میں آپ کی معیت و اعانت۔ جبریل اور قرآن
کے نزول کی برکت اور حلاوت یہ ایسے قوی اور زبردست عوامل تھے جن سے ان
نفوس عظیمہ اور طبائع سلیمہ کو آجکل کے سے مجاہدات کی حاجت ہی نہ تھی مذکورہ
چاروں عوامل سے اُن کو تزکیہ قلوب، اصلاح اخلاق۔ حصول اخلاص، شدتِ یقین
میں وہ درجہ حاصل ہو گیا تھا کہ بعد کے بڑے سے بڑا قطب اور فرد ان کی گرد کو
بھی نہیں پہنچ سکتا۔ عہد عثمانی میں ادھر تو اکثر اصحاب رسول کے شہید اور واصل
بحق ہونے سے دنیا خالی ہوئی ادھر نئے ممالک فتح اور نئے قبائل مسلمان ہوئے
جن کو اسلام کے ظاہری احکام تو پہنچ گئے مگر اخلاص اور فیض صحبت کی وہ فضا
نہ مل سکی جو عہد رسول اور عہد شیخین میں تھی۔ شہادت عثمانی کے فتنہ پر سبائیوں نے
نفاق اعتقادی اور نفاق عملی کی سیرت عام طور پر پھیلانی شروع کر دی ایسے
نازک موقع پر قدرت نے حضرت ختم خلافت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے قلب
مبارک پر الہام فرمایا کہ "اخلاص اور فیض صحبت حاصل کرنے کے مواقع اب
کم اور موانع زیادہ ہوتے جا رہے ہیں اس کے افاضہ اور تلقین کی واحد صورت
صرف روحانی استخلاف اور باطنی بیعت کی ترویج ہی ہے اگر سبائیوں کے نفاق
کے باعث کسی نئے حصہ زمین کو زور بازو سے فتح کر کے ممالک اسلامیہ میں آپ

اضافہ نہ کر سکے تو رنج نہ کیجئے ہم نے "استخلاف روحانی اور بیعت باطنی" کا نیا دروازہ آپ کے لئے مفتوح کر دیا ہے یہ آپ کا نادر کارنامہ ہوگا۔ فتح ظاہری سے تو صرف توسیع مملکت اور تکثیر امت ہوتی ہم نے اس فتح باطنی کے ذریعہ آئندہ امت کی تعمیر باطن اور تصفیہ قلوب کا تاج آپ کے سر رکھنا چاہا ہے کہ علوم نبوت کا یہ شعبہ اس مرحلہ پر صرف آپ کے دست حق پرست کے ذریعہ محفوظ رہ سکتا ہے" چنانچہ آپ نے تعمیر باطن۔ تصفیہ قلوب۔ اصلاح اخلاق۔ تعلیم اخلاص اور افاضہ برکات صحبت کی راہ میں ابتدائی قدم اٹھایا اور اس سلسلہ میں آپ نے استخلاف حسن بصری وغیرہ کا کام اسی غیر ممتاز طریقہ سے کیا جس طرح علم نحو کی ابتدائی داغ بیل آپ نے ڈالی۔ لیکن ملک کی فضا سازگار نہ تھی۔ کوفہ کے سبائی کچھ خارجی بنے اور کچھ رافضی ادھر یہ دونوں الگ آپ کو پریشان کر رہے تھے ادھر کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رض آنحضرت ؐ کی ایک پیشین گوئی سے غلط فہمی میں پڑ کر الگ ایک اجتہادی غلطی کر بیٹھے جس سے حضرت ختم خلافت کرم اللہ وجہہ کو اطمینان نصیب نہیں ہوتا تھا آخر آپ ایک خارجی سبائی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ انا للہ عہد بنی امیہ ہیں صرف حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو حسب ارشاد نبوت بادشاہ رحیم ہوئے مگر پھر خانہ جنگیوں والی ملوکیت (ملک عضوض) پھیل گئی۔ امت کا امیر صرف ان کے دنیوی امور کا (جمع الفوائد ج ۱ صـ۲۳۲) سلطان تو بن جاتا تھا نگران کا روحانی شیخ نہیں بن سکتا تھا اس لئے کہ خود اس کے اندر وہ اوصاف نہ تھے۔ خود اس کے باطن کا تزکیہ نہیں ہوا کچھ دنوں تک تو ملوکیت کے متوازی سلطنت روحانی کی بیعت بھی علانیہ جاری رہی یعنی حضور ؐ کی سلطنت باطنی کے خلفا برابر اپنا کام کرتے رہے مگر ملوک ظاہر نے اس کو گوارا نہ کیا کہ امت ان کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ پر بھی بیعت کرے (قول الجمیل صـ۱۱ و ۱۲) یعنی امت کے جسم تو ان بادشاہو کے ساتھ ہوں مگر ان کی روحیں حضور ؐ کے خلفاء باطن کے ساتھ ہوں تو انھوں نے

مگر اس بیعت باطنی کو بند کرنا چاہا۔ خیر حضورؐ کا فیض باطن تو بھلا ان دُنیا داروں کے ذریعہ کیا رُکتا وہ تو برابر ہر ملک کے صلحا کے ذریعہ پھیلتا ہی رہا گو مخفی رہا مگر خادمانِ دین کی دو جماعتیں الگ الگ ضرور بن گئیں ایک علماءِ ظاہر کی جن میں بعض نے احادیثِ رسولؐ کے الفاظ کی حفاظت و تبلیغ اپنے ذمہ لی وہ محدثین و مفسرین کہلائے اور بعض نے احادیثِ رسولؐ سے سمجھ میں آنے والے احکام عبادات و معاشرت و معاملت کی حفاظت و تبلیغ اپنے ذمہ لی وہ فقہا کہلائے مگر احادیثِ اخلاق کی حفاظت و تبلیغ (اور حفاظت و تبلیغ بھی عمل و حال کے ذریعہ) جو طبقۂ اصحاب و تابعین و تبع تابعین کی خاص خصوصیت تھی متروک ہو گئی۔ خیریت کے ان تینوں زمانوں تک تمام ضروری علوم وغیرہ (تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ احسان واخلاق) لازم ملزوم اور فرض عین تھے ہر شخص عالم۔ عبادت گزار۔ اور صاحبِ حال عارف بیک وقت ہوتا تھا۔ مگر تبع تابعین کے بعد خیریت کا ختم ہونا تھا کہ فقہا و محدثین نے دین کے اُسی جزو کو عمل و حال میں متروک کر دیا جس سے شریعت کے چار اجزا (عقائد۔ عبادات۔ معاشرت۔ معاملت) میں بھی کشش اور حُسن پیدا ہو سکتا تھا۔ آخر کچھ تو بات تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کا نام تو ایمان و اسلام رکھا مگر اخلاص و حال پیدا ہو جانے سے پھر انھیں احکام کو "احسان" کے نام سے پکارا اور اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ فرما کر صرف محسنین و صوفیہ ہی کو اپنی معیت کے مژدہ سے نوازا۔ اگرچہ اکابر نے علوم ضروریہ کی تفصیل یہ کی ہے ع علم دیں فقہ است و تفسیر و حدیث لیکن اگر یہ مصرع یوں ہوتا کہ ع علم دیں فقہ است و احسان و حدیث تو زیادہ بہتر ہوتا دو وجہ سے ایک تو یہ کہ تفسیر دراصل وہی معتبر ہے جو اصالتہً حدیث سے اور تشریحاً اقوالِ سلف سے ثابت ہو اسلئے تفسیر و حدیث دراصل دو چیزیں الگ الگ نہیں بلکہ ایک چیز ہے دوسرے علم اخلاق و احسان تو تعلق مع اللہ اور حال دائم کے لحاظ سے سب سے پہلے ذکر کئے جانے کے لائق تھا اس کو علوم ضروریہ کی فہرست سے نکالنا نہ چاہئے تھا=

اب میں مختصراً علومِ حدیث و احسان و فقہ کا فرق اور باہمی ربط اور محدثین۔ عرفا و فقہا کا مابہ الامتیاز عرض کرتا ہوں:۔

علم حدیث:۔ وہ علم جس میں حضورؐ کے تمام اقوال و افعال (احادیث) کی حفاظت اور اشاعت کی جائے بلحاظ روایت کی صحت و قوت کے اور راویوں کی عدالت و صداقت کے اور بلحاظ سند کے تسلسل و اتصال کے = اس میں اشتغال اور مہارت والوں کو محدثین کہتے ہیں۔

علم احسان :۔ حدیث کا وہ علم جس میں رسولؐ ہی کے اقوال و افعال کی حفاظت و اشاعت کی جائے بہ شکل اعمال قلب۔ اصلاح اخلاق و تعلق مع اللہ اور دوام حال کے۔ اس میں اشتغال و مہارت والوں کو محسنین۔ عارفین۔ سالکین کہتے ہیں۔

علم فقہ :۔ حدیث کا وہ علم جس میں رسولؐ ہی کے اقوال و افعال کی حفاظت و اشاعت کی جائے بہ شکل اعمال جوارح و مسائل عقائد طہارت و لباس و صوم و صلوٰۃ و بیع و شراء وغیرہ کے۔ اس میں اشتغال و مہارت والوں کو فقہاء و متکلمین کہتے ہیں۔

عرفا و فقرا دراصل محدثین باطن ہیں چونکہ اہل تحقیق صوفیہؒ کا اتفاق ہے کہ تصوف و سلوک، منطوقات کتاب و سنت سے ماخوذ ہے اس لئے سمجھنا چاہئے کہ (۱) حضرات محدثین نے اگر اعمالِ ظاہرہ (صوم و صلوٰۃ وغیرہ) کے متعلق حضورؐ کے افعال و اقوال کو عبارت میں محفوظ کیا ہے اُس کا نام حدیث ظاہر ہے تو صوفیہؒ صافیہ نے بھی اعمال باطنہ (اخلاص۔ رجاء۔ توکل وغیرہ) کے متعلق حضورؐ کے اخلاق و احوال کو عمل میں محفوظ کر لیا ہے یہی نسبتِ سکینہ* دراصل حضورؐ کی حدیثِ باطن ہے۔ (۲) جس طرح حضرات محدثینؒ اپنی احادیث کے استناد و تیقن کے اظہار کے لئے شیوخ رُواۃ سے اسناد کرتے اور عنعنہ بیان کرتے ہیں ٹھیک اُسی طرح صوفیہؒ صافیہ بھی اپنی احادیثِ باطن کے استناد و تیقن کے اظہار کے لئے اپنے مشائخ سے ارتباط و انتساب کرتے اور شجرۂ مُسلسلہ بیان کرتے ہیں۔ یہ شجرہ ان کی احادیثِ باطن کا اسناد و عنعنہ ہی ہے۔ (۳) جس طرح حدیثِ ظاہر میں محدثین روایت باللفظ کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ ان کے یہاں روایت بالمعنے بھی معتبر اور مروج ہے اُسی طرح حضرات صوفیہ کی تعلیمات بھی احادیث رسولؐ کی روایت بالمعنے ہی ہے کہ طرز تعبیر صوفیہ کا ہے مگر روح تعلیم عین منشا رنبوی ہے (۴) جس طرح حضرات محدثین کے یہاں ایک ارشاد نبوی میں کسی ثقہ کی زیادت کا اعتبار کرنے سے ایک جُداگانہ "طریق" بن جاتا ہے اُسی طرح حضرات صوفیہؒ کے یہاں کسی ثقہ کی "بعض زیادات" کا اعتبار کر لینے سے "جداگانہ طریق" بنتے گئے چنانچہ طریقۂ نقشبندیہ۔ طریقۂ چشتیہ عموماً بولا جاتا ہے (۵) حضرات محدثین کے یہاں ذکر اسناد میں تحویلات روایت (ح وحدثنا) کے بیان کی جو غرض و افادیت ہے وہی غرض ذکر مشائخ میں حضرات صوفیہؒ کے یہاں "لہٗ جھۃٌ اُخریٰ" کہنے کی ہوتی ہے۔ (۶) اگر فقہ ظاہر کا مجموعہ علماء متقنین کی نظر میں روایت حدیث ہی ہے مگر

بہ شکل مسائل اُسی طرح فقہ باطن (سلوک) بھی حدیث رسول ؐ کی روایت کے سوا اور کچھ نہیں ہے مگر بہ شکل ریاضت نفس۔

عرفا و فقرا، در اصل فقہار باطن ہیں:۔ جس طرح فقہار ظاہر نے احکام ظاہر سے متعلق کتاب و سنت کی تعلیماتِ حقہ کو اپنے قیاس و اجتہاد کے مطابق مرتب و مدوّن کیا اور امت مرحومہ کی سہولت کے لئے احکام منصوصہ میں سہولت اور اعانت کے لئے بعض ایسے امور بھی ایجاد کئے جو بظاہر حضورؐ و صحابہ سے منقول و ثابت نہیں۔ [مثلاً (۱) احکام کے درجے (اوامر میں فرض۔ واجب۔ سنت موکدہ۔ مستحب اور نواہی میں حرام۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی۔ خلاف اولیٰ) مقرر کئے (۲) قرآن میں اعراب اور نقطے لگائے۔ قرآن کو تیس حصوں (پاروں) پر تقسیم کیا۔ (۳) تشہد یا قنوت کے متعدد صیغوں میں سے صرف ایک کو منتخب کر لیا (۴) پارہ عم کی سورتوں کی ترتیب کو سہولت تعلیم کی خاطر بدل اور الٹ دیا] اور یہ سب ایجادات (جو لغت کے لحاظ سے بدعات تھے) یقیناً نہ مذموم تھے نہ ناجائز اسلئے کہ خود یہ امور دین نہیں بلکہ مقصود دین میں صرف معین اور اس کی جائز تدابیر مانے گئے ٹھیک اسی طرح فقہار باطن نے بھی احکام باطن سے متعلق کتاب و سنت کی تعلیمات حقہ کو اپنے قیاس و اجتہادات کے مطابق مرتب و مدوّن کیا اور امت مرحومہ کی تعلیم کی سہولت کے لئے بعض ایسے امور اپنے یہاں ایجاد بھی کئے جو بظاہر قرآن و سنت سے منقول و ثابت نہیں [مثلاً (۱) مباحات کی تقلیل اور بعض کا ترک (۲) اذکار مسنونہ و ماثورہ میں خاص تعداد مقرر کرنا۔ (۳) اذکار یا افکار کے لئے کوئی ہیئات یا جہر وغیرہ کی کوئی قید لگا دینا۔ (۴) تعلیمات رسول کو حاصل کرنے کے لئے ایک شیخ کو استاد بنا کر اس کی تقلید کرنا اور سلوک میں غیر مقلدیت سے بچنا (۵) فضائل سے تحلیہ اور رذائل سے تخلیہ کا اہتمام کہ یہ بھی مسلم کے لئے ضروری ہیں مگر ان میں باہم مقدم موخر کرنا] عرفا یعنی فقہائے باطن کو ان ایجادات کا حق ٹھیک اُسی طرح حاصل ہے جس طرح فقہار ظاہر کو حاصل تھا۔

اسی لئے فقہائے باطن کی یہ ایجادات بھی بدعت نہیں کیونکہ دین میں معین ہونے کی وجہ سے گو دین میں شامل کہئے جائیں مگر خود یہ ایجادات شرط دین بھی نہیں اور داخل دین بھی نہیں، مسنون بھی نہیں اور باعث ثواب بھی نہیں۔

پھر جس طرح فقہاء ظاہر اپنے اجتہادات میں منشاء شریعت کی تعیین و تعبیر میں خطا کرنے پر بھی (بہ اتفاق اہل سنت) ثواب پائیں گے اسی طرح یہ فقہاء باطن بھی اپنے اجتہادات میں منشاء شریعت کی تعیین و تعبیر میں خطا کرنے پر بھی یقیناً ثواب ہی پائیں گے غرض جو کام فقہاء ظاہر نے کیا وہی کام فقہاء باطن بھی کرتے رہے۔ جس طرح فقہاء ظاہر خادم شریعت تھے ہیں اور رہیں گے اسی طرح یہ عرفا اور فقہاء باطن بھی خادم شریعت تھے۔ ہیں اور رہیں گے

آغاز سلاسل کی تاریخ عام شہرت تو یہ ہے کہ "تصوف کے تمام سلاسل سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر جاکر ختم ہوتے ہیں" مگر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ تمام سلاسل حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ عنہ پر جاکر ملتے ہیں۔ اور اس تحقیق کو شاہ صاحب نے کئی جگہ پورے زور اور پورے تیقن سے بیان کیا ہے۔ ہم ذیل میں ان کی چند عبارتیں نقل کرتے ہیں جن سے نظریہ بالا متحقق ہوتا ہے (الف) "..... حضرت صدیقؓ آنحضرتؐ کے خلیفہ مطلق و نائب برحق تھے۔ ظاہر و باطن میں طریقۂ ذکر تعلیم کیا ..... اور یہ پہلا واقعہ احیاء طریقۂ صوفیائے کرام کا ہے جو خلیفہ اول رضی اللہ عنہ وارضاہ سے ظہور میں آیا اس کے بعد حضرت علیؓ نے حضرت صدیقؓ سے طریقہ اخذ کی اور اس پر اعتماد تام فرمایا" (ترجمہ ازالۃ الخفا مقصد دوم طبع پاکستان ص ۵۵) (ب .....

مثلاً ہم عرض کرتے ہیں کہ اہل شام و اہل مصر حضرت علی مرتضیٰ سے رابطہ نہیں رکھتے باوجود اس کے زہدیات اور علم سلوک اُن میں بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ ان علوم کی تبلیغ، حضرت علی مرتضیٰ سے پہلے کسی اور نے کی ہے فتامل (ایضاً ص ۹۰ ج) ازالۃ الخفا مقصد دوم میں صفحہ ۳۴۷ پر شاہ ولی اللہ صاحب نے سیدنا فاروق اعظم عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک سلسلہ کا نکلنا بتایا ہے وہ یہ ہے :- سیدنا عمرؓ- سیدنا عبداللہؓ بن مسعود- علقمہ بن قیس- ابراہیم نخعی- سفیان ثوری- ابراہیم بن ادہم نخعی تا بہ بعد- (د) "..... والامام جعفر الصادق مع وجود انوار وراثۃ آباء الکرام متصل بجدہ لامہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم وھو من فقہاء السبعۃ فی التابعین

کان من المکملیہم فی علم الظاہر والباطن وھو منسوب الیٰ سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلمان مع تشرفہ بصحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ الطریقۃ عن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...." (الانتباہ ص۳۵) (ترجمہ) اور امام جعفر صادقؓ نے باوجود اپنے آبائے کرام کے ورثتی انوار کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم سے حاصل کیا وہ مدینہ کے سات ممتاز فقہا میں سے ہیں تابعین میں سے ہیں اور وہ علم ظاہر و باطن میں کامل تر تابعین میں سے ہیں۔ ان کو نسبت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اور سلمان رضی اللہ عنہ نے باوجود شرفِ صحبتِ رسولؐ کے طریق کو حضرت صدیقؓ سے حاصل کیا اور حضرت صدیقؓ نے حضور سے حاصل کیا۔ انتہی۔ (ھ) ".... معروف الکرخی صحب شیوخاً کثیرۃ اجلّھم اثنان: احدھما الامام علی بن موسیٰ رضا صحب اباہ الامام موسیٰ صحب اباہ الامام جعفر الصادق صحب اباہ محمد باقر صحب اباہ الامام زین العابدین صحب اباہ الامام حسین صحب اباہ امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثانیہما داؤد الطائی صحب حبیبان العجمی صحب الحسن البصری صحب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہم انسؓ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحافظ سنتہ (الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص۱۲) (ترجمہ) ... معروف کرخی بہت سے شیوخ کے صحبت میں رہے ان میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو علی رضا وہ صحبت میں رہے اپنے والد موسیٰ کی اور وہ اپنے والد جعفر صادق کی اور وہ اپنے والد محمد باقر کی اور وہ اپنے والد علی زین العابدین کی اور وہ اپنے والد سیدنا حسینؓ کی اور وہ اپنے والد سیدنا علیؓ کی اور وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے اور دوسرے معروف کرخی صحبت میں رہے داؤد طائی کے وہ حبیب عجمی کے وہ حسن بصری کے اور حسن بصری بہت سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے جن میں ایک حضرت انس رضی اللہ عنہ تھے جو حضورؐ کے خادم اور آپ کی سنت کے حافظ تھے انتہی۔ (و) "محققین صوفیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت علیؓ جو فیوضِ روحانی آنحضرتؐ سے حاصل کرتے تھے وہی فیوض انھوں نے آنحضرتؐ کے بعد اپنے سے قبل کے تینوں خلفا

۱؎ یہ لفظ "کا تبین کا (جو اکثر امامیہ ہوئے اور ہوتے ہیں) اضافہ ہے ورنہ شاہ صاحب اسے غلط اور بُرا جانتے ہیں (دیکھو الانتباہ وغیرہ)

سے بھی حاصل کئے"۔ (ارشاد رحیمیہ ص۶)

(ز) امام ابن تیمیہ نے ایک شیعی عالم ابن مطہر حلی کے جواب میں لکھا ہے:۔ اہل مدینہ نے حضرات سیدنا عمرؓ۔ ابیؓ۔ زیدؓ۔ ابوہریرہؓ سے اور اہل کوفہ نے حضرت سیدنا علیؓ کے وہاں پہونچنے سے قبل ہی حضرات سیدنا ابن مسعودؓ۔ سعدؓ۔ عمارؓ۔ حذیفہؓ سے اور اہل بصرہ نے حضرات سیدنا عمرانؓ۔ ابوموسیٰؓ۔ ابوبکرہؓ۔ ابن مغفلؓ وغیرہم سے اور اہل شام نے حضرات سیدنا معاذؓ۔ ابوعبیدہؓ ابوالدرداءؓ۔ عبادہؓ ابن صامت۔ بلالؓ۔ (رضی اللہ عنہم) سے زہد و تصوف سیکھا تو تو کیسے کہہ سکتا ہے کہ "اہلِ زہد و تصوف کا طریق" بجز سیدنا علیؓ کے اور کسی صحابی تک نہیں پہونچتا۔ (انتہی) (کتاب المنتقی خلاصہ منہاج السنہ ص۵۰۵ بتغیر یسیر) ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ (۱) حضرت ابوبکرؓ سلوک میں بھی حضورؐ کے نائب مطلق تھے اور صوفیہ کا طریق انھیں کی جلالت (۲) حضرت علیؓ کے علاوہ اور انسے قبل زہد و سلوک کی تعلیم حضرت ابن مسعود۔ بلال۔ معاذ۔ عمر۔ ابوہریرہؓ وغیرہ اصحابہ سے تو پہلے ہی تحقیق ہو ہی گئی۔

پس ان عبارتوں پر غور کرنے سے اس شہرت کا مطلب (کہ تمام سلاسل سیدنا علیؓ پر منتہی ہوتے ہیں) میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے چلنے والے سلسلے بھی حضرت علیؓ ہی کی وساطت سے نیچے تابعین تک آسکے ہیں اور نیچے کے صوفیہ کی اسناد اور عنعنے جو حضرت علیؓ سے اوپر خلفاء ثلاثہ تک یا ان کے بھی اوپر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ سکے ہیں تو وہ بھی حضرت علیؓ ہی کے توسط سے پہنچ سکتے ہیں غرض سیدنا علیؓ اوپر جانے والے اور نیچے آنے والے سلاسل کے سنگم ہیں ہر سلسلہ میں آپ کا ہونا ضروری ہے۔

بالفرض اگر دوسرے کسی صحابی سے کوئی سلسلہ براہ راست بھی حضورؐ تک پہنچا ہو تو گو ناممکن اور غلط وہ بھی نہیں ہے مگر اول تو غالباً ایسے سلاسل کی تعداد بہت ہی کم ہوگی دوسرے وہ سلسلے چونکہ اس سلسلۃ الذہب (کہ بالفاظ صوفیہ "...الحسن البصری صحب علیاً صحب عثماناً۔ صحب عمر۔ صحب ابابکر الصدیق۔ صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یا بالفاظ محدثین "...عن الحسن البصری عن علی عن عثمان عن عمر عن ابی بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر نہیں ہو سکتے اس لئے وہ سب نظر انداز ہی کئے جانے کے قابل ہیں اور یہی کہنا صحیح ہے کہ تمام سلاسل حضرت علیؓ پر منتہی ہوتے یعنی انھیں کے توسط سے اوپر یا نیچے چلتے ہیں۔ (نکتۂ علمی) جن لوگوں نے اپنی حدیثِ باطنی (سلوک و تصوف) کی سند کسی دوسرے صحابی تک پہنچانے کے بعد درمیان سے خلفاء

ثلاثہ کے وسائط حذف کر دیئے اور یکایک حضورؐ تک سند پہنچا دی ہے تو گو صحیح وہ بھی ہے اور ایک مسلّم علمی قاعدے کے ماتحت ہی ہے جسے محدثین کی اصطلاح میں "سند کا عالی بنانا" کہا جاتا ہے مگر خوب یاد رہے کہ اس کی اصل صورت بھی وہی ہے کہ کل واسطے تسلیم ضرور کئے جائیں انکار کسی کا نہ ہو۔ محدثین نے تحویل روایت (ح۔ وحدثنا) کا قاعدہ اسی لئے نکالا ہے کہ محض سند عالی کے ذکر پر اکتفا نہ کی جائے بلکہ قلیل الوسائط اور کثیر الوسائط دونوں ہی طرق کا ذکر کرنا برابر ضروری سمجھا جائے پس سند کو عالی بنانے کی ضرورت سے بعض وسائط کا حذف گو جائز ہو مگر محدثین کے اصول کی پیروی اور علمی تاریخی اور تحقیقی ضرورت کی بنا پر لازمی ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے اسماء مبارکہ کو بھی صوفیہ اپنے شجروں میں ضرور شامل کریں۔ خیر یہ گفتگو تو علمی اور تحقیقی تھی۔ اب میں ذوق و وجدان کے لحاظ سے بھی اور نفسیاتی حیثیت سے بھی ذرا اہل انصاف سے دریافت کیا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کے سامنے یہ دو سندیں ہوں (اول ... الحسن البصری عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوم ... الحسن البصری عن علی عن عثمان عن عمر عن ابی بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم) تو آپ کو ان دونوں میں سے کون سی سند اور کون سا سلسلہ زیادہ پُرزور۔ زیادہ پُرتاثیر زیادہ پُرایمان محسوس ہوتا ہے؟ میں صحیح دونوں ہی سندوں کو سمجھتا ہوں مگر چونکہ طبعاً مجھے دوسری سند زیادہ پسند ہے جس میں خلفاء اربعہ کے اسماء مبارکہ ہیں اور جو حقیقۃً سلسلۃ الذہب کہے جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہے اس لئے میں نے شجرہ میں یہ دو شعر اضافہ کر دیئے ہیں:۔

شہ فضیلؒ و عبد واحدؒ۔ شہ حسنؒ حضرت علیؓ　　شاہ عثمانؓ و عمرؓ۔ بوبکرؓ راس المتقین

ھب لنا برکات نسبتہم الی فخر الرسلؐ　　صلّ یارب علیہ و علیہم اجمعین

سلاسل کا آغاز اس کے متعلق رسالہ تعلیم الدین میں حضرت تھانویؒ نے انوار العارفین سے لکھا ہے:۔ کہ خانوادے چودہ ہیں پہلا زیدیاں (منسوب بہ خواجہ عبدالواحد بن زید) دوسرا عیاضیاں بھرادہمیاں۔ ہبیریان۔ چشتیاں۔ چھٹا عجمیاں (منسوب بہ حبیب عجمیؒ) طیفوریاں۔ کرخیاں۔ سقطیاں۔ جنیدیاں۔ گازرونیاں طوسیاں سہروردیاں۔ فردوسیاں یہ خانوادے تو اصل ہیں ان سے ذیل کی شاخیں نکلی ہیں۔ قادریہ غوثیہ (منسوب بحضرت غوث الاعظم جیلانی) وکیسویہ نقشبندیہ۔ نوریہ۔ خضرویہ شطاریہ۔ حسینیہ۔ زاہدیہ۔ انصاریہ۔ صفویہ۔ عیدروسیہ۔ مداریہ۔ انتہی (تعلیم الدین صفحہ ۹۰ ملخصاً) اس سے بظاہر یہی سمجھ میں آتا ہے (اور میں عرصہ تک یہی سمجھتا

بھی رہا) کہ سلاسل اولیا کا آغاز حضرت خواجہ عبدالواحد بصری (م ۱۷۶ھ) (خلیفہ حضرت حسن بصری) کے انتقال کے بعد تقریباً ۱۸۰ھ سے ہوا ہوگا مگر آپ اوپر کی عبارتوں میں دیکھ چکے ہیں کہ ۱۸۰ھ سے بہت پہلے غالباً ۱۴۰ھ ہی سے سلاسل اولیا کا آغاز ہو چکا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے۔

۱۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دو سلسلے چلے (الف) ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ حسن بصریؒ۔ عبدالواحدؒ الخ (دیکھو عبارت سادسہ) (ب) ابوبکرؓ۔ سلمانؓ (وفات ۳۵ھ) فقیہ قاسم بن محمد (ولادت ۳۰ھ) جعفر صادق الخ رضی اللہ عنہم (دیکھو عبارت رابعہ)

۲۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی دو سلسلے چلے (الف) عمرؓ۔ عثمان۔ علی۔ حسن بصری۔ عبدالواحد الخ رضی اللہ عنہم (سادسہ) (ب) عمر۔ عبداللہ بن مسعود۔ علقمہ بن قیس۔ ابراہیم نخعی۔ سفیان ثوری۔ ابراہیم بن ادہم الخ رضی اللہ عنہم (عبارت ثالثہ)۔

۳۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک ہی سلسلہ کا چلنا معلوم ہوتا ہے عثمان۔ علی۔ حسن بصری۔ عبدالواحد الخ رضی اللہ عنہم (عبارت سادسہ)

۴۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی دو سلسلے چلے (الف) علی۔ حسن بصری۔ عبدالواحد الخ رضی اللہ عنہم (چشتیہ کا سلسلہ معروف ہے) (ب) علی۔ حسین۔ علی۔ محمد باقر۔ جعفر صادق۔ موسیٰ۔ علی۔ معروف کرخی الخ رضی اللہ عنہم (عبارت خامسہ)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایک سلسلہ چلا: انس۔ حسن بصری۔ عبدالواحد الخ

۱؎ حضرت حبیب عجمی بھی حضرت حسنؒ بصری کے خلیفہ تھے ان کا زمانہ حضرت فضیل بن عیاض سے قبل تھا اس لئے عجمیاں خانوادہ دوسرے نمبر پر ہونا چاہئے اور عیاضیاں کا نام ان کے بعد واللہ اعلم۔

۲؎ شاہ ولی اللہ صاحب نے انتباہ میں ص۳۵ پر اور شاہ عبدالرحیم صاحب نے ارشاد رحیمیہ ص۵ پر ... حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکرؒ کو حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا فیض یافتہ لکھا ہے مگر سیدنا سلمانؓ کی وفات کے وقت قاسم کی عمر صرف ۵ سال کی تھی۔ اس اشکال کا حل بہت غور کرنے پر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جس طرح سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی صحابیت اور حضورؐ سے فیضانِ صحبت بعمرہ سال معتبر عند العلما ہے اسی طرح حضرت قاسم کی تابعیت بھی اور حضرت سلمانؓ سے فیضانِ صحبت بھی بعمرہ سال عند العلما معتبر ہے اور ہونا بھی چاہئے واللہ اعلم۔ سراج۔

رضی اللہ عنہم (عبارت خامسہ) (۶) عبارت سابعہ میں، اصحابہؓ سے سلسلے نکلنے معلوم ہوئے۔
(۷)۔ ان کے بعد حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی دو سلسلے چلے: (الف) حسن بصری عبد الواحد
الخ رضی اللہ عنہم (سلسلہ معروف ہے) (ب) حسن بصری۔ حبیب عجمی۔ داؤد طائی (عبارت خامسہ)
اتنے سلاسل کا پتہ تو اس وقت تک چل سکا ہے۔ ان کے علاوہ اور سلاسل کا چلنا بھی ممکن ہے
مگر ان کی اطلاع ہم تک نہیں پہنچی۔ اب رہی "انشعاب سلاسل" کی وجہ تو میرے نزدیک اس کی
وجہیں یہ ہیں:-

(الف) فقہ ظاہر کی طرح فقہ باطن میں بھی ہر صدی پر مجددین پیدا ہوتے رہے۔ اُمت نے
اصلاحات و تعلیمات کی قدر اس طرح کی کہ ان کی نسبت سے نئے سلسلے چلے۔
(ب) دوسرے علوم کی طرح سلوک میں بھی دقائق و حقائق کا انکشاف ایک فرد ایک زمانہ میں
محدود نہیں رہا۔ بیس درمیان صدی میں بھی اکثر مشائخ کو ہر ملک اور ہر قوم کی ضرورتوں کے
مطابق مختلف خواصِ اعمال اور مختلف طریقِ اصلاح الہام ہوئے۔ ایسے ماہرینِ سلوک سے بھی
نئے سلسلے چلے۔ (ج) ان صورتوں کے علاوہ بھی بعض مشائخ کے مریدین نے کسی امتیاز یا خصوصیت
کی بنا پر اپنے شیوخ سے ایک نیا سلسلہ چلایا۔

یہ تھیں چند تاریخی معلومات آغاز سلاسل صوفیہ کے متعلق ۔ خدا کرے کسی تشنہ
جستجو کی اس سے سیرابی و تسکین ہو سکے اور کسی مرض کی تو دوا بن سکے ۔ بہر حال صوفیہ کے سلاسل
سب کے سب ایک ہی تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں جو کچھ فرق ہے وہ اُسی طرح امتیاز و تعارف کے لئے ہے
جیسے انساب میں شعوب و قبائل تعارف کے لئے ہے مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تصوف
و سلوک سے اصل مقصود رضائے الٰہی ہے ۔ رضائے الٰہی کی اصولی باتیں اللہ تعالےٰ
نے قرآن میں اور اس کی تشریح و توضیح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حدیث میں بیان فرما دی ہیں۔ شریعت و سنت ہی کی پیروی میں رضائے الٰہی
منحصر ہے۔ تمام صحیح سلاسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں۔
سلاسل کے باہمی فروق ب (ا) ان میں باہم جو فرق ہے وہ محض رسوم و تدابیر کے استعمال کا اور
فروعی فرق ہے مثلاً چشتیہ ذکر میں جہر و ضرب کا التزام کرتے ہیں نقشبندیہ ذکر

خفی کا تا کہ دونوں نصوص پر عمل ہو جائے کوئی سلسلہ تحلیہ کو مقدم کرتا ہے کوئی تخلیہ کو۔ نقشبندیہ میں شیخ کو مریدین کے سامنے رعب داب وقار و اہتمام سے بیٹھنا ضروری ہے۔ چشتیہ کے یہاں اس کی ضرورت نہیں۔ کسی سلسلہ میں حلقہ توجہ دینے کے لئے قائم ہوتا ہے کسی میں نہیں۔

(۲) ان میں باہم فرق اور خصوصیات کے متعلق احقر کی سمجھ میں یہ آتا ہے کہ سلسلہ چشتیہ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قدم پر ہے جو فنا و محویت سوز و گداز۔ گمنامی و مسکنت، امت پر شفقت صدیق اکبرؓ کو حاصل تھی چشتیہ میں بھی وہی شان ہے سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح شدت اور دبدبہ ہے سلسلہ سہروردیہ گویا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مشابہ ہے اور سلسلہ قادریہ نمونہ ہے حضرت ختم خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت عامہ کا۔

(۳) اب ان سلاسل کے باہمی فروق کو حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے بھی سنئے۔

"مجھے طریقہ قادریہ۱۔ نقشبندیہ۲ اور چشتیہ۳ میں سے ہر ایک کی خصوصیت الگ الگ (حق تعالیٰ کی طرف سے) سمجھائی گئی ہے۔ قادریہ تو اویسیت (اور روحانیت) کے زیادہ قریب ہے اگرچہ اس طریق (قادریہ) میں (کسی) شیخ ظاہر سے (بھی) تعلیم لینی پڑتی ہے مگر اس سلسلہ میں جملہ مشائخ سلسلہ سے (روحانی) ربط بہت زیادہ رہتا ہے اور اس سلسلہ میں طالب (مرید) کو مشائخ کی توجہ اور مدد ایسی اور اتنی پہنچتی ہے جتنی دوسرے سلاسل میں نہیں ہوتی یہ اس وجہ سے کہ ان (شیخ عبدالقادر جیلانی کو یک خاص اثر (واقتدار) ساری دنیا پر دیا گیا ہے .... اس وجہ سے انکے

طریقہ میں ایک خاص روح ہے.....“

”نقشبندیہ سلسلہ میں ملکہ ”یاد داشت“ کے اثر سے (نفس کی) بہیمیت اور درندگی توڑنے اور روکنے کی بڑی قوت ہے۔ حضرت بہاؤ الدین سرزمین ترک کے لئے سلوک کے مجدد بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ترک قوم بہیمیت میں بہت مشہور ہے۔ حضرت نقشبندیہ میں جذب کا غلبہ تھا اور ان کی ظلی طاقت نے ایک خاص نوع الٰہی اور خاص رحمتِ حق کو حاصل کر لیا۔ بس اس نسبت سے اور ان کی تربیت کے باعث ایک نہایت مفید طریقہ وجود میں آیا جو اہل محبت و عشق اور اصحاب اخلاق سلیمہ والوں کو بہت نافع ہوتا ہے۔ اب رہی نسبت چشتیہ تو اس میں ایک خاص مقبولیت (اور محبوبیت) کی روح پھونک دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چشتیہ میں سے جو (ولی) بھی (ارشاد و تربیت کے منصب عالی پر) مقرر کیا گیا اُسے بڑی مقبولیت ملی اس لئے کہ ان لوگوں (چشتیہ) کو زیادہ تر سرزمینِ ہند میں رہنا مقدر تھا اور یہاں والوں میں سلوک کا پھیلانے والا ان کے سوا کوئی ہو ہی نہ سکا۔“

تفہیمات الٰہیہ جلد اول ص ۸۵

شاہ صاحب رحمہ اللہ نے چشتیہ کی خصوصیت کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ عین صدق و انصاف پر مبنی ہے۔ چشتیہ میں سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کو سرزمین ہند کی اصلاح خود حضرت سید الوجود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سپرد فرمائی تھی چنانچہ اس شرک زار ہند میں اسلام اور سلوک کی اشاعت، چشتیہ کا اعلیٰ ترین کارنامہ ہے خصوصاً ذیل کے دو امور کے پیش نظر تو اور بھی یہ کارنامہ نمایاں اور ممتاز نظر آتا ہے امر اول یہ کہ قدیم تاریخ و سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی سرزمین ایسے سرکش انسانوں سے بھری تھی کہ کہ گو یہاں بہت سے نبی آئے مگر بعض کو صرف تین چار امتی ملے۔ کسی کو دو ایک ہی

ملے اور کسی کو ایک پیرو بھی نہ مل سکا۔ اس کے بعد آج جو ہندوستان میں کثرت سے مسلمان ہوئے اور ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے تو یہ حضرات چشت اہل بہشت رحمہم اللہ کی برکت اور دعوت ہی کا اثر ہے۔ امر دوم یہ کہ حضرت شاہ صاحب ہی نے تفہیمات الٰہیہ ج اول ص۲۰۳ پر تحریر فرمایا ہے کہ :-

"میرا تو اعتقاد یہ ہے کہ اگر کبھی ایسا اتفاق ہوا کہ مشرکین کا غلبہ اور وہ بھی غلبۂ عام (پورا تسلط و قبضہ) پورے ہندوستان پر ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ کی حکمت میں یہ بات واجب ہوگی کہ ان کے (مشرکین ہند کے) ذی اثر طبقہ کو مسلمان کر دیں جس طرح ترک (جو پہلے مسلمانوں کے سخت دشمن تھے پھر آخر) مسلمان ہوئے اور یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عامہ ہی کی ایک شاخ ہے"

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ جو ارض ہند میں انشاء اللہ عنقریب ظہور پذیر ہونے والا ہے وہ حضرات چشتیہ کی روحانی توجہ اور ظاہری دعوت و تبلیغ اسلام ہی کے باعث ہوگا۔ غرض محققین صوفیہ کے نزدیک (۱) ان سلاسل کی تمام اصولی تعلیمات تو سب برحق اور کتاب و سنت سے ماخوذ عین دین اور قابل احترام ہیں البتہ ان کی زائد تدابیر کے متعلق شاہ ولی اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں "اما رسوم ایشاں بہ ہیچ نمی ارزد" یعنی ان کے یہاں جو طریقے مروج ہیں وہ کسی شمار میں نہیں۔ (۲) اکابر صوفیہ جب کسی کو مرید و بیعت کرتے ہیں تو نسبت روحانی تو اس پر صرف اپنے ہی سلسلہ کی ڈالتے ہیں مگر چاروں ہی سلسلوں میں بیعت فرماتے ہیں تاکہ صوفی میں تحزب اور گروہ بندی کا رذیلہ نہ آنے پائے۔ چاروں سلسلوں میں بیعت کا راز صرف یہی ہے کہ دوسرے سلاسل کی بخدا نخواستہ حقارت اور ان سے نفرت یا اجنبیت نہ آنے پائے اور تمام ہی سلاسل کے اکابر کی برکات اسے مل سکیں (بشرطیکہ وہ سلوک میں ثابت قدم رہ جائے) (۴) ایک سلسلہ والے کو نہ چاہئے کہ دوسرے سلاسل کے اذکار و اشغال اختیار

کرے اگر سلاسل میں مثلاً ذکر کے خفی اور جہری کرنے کا اختلاف ہے کہ چشتیہ بعض مصالح سے جہری کو ترجیح دیتے ہیں اور نقشبندیہ خفی کو تو اس کو بھی ایسا جانے جیسا شوافع کے یہاں آمین بالجہر ہے اور احناف کے یہاں آمین بالسر ہے۔ مگر ایک سلسلہ میں رہ کر دوسرے سلسلہ کے طریقے نہ اختیار کرے (۵) ایک سلسلہ کے مرث محقق عالم متبع سنت اور عارف کو تو اس کا حق ہے کہ کسی علمی اور تحقیقی غرض کے لئے دوسرے سلاسل کی تعلیمات پر شبہات یا اعتراضات کرے اور وہ بھی کسی کی تحقیر کے لئے نہیں بلکہ طلب حق کے لئے۔ مگر عوام کو کبھی اس کا حق نہیں کہ دوسرے سلسلہ کی تعلیمات پر شبہات یا اعتراض یا اس کا انکار کریں کہ اس سے ان کی ہی عاقبت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

مناجات

"جس کو پڑھنا موجب مغفرت معاصی ہے" (۱۲۷/ الاعمال)

بادشاہا! جرم ما را در گذار ... ما گنہگاریم و تو آمرزگار
تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم ... جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم
سالہا در بند عصیاں گشتہ ایم ... آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
دائما در فسق و عصیاں ماندہ ایم ... ہم قرین نفس و شیطاں ماندہ ایم
روز و شب اندر معاصی بودہ ایم ... غافل از امر و نواہی بودہ ایم
بے گنہ نہ گزشت برمن ساعتے ... با حضور دل نہ کردم طاعتے
بر در آمد بندۂ بگریختہ ... آبروئے خود ز عصیاں ریختہ
مغفرت دارم امید از لطف تو ... زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا
بحر الطاف تو بے پایاں بود ... ناامید از رحمتت شیطاں بود
نفس و شیطاں زد کریما راہ من ... رحمتت باشد شفاعت خواہ من
چشم دارم کز گنہ پاکم کنی ... پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی
اندر آں دم کز بدن جانم بری ... از جہاں با نور ایمانم بری

شجرہ چشتیہ صابریہ امدادیہ

"بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے" (تعلیم الدین حضرت تھانوی)

هٰذِهٖ شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ چِشْتِيَّةٌ صَابِرِيَّةٌ قُدُّوْسِيَّةٌ اِمْدَادِيَّةٌ نَظَمَهَا الشَّيْخُ

یہ شجرہ طیبہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ امدادیہ ہے جسکو حضرت

الْاَلْمَعِيُّ اللَّوْذَعِيُّ مَوْلَانَا ذُو الْفِقَارِ عَلِيٌّ الدِّيُوْبَنْدِيُّ الْحَقَّ الْمُتَوَسِّلِي

فاضل کامل مولانا ذوالفقار علی صاحب دیوبندی نے نظم فرمایا ہوان لوگوں کے لیے لاحق کیا گیا

مَوْلَانَا الشَّيْخُ الْحَاجُّ مُحَمَّدُ اِمْدَادُ اللّٰهِ الْمُهَاجِرُ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ

جنکو حضرت مولانا حاجی محمد امداد اللہ (صاحب) مہاجر قدس سرہ سے ساتھ توسل اور تعلق ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا

یا اللہ رحمت بھیج ہمارے سردار اور آقا محمد اور آپ کی آل پر

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اور برکت اور سلام بھیج

يَا دَائِمَ الْاِنْعَامِ وَالْاِحْسَانِ — اِرْحَمْ عَلَى الْعَبْدِ الْفَقِيْرِ الْجَانِيْ

اے ہمیشہ انعام او احسان کرنے والے — رحم کر بندہ محتاج خطا کار پر

بِالشَّيْخِ مَوْلَانَا وَصِيِّ اللّٰهِ مَنْ — يُوْصُوا الرِّجَالَ وَصِيَّةَ الْاِحْسَانِ

بوسیلہ حضرت مولانا وصی اللہ کے جو — طالبین کو دین کی طرح [illegible] سمجھاتا

بِالشَّيْخِ فَاضِلِ عَصْرِهٖ اَشْرَفِ عَلِيٍّ — دَاعِيْ طَرِيْقِكَ حَامِلِ الْقُرْاٰنِ

بوسیلہ فاضل وقت مولانا اشرف علی کے — جو بلانے والے تیری راہ کے اور حافظ قرآن ہیں

الشیخ امداد اللہ القطب العلی
یعنی شیخ امداد اللہ کے جو کہ قطب عالی
الجاہ ذی التمکین و العرفان
مرتبہ ہیں اور صاحب تمکین اور صاحب عرفان ہیں

وبکاشف الظلمات نور محمد
اور بوسیلہ انکے جو زائل کرنیوالے ہیں ظلمات کے جنکا نام نور محمد ہے
وبسید عبد الرحیم الفانی
اور بوسیلہ حضرت عبد الرحیم کے جو فانی فی اللہ تھے

وبعبد باری الذی شیخ شیوخنا
اور بوسیلہ شاہ عبد الباری کے جو ہمارے پیران پیر ہیں
وبعبد ہادی للزمان امان
اور بوسیلہ شاہ عبد الہادی کے جو اہل زمانہ کیلئے موجب امان تھے

وبحق عضد الدین حق محمد
اور بوسیلہ شاہ عضد الدین کے اور بوسیلہ شاہ محمد
ومحمدی ظاہر البرہان
اور شاہ محمدی کے جن کی دلیل (بزرگی کی) ظاہر تھی

وبحق مولانا محب اللہ من
اور بوسیلہ مولانا محب اللہ کے جو ایسے تھے
اعجبت مدائحہ وسیع بیان
کہ عاجز کر دیا انکے مناقب نے بیان وسیع کو

بابی سعید ماجد متورع
اور بوسیلہ شاہ ابو سعید کے جو صاحب بزرگی اور صاحب ورع تھے
بنظام دین عارف ربانی
اور بوسیلہ شاہ نظام الدین کے جو عارف ربانی تھے

بجلال دین ذی المکارم والعلی
اور بوسیلہ مولانا جلال الدین کے جو صاحب بزرگی اور صاحب علو تھے
وبعبد قدوس عظیم الشان
اور بوسیلہ شیخ عبد القدوس کے جو عظیم الشان تھے

بمحمد قطب الوری وبعارف
اور بوسیلہ شیخ محمد قطب عالم کے اور بوسیلہ شیخ عارف کے
ہو للوری کالماء للظمآن
جو خلائق کیلئے ایسے تھے جیسا پانی پیاسے کے لیے

وبحق عبد الحق قدس سرہ
اور بوسیلہ شیخ عبد الحق قدس سرہ کے
بجلال دین ذاکبیر اوان
اور بوسیلہ شیخ جلال الدین کے جو اپنے وقت کے اکابر تھے

بالشیخ شمس الدین قدوۃ عصرہ
اور بوسیلہ شاہ شمس الدین کے جو مقتدا تھے اپنے زمانہ کے
بعلاء دین صابر حقانی
اور بوسیلہ مخدوم علاؤ الدین صابر حقانی کے

بفرید دین الحق عم فیوضہ
اور بوسیلہ شیخ فرید الدین کے جنکے فیوض عام تھے
وبقطب دین ذاک قطب زمان
اور بوسیلہ شاہ قطب الدین کے جو قطب زمانہ تھے

بمعین دین اللہ صاحب سرہ
اور بوسیلہ خواجہ معین الدین کے جو محرم راز الٰہی تھے
غوث الوری وبسیدی عثمان
اور غوث عام تھے اور بوسیلہ خواجہ عثمان کے

وبحرمة الحاجي الشريف امامنا ۔۔۔ بالخواجه مودود وحيد زمان

اور بوسیلہ حاجی شریف کے جو ہمارے پیشوا ہیں ۔۔۔ اور بوسیلہ خواجہ مودود کے جو یکتائے زمانہ تھے

وبسيدي كهف الورى علم الهدى ۔۔۔ بو يوسف في الفيض كالتهتان

اور بوسیلہ ہمارے حضرت پناہ عالم نشان ہدایت کے ۔۔۔ یعنی خواجہ ابو یوسف کے جو فیض میں مثل باران کے تھے

بمحمد ذي المجد والعلياء من ۔۔۔ قد فاق عرفانا على الاقران

اور بوسیلہ محمد محترم کے جو صاحب بزرگی اور صاحب عظمت ہیں ۔۔۔ اور جو کہ فائق تھے عرفان میں اپنے ہم عصروں پر

وبحرمة الشيخ الكريم المقتدى ۔۔۔ بو احمد في السر والاعلان

اور بوسیلہ شیخ مکرم کے ۔۔۔ یعنی ابو احمد ابدال کے جو مقتدا تھے ظاہر و باطن میں

وبحق بو اسحاق مرشد دهره ۔۔۔ وبحق ممشاد عديم الثاني

اور بوسیلہ شیخ ابی اسحاق کے جو اپنے زمانہ کے مرشد تھے ۔۔۔ اور بوسیلہ خواجہ ممشاد کے جو لاثانی تھے

بابي هبيرة ذي المقام العالي ۔۔۔ بحذيفة هو نخبة الاعيان

اور بوسیلہ ابو ہبیرہ بصری کے جو صاحب مقام عالی تھے ۔۔۔ اور بوسیلہ حذیفہ مرعشی کے جو بزرگوں میں منتخب تھے

وبحق ابراهيم سلطان الورى ۔۔۔ بفضيل الهادي الى الاحسان

اور بوسیلہ ابراہیم بن ادہم کے کہ سلطان خلق ہیں ۔۔۔ اور بوسیلہ فضیل بن عیاض کے جو ہادی تھے راہ اخلاص کی طرف

وبحق عبد الواحد الفرد الذي ۔۔۔ هو في الغرام كطافح سكران

اور بوسیلہ خواجہ عبد الواحد کے کہ (کمال میں) یگانہ تھے ۔۔۔ وہ جو کہ عشق الٰہی میں مثل پرجوش مست کے تھے

وبحق خير الاصفياء امامهم ۔۔۔ حسن ولم ير مثله العينان

اور بوسیلہ افضل الاولیاء اور امام الاولیاء کے ۔۔۔ یعنی خواجہ حسن بصری کے اور ان کے مثل آنکھوں نے نہیں دیکھا

وبحق مولى المؤمنين اميرهم ۔۔۔ والامام اهل الدين والايمان

اور بوسیلہ محبوب المومنین اور امیر المومنین کے ۔۔۔ اور امام اہل دین و اہل ایمان کے

اعني عليا خير من وطئ الثرى ۔۔۔ مأوى الضعاف مجلي الاحزان

یعنی حضرت علی کے جو اپنے وقت میں تمام زمین پر چلنے والوں سے اچھے تھے ۔۔۔ اور پناہ تھے ضعیفوں کی اور زائل کرنے والے تھے انکے غموں کے

وبحق سيدنا النبي محمد ۔۔۔ هو للخلائق رحمة الرحمان

اور بوسیلہ ہمارے سردار نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ۔۔۔ جو خلق کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت تھے

مَنْ فَاقَ كُلَّ الْخَلْقِ فَضْلًا اِذْ غَدَا ۔۔۔ مَنْ سَادَ مَجْدًا عَالَمَ الْاِمْكَانِ

آپ ایسے ہیں کہ تمام مخلوقات پر فائق ہیں اعلیٰ درجہ کے فضائل میں ۔۔۔ اور آپ ایسے ہیں کہ بزرگی میں تمام عالم امکان کے سردار ہیں

وَبِفَضْلِكَ الْجَمِّ الْعَمِيْمِ اِلٰهَنَا ۔۔۔ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ وَفِي الْعِصْيَانِ

اور بوسیلہ اپنے فضل کثیر اور عام کے اے ہمارے معبود ۔۔۔ اے بخشنے والے گناہ اور نافرمانی کے

قَدْ جَاءَ عَبْدُكَ بَاكِيًا مُسْتَصْرِخًا ۔۔۔ مُتَوَسِّلًا بِاَوْلِيَائِكَ الْاَعْيَانِ

اب حاضر ہوا ہے تیرا بندہ روتا ہوا فریاد کرتا ہوا ۔۔۔ اور توسل کرتا ہوا ان بزرگوں کے ساتھ

فَاغْفِرْ خَطَايَاهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهٗ ۔۔۔ عَنْ مَا سِوَاكَ اَيَا رَجَاءَ الْعَانِيْ

سو بخشدے اسکی خطائیں اور پاک کردے اسکا دل ۔۔۔ اپنے ماسوا سے اے امیدگاہ گرفتار (بلا) کے

سَلِّطْ عَلَيْهِ الْعِشْقَ حَتّٰى لَا يَرٰى ۔۔۔ مَوْلَايَ غَيْرَكَ كَائِنًا مَا كَانَ

مسلط کردے اس پر اپنا عشق اسطرح سے کہ وہ دیکھنے نہ پاوے ۔۔۔ تیرے غیر کو خواہ وہ کہیں ہو اے میرے مولا

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ۔۔۔ خَيْرِ الْوَرٰى وَرَسُوْلِكَ الْعَدْنَانِيْ

آخر میں سلام بھیجتا ہوں نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔۔۔ جو خیر الخلائق ہیں اور بنی عدنان میں سے تیرے رسول ہیں

جسکو ذیل کے کسی بزرگ سے انتساب ہو وہ انکے نام کا شعر ابتداء نظم میں اضافہ کرکے پڑھیں۔

مولانا محمد

فَبِحُرْمَةِ الشَّيْخِ الْجَلِيْلِ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ فِي الْوَعْظِ وَالتَّلْقِيْنِ فَرْدِ زَمَانٍ

بطفیل شیخ بزرگوار (مولانا) محمد کے ۔۔۔ کہ وہ وعظ و تلقین میں یکتائے زماں تھے

قاضی اسمٰعیل

بِالشَّيْخِ اِسْمٰعِيْلَ يُشْهَرُ قَاضِيًا ۔۔۔ لِلطَّالِبِيْنَ كَمَنْبَعِ الْفَيَضَانِ

بوسیلہ شاہ اسمٰعیل کے جو قاضی صاحب کے لقب سے مشہور تھے ۔۔۔ اور طالبین کے لیے گویا چشمہ فیضان تھے

مولانا رشید احمد

بِالشَّيْخِ مَوْلَانَا رَشِيْدِ اَحْمَدَ ۔۔۔ مَنْ كَانَ حُجَّةَ رَبِّهِ الْمَنَّانِ

بوسیلہ مولانا رشید احمد رح کے ۔۔۔ جو حجۃ اللہ تھے

مولانا قاسم

فَبِحَقِّ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ قَاسِمٍ ۔۔۔ هُوَ قَاسِمٌ لِلْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ

بوسیلہ مولانا محمد قاسم رح کے ۔۔۔ کہ وہ تقسیم کرنے والے علم اور معرفت کے تھے

مولانا یعقوب

فَبِسَيِّدِيْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفِ وَقْتِهٖ ۔۔۔ يَعْقُوْبُ وَجْدًا فِي الْجَمَالِ كَثَانٍ

بوسیلہ (مولانا) محمد یعقوب کے کہ یوسف وقت تھے ۔۔۔ مشابہ حضرت یعقوب کے وجد میں اور حسن میں یوسف کے

فَبِحَقِّ شَیْخِیْ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ حَسَنْ	مِنْ وَجْھِہٖ کَالْقَلْبِ فِیْ لَمْعَانِ
بوسیلہ مرشدنا مولانا احمد حسن کے	کہ ظاہر ان کا مثل باطن کے ہے نور ہیں
بِتَقِیٍّ وَلِیٍّ لِلرَّفِیْعِ وَلِلْغَنِیْ	اَعْنِیْ عَزِیْزَ الرَّاحِمِ الرَّحْمٰنِ
برکت تقویٰ مقرب (خدا ئے) رفیع و غنی	یعنی (مولانا) عزیز الرحمن کے
فَبِسَیِّدِیْ مَوْلَائِیْ مَحْمُوْدْ حَسَنْ	مَمْدُوْحِ اَھْلِ الْحَمْدِ وَالْاِحْسَانِ
بوسیلہ حضرت مولانا محمود حسن کے	جو سراہے ہوئے اہل حمد کے اور اہل خیر کے ہیں
بِالشَّیْخِ مَوْلَانَا خَلِیْلِ اَحْمَدَا	مَکْسُوْ حُلَّۃَ خُلَّۃِ الرَّحْمٰنِ
بوسیلہ حضرت مولانا خلیل احمد کے	جو لباس ولایت الٰہی پہنے ہوئے ہیں
فَبِسَیِّدِیْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْمُقْتَدٰی	مَنْ فِیْ عِبَادَتِہٖ عَلَی الْاِتْقَانِ
بوسیلہ مولانا عبدالرحیم پیشوا کے	جو اپنی عبادت میں درجۂ استواری پر ہیں
فَبِحُرْمَۃِ الصِّدِّیْقِ اَحْمَدْ شَیْخِنَا	ھُوَ شَیْخُ اَھْلِ الصِّدْقِ وَالْاِیْقَانِ
بوسیلہ مولانا صدیق احمد ہمارے مرشد کے	کہ وہ رہبر اہل صدق و یقین کے ہیں

مولانا احمد حسن
مولانا عزیز الرحمن
مولانا محمود حسن
مولانا خلیل احمد
مولانا عبدالرحیم
مولانا صدیق

شجرۂ منظومہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

یا الٰہی کن منا [illegible] بفضل خود قبول	بہر مولانا وصی اللہ و شیخ تھانوی
بہر امداد [illegible] حضرت عبدالرحیم	عبد باری عبد ہادی عضد دیں مکی ولی
ہم محمدی محب اللہ شاہ بوسعید	ہم نظام الدین جلال عبد قدوس احمدی
ہم محمد عارف و ہم عبدحق شیخ جلال	شمس دین ترک علاؤالدین فرید جودھنی
قطب دین ہم معین الدین عثمان شریف	ہم مودود و ابو یوسف محمد احمدی
بو اسحاق و ہم بو ممشاد و ہبیرہ نامور	ہم حذیفہ ابن ادہم ہم فضیل مرشدی
عبد واحد ہم حسن بصری علی فخر دین	سید الکونین فخر العالمین بشریٰ نبی
پاک کن قلب مرا تو از خیال غیر خویش	بہر ذات خود شفایم دہ ز امراض دلی

از مولانا قاسم صاحب دیوبندی رحمہ اللہ

الٰہی غرقِ دریائے گناہم
و میدانی و خود ہستی گواہم

گناہ بے عدد را بار بستم
ہزاراں بار توبہ ہا شکستم

حجابِ مقصدم عصیانِ من شد
گناہم موجبِ حرمانِ من شد

بآں رحمت کہ وقفِ عام کردی
جہاں را دولتِ اسلام کردی

نمیدانم چرا محروم ماندم
رہینِ این چنیں مقسوم ماندم

گدا خود را ترا سلطان چو دیدم
بدرگاہِ تو اے رحمٰن دویدم

بحقِ رہنمائے اہلِ تحقیق
وصی اللہ ولیِ عصر و صدیق

ملاذِ خاص و عام از نقصِ ایماں
پناہِ ہر اسیرِ نفس و شیطاں

بآں کاو شد شہ اشرف علی نام
فیوضِ غیب را بر جملہ قسّام

بحق مقتدائے عشق بازاں
رئیس پیشوائے مقتدایاں

امام راست بازاں شیخ عالم
ولیِ خاص صدیقِ معظم

شہ والا گہر امداد اللہ
کہ بہر عالم است امداد اللہ

بحق بادشاہ عالمِ نور
رئیس راستاں ثانی طیفور

شہ نورِ محمد نورِ مطلق
امام اولیا صدیق برحق

بآں شاہِ شہیداں حاج حرمیں
شہ عبد الرحیم غوث دارین

بعبدِ باری شیخ طریقت
چراغ دین احمد شیخ ملت

بعبدِ ہادی ہادیِ پیراں
امیر دستگیر دستگیراں

نہنگ بحرِ عشق و بحرِ معنے
بحق شاہ عضد الدین اعنی

بآں غواص دریائے حقیقت
محمد مکی قطب طریقت

بشمس چرخ دیں شاہ محمدی
کہ ہم ہادی بد و ہم بود مہدی

بحق بحر مواج معانی
محب اللہ محی الدین ثانی

بحق بوسعید فخرِ اقراں
جنید وقت خود شبلی دوراں

بسلطان المشائخ صدر اعلیٰ — نظام الدین شاه دین و دنیا

بحق صدر ایوان جلالت — جلال الدین شمس چرخ رفعت

بحق عبد قدوس مقدس — که کمتر دید چون او چرخ اطلس

بحق سرو بستان سعادت — محمد جوهر کان سیادت

بحق سرور اهل معارف — ملاذ اهل عرفان شیخ عارف

بحق احمد عبد الحق که افلاک — به پیش رفعتش پست است از خاک

بحق مرکز اهل کمالات — جلال الدین شه عالی مقامات

به شمس الدین خورشید جهانتاب — امام و قدوه ابدال و اقطاب

بحق بحر زخار محبت — بحق مشعل نار محبت

بحق نور چشمان اکابر — علی احمد علاؤالدین صابر

بحق شاه عالی آستانه — فریدالدین یکتائے زمانه

بشمس الاولیا بدر المشائخ — امام الاولیاء فخر المشائخ

بحق خواجه قطب الدین چشتی — که شسته از جهان هر نقش زشتی

بحق آنکه شاه اولیا شد — در او بوسه گاه اولیا شد

(سنجری) معین الدین حسن سنجر که بر خاک — ندیده چرخ چون او مرد چالاک

بآن رشک ملائک فخر انسان — سپهسالار نیکان خواجه عثمان

بحق مست حق شاه یگانه — شریف زندنی فخر زمانه

بحق خواجه مودود چشتی — که سنگ از فیض او سازد بهشتی

بحق دُر یکتا جوهر پاک — ابو یوسف چراغ هفت افلاک

بحق بو محمد محترم شاه — که بُد در روز خورشید و شب ماه

بحق حاکم شهر ولایت — ابو احمد دُر بحر ولایت

بسالار طبیبان روانها — ابو اسحاق صیقل ساز جانها

بحق شاد والا جاه ممشاد — علو در عشق مولا کامل استاد

بحق بوہبیرہ زیب عالم — گل باغ سعادت فخر آدم
بحق آنکہ دل در عشق حق بست — حذیفہ مرعشی شیر سرمست
بحق پور ادہم محو یزداں — امیر عالم ابراہیم سلطاں
بحق زبدۂ نیکو نصیباں — فضیل ابن عیاض استاذ عرفاں
بعبدالواحد بن زید شہباز — کہ بالا شد ز کرّوبی بہ پرواز
بحق مقتدائے مقتدایاں — حسن بصری امام پیشوایاں
بحق شیر یزداں شاہ مرداں — در علم لدنی فیض رحمٰں
خلیج بحر رحمت منبع فیض — تجلی گاہ یزداں مطلع فیض
علی ابن ابی طالب کہ خورشید — بنور خاک پاے او درخشید
بحق آنکہ او جان جہان ست — فدائے روضہ اش ہفت آسمان ست
بحق آنکہ محبوبش گرفتی — برائے خویش مطلوبش گرفتی
پسندیدی نہ جملہ عالم آنرا — بما بگذاشتی باقی جہاں را
گزیدی از ہمہ گلہا تو او را — نمودی صرف او ہر رنگ و بو را
ہمہ نعمت بنام او نمودی — دو عالم را بکام او نمودی
باں کاو رحمۃ للعالمین است — بدرگاہت شفیع المذنبین است
بحق سرور عالم محمدؐ — بحق برتر عالم محمدؐ
بذات پاک خود کاں اصل ہستی است — ازو قائم بلندیہا و پستی است
ثنائے او نہ مقدور جہان است — کہ کنہش برتر از کون و مکان است
دلم از نقش باطل پاک فرما — براہ خود مرا چالاک فرما
بکش از اندرونم الفت غیر — بشو از من ہوائے کعبہ و دیر
درونم را بعشق خویشتن سوز — بہ تیر درد خود جان و دلم دوز
دلم را محو یاد خویش گرداں — مرا حسب مراد خویش گرداں
اگرم نالائقم قدرت تو داری — کہ خار عیب از جانم برآری

بخوبی زشت را مبدل نمائی — سیاہی را بہ بخشی روشنائی

گناہم را اگر دیدی نگہ ہم — بعفو و فضل خود اے شاہ عالم

بسے بگذشتہ شاہا تا مرادم — بدرگاہت رسیدم شاد شادم

بچشم لطف اے حکم تو بر سر

بحال قاسم بیچارہ بنگر

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

شجرۂ منظومہ

(از سراج الحق)

بخش یارب جرم ما بہر خود و بہر رسل — بہر عشرِ مبشرین (رضی اللہ عنہم) و اتقیائے ہر زمیں (رحمہم اللہ)

شہ ولی و اشرف و امداد و نور عبد الرحیم — عبد باری، شاہ عبد الہادی و شہ عضد دیں

شہ محمدی و محب اللہ و شاہ بوسعید — شہ نظام و شہ جلال و عبد قدوس امیں

شہ محمد شاہ عارف، عبد حق، شیخ جلال — شاہ شمس و شاہ صابر، شہ فرید و قطب دیں

شہ معین و شاہ عثمان، زندنی مودود شاہ — شہ ابو یوسف ولی، شہ بو محمد ذی الیقیں

شہ ابو احمد، ابو اسحاق و ممشاد ولی — شہ ہبیرہ، شہ حذیفہ و ابن ادہم شاہ دیں

ز فضیل و عبد واحد شہ حسن حضرت علی — شاہ عثمان و عمر، بوبکر رض راس العارفیں

ھَبْ لَنَا بَرَكَاتِ نِسْبَتِهِمْ اِلٰى فَخْرِ الرُّسُلْ

صَلِّ يَا رَبِّي عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن

لہ شاہ ولی اللہ محدث کے والد شاہ عبد الرحیم (رحمہما اللہ) نے ارشادِ رحیمیہ میں لکھا ہے: - اہل تحقیق بر آنند کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بعد از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم از آں خلفا کہ برابر امیر المومنین علی مقدم بودہ اند ہم نسبت باطن تربیت یافتہ اند۔ (ص)

شجرۂ مختصرہ منظومہ حضرت شاہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے
اور درود و نعت ختم الانبیاء کے واسطے

اور سب اصحاب و آل مجتبیٰ کے واسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

شہ وصی اللہ شیخ باصفا کے واسطے
مولوی اشرف علی شمس الہدیٰ کے واسطے

حاجی امداد اللہ ذوالعطا کے واسطے
حضرت نور محمد پر ضیا کے واسطے

حاجی عبد الرحیم اہل غزا کے واسطے
شیخ عبد الباری شہ بے ریا کے واسطے

شاہ عبد الہادی پیر ہدیٰ کے واسطے
شاہ عضد الدین عزیز دوسرا کے واسطے

شہ محمد اور محمدی اتقیا کے واسطے
شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

بوسعید اسعد اہل ورا کے واسطے
شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے
شاہ قدوس شہ صدق و صفا کے واسطے

اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے
شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے

احمد عبد الحق شہ ملک بقا کے واسطے
شہ جلال الدین کبیر اولیا کے واسطے

شیخ شمس الدین ترک باضیا کے واسطے
شیخ علاء الدین صابر با رضا کے واسطے

شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے
خواجہ قطب الدین مقتول ولا کے واسطے

شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے
خواجہ عثمان با شرم و حیا کے واسطے

شہ شریف زندنی با اتقا کے واسطے
خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

شاہ بویوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے
بو محمد محترم شاہ ولا کے واسطے

احمد ابدال چشتی با سخا کے واسطے
شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے

خواجہ ممشاد علوی بوالعلا کے واسطے
بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کے واسطے
شیخ ابراہیم ادھم بادشا کے واسطے

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے
خواجہ عبد الواحد بن زید شا کے واسطے

شہ حسن بصری امام اولیا کے واسطے
ہادیٔ عالم علی شیر خدا کے واسطے

سرور عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے
یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے

با حق اپنے عاشقان باوفا کے واسطے
یارب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

کر رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے
کون ہے تیرے سوا مجھ بینوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے
اور عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے
اپنے لطف و رحمت بے انتہا کے واسطے

تمت

الشجرۃ

مفصل شجرہ پیرانِ چشت اہلِ بہشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حمد ہے سب تیری ذاتِ کبریا کے واسطے اور درود و نعت ختم الانبیا کے واسطے
اور سب اصحاب و آلِ مصطفےٰ کے واسطے

در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کے واسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

دور کر دل سے نفاق و کبر و طغیان و غرور کر عطا عشق و وفا صدق و صفا اخلاص نور
شہ وصی اللہ شیخ با صفا کے واسطے

دین میں مجھ کو شرف دے حق میں دے مجھ کو علو دور کر دل سے مرے ہر منقصت اور ہر غلو
مولوی اشرف علیِ ذو العلیٰ کے واسطے

خلق کو ہوتی ہے حج سے زیارت خانہ نصیب کر مجھے اپنی مدد سے حج مردانہ نصیب
حاجی امداد اللہ ذو العطا کے واسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا کر منور نور عرفاں سے الٰہی دل مرا
حضرتِ نورِ محمد پُر ضیا کے واسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یا رب لاکھ عید اپنی تیغ عشق سے کر دے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبد الرحیم اہلِ غزا کے واسطے

کر دے پیدا درد و غم میرے دل افگار میں بار پاؤں جس سے اے باری ترے دربار میں
شیخ عبد الباری شہ بے ریا کے واسطے

شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم کر ہدایت مجھ کو اب سوئے صراطِ مستقیم
شاہِ عبد الہادیِ پیر ہدا کے واسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے
اپنے کوچے کی عطا کر ذلت و خواری مجھے
شاہ عضد الدین عزیزِ دوسرا کے واسطے

دے مجھے عشق محمدؐ اور محمدیوں میں گن
ہو محمدؐ ہی محمدؐ وردِ میرا رات دن
شہ محمدؐ اور محمدؐی اتقیا کے واسطے

حُبِّ حق حُبِّ الٰہی حبِ مولیٰ حبِ رب
الغرض کردے مجھے محوِ محبت سب کا سب
شہ محبُّ اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید
پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید
بوسعیدِ اسعدِ اہلِ ورا کے واسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام
لطف سے اپنے مرے کر ملک و دیں کا انتظام
شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال
یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو با جاہ و جلال
شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

حبِ دنیا دی سے کرکے پاک مجھ کو اے حبیب
اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب
عبد قدوس شہ قدس و صفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوئے محمدؐ سے مری
اور منور چشم کر روئے محمدؐ سے مری
اے خدا شیخ محمدؐ رہنما کے واسطے

کر عطا راہ شریعت روئے احمدؐ سے مجھے
اور دکھا نور حقیقت خوئے احمدؐ سے مجھے
شیخ احمدؒ عارفِ صاحب عطا کے واسطے

کھولدے راہِ طریقت قلب پر یا حق مرے
کر تجلّی حقیقت قلب پر یا حق مرے
احمد عبد الحق شہِ ملکِ بقا کے واسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال
ایک ذرّہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال
شہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے

ہے مکدر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمسِ دیں　　کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمسِ دیں

شیخ شمس الدین ترکِ باضیا کے واسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار　　عشق میں اپنے مجھے بے صبر بیتاب و قرار

شیخ علاؤ الدین صابر بارضا کے واسطے

دے ملاحت مجھ کو حق تمکینیِ ایمان سے　　اور حلاوت بخش گنج شکرِ عرفان سے

شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے

عشق کی رہ میں موئے جو اولیا اکثر شہید　　خنجرِ تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقتولِ ولا کے واسطے

بے ترے ہے نفس شیطاں درپئے ایمان و دین　　جلد ہو آ کر مرا یارب مددگار و معین

شہ معین الدین حبیبِ کبریا کے واسطے

یاالٰہی بخش ایسا بیخودی کا مجھکو جام　　جس سے اُٹھے پردۂ شرم و حیا و ننگ و نام

خواجۂ عثمان باشرم و حیا کے واسطے

دور کر مجھ سے غمِ موت و حیاتِ مستعار　　زندہ کر ذکرِ شریفِ حق سے اے پروردگار

شہ شریف زندنی با اتقا کے واسطے

آتشِ شوق اسقدر دل میں مرے بھڑکا دے ودود　　ہر بنِ مو سے مرے نکلے تری اُلفت کا دود

خواجۂ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہِ ضلالت سے نکال　　بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یارب ملک و مال

شاہ بویوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے

مست اور بیخود بنا بوئے محمد سے مجھے　　محترم کر خواری کوئے محمد سے مجھے

بو محمد محترم شاہِ ولا کے واسطے

صدقے احمد کے یہ ہے امید تیری ذات سے　　کر بدل کر دے مرے عصیاں انکو حسنات سے

احمد ابدال چشتی باسخا کے واسطے

حد سے گذرا رنج و فرقت اب تو اے پروردگار — کر مری شام خزاں کو وصل سے روز بہار

شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر — اپنے درد و غم سے یارب دل کو میرے شاد کر

خواجۂ ممشاد علوی بو العلا کے واسطے

ہے مرے تو پاس ہر لحظہ میں اندھا ہوں مگر — بخش وہ نورِ بصیرت جس سے تو آوے نظر

بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے

عیش و عشرت سے دو عالم کے نہیں مطلب مجھے — چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یارب مجھے

شہ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے — بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشا کے واسطے

دین و ایماں کے ہیں رہزن نفس و شیطاں الاماں — تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعاں

شہ فضیل ابن عیاض اہلِ دعا کے واسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور — دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سربسر وحدت کا نور

خواجہ عبد الواحدِ بن زید شا کے واسطے

کر عنایت مجکو توفیق حسن اے ذو المنن — تا کہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن

شہ حسن بصری امام اولیا کے واسطے

دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے اب — کھولدے دل میں درِ علمِ حقیقت میرے اب

ہادی عالم علی شیر خدا کے واسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے — کر مشرف مجکو تو دیدارِ پر انوار سے

سرورِ عالم محمد مصطفٰے کے واسطے

آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہو ملول — کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کے واسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے
تا ہوں میں سبب عمل خالص رضا کے واسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقانِ باوفا کے واسطے

کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ
یارب اپنے رحم و احسان و وفا کے واسطے

چرخِ عصیاں سر پہ ہے زیرِ قدم بحرِ الم چار سو ہے فوج غم کر جلد اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

گرچہ میں بدکار نالائق ہوں اے شاہِ جہاں پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بینوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب نے عبادت کی نہ ہے کچھ خواہشِ علم و ادب
درد دل پر چاہئے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعمائے دنیا بیشمار کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

گرچہ عالم بیں الٰہی سعی بیں بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان و دل لایا دلے تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابلِ منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

(۹) مختصر حالات مشائخ چشتیہ صابریہ

تمہید حضرات چشت اہل بہشت رحمہم اللہ کی نمایاں خصوصیت مولانا تھانوی نے تفصیل سے بیان فرمائی ہے۔ میں ذیل میں اس کی صرف ضروری عبارت نقل کرتا ہوں:۔
"..... تہمت عدم اتباع شریعت کی حضرات چشتیہ کے سر خصوصیت کے ساتھ تھوپی گئی ہے .... جس کی وجہ مرکب ہے دو جزو سے۔ ایک ان حضرات پر شورش و سوزش کے رنگ کا غلبہ جس سے بعض اوقات ان کا اعتدال مائل بہ اختلال ہو جاتا ہے۔ دوسرے ان حضرات کی سکنت کہ ملامت گر کو جواب نہیں دیتے یا کبھی ناتمام جواب دیتے ہیں .... اور غایت فنا و محویت سے جواب کافی کا یہ داعی ان کے ذہن میں نہیں آتا کہ ہمارے اس طرز سے لوگوں کا ضرر ہوگا ...... ورنہ اگر انصاف کے ساتھ تامل کیا جائے تو حضرات چشتیہ اتباع سنت میں ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں چنانچہ ایک بیّن دلیل اس کی یہ ہے کہ ان کے طریق میں کوئی ایسا امر "شرط مقصود" نہیں جو سنّت میں صریحًا وارد نہ ہو...... اور گو چشتیہ میں بھی مثل دیگر طرق کے ایسے اشغال ہیں جو صریح سنت میں وارد نہیں مگر کوئی شغل "شرط طریق" نہیں بلکہ مطلق شغل بھی شرط نہیں بعض کے لئے صرف ذکر ہی کافی ہو جاتا ہے۔ پس چشتیہ کی شان بالکل حنفیہ کے مشابہ ہے ...... کہ سب مذہبوں سے زیادہ تو متبع سنت مگر پھر بھی بدنام ہیں کہ یہ حدیث کے مخالف ہیں انتہٰی (السنۃ الجلیہ صفحہ ۳ تا ۵) عبارت بالاسے حضرت چشت اہل بہشت کی خصوصیات حسب ذیل معلوم ہوئیں:۔

۱۔ ان کے اندر شورش اور سوزش، تپش اور جوشش۔ سوز و گداز۔ تڑپ اور بے چینی دوسرے سلاسل کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

۲۔ ان کے اندر سادگی، خستگی و شکستگی، فنا و محویت، فروتنی و مسکنت زیادہ ہے اپنی نمود و نمائش کا یا دوسروں کو جواب دینے یا ان پر اعتراض کرنے کا وہم بھی انھیں نہیں ہوتا۔

۴۔ ان کے اندر اتباع سنت سب سے زیادہ ہے۔

یہی وجوہ ہیں کہ چشتیہ اپنے سلسلہ سے زیادہ دوسرے سلاسل کا احترام کرتے ہیں۔ دیگر سلاسل کے اکابر کے احوال و مواجید۔ خوارق و کرامات ان کو اپنے اکابر کے احوال و کرامات سے زیادہ معلوم ہیں۔ جملہ سلاسل کے اکابر کو یہ اپنے ہی اکابر سمجھتے ہیں اور یہ لوگ بحکم "لا نفرق بین احد منہم" اپنے اور دوسرے کا کوئی امتیاز۔ تحزب۔ گروہ بندی نہیں کرتے۔

ان کی اس بے نفسی و ایثار فنا و تواضع کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ باوجودیکہ ان کے اکابر میں بھی اکابر مقبولین اتنے ہیں کہ شاید دوسرے سلاسل میں بھی ان سے زیادہ نہ ہوں گے مگر پھر بھی یہ لوگ نقشبندیہ خاندان کے عمل ختم خواجگان" پڑھ کر بجائے اکابر چشتیہ کے اکابر نقشبندیہ ہی کا واسطہ دے کر خدا سے مرادیں مانگتے ہیں۔

ہم اپنے اخوان طریق کو جملہ سلاسل کے احترام کی نصیحت کے ساتھ ساتھ یہ مشورہ بھی ضرور دیں گے کہ وہ اپنے اکابر سلسلہ کے کم سے کم وہ مختصر حالات ہی کبھی کبھی پڑھ لیا کریں جو حضرت مجدد تھانوی رح نے تعلیم الدین میں نوادر عارفین سے جمع کئے ہیں (اسی خیال کے پیش نظر ہم وہ احوال چشتیہ صابریہ یہاں بجنسہ نقل کرتے ہیں) اور یہ بھی کہتے ہیں کہ کبھی ختم خواجگان یا کوئی دوسرا عمل یا دعا پڑھ کر چاروں سلسلوں کے جملہ اکابرین کا (یا ہر ایک کے دس دس منتخب اکابر کا) نام لے کر ان کا واسطہ دے کر دعا مانگیں اور کبھی صرف اکابر چشتیہ صابریہ کے جملہ یا دس بارہ منتخب اکابر کے واسطہ سے دعا مانگیں تاکہ احترام تو سب سلسلوں کا باقی رہے اور اپنے سلسلہ کی عظمت دل میں پیدا ہو اور بڑھے ان کے درجہ کی کمی خدانخواستہ دل میں نہ آنے پائے۔

واللہ الموفق۔

مختصر حالات مشائخ شجرہ چشتیہ صابریہ

(منقول از تعلیم الدین صفحہ ۱۳۶)

۱۔حضرت سیدنا علیؓ۔ نسب۔ بنی ہاشم۔ وطن۔ مکہ و مدینہ۔ وفات:۲۱رمضان ۴۰ھ۔ مزار۔ غالبًا نجف اشرف۔

حالات۔ بچوں میں سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ آپ کے بیشمار فضائل ہیں خلافت کے بعد مدینہ میں چار ماہ قیام فرماکر عراق کو تشریف لے گئے تھے۔ آل عبا سے ہیں (اور خرقہ پوشانی کی یہی اصل ہے) آپ کی مدت خلافت چار سال نو مہینے ہے۔

۲۔امام حسن بصریؒ۔ نسب۔ حضرت زید بن ثابتؓ کے متعلق۔ وطن۔ مدینے میں پیدا ہوئے۔ وفات۔ ۴ محرم ۱۱۰ھ یا یکم رجب۔ مزار۔ بصرہ....

حالات۔ حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کے بعد چودہ سال کی عمر میں بصرہ تشریف لے گئے تھے۔ آپ اور آپ کی والدہ حضرت ام سلمہؓ کے مکان میں تشریف رکھتے تھے حضرت ابو زرعہ نے فرمایا ہے کہ امام حسن بصری نے چودہ سال کی عمر میں حضرت علی کو مدینہ میں دیکھا اور اُن سے بیعت کی۔ اسکے بعد آپ کوفہ و بصرہ کی جانب تشریف لے گئے اور پھر حضرت علیؓ سے ملاقات نہیں ہوئی علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے رسالہ اتحاف الفرق میں بیان کیا ہے کہ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ مسند ابویعلی میں ہے کہ ہم سے جویریہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو عقبہ بن ابی صہبار الباہلی نے خبر دی اور کہا کہ میں نے حسن بصری سے سُنا فرماتے تھے میں نے حضرت علی کو یہ فرماتے ہوئے سُنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر۔ الخ محمد بن حسن صیرمی نے جو ہمارے

اساتذہ کے استاد ہیں بیان کیا ہے کہ یہ سند نص صریح ہے اس امر میں کہ امام حسن بصری کا حضرت علیؓ سے سماع ثابت ہے اور اس سند کے سب راوی ثقہ ہیں۔

۳۔ خواجہ عبدالواحد بن زید۔ نسب۔ ×۔ وطن۔ ×۔ وفات۔ ۲۷ صفر ۱۷۶ھ یا ۱۸۶ھ۔ مزار۔ بصرہ۔

حالات۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ کے شاگرد ہیں۔ چالیس سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔ ایک مرتبہ احباب کی درخواست پر دعا کی تو اشرفیوں کی بارش شروع ہوگئی۔ احباب (اللہ اکبر) نے حلوا خرید کر کھایا لیکن آپ نے کچھ نہیں کھایا۔ آپ کی کراماتیں (اللہ اکبر) بہت ہیں۔ آپ کی وفات بصرہ میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۴۔ فضیل بن عیاضؒ۔ نسب۔ ×۔ وطن۔ ×۔ وفات۔ محرم ۱۸۷ھ مزار۔ مکہ معظمہ۔

حالات۔ آپ کی کنیت ابوعلی اور ابوالفیض ہے۔ اصل میں کوفہ یا خراسان یا بخارا کے ہیں۔ پہلے قزاقوں کے سردار تھے لیکن پھر بھی جماعت کی نماز اور نفل روزہ و نماز کو نہ چھوڑتے تھے طبیعت میں مروت و ہمت تھی۔ ایک دن ایک قافلہ میں یہ آیت الم یان للذین اٰمنوا الخ (کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا ہے) سُنی فرمایا اٰن یا رب (ہاں آگیا آگیا) اور توبہ کرکے حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوگئے۔ کچھ دنوں کوفہ میں امام ابوحنیفہ کی خدمت میں رہے ایک قاری سے سورۃ القارعہ سُنی۔ سُن کر ایک نعرہ لگاکر انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

۵۔ ابراہیم بن ادہم بلخیؒ۔ نسب۔ فاروقی یا حسینی۔ وطن۔ ×۔ وفات بقول اکثر ۱۶۶ھ بقول واحد شوال ۱۶۱ھ۔ مزار۔ بغداد یا جبلہ شام اور یہ زیادہ صحیح

حالات۔ کنیت ابواسحاق ہے۔ پہلے امیر بلخ تھے۔ شکارگاہ میں غیب سے آہو ہرن اور زین پوش سے آوازیں سُنیں۔ یقین حاصل ہوا۔ عالم بالا والے آپ کے

له از مرآت و شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں بھی حضرت حسنؒ کا حضرت علیؓ سے سماع و روایت ثابت کیا ہے ۱۲

دیکھنے کو آئے۔ علم امام ابوحنیفہ سے حاصل کیا۔ برسوں جنگل میں رہے اور کھانا غیب سے پہنچتا رہا۔ نو سال غار نیشاپور میں مجاہدہ کیا۔ اور لکڑیوں پر بسر اوقات کرتے تھے۔ چودہ برس میں مکہ کا راستہ قطع کیا۔ سارے راستے تفرع و نماز میں مشغول رہے۔ امام باقر سے بھی خلافت پائی تھی۔ آپ کی کرامات بہت ہیں۔ سلطنت عباسیہ کے تیسرے خلیفہ ابو عبداللہ واثق کی خلافت میں وفات پائی۔

۶۔ حذیفہ مرعشی رح۔ نسب۔ ×۔ وطن۔ ×۔ وفات۔ ۱۴ یا ۲۴ شوال ۵۲ھ۔ مزار۔ بصرہ بعض کے نزدیک۔

حالات۔ صاحب کرامات ہیں۔ تصوف میں صاحب تصانیف ہیں تین دن یا پانچ چھ دن کے بعد تین لقموں پر اکتفا کرتے تھے۔ سات برس کی عمر میں قراأت سبعہ کے حافظ ہوئے اور سولہ برس کی عمر میں علم لدنی کے عالم رہے۔ شریعت، حقیقت، طریقت، معرفت کو مرتب کیا ذکر بالجہر کرتے تھے غیب سے دوستی اور برگزیدگی کی اور روضۂ منورہ سے جنت میں ساتھ ہونے کی بشارت پائی تھی۔ ہمیشہ ٹاٹ پہنا کرتے تھے۔ لقب سید الدین ہے۔

۷۔ ہبیرۃ البصری۔ نسب۔ ×۔ وطن۔ ×۔ وفات۔ ۷ شوال ۲۷۹ھ۔ مزار بصرہ

حالات۔ آپ کی ریاضتیں اور کرامتیں بہت ہیں۔ امین الدین لقب ہے۔ تئیس سال کے مجاہدہ کے بعد نامرادی سے روئے اور عالم بالا کی آواز پر حذیفہ مرعشی کے پاس گئے اور ہفتہ بھر میں مقام قرب پر پہنچے ایک سال کے بعد خرقہ پہنا۔ جو شخص آپ کا منظور نظر ہوتا تھا عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک فوراً اس پر منکشف ہو جاتا تھا۔ آپ اس قدر زائد رویا کرتے تھے کہ ہلاکت کا گمان ہونے لگتا تھا۔ دولتمندوں کے ہدیے قبول نہیں فرماتے تھے

لہ شام کا ایک شہر ہے۔

۸۔ممشاد علی دینوریؒ ۔نسب ۔×۔ وطن ۔×۔ وفات ۔۱۴ محرم ۲۹۹ھ۔ مزار۔×۔ حضرت حاجی صاحب نے شجرہ میں ممشاد علوی اور بعض نے "علو" لکھا ہے۔

حالات ۔کریم الدین لقب ہے۔رئیس تھے مال و متاع فقرا کو دے کر فقر اختیار کر کے کعبہ تشریف لے گئے اور اہل و عیال کو خدا کے سپرد کر دیا۔ ندا آئی "ہم جانتے ہیں" ہر دن کھانے کا طبق پہنچا کرتا تھا (اللہ اکبر)۔ اکثر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انھیں ممشاد دینوری کا قصہ ہے۔ لیکن صاحب مراتب الاسرار نے دونوں کو جدا جدا قرار دیا ہے۔سات دن کے بعد افطار کیا کرتے تھے یادرزاد ولی تھے۔بچپن سے صائم الدہر تھے (اللہ اکبر)۔ دن میں والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ حضرت خضرؑ کے مشورہ سے حضرت ہبیرہ کے پاس پہنچے اور تنہائی میں لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرتے ہی پردہ اُٹھ گیا۔ مقتدر باللہ کے زمانہ میں وفات ہوئی طبقہ ثانیہ سے ہیں۔

۹۔ابواسحاق شامی چشتیؒ ۔نسب ۔×۔ وطن ۔× وفات ۔۱۴ ربیع الآخر ۳۲۹ھ۔ مزار۔ شام کا شہر عکہ۔

حالات ۔شام سے بغداد میں آکر مرید ہوئے آپ کے پیر نے آپ کا نام چشتی رکھا کہ چشت کے لوگ آپ سے ہدایت پائیں گے اور قیامت تک آپ کے سلسلہ کو لوگ چشتی کہیں گے۔ تربیت کے بعد آپ کو چشت بھیج دیا تھا۔آپ کا لقب شرف الدین ہے۔سات سال پیر کی تعلیم کے موافق خلوت میں لا الٰہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔سات دن کے بعد افطار کیا کرتے تھے پیر نے غیب کی آواز پر آپ کو خرقہ پہنایا۔جب سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو سو دو سو آدمیوں کے ہمراہ آنکھیں بند کر کے منزل مقصود پر پلک مارتے پہنچ جاتے تھے (اللہ اکبر)۔طبقہ ثالث سے ہیں۔

۱۰۔ ابواحمد چشتیؒ ۔نسب ۔سید حسنی۔ وطن چشت۔وفات ۳۵۵ھ۔ مزار۔ چشت۔

حالات ۔ قدوۃ الدارین لقب ہے ۔ بادشاہ فرسنافہ کے بیٹے ہیں چشت کے شرفا میں سے ہیں اور اس کے امیر ہیں ۔ قطب ابدال تھے تمام دنیا کی آبادی پر تصرف تھا شیخ ابو اسحاق نے ان کی پیدائش کی بشارت دی تھی اور ان کی حفاظت کی وصیت فرمائی تھی ۔ بیس سال کی عمر میں باپ کے ساتھ شکار کو گئے تھے ایک پہاڑ میں شیخ ابو اسحاق کو دیکھا اور خرقہ پہنا ۔ آپ کے باپ نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی ۔ آپ غلبۂ حال میں جس شخص پر نظر ڈال دیتے تھے صاحب کرامت ہوجاتا تھا ہر کافر مسلمان ہوجاتا تھا ۔ ہر بیمار تندرستی پاتا تھا اور اس حالت میں آپ کی پیشانی سے ایک نور آسمان تک جاتا تھا جس کو شہر کے لوگ دیکھتے تھے دن کو ایک قرآن اور رات کو دو قرآن ختم کیا کرتے تھے ۔ چالیس دن کے بعد پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوا کرتی تھی آپ کے وصال کی تاریخ "قطب العالمین" ہے

۱۱ ۔ ابو محمد چشتی یا محمد ۔ نسب ۔ حسنی ۔ وطن ۔ × ۔ وفات ۔ ۴ ربیع الاول سنہ ۴۱۱ھ ۔ مزار ۔ × ۔

حالات ۔ ابو احمد کے بیٹے ہیں ناصح الدین لقب ہے ۔ اکثر حجرے میں رہتے تھے اور غایت مجاہدہ سے شغل "نماز معکوس" کیا کرتے تھے اور اپنے گھر کے کنویں میں لٹکا کرتے تھے ۔ ستر سال کی عمر میں غیبی اشارہ پر سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ غزوۂ سومناتھ میں جاکر جہاد کیا تھا آپ کی والدہ چار مہینے کے حمل سے کلمہ کی آواز سنتی تھیں ۔ آپ کا نام حکم نبوی سے رکھا گیا تھا ۔ پیدائش کے وقت سات بار کلمہ پڑھا تھا ۔ شیر خواری کے زمانہ میں پانچوں وقت آسمان کی جانب آنکھیں کرکے بیشمار کلمہ پڑھتے تھے اور جو شخص آزمائش کے لئے چشت آتا تھا مسلمان ہوجاتا تھا تاریخ وصال "امام برحق" ہے ۔

۱۲ ۔ ناصر الدین ابو یوسف چشتی بن سمعان ۔ نسب ۔ × ۔ وطن ۔ × ۔

وفات ۔ یکم جمادی الاول ۴۵۹ھ قائم باللہ کی خلافت میں ۔ مزار ۔ × ۔

حالات ۔ خواجہ محمد چشتی کے بھانجے اور مرید ہیں خواجہ محمد نے پینسٹھ سال تک نکاح نہ کیا تھا ۔ آپ کی ایک بہن تھیں ۔ چالیس سال کی ہوگئی تھیں لیکن بھائی کی خدمت کی وجہ سے نکاح کی خواہش نہ کرتی تھیں ۔ خواجہ محمد نے اپنے باپ سے بشارت پاکر محمد سمعان نامی شخص سے نکاح کردیا تھا جو عالم و صالح تھے ۔ یہ ابو یوسف انھیں کے بیٹے تھے ۔ خواجہ محمد نے بھی نکاح کرلیا تھا ۔ لیکن آپ کے کوئی لڑکا لڑکی نہیں ہوا تھا ۔ بھانجے کو بیٹے کی طرح رکھتے تھے ۔ پچاس سال کی عمر میں خلوت کی خواہش ہوئی ہاتف غیبی کے اشارہ پر چلہ خانہ زمین میں کھود کر بارہ سال بسر کیے سکر و حیرت آپ پر اس قدر غالب تھے کہ وضو میں "غائب" ہوجاتے تھے ۔ ایک رات کو عبادات میں سستی ہوئی تو بیس سال تک پانی نہ پیا ۔ صاحب کرامات ہیں تاریخ وفات "عارف کامل"

۱۳ ۔ خواجہ قطب الدین مودود چشتی ۔ نسب ۔ حسینی ۔ وطن ۔ چشت ۔
وفات ۔ یکم رجب ۵۲۷ھ معزالدین سنجر کے زمانے میں ۔ مزار ۔ × ۔

حالات ۔ اپنے والد ابو یوسف کے ہاتھ سے خرقہ پہنا ۔ سات سال کی عمر میں آپ کے والد نے آپ کو اپنا قائم مقام کرکے وفات پائی ۔ جس زمانہ میں جام سے ہرات اور وہاں سے چشت آئے تھے شیخ الاسلام احمد نامقی جامی سے بھی دولت تربیت پائی تھی بعد اس کے کہ باہم بہت سے معاملات ہوئے تھے انھیں کے فرمانے سے "علم ظاہر کی تحصیل فرمائی تھی ۔ فقراء و مساکین میں اٹھا بیٹھا کرتے تھے ۔ نیا کپڑا نہیں پہنتے تھے ۔ بیت المقدس سے اطراف چشت و بلخ تک آپ کے دس ہزار خلیفہ تھے اور مریدوں کا تو کچھ شمار ہی نہیں ہے ۔ نہایت تواضع سے سب کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے سلام کرتے تھے اپنے آپ کو

سب سے کم سمجھتے تھے وفات کے وقت ایک شخص نے حریر کا ٹکڑا آپ کو دیا۔ اُس کو آنکھوں پر رکھ کر انتقال فرما گئے۔ مردانِ غیبی نے نمازِ جنازہ ادا کی۔ جنازہ خود بخود ہوا پر اُڑ رہا تھا۔ ہزاروں کافر مسلمان ہو گئے۔

۱۴۔ خواجہ حاجی شریف زندنی منیرالدین (اللہ اکبر)۔ نسب۔ ×۔ وطن۔ ×

وفات۔ رجب ۵۸۴ھ۔ مزار۔ بخارا کے گاؤں زندنہ میں یا شام میں یا قنوج میں۔

حالات۔ چالیس برس مخلوق سے الگ رہے ویرانہ پسند کیا۔ درختوں کے پتے اور جنگلی میوہ کھاتے تھے۔ جو شخص آپ کا پس خوردہ کھاتا تھا مجذوب ہو جاتا تھا ہمیشہ روتے تھے نعرے لگاتے تھے اور بیہوش ہو جاتے تھے۔ جب اپنے پیر سے اسم اعظم سنا تھا علم لدنی ان کے دل پر ظاہر ہو گئے تھے اور جب خرقہ خلافت پہنا تھا۔ غیب سے آواز آئی تھی خرقہ کا پہننا مبارک ہو۔ ہم نے آپ کو اپنا مقبول بنا لیا۔ جو شخص آپ سے محبت کرے گا اُس کو بھی مقبول بنا لیں گے۔"

۱۵۔ خواجہ عثمان ہارونیؒ۔ نسب۔ ×۔ وطن۔ نشاپور یا ملک ناوراءالنہر کا قصبہ ہارون۔ وفات۔ ۵ شوال ۶۳۳ھ اور بقول بعض ۵۹۷ھ مزار۔ مکہ معظمہ۔

حالات۔ ظاہری و باطنی علوم میں اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ ابوالمنصور کنیت ہے۔ قطب الدین مودودؒ کی صحبت بھی پائی تھی۔ اکثر سفر میں رہتے تھے۔ حضرت خواجہ معین الدین (اداہ اللہ) کو ایک دن رات میں خدا رسیدہ فرما کر حج کو تشریف لے گئے میزاب کے نیچے آواز آئی "ہم نے معین الدین کو قبول کر لیا" دس سال تک کھانا نہیں کھایا۔ سات دن کے بعد منہ بھر کر پانی پی لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آتش پرستوں کے کسی موقع پر آپ کے خادم سیاہ فخرالدین (اللہ اکبر) نے ایک چنگاری مانگی۔ انھوں نے نہیں دی۔

آپ کو غیرت آئی۔ آپ نے آتش پرستوں کو نصیحت فرمائی۔ اُن کے سردار کے لڑکے کو گود میں لے کر آگ میں داخل ہوگئے چار گھنٹے وہاں رہے (اور یہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام ہے) سردار مسلمان ہوگیا اپنا نام عبداللہ رکھا اور درویش ہوگیا (اللہ اکبر) اور لڑکے کا نام ابراہیم رکھا آپ اس کے بعد ولایت مسند خواجہ معین الدین کو سپرد فرماکر کعبہ تشریف لے گئے حضرت غوث الاعظم کے معاصر ہیں۔

۱۶۔ خواجہ معین الدین سنجریؒ۔ نسب۔ حسینی۔ وطن۔ سنجری۔ وفات پیر کا دن ۶ رجب سنہ ۶۰۳ھ یا سنہ ۶۲۷ھ یا ۶۳۳ھ شمس الدین التمش کے زمانہ میں۔ مزار۔ اجمیر شریف۔

حالات۔ بہت بڑے عالم تھے آپ کی تصانیف خراسان میں بہت ہیں ستر سال رات کو نہ سوئے۔ انیس الارواح آپ ہی کی کتاب ہے۔ آپ کے والد آپ کو ۱۵ سال کا چھوڑ کر وفات پا گئے تھے (اللہ اکبر) ایک دن آپ کے باغ میں ابراہیم قہندزی مجذوب کا گذر ہوا۔ آپ اُن کے سامنے کچھ میوہ جات لے گئے انھوں نے ایک کھلی کا ٹکڑا اپنے دانتوں سے چبا کر آپ کو دیا۔ اس کے کھاتے ہی باطن میں ایک نور چمکا۔ سب کچھ فروخت کر کے درویشوں کو دیدیا اور خود سفر اختیار کیا ایک مدت سمرقند بخارا میں قیام فرمایا۔ قرآن حفظ کر کے اور علوم ظاہری کو حاصل کر کے عراق تشریف لے گئے قصبہ ہارون میں خواجہ عثمان سے ملاقات ہوئی۔ ان سے خرقہ خلافت پاکر بغداد کی جانب توجہ فرمائی اور قصبۂ سنجان میں نجم الدین کبریٰؒ سے اور قصبہ جیل میں تشریف لاکر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ سے ملاقات فرمائی۔ پچاس سال کی عمر میں اپنے پیر سے رخصت ہو کر مدینہ تشریف لے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے ہندوستان تشریف لائے۔ راجہ پتھورا نے نجومیوں سے خبر پاکر آپ کے قتل کا

فرمان جاری کیا تھا۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ اجمیر میں اس درخت کے نیچے جہاں راجہ کے اونٹ بیٹھا کرتے تھے قیام فرمایا اونٹ آپ کی مزاحمت سے عاجز رہے پھر آپ نے رانا ساگر تالاب میں گائے ذبح فرمائی کافروں نے زک اٹھائی اور اپنے دیو سے فریاد کی اور اس کے مشورہ سے جادو کیا۔ گرچہ فائدہ نہیں ہوا۔ وہ دیو مسلمان ہوگیا اور اس کا نام شادی رکھا گیا۔ راجہ نے اپنے پیر جوگی نیپال کو بھیجا۔ اس نے بھی جادو کئے لیکن عاجز ہو کر وہ بھی مسلمان ہوگیا۔

۱۷۔ قطب الدین بختیار کاکی اوشی علاقہ فرغانہ ۔ نسب ۔ سید حسینی ۔ وطن ۔ اوش ۔ وفات ۔ ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ شمس الدین التمش کے زمانہ میں مزار ۔ دہلی ۔

تیموری ناصر الدین ۔۔۔ ہے

حالات ۔ آپ کو استغراق بہت رہتا تھا۔ لقب کاکی میں بہت اقوال ہیں خلاصہ یہ کہ آپ کی برکت سے کاک (روٹی کی ٹکیہ) عالم غیب سے پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ کی پیدائش کے وقت سارا گھر منور ہوگیا تھا۔ غیب کی آواز پر قاضی حمید الدین ناگوری آنکھیں بند کر کے اوش تشریف لے گئے ۔ ایک تختی دے کر دریافت کیا کہ اے قطب الدین کیا لکھوں ۔ فرمایا لکھئے سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً۔ الخ قاضی صاحب نے تعجب سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میری والدہ کو پندرہ پارے یاد ہیں ۔ مجھے بھی یاد ہو گئے ہیں (اللہ اکبر) قاضی صاحب نے چار دن میں قرآن ختم کرا کے خواجہ صاحب کے حوالے کر دیا اور شہاب الدین سہروردی کے سامنے خواجہ صاحب کی ملاقات سے مشرف ہوئے دلیل العارفین آپ ہی کی کتاب ہے آپ پر ایک دن احمد جام کے اس شعر سے

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

سے اثر کیا۔ چار دن رات تحیر میں رہ کر پانچویں رات میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ

۱۸۔ شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ۔ نسب۔ فاروقی۔ فرخ عادل شاہ دہلی۔ وطن۔ ×۔ وفات۔ ۵ محرم ۶۶۵ھ یا ۶۶۹ھ یا ۶۹۰ھ غیاث الدین بلبن کے زمانہ میں۔ مزار۔ پاک پٹن

حالات۔ خواجہ اجمیری سے فیض پایا تھا۔ اپنے آپ کو مخلوق سے چھپاتے تھے۔ شہر شہر پھرتے تھے۔ آخیر اجودھن میں ایک گنجان درخت کے نیچے قیام فرمالیا۔ کیونکہ اجودھن کے آدمی درویشوں کے منکر تھے۔ اکثر جامع مسجد میں مشغول بحق رہتے تھے۔ ابتدائی مجاہدہ میں تین دن بھوکے رہنے کے بعد چند سنگریزے منھ میں ڈالے وہ شکر ہو گئے۔ اسی وجہ سے گنج شکر لقب ہو گیا۔ بعض کا قول ہے کہ کسی سوداگر سے کچھ شکر طلب فرمائی تھی۔ اس نے کہا نمک ہے۔ آپ نے فرمایا نمک ہی ہوگا۔ سو وہ شکر نمک ہو گئی۔ سوداگر نے معذرت کی پھر شکر ہو گئی۔ بہرائچ کی جامع مسجد میں چلہ معکوس کیا فوائد السالکین آپ ہی کی کتاب ہے۔ انتقال کی رات میں تین مرتبہ یہ ہوا کہ نماز عشا ادا کرتے تھے اور بیہوش ہوجاتے تھے۔ اس کے بعد یا حیّ یا قیوم کہکر انتقال فرمایا۔ طالب علمی کا زمانہ تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر تھی کہ ملتان میں مولانا منہاج الدین کے پاس خواجہ قطب کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اُن کے حکم سے علم کی تکمیل فرماکر دہلی تشریف لے گئے۔

۱۹۔ مخدوم علاؤالدین غنی احمد صابرؒ۔ نسب۔ سید حسینی۔ وطن۔ ×۔ وفات۔ ۱۳ ربیع الاول ۵۹۰ھ یا ۶۰۲ھ جلال الدین خلجی کے زمانہ میں۔

مزار۔ کلیر۔

شیخ گنج شکر کے محبوب ترین خلیفہ اور بھانجے تھے بارہ سال تک شیخ کے حکم کے مطابق لنگر تقسیم فرمایا اور خود روزہ رکھا۔ جب شیخ نے دریافت کیا

تو فرمایا۔ مجھ کو تو اجازت نہ تھی۔ اسی وجہ سے صابر لقب پایا۔ اجازت نامہ کے قصہ میں جمال ہانسوی سے بے مزگی ہوگئی تھی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ گنج شکر کے ملفوظات میں جو شیخ جمال کے اتفاق سے جمع کئے گئے تھے آپ کا ذکر کم ہے۔ ورنہ آپ کے کمال و ولایت کے لئے آپ کے مریدوں کا اور خلفائے سلسلہ کا وجود کافی شہادت ہے۔ اپنے پیر کی اجازت سے کلیر تشریف لائے اور لوگوں کی گستاخی کی وجہ سے بد دعا فرمائی بہت سے لوگ مسجد کے نیچے ہلاک ہوئے اور بہت سے وبائے عام میں۔ مدتوں تک آپ کے روضہ پر کسی کو جانے کی مجال نہ تھی۔ جب شیخ عبدالقدوس تشریف لے گئے تو آپ کی درخواست پر برق جلال پوشیدہ ہوگئی۔

۲۰۔ شمس الدین ترکؒ۔ نسب۔ علوی۔ وطن۔ x۔ وفات ۹ شعبان یا ۱۰ جمادی الاخریٰ ۷۱۵ھ۔ مزار۔ پانی پت۔

حالات۔ صاحب سیر الاقطاب کے قول کے مطابق حضرت گنج شکر سے بھی خلافت پائی تھی۔ ایک مدت تک ترکستان کے شہروں میں علم حاصل کیا پھر پیر کی تلاش میں ماوراءالنہر تشریف لائے لیکن کسی سے دل نہیں لگا پھر ہندوستان میں تشریف لائے اور مدت کے بعد کلیر میں پہنچے اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ تکمیل کے بعد حضرت صابر نے اجازت نامہ اور اسم اعظم مرحمت فرما کر وصیت فرمائی کہ میری وفات کے بعد تین دن سے زائد یہاں نہ رہنا۔ آپ کے لئے پانی پت کی ولایت ہے۔ آپ کے جانے کے بعد شرف الدین بو علی قلندر اس عالم سے انتقال فرما گئے ایک دن قلندر صاحب نے شیر کی شکل میں آ کر خادم کی زبانی فرمایا کہ شیر کو بیشہ کی ضرورت ہے آپ باگھولی تشریف لے گئے اور وہاں سے کرنال کے موضع بورنہ ڈیرہ تشریف لے گئے۔

۲۱۔ جلال الدینؒ۔ نسب۔ عثمانی۔ وطن۔ پانی پت وفات ۵ ذیقعدہ

۷۶۵ھ یا ۱۳ ربیع الاول ۔ مزار ۔ پانی پت ۔

حالات ۔ بھوک کی شدت سے نفس امارہ کسی موہوم صورت میں مجسم ہو کر آپ سے جدا ہو گیا تھا ۔ کشف و کرامات اور مریدوں کی تربیت میں بہت مہارت تھی ۔ محمود نام تھا ۔ مادر زاد (اللہ اکبر) ولی تھے ۔ بچپن میں اکثر جنگل نکل جایا کرتے تھے ۔ اخیر میں ذات مطلق میں اس قدر استغراق بڑھ گیا تھا کہ غیر کی خبر نہ ہوتی تھی نماز کے اوقات کی مرید خبر کر دیا کرتے تھے ۔ زاد الابرار آپ ہی کی کتاب ہے ۔ شرف الدین قلندر آپ سے بہت محبت کرتے تھے نماز جمعہ کے لئے مکہ تشریف لے جایا کرتے تھے ۔ ایک دن ابتدائی حالت میں لباس فاخرہ پہنے ہوئے شمس الدین ترک کے سامنے سوار ہو کر گذرے اُن کی توجہ سے گھوڑے سے اُتر آئے اور بیعت سے مشرف ہوئے ۔ آپ کی ایک مرتبہ کی دعا سے ایک بُڑھیا کے پیالہ سے تمام عمر پانی نکلا ۔ ایک مرتبہ آپ کے تھوک دینے کی وجہ سے حجرہ کی تمام دیوار سونا ہو گئی ۔ (حاجی صاحب نے آپ کو کبیر الاولیا فرمایا ہے) ۔

۲۲ ۔ شیخ عبد الحق ابدال رح (اللہ اکبر) ۔ نسب ۔ فاروقی ۔ وطن ۔ رو دولی ۔ وفات ۔ ۵ جمادی الآخر ۸۳۷ھ ۔ مزار ۔ رودولی ۔

حالات ۔ لڑکپن ہی سے تہجد کے پابند تھے ۔ جب والدہ نے براہ محبت منع کیا تو وطن چھوڑ کر اپنے بھائی تقی الدین کے پاس دہلی آ گئے یہاں سے بھی موافقت نہیں ہوئی بہار چلے گئے ۔ پھر اودھ پہنچے ۔ کسی شخص پر اطمینان نہیں ہوا ۔ ایک عرصہ گورستان میں رہے ۔ ایک قبر بھی کھودی تھی ۔ پانی پت پہنچے اور دولت و نعمت سے مالا مال ہوئے ۔ آپ کے دادا شیخ داؤد جو شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے معتقد تھے ۔ ہلاکو خاں کے واقعہ میں بلخ کے زمانہ میں ہندوستان آ گئے تھے ۔ آپ کے کمالات شیخ عبد القدوس رح کی کتاب انوار العیون میں تلاش کرنا چاہئیں ۔ ایک مرتبہ اپنے پیر پر اعتراض کر کے "طاقیہ" (ٹوپی) واپس کر دی تھی پھر

غیبی اشارہ سے رجوع کیا۔

۲۳۔ مخدوم شیخ عارفؒ۔ نسب۔ فاروقی۔ وطن۔ × ۔ وفات۔ تحقیق نہیں البتہ عرس ۱۷ صفر کو ہوتا ہے۔ غالباً ۸۹۲ھ ۔ مزار۔ ردولی۔

حالات ۔ شیخ عبدالحق کے جو لڑکا پیدا ہوتا تھا حق کہکر مرجاتا تھا۔ بیوی نے شکایت کی۔ کچھ دنوں کے بعد شیخ عارف پیدا ہوئے آپ ہر شخص سے محبت کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ہر آدمی آپ کو اپنے مشرب پر سمجھتا تھا۔ آپ کے والد آپ کو گھورے فرمایا کرتے تھے۔ اور سید موسیٰ کے خلیفہ اور اپنے مخلص شیخ نورالدین کی لڑکی سے آپ کا نکاح کرکے انتقال فرماگئے۔ آپ کے دو لڑکیاں اور ایک صاحبزادہ محمد نامی پیدا ہوئے۔ شیخ عارف اپنے والد کے بعد پچاس سال تک حق سجادہ ادا کرکے رحلت فرماگئے۔

۲۴۔ شیخ محمدؒ۔ نسب۔ فاروقی۔ وطن۔ × ۔ وفات۔ تحقیق نہیں غالباً ۸۹۸ھ ۔ مزار۔ ردولی۔

حالات۔ ذات مطلق کے مشاہدہ میں استغراق رہتا تھا۔ شیخ عبدالحق کے مشورہ سے شیخ عبدالقدوس آپ کے مرید ہوئے۔ آپ نے شیخ عبدالقدوس سے اپنی بہن کا نکاح کردیا تھا۔ مرض موت میں تصرف روحانی سے شیخ عبدالقدوس کو مع اپنے بیٹے شیخ الاولیاء عرف بدھ کے شاہ آباد سے بلایا تھا۔ جو وہاں کسب قضاء میں مشغول تھے۔ آپ نے پیرانِ چشت کی امانت مع اسم اعظم (اللہ اکبر) کے جو اپنے والد سے پائی تھی۔ شیخ عبدالقدوسؒ کے سپرد فرمائی اور اپنے بیٹے کی تربیت کی وصیت فرماکر خوش و خرم عالم بقا کو تشریف لے گئے۔ شیخ عبدالقدوس نے آپ کے بیٹے کی تربیت فرماکر آپ کی جگہ بٹھایا۔

۲۵۔ شیخ عبدالقدوسؒ۔ نسب۔ نعمانی۔ وطن۔ گنگوہ۔ وفات۔ ۲۳ جمادی الآخر

۹۴۴ھ یا ۹۴۵ھ - مزار - گنگوہ -

حالات - شیخ احمد عبدالحق کی روح سے فیوض پائے تھے آپ کے مکتوبات مشہور ہیں - سکر و شورش بہت تھی - انوار العیون آپ ہی کی کتاب ہے عمر خاں کاشی کی درخواست پر جو سلطان سکندر لودھی کے ایک امیر تھے - ۸۹۶ھ میں لڑکوں سمیت ردولی سے دہلی کے قریب قصبہ شاہ آباد میں سکونت اختیار فرمائی تھی - ظہیر الدین بابر کے زمانہ میں ۹۳۲ھ میں گنگوہ کو وطن بنایا پیر کے دن جاڑا بخار آیا جمعہ کے دن کچھ فرق ہوا - نماز کے بعد پھر شروع ہو گیا چار روز اور بخار آیا - منگل کے دن رحلت فرمائی - غسل کے بعد نماز کے وقت شیخ رکن الدین نے سینہ پر ہاتھ رکھا تو دل کی حرکت اور ذکر کا جاری ہونا محسوس ہوا -

۲۶ - **شیخ جلال الدین تھانیسریؒ** - نسب - فاروقی - وطن - تھانیسر - وفات - ۱۴ ذی الحجہ ۹۸۹ھ - مزار - تھانیسر -

حالات - علم ظاہر کے عالم تھے نیز پورا استغراق و استہلاک تھا ارشاد الطالبین آپ کی تصنیف ہے - سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا - سترہ سال کی عمر میں فتویٰ دیتے تھے - شیخ عبدالقدوس کو پہلے "ناچنے والا" کہا کرتے تھے - پھر انکی توجہ سے نقش غیر آپ کے باطن سے مٹ گیا -

۲۷ - **شیخ نظام الدینؒ** - نسب - فاروقی - وطن تھانیسر - وفات - ۸ رجب ۱۰۳۵ھ یا ۱۰۳۶ھ - مزار - بلخ -

حالات - ظاہری علم نہیں پڑھا تھا - لیکن باوجود اس کے صاحب تصانیف ہیں لمعات کی دو شرحیں لکھی اور مدنی اور ریاض قدسی قرآن کے دو پارہ دل کی تفسیر لکھی بڑے صاحب ذوق تھے جس پر نظر ڈالتے اول وہلہ میں شہود سے شرف ہو جاتا تھا اسی وجہ سے آپ کا لقب "ولی تراش" مشہور ہو گیا - پہلے نفی و ثبات میں پھر شغل

شغل سہ پایہ میں مشغول ہوئے۔ حتیٰ کہ دولت سے مالا مال ہوئے۔ جہانگیر آپ کا معتقد ہو گیا تھا۔ لیکن حاسدوں نے رنجیدہ کر دیا۔ آخر کار معذرت کر کے ہندوستان سے بلخ تشریف لے گئے۔

۲۸۔ شیخ ابو سعید گنگوہیؒ۔ نسب۔ نعمانی۔ وطن۔ گنگوہ۔ وفات۔ ربیع الاول ۱۰۴۹ھ۔ مزار۔ گنگوہ۔

حالات۔ نور الحنفی کے بیٹے اور شیخ عبد القدوس کے پوتے ہیں۔ ایک مدت تک سپاہیانہ لباس میں رہے۔ پھر عشق نے غلبہ کیا شیخ جلال تھانیسری کی خدمت میں پہنچے انھوں نے ضعف کی وجہ سے اور پیری مریدی کے چھوڑ دینے کی وجہ سے آپ کو شیخ نظام الدین کے سپرد فرما دیا۔ ان کی تعلیم کے موافق ذکر جہر میں مشغول ہو گئے اور انوار وارد ہوئے۔ لیکن آپ نور ذات کے طالب تھے۔ بلخ تشریف لے جانے کے بعد شغل "سہ پایہ" کی تعلیم دی گئی۔ مگر کام نہیں چلا آخر کار اُن کو کتوں کی خدمت کے لیے چھوڑ دیا۔ سب عُجب و غرور جاتا رہا اور عین کیچڑ گارے میں چہرۂ مقصود نظر آیا۔ شیخ نے فرمایا یہ لاہوت کی ابتدا ہے اور لاہوت کی انتہا بمراحل دور ہے۔ پھر شغل سہ پایہ کا امر فرمایا۔ پھر سب کچھ چھوڑنے کا امر فرمایا۔ ایک دن اچھی آواز کے اثر سے بیخود ہو گئے۔ کسی قدر مشاہدہ ہوا۔ پھر جاتا رہا۔ آخر مرنے کے لئے تیار ہو کر سانس بند کر لی۔ جب ایک پہر گذر گیا نور مطلق کی تجلی ہوئی۔ اس وقت بے اختیار ہو کر سانس خوب زور سے جاری ہو گئی اور پسلیاں ٹوٹ گئیں پیٹ خون سے بھر گیا۔ حکم غیب سے دوا و غذا کھائی۔ شیخ نے فرمایا یہ سیر عروجی ہے۔ سیر نزولی باقی ہے پھر مراقبہ ہوا۔ اس کے بعد پیروں کی امانت و خرقۂ خلافت و اسم اعظم حوالہ کر کے رخصت فرمایا۔

۲۹۔ شیخ محب اللہؒ۔ نسب۔ فاروقی۔ وطن۔ صدر پور۔ وفات۔

۹ رجب ۱۰۵۸ھ - مزار - الہ آباد -

حالات - جب علوم عقلیہ و نقلیہ سے فارغ ہو کر دہلی میں قطب الدین بختیار کاکیؒ کے آستانہ پر استخارہ کیا - شیخ ابوسعید کی جانب اشارہ ہوا شیخ نے اپنے خادم مجاہد کو آپ کی استعداد معلوم کرنے کے لئے امر فرمایا - ولایت موسوی سے مناسبت تھی شغل نفی و اثبات و اسم ذات مع اپنے تصور کے تلقین فرمائی - چلہ میں بٹھایا جب خرقہ خلافت پہنا تو تجلی ذات لاکیف کی دل میں آرزو تھی - شیخ نے توجہ فرمائی - تجلی کا انکشاف ہوا آپ چلا اٹھے - کہ "بس کیجئے" پھر کچھ دنوں رد دلی رہے - اخیر میں الہ آباد تقریباً بیس سال تک مسند ارشاد پر تشریف فرما رہے -

۳۰ - **شیخ محمدیؒ** - نسب - سید - وطن - اکبرآباد - وفات - ۳ رجب ۱۱۰۷ھ - مزار - اکبرآباد[1]

حالات - پہلے لہو لعب میں مشغول تھے - ایک دن آپ کے والد نے سخت سزا دی غیرت آئی - گھر سے باہر جا کر تحصیل علوم میں مشغول ہو گئے اور اس کے بعد علم باطن پر کمر ہمت باندھی اور شیخ محب اللہ کی خدمت میں اعلیٰ درجوں پر پہنچے اس زمانہ میں ایک مرتبہ اپنے والد سے ملاقات فرمائی پھر اکبرآباد تشریف لے آئے - گاہے گاہے مرادآباد و امروہہ بھی تشریف لاتے تھے - اخیر میں اکابر کی خواہش پر نکاح کر لیا اور امروہہ کو وطن بنا لیا - لیکن حاسدوں کی شکایتوں سے عالمگیر نے حرمین کے سفر پر آپ کو آمادہ کیا - پھر ہندوستان تشریف لائے پھر مخالفین کی شرارت سے ایک مدت تک اورنگ آباد کے قلعہ میں قید رہے - آخر انتقال فرمایا - آپ کا تابوت وصیت کے مطابق اکبرآباد پہنچا دیا گیا -

---

[1] مولوی فضل صاحب بخاری کی تحقیق کے مطابق (جو انھوں نے پرانے کاغذات سے کی تھی) [illegible] میں مزار ہے -

۱۳۱۔ شاہ محمد مکیؒ۔ نسب۔ سید جعفری۔ وطن۔ ×۔ وفات۔ ×۔ مزار۔ ×۔

حالات۔ اس مقام پر ہمارے خاندانؒ کے شجروں میں کسی قدر اختلاف ہے۔ شاہ محمدی اور شاہ عضدالدین کے درمیان بعض میں۔ شاہ محمد مکی کا نام درج ہے اور بعض میں شاہ محمد حامد کا اور تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہ عضدالدین کو شاہ محمدی سے خلافت بلاواسطہ حاصل ہے۔ پس اس کا مقتضی یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں کے درمیان میں کسی اور بزرگ کا نام نہ ہونا چاہیے تاکہ ترتیب میں فرق نہ آئے۔ اب امروہہ کی نخبۃ التواریخ سے استنباط کرکے تحقیق کی جاتی ہے کہ شاہ محمدی اور شاہ محمد حامد دونوں بھائی ہیں اور شاہ محمد حامد کو ارادت و خلافت اپنے بھائی سے حاصل ہے اور شاہ محمدی کے حرمین شریفین میں دو لڑکے پیدا ہوئے سید محمد مکی جن کا تذکرہ اس خانہ میں مقصود ہے اور روشن محمد مدنی۔ ان دونوں کو ارادت و خلافت اپنے والد سے حاصل ہے اور شاہ محمد حامد کے ایک صاحبزادہ عضدالدین نامی جن کا تذکرہ اگلے خانہ میں ہے پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنے چچا شاہ محمدی سے خلافت پائی اور اپنے والد سے بھی فیوض حاصل کئے پس اس کی توجیہ تو ظاہر ہے کہ شاہ محمدی اور شاہ عضدالدین کے درمیان میں کسی دوسرے بزرگ کا نام نہ ہو۔ کیونکہ شاہ عضدالدین کو شاہ محمدی سے بلاواسطہ خلافت حاصل ہے اور شاہ محمد حامد کے نام کے درمیان میں آنے کی توجیہ یہ ہے کہ شاہ عضدالدین کو شاہ محمد حامد سے فیوض پہنچے ہیں اور شاہ محمد حامد کو اپنے بھائی شاہ محمدی سے جیساکہ مذکور ہوچکا ہے۔ اور شاہ محمد مکی کے نام کے درمیان میں آنے کی توجیہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنے والد شاہ محمدی سے فیض حاصل کیا ہے اور ظن غالب ہے کہ شاہ عضدالدین نے اپنے پیر بھائی اور چچا زاد بھائی شاہ محمد مکی سے فیض حاصل کیا ہے۔ اس تحقیق سے سب روایتوں اور شجروں میں تطبیق ہوگئی ہے۔ واللہ اعلم۔

عہ ۲۲ روز وصال شجرہ ۱۲۰

آپ کی تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئی۔ وطن و مدفن غالباً امروہہ ہے چنانچہ میں نے کسی جگہ لکھا بھی دیکھا ہے لیکن بلا سند حکیم علوی خاں کے شاگرد حکیم جلال الدین مصنف قرابادین جلالی (جو توحید وجودی میں "ید طولیٰ" رکھتے ہیں) آپ کے بیٹے ہیں اور شاہ روشن محمد مدنی کی اولاد میں مولوی نظام الدین درویش دانشمند اور مولوی حسام الدین عالم و صالح رہے۔ اخیر میں ان سے نرینہ اولاد کا سلسلہ نہیں چلا۔

۴۲- **شیخ عضد الدینؒ**۔ نسب۔ سید۔ وطن۔ امروہہ۔ وفات۔ ۷ رجب سنہ ۱۱۶۲ھ۔ مزار۔ امروہہ۔

حالات۔ شاہ محمدی کے بھائی شاہ حامد کے بیٹے ہیں علوم شریعت و فنون غریبہ اور ورع و زہد کے ساتھ متصف تھے۔ حکام کے اصرار کے باوجود وظیفہ قبول نہیں کیا۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔ ایک دن چھپکلی نے اپنے جوڑے کے بند ہوجانے کی شکایت کی آپ نے تھانوں کے بستہ سے کھول دیا مقاصد العارفین آپ ہی کی تصنیف ہے تعبیر خواب میں کامل تھے۔

۴۳- شیخ عبدالہادیؒ۔ نسب۔ صدیقی۔ وطن۔ امروہہ۔ وفات۔ ۴ رمضان۔ جمعہ سنہ ۱۱۹ھ۔ مزار۔ امروہہ۔

حالات۔ آپ کے والد نے ایک دن شیخ عضد الدین کی دعوت کی تھی فارغ ہونے کے بعد نماز کا وقت آگیا۔ آپ کی عمر چار سال کی تھی۔ آپ نے شیخ کو جو ضعف بصر کے سبب سیدھے قبلہ کی جانب کھڑے نہیں ہوئے تھے سیدھا کر دیا۔ شیخ نے بشارت دی۔ آپ کچھ دنوں کے بعد مکتب تشریف لے گئے۔ ایک فقیر نے آپ کو کوئی شے کھلائی۔ آپ جنگل تشریف لے گئے۔ چند دن تیم شاہ کے پاس قیام فرمایا۔ پھر ان کے قول کے مطابق شیخ عضد الدین کا دامن پکڑ لیا۔ آپ کے دل پر سوا

کا خطرہ کم گذرتا تھا۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔

۳۴۔ شیخ عبد الباریؒ۔ نسب۔ صدیقی۔ وطن۔ امروہہ۔ وفات ۱۱؍ شعبان جمعہ ۱۲۲۶ھ۔ مزار۔ امروہہ۔

حالات۔ شیخ ظہور اللہ کے بیٹے اور شیخ عبد الہادی کے پوتے ہیں۔ آپ کے نازک طبع ہونے کی وجہ سے آپ کے دادا صاحب آپ کے لئے بہت آسان ریاضتیں تجویز فرماتے تھے۔ لباس فاخرہ پہناتے تھے۔ آپ کا لباس تو بہت عمدہ اور رنگین ہوتا تھا۔ مگر سینہ عشق سے پُر شور تھا۔ صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ عین حالت واردات میں آپ پر غشی طاری ہوا کرتی تھی۔ آپ نے ایک صاحبزادہ شاہ رحمن بخش چھوڑا۔

۳۵۔ حاجی عبد الرحیمؒ۔ نسب۔ سید۔ وطن۔ افغانستان۔ وفات ۲۷؍ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ۔ مزار۔ پنجتار ملک ولایت۔ (افغانستان ۱۲ مہران)

حالات۔ پہلے نسبت قادریہ شاہ رحیم علی سے حاصل کی۔ پھر نسبت عشقیہ شاہ عبد الباری سے۔ پھر بیعت جہاد مع طریقت کے جناب سید صاحب سے کی۔ کبھی کبھی آپ اور سید صاحب باہم مراقب ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔ سید صاحب پر خندہ اور حاجی صاحب پر سکر طاری ہوتا تھا۔ سکھوں کے جہاد میں شہید ہوئے۔

۳۶۔ میانجی نور محمد صاحبؒ۔ نسب۔ علوی۔ جھنجھانہ۔ وفات۔ ۴؍ رمضان ۱۲۵۹ھ۔ مزار۔ جھنجھانہ۔

حالات۔ شاہ عبد الرزاق جھنجھانوی کی اولاد میں سے ہیں۔ نسبت باطن کو چھپایا کرتے تھے۔ اتباع سنت کے عاشق تھے۔ چنانچہ ۲۰ سال تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ قصبہ لوہاری میں بچوں کی تعلیم کا شغل تھا۔ مگر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کا خواب آپ کی شہرت کا سبب ہوا۔

۳۷۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ۔ نسب۔ فاروقی۔ وطن۔ تھانہ بھون۔ وفات۔ ۱۳؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۷ھ۔ مزار۔ مکہ معظمہ۔

حالات۔ ایک صاحب نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا جبہ جو جلال آباد میں ہے پہنے ہوئے ہیں۔اس کی تعبیر ظاہر ہے کہ آپ لباس شریعت اور آداب طریقت سے آراستہ ہیں آپ کی تصانیف سے ولولہ عشق و محبت و جوش سینہ پرشور و سوزِ جگر و گداز دل مترشح ہوتا ہے۔ [اضافہ: آپ نے کتب درسیہ میں سے محض مختصرات پڑھی تھیں۔ رسمی علم زیادہ نہیں تھا مگر حق تعالیٰ نے علم لدنی عطا فرمایا تھا پہلے دہلی میں حضرت شاہ نصیرالدین صاحب سے بیعت کی ان کے وصال کے بعد ایک دن خواب میں حضرت میانجی نور محمد صاحب کے ہاتھ میں آپ کا ہاتھ دے دیا گیا۔ آپ ان کو پہچانتے نہ تھے صبح ہوئی تو بیقراری ہونے لگی آخر ایک شخص نے کہا لوہاری چلے جاؤ شاید تسکین ہو جائے۔ پیادہ وہاں گئے اور میانجی صاحب کو دیکھا تو خواب والی صورت ہو بہو پائی میانجی صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا میاں خواب و خیال کا کیا اعتبار۔ بس دل کو قرار آگیا اور بیعت ہو گئے۔ پھر حق تعالیٰ نے آپ کو شیخ العرب والعجم قطب عالم بنا دیا۔ آپ نہایت محقق متبع سنت اور اپنے وقت کے تمام مشائخ عالم کے سردار تھے۔ ۱۲ سراج]

۱۳ جمادی الاخریٰ کو مکہ شریف میں آپ کا وصال ہوا اور جنت المعلےٰ میں مولانا رحمت اللہ مہاجر کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

۳۸۔ حضرت حکیم الامتہ مولانا اشرف علی صاحبؒ۔ نسب۔ فاروقی۔ وطن۔ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔ وفات۔ ۱۵ رجب ۱۳۶۲ھ (۱۹ جولائی ۱۹۴۳ء) مزار۔ باغ متصل اسٹیشن تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔

حالات۔ آپ تھانہ بھون کے شیخ زادے فاروقی النسب تھے محلہ خیل میں ۵ ربیع الآخر ۱۲۸۰ھ کو بدھ کے دن صبح صادق کے وقت آپ کی ولادت حافظ غلام مرتضےٰ صاحب مجذوب کی دعا سے ہوئی۔ مادہ تاریخ "کرم عظیم" ہے حکیم الامت لقب ہے ایک عالم نے آپ کا سجع کہا تھا "از گروہ اولیا اشرف علی" دس سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا ۱۸ سال کے تھے جب گنگوہ میں آپ کا عقد ہوا۔ بیس سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تکمیل مولانا یعقوب صاحب نانوتوی اور مولانا محمود الحسن صاحب

ف۔ اس کی بعض عبارت مطبوعہ حالات سے ماخوذ ہے ورنہ اس کا بقیہ اور نمبر ۳۹ سراج کا اضافہ ہے۔

دیوبندی ۔ کی طالب علمی ہی سے افتار کا کام کرنے لگے بعد فراغ کانپور شریف لے گئے اور ۱۵ سال تک درس نظامی کی انتہائی کتابیں پڑھائیں ۱۳۱۵ھ میں ترک ملازمت کرکے باشارہ مرشد تھانہ بھون میں مقیم ہو گئے۔ ۱۲۹۹ھ میں جب طالب علمی کا آخری وقت تھا حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سے جو آپ کے ماموں بھی ہوتے تھے بذریعہ خط بیعت ہوئے۔ دوبارہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ دوسری بار حج کے بعد چھ ماہ تک حضرت حاجی صاحب کی صحبت میں رہے اور حاصل کیا جو کچھ حاصل کیا یہاں تک کہ اکابر نے آپ کے مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے حاجی صاحب کا کچا پھل پایا تھا بھئی تم نے ان کا پکا پھل پایا اور کامیاب ہوئے ۱۳۱۱ھ میں مرشد سے خلافت پائی پھر ۴۷ برس تک مسند ارشاد و ہدایت پر متمکن رہے۔ آپ سے خلق کو بہت علمی روحانی اخلاقی فیض پہنچا آپ نے ملک کے مختلف مقامات پر تقریباً چار سو پانسو وعظ کہے جو اسی مجلس وعظ میں قلمبند ہو کر بعد میں طبع ہو جاتے تھے آپ کی محققانہ اور علمی تصانیف مختلف علوم و فنون میں عربی فارسی اردو میں تقریباً چار سو تصانیف ہیں جس میں بہشتی زیور ۱۱ حصوں میں اور تفسیر بیان القرآن ۱۲ حصوں میں بہت مشہور ہیں آپ کے تقریباً ۸۰ خلفا مختلف اقطاع ہند میں بندگان خدا کی دینی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کے مرشد نے آپ کو بشارت دی تھی کہ تم کو تفسیر اور تصوف سے خاص مناسبت ہوگی۔ آپ نے مرشد کی مسجد میں خانقاہ کا اضافہ کیا جہاں ہمیشہ ذاکرین شاغلین کا مجمع رہتا تھا۔ بچپن سے ولایت و اجتبا کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ادا حقوق العباد اور حسن اخلاق کے نمونہ تھے اور اسی کی تعلیم مریدین کو خاص طور پر دیتے تھے اکثر اتقیا و اہل بصیرت کی نظر میں اس صدی کے مجدد اور قطب الارشاد تھے۔ دین کے ابواب خمسہ کو بدعات اور جہل سے پاک صاف کرکے کتابوں میں محفوظ کر دیا۔ تصوف کے علم و عمل کو دنیا دار پیروں کی آمیزشوں سے نکھار کر اس قدر پر زور آواز میں دنیا کے کانوں تک پہنچا دیا کہ دنیا عرصہ تک اسے فراموش نہ کر سکے گی آپ نے رسمی بیعت کو غیر اہم بتایا اور اصل جز تعلیم و تربیت کو فرمایا۔ آپ کی طرف علما نے بہت رجوع کیا آپ کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے خاص

برکت رکھی تھی۔

آخر بیاسی برس ۲ ماہ دس دن کی عمر میں مقام تھانہ بھون میں مرض اسہال میں ۱۵ رجب ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء بروز چہارشنبہ وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔
اقم الحروف اگرچہ اپنی سوء استعداد سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے فیض نہیں حاصل کرسکا لیکن بحمد اللہ اس مجدد۔ قطب اور غوث وقت کی شرف زیارت اور شرف صحبت اور شرف مکاتبت و مکالمت سے مشرف ہوا۔ ذیل میں اپنے مرثیہ سے چند اشعار یہاں نقل کرتا ہوں۔

نُعِیْتَ بقطبِ العصرِ واللهُ عالِمٌ … أَتَمَّ مِنَ امْرِ الْعَصْرِ مَا شَاءَ یَصْنَعُ
وَ اَخْشَی الْبَلَایَا الآنَ بِاللهِ عَائِذاً … فَمَن غَوْثِ عَصْرٍ بِالْخَلَائِقِ مَنْفَعُ
اَخَاتَمَ اَسْلَافٍ مَرَأَیْنَاكَ کُلَّمَا … اَمَدْنَا نَرَاهُم آهٍ ذَاكَ سَیَمْنَعُ
مُجَدِّدُ دِینِ اللهِ فِی مِائَةٍ جَرَتْ … وَمُرْشِدُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلّٰهِ یَخْشَعُ
بِطَیِّ زَمَانٍ فِی ثَمَانِینَ حِجَّةً … قَدَ الْفَ نَحْوَ الْاَلْفِ وَاللهُ مُوسِعُ
وَذَالِكَ فَضْلُ اللهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَشَاءُ … وَاللهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَ یَمْنَعُ

۳۹۔ حضرت مصلح الامۃ شبلی عصر مولانا الحافظ وصی اللہ صاحب دامت برکاتہم

آپ شرفاء ہند کے ایک ذی اثر خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کی ولادت آپ کے وطن موضع فتحپور تال نرجا (تحصیل گھوسی ضلع اعظم گڈھ) میں سنہ ۱۳۱۳ھ میں ہوئی۔ آپ کی طفولیت کے غیر معمولی حالات دیکھ کر اکثر دینداروں کا فیصلہ ہے کہ آپ پیدائشی ولی ہیں آپ کی تربیت آپ کی خدا رسیدہ دادی صاحبہ کی نگرانی اور تربیت میں ہوئی۔ ہر روز صبح کو آپ دادی صاحبہ کو سلام کرنے جاتے وہ دعائیں دے کر آپ کو مکتب جانے کی ہدایت کرتیں۔ مکتب سے واپس آکر آپ پھر دادی صاحبہ ہی کے پاس رہتے۔ ہم عمر لڑکوں میں رہنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت آپ میں نہ تھی۔ زہد و ترکِ دنیا کے آثار آپ کے اندر بچپن ہی سے پائے جاتے تھے بارہ برس کی عمر میں آپ نے قرآن حفظ کرلیا۔ پھر وطن میں فارسی کی کتابیں پڑھ کر تعلیم عربی کے لئے آپ اشرف العلوم کانپور تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ معقولات پڑھنے دیوبند تشریف

عہ خدا [illegible]

ے گئے وہاں آپ نے حضرات علامہ سید انور شاہ۔ علامہ ابراہیم۔ علامہ شبیر احمد عثمانی
رحمہم اللہ جیسے شاہیر اساطین علم وعمل سے علوم ظاہری میں کمال حاصل کیا۔ ایک بار دارالعلوم
کی کسی ضرورت سے مہتمم صاحب نے آپ ہی کو حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پاس جو دارالعلوم
کے سرپرست تھے کچھ کاغذات پر دستخط کے لئے بھیجا۔ حضرت تھانوی رحمۃ نے چونکہ تعارف پہلے
ے تھا آپ سے فرمایا آپ میرے مہمان ہیں۔ کھانا میرے ساتھ کھایئے گا آپ نے عذر کرنا
چاہا مگر حضرت تھانوی نے باصرار اپنے یہاں کھانا کھلایا۔ اور آپ کی واپسی کے بعد خواجہ
عزیز الحسن صاحب مجذوب سے فرمایا ان کو دیکھ لو۔ ان کا ایک وقت آنے والا ہے۔
سنہ ۱۳۳ھ میں ۲۵ برس کی عمر میں سند فراغ پانے کے بعد آپ گھر بھی نہیں آئے بلکہ دل کی لگی بجھانے
براہ راست حضرت حکیم الامت کی خدمت میں پہنچ گئے۔ اگرچہ مرشد کامل کی تربیت اور صحبت نے
آپ کے صدق طلب کے باعث جلد ہی آپ کو خلافت عطا کردی اور جلد ہی اکثر نئے طالبین کو
آپ سے رجوع کرنے کا اشارہ فرمایا مگر چونکہ آپ کو پیاس اور شیخ سے محبت زیادہ تھی اسلئے
حصول خلافت کے بعد بھی عرصہ تک آپ مرشد کامل ہی کے قدموں سے لگے رہے وہاں آپ نے
اپنے آپ کو اس طرح مٹایا اور اس طرح خاموشی۔ گمنامی اور خلوت نشینی میں وقت گزارا کہ
آپ کے کئی پیر بھائی بھی عرصہ تک آپ کو جانتے پہچانتے نہ تھے۔ آپ جذب حال کی کیفیت جو اتباع
سنت کی برکت سے بہت لطیف ہوگئی ہے ہر وقت طاری رہتی ہے آپ ترک و تجرید کا ایسا غلبہ تھا کہ آپ نکاح کے لئے بھی
آمادہ نہ ہوتے تھے۔ تفریحات کی طرف بھی مائل نہ تھے آخر جب مرشد نے آپ کو نکاح کا حکم
فرمایا تب آپ نے اتباع سنت میں نکاح کیا۔ حسن اتفاق کہ آپ کے بھی چار ہی صاحبزادیاں
ہیں اور تکوینی طور پر اس میں بھی آپ کو اتباع سنت حاصل ہوگیا سنہ ۱۹۴۶ء میں زوجہ محترمہ
طویل علالت کے بعد انتقال فرماگئیں۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں اہل الہ آباد کی خوش نصیبی سے آپ نے
یہاں مستقل قیام اختیار کرلیا سنہ ۱۹۶۳ء میں مشیت الٰہی سے آپ کی دو صاحبزادیاں صاحب
اولاد ہونے کے بعد قضا کر گئیں اب دو صاحبزادیاں اور چاروں صاحبزادیوں کی اولادیں
ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اور حضرت کے چاروں دامادوں کو عرصہ تک زندہ سلامت و باکرامت
پابند شریعت قائم رکھے۔

حق تعالیٰ نے حضرت والا مد ظلہ کو تقویٰ۔ اتباع سنت اور ریاضت میں درجہ خاص

دیا ہے حافظہ نہایت قوی، ذہن نہایت رسا اور طبیعت نہایت فیاض۔ غیور اور عالی عطا فرمائی ہے۔ آپ کو علوم عالیہ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ اور احسان کی حفاظت و اشاعت کی ہمیشہ بڑی فکر رہی اور رہتی ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیشہ کچھ طلبہ کو درس خود دینے کا اہتمام رکھا جو اب ایک مستقل مدرسہ بن گیا ہے۔ ۱۹۶۲ء تک تفسیر اور حدیث کا درس خود دینے کا سلسلہ قائم رہا اس کے بعد ضعف و عوارض کے سبب یہ اسباق بند ہو گئے۔ آپ کو علوم تفسیر و تصوف سے فطری لگاؤ ہے۔ آپ اپنی مجلس میں عموماً کسی آیت یا کسی حدیث کی شرح و تبیین کچھ اس ذوق و حال کے ساتھ فرماتے ہیں جو دلوں میں اتر جاتی ہے اس وقت آپ کی زبان مبارک سے ایسے ایسے عالی مضامین بیان ہوتے ہیں جو علم لدنی ہونے کی وجہ سے کسی کتاب میں نہیں ملتے۔ اگرچہ آپ کا حافظہ بہت قوی ہے مگر آپ ہر مضمون کو فوراً مختلف کتابوں میں نکال کر دکھاتے اور سناتے ہیں۔ (ان میں سے اکثر مضامین ماہنامہ معرفت حق میں طبع ہو چکے ہیں)۔

آپ کی تربیت و تعلیم کی خصوصیات یہ ہیں:۔

آپ نے اخلاص و نفاق کی تفصیلی بحث سے امت کو روشناس کیا اور اس کو اپنی ساری عمر کی کمائی فرماتے ہیں۔ آپ نے قرآن شریف سے خاص تعلق پیدا کرنے کی مسلمانوں کو پرجوش تعلیم دی۔ جیسا رسالہ تلاوتِ قرآن سے ظاہر ہے آپ نے اتباع سنت کو اصل دین قرار دیا اور وصول الی اللہ کا قریب ترین راستہ اسے بتایا جس میں ادعیۂ مسنونہ کی عادت کو بڑا دخل ہے اس طرح شریعت و طریقت کے اتحاد میں جو شبہات بعضوں کو ہو سکتے تھے وہ دور ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ تا دیر آپ کا سایہ اور فیض ہم ناکاروں کے سروں پر قائم رکھے اور ہم کو آپ سے زیادہ سے زیادہ استفاضہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اضافہ (۱۰) سلاسلِ اربعہ

تمہید

(۱) کسی سلسلہ میں بیعت ہونے یا داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صوفی اس کی مخصوص نسبت حاصل کرے۔ اس کے اذکار معمولہ و اشغال مروجہ کی اور اس کے متعلق ہدایات کی پابندی کرے اسی کے مشائخ سے انتساب کرے۔ اسے "دخول تام" کہتے ہیں لیکن عرفاً محققین کسی کو بیعت کرتے وقت چاروں سلسلوں میں بیعت کرتے ہیں۔ لہٰذا اس کا

یہ ہے کہ بقیہ سلاسل کے مشائخ سے بیگانگی ذہن میں نہ جمنے پائے بلکہ ان کو بھی اپنا مقتدا سمجھے۔ بیجا عصبیت میں نہ پھنس جائے اپنے مخصوص سلسلہ کے مشائخ کو بمنزلہ باپ کے اور بقیہ سلاسل کے مشائخ کو بجائے چچاؤں کے سمجھ کر احترام سب کا کرے یہ بھی سلاسل میں داخل ہونا ہی ہے مگر دخول جزوی یہ محض تبرک کے لئے ہے۔ (۲) ہمارے بہت سے اکابر مثل حضرت حاجی امداد اللہ صاحب۔ حاجی عبد الرحیم صاحب ولایتی۔ شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث تو شیخ صاحبِ سلسلہ بن چکنے کے بعد دوسرے سلاسل میں بطور دخول تام داخل ہوئے ہیں۔ ہم لوگ اگر ان دوسرے سلاسل میں تاماً اور مستقلاً داخل نہیں ہوئے تو نہ سہی۔ چونکہ تبرکی اور جزوی دخول ہم کو بھی حاصل ہے اس لئے اس کا بھی اقتضاء یہ ہے کہ ہم اپنے پاس اُن سب کے انتساب سے بھی شجرۂ مُسلسلہ رکھیں اور کبھی کبھی ان مجموین الٰہی کے اسناد وعنعنہ سے بھی حدیث باطنی میں اپنا سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ورد کر لیا کریں تاکہ ان کی روحانیت بھی ہماری طرف متوجہ ہو اور ہم کو ان کے برکات بھی حاصل ہوں (۳) ذیل میں ہم تتمیماً للفائدہ چاروں ہی سلاسل کے شجرات سلسلہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ درمیان سلسلہ کے کسی شیخ نے اگر دو مشائخ کی جہتوں سے فیض باطنی پایا ہے تو وہاں تحویلات روایت کا صرف اتنا اشارہ (ح) لکھ کر وہاں تو سند کو مسلسل کر دیا ہے مگر بعد میں (تحویلات) لکھ کر دوسری جہتوں کا اور ان کے حوالہ کا ذکر بھی کر دیا ہے۔ خدا کرے میری یہ سعی وتلاش صوفی حضرات کی طیب خاطر کر سکے۔ اور چاروں سلسلوں کے مشائخ کی برکتیں صوفیوں کو بھی حاصل ہوں اور اس ناکارہ کو بھی۔ آمین

چشتیہ علیہ حضرت مصلح الامۃ مرشدی مولٰنا وصی اللہ صاحب مدظلہ از مولٰنا اشرف علی تھانوی سنہ ۱۳۶۲ھ از حاجی امداد اللہ مہاجر سنہ ۱۳۱۷ھ از میانجی نور محمد سنہ ۱۲۵۹ھ از حاجی عبد الرحیم ولایتی سنہ ۱۲۴۶ھ از شاہ عبد الباری سنہ ۱۲۲۶ھ از شاہ عبد الہادی سنہ ۱۱۹۰ھ از شاہ عضد الدین سنہ ۱۱۷۲ھ از شاہ محمدی سنہ ۱۱۰۷ھ از شاہ محب اللہ الہ آبادی سنہ ۱۰۵۸ھ از شاہ بوسعید سنہ ۱۰۴۰ھ از شاہ نظام الدین بلخی سنہ ۱۰۳۵ھ از شیخ جلال الدین تھانیسری سنہ ۹۸۹ھ از شیخ عبد القدوس گنگوہی سنہ ۹۴۰ھ (ح) از شاہ محمد سنہ ۸۹۸ھ از شاہ عارف سنہ ۸۰۲ھ از شاہ عبد الحق رُدولوی سنہ ۸۳۷ھ از شیخ جلال الدین کبیر الاولیا سنہ ۷۶۵ھ از شمس الدین

زرک سنہ ۷۱۶ھ از شیخ علی احمد صابر کلیری سنہ ۶۹۰ھ از شاہ فرید الدین گنجشکر سنہ ۶۶۹ھ از بابا
قطب الدین بختیار کاکی سنہ ۶۳۳ھ از شاہ معین الدین سنجری سنہ ۶۳۲ھ از شاہ عثمان ہرونی
سنہ ۶۳۳ھ از حاجی شریف زندنی سنہ ۶۲۱ھ از قطب الدین مودود سنہ ۵۲۶ھ از ابو یوسف
ناصر الدین سنہ ۴۵۹ھ از شاہ ابو محمد چشتی سنہ ۴۱۱ھ از شاہ ابو احمد ابدال سنہ ۳۵۵ھ از شاہ ابو اسحٰق
شامی سنہ ۳۲۹ھ از حاجی ممشاد علو دینوری سنہ ۲۹۹ھ از شاہ ہبیرہ بصری سنہ ۲۸۵ھ از شہ حذیفہ
مرعشی سنہ ۲۵۲ھ از سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سنہ ۱۸۶ھ (ح ۲) از شاہ فضیل بن عیاض
سنہ ۱۸۷ھ از شاہ عبد الواحد بن زید سنہ ۱۷۶ھ از شاہ حسن بصری سنہ ۱۱۰ھ (ح ۳) از سیدنا
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سنہ ۴۰ھ (ح ۴) از حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم۔

بعض تحویلات وجہات

(۱) (ح ۱) شاہ عبد القدوس گنگوہی سنہ ۹۴۵ھ از درویش
ابن محمد قاسم اودھی سنہ - از سید بڈھن بہرائچی سنہ از سید جلال الدین بخاری مخدوم
جہانیاں جہاں گشت سنہ از خواجہ نصیر الدین روشن چراغ دہلوی سنہ از سلطان المشائخ
نظام الدین اولیاء دہلوی سنہ از شاہ فرید الدین گنج شکر سنہ ۶۶۹ھ (۲) ح ۲ از سلطان ابراہیم بن ادہم
سنہ ۱۶۱ھ از حضرت سفیان ثوری سنہ از حضرت ابراہیم نخعی سنہ از حضرت علقمہ بن قیس
سنہ از حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سنہ از حضرت سیدنا عمر الفاروق
رضی اللہ عنہ سنہ ۲۳ھ از حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم۔

(۲) سہروردیہ بہیہ

حضرت مصلح الامۃ مد ظلہٗ از مولٰنا اشرف علی از حاجی امداد اللہ
از میاں جی نور محمد از حاجی سید عبد الرحیم ولایتی از شاہ عبد الباری از شاہ عبد الہادی از
شاہ عضد الدین از شاہ محمدی از شاہ محب اللہ الہ آبادی از شاہ ابو سعید از شاہ نظام الدین
بلخی از شیخ جلال الدین تھانیسری از شاہ عبد القدوس گنگوہی از درویش بن محمد قاسم اودھی
از سید بڈھن بہرائچی از سید اجمل بہرائچی از جلال الدین بخاری از رکن الدین ابو الفتح
از صدر الدین از بہاء الدین زکریا ملتانی از شہاب الدین سہروردی از ابو النجیب سہروردی
(بانی سلسلہ) از وجیہ الدین عبد القاہر سہروردی از شیخ ابو محمد از شاہ احمد دینوری از شاہ
ممشاد علو دینوری از حضرت جنید بغدادی از حضرت معروف کرخی (ح ۱) از حضرت داؤد
طائی از حضرت حبیب عجمی از حضرت حسن بصری از سیدنا علی الخ (الانتباہ ص ۳۵)

بعض تحویلات وجہات حضرت معروف کرخیؒ از حضرت موسیٰ رضاؒ از حضرت جعفر صادقؒ
از حضرت محمد الباقرؒ از حضرت علی زین العابدینؒ از حضرت سیدنا حسینؓ از حضرت سیدنا علیؓ الخ
(۳) **سلسلہ نقشبندیہ سنیہ** حضرت مصلح الامۃ مدظلہٗ از مولانا اشرف علیؒ از حاجی امداد اللہؒ
(ح ۱۵) از میانجی نور محمدؒ از حاجی عبد الرحیم ولایتی (ح ۲۵) از سید احمد شہیدؒ از شاہ
عبد العزیز محدث دہلوی از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی از شاہ عبد الرحیم فاروقیؒ از سید
عبد اللہ از شیخ آدم بنوری از حضرت شیخ احمد سرہندی از خواجہ محمد باقی باللہ از خواجہ امکنگیؒ
از مولنا درویش محمد از مولنا زاہدؒ از خواجہ عبید اللہ احرار از خواجہ یعقوب چرخی از خواجہ
بہاء الدین نقشبند از خواجہ محمد بابا سماسی از خواجہ علی رامیتنیؒ از خواجہ محمود الخیر فغنوی از
خواجہ عارف ریوگری از خواجہ عبد الخالق غجدوانی از خواجہ یوسف ہمدانی از خواجہ ابو علیؒ
فارمدی (ح ۳۰) از خواجہ ابو القاسم گرگانی از شیخ ابو عثمان مغربی از ابو علی کاتب از علی
رودباری از حضرت جنید بغدادی از حضرت سری سقطیؒ از حضرت معروف کرخی (ح ۱۵ ادہ)
از حضرت موسیٰ رضا۔ از حضرت جعفر صادقؒ از حضرت محمد الباقرؒ از حضرت علی زین العابدینؒ
از حضرت سیدنا حسینؓ از حضرت سیدنا علیؓ الخ رضی اللہ عنہم (الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۵۰)
تحویلات وجہات (۱) حاجی امداد اللہ از مولنا نصیر الدین مجاہد دہلوی۔ از شاہ
محمد آفاق دہلوی از خواجہ ضیاء اللہ از خواجہ محمد زبیرؒ از خواجہ محمد نقشبند ثانی از خواجہ محمد
معصوم از حضرت مجدد الف ثانی تا آخر شل بالا۔ (۲) حاجی سید عبد الرحیم ولایتیؒ از شاہ
عبد الباریؒ از شاہ عبد الہادی از شاہ عضد الدین از شاہ محمدیؒ از شاہ محب اللہ الٰہ آبادی
از شاہ ابو سعید گنگوہی از شاہ نظام الدین بلخی از شیخ جلال الدین تھانیسری از شیخ عبد القدوس
گنگوہی از درویش بن محمد قاسم اودھیؒ از سید بدھن بہرائچی از سید میران اجملؒ از شیخ عبد الحق
از خواجہ عبید اللہ یعقوب چرخیؒ از شیخ علاء الدین عطارؒ از خواجہ امیر کلالؒ از خواجہ محمد بابا
سماسی تا آخر شل بالا (ضیاء القلوب ص ۹۶) (۳) خواجہ ابو علی فارمدیؒ از ابو القاسم قشیریؒ از
ابو علی دقاقؒ از ابو القاسم نصیر آبادی از ابو علی رودباریؒ از ابو بکر شبلیؒ از حضرت جنید بغدادیؒ
تا آخر شل بالا (۴) حضرت معروف کرخی از حضرت موسیٰ رضا از حضرت جعفر صادق از حضرت
قاسمؒ بن محمد از حضرت سیدنا سلمان فارسیؓ از حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ از حضرت

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔(۵) حضرت معروف کرخیؒ از حضرت داؤد طائیؒ از حضرت حبیب عجمیؒ از حضرت حسن بصریؒ از حضرت سیدنا علیؓ الخ رضی اللہ عنہم۔

(۴) **سلسلہ قادریہ رضیہ** | حضرت مصلح الامۃ مدظلہ از مولٰنا اشرف علی از حاجی امداد اللہ از میاں جی نورؒ محمد از حاجی عبدالرحیم از رحم علی شاہ از عبدالرزاق از عبدالحی از سید محمد غوث از سید ابو محمد از سید شاہ محمدؒ از سید قمیص الاعظمؒ از سید الیاس مغربیؒ از سید عبدالحق مغربیؒ از مولٰنا مغربیؒ از سید احمد قدسیؒ از سید عبدالقادرؒ از سید عبدالوہاب از سید یحیٰی زاہدؒ از سید زین الدین از سید عبدالرزاق از سیدنا غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ از شیخ ابوسعید مخزومیؒ از ابوالحسن قرشی از ابوالحسن قرشی از علی الہنکاری از حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ از حضرت سری سقطیؒ از حضرت معروف کرخیؒ از حضرت داؤد طائیؒ از حضرت حبیب عجمیؒ از حضرت حسن بصریؒ از حضرت سیدنا علیؓ الخ رضی اللہ عنہم (مصباح السالکین ص) (تنبیہ) ضیاء القلوب میں کل واسطے ۲۹ لکھے ہیں حالانکہ حضرت علیؓ تک قادریہ میں ۴۱ اور چشتیہ میں ۳۸ واسطے ہیں تحقیق کرلیا جائے۔

تحویلات وجہات | (۱) میاں جی نور محمد از حاجی سید عبدالرحیم ولایتیؒ از سید احمدؒ شہید از شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ از شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ از شاہ عبدالرحیم فاروقیؒ از سید عبداللہ از شیخ آدم بنوری۔ از شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی از شیخ عبدالاحد از شاہ کمالؒ از سید فضیلؒ از سید گدا رحمان از سید شمس الدین عارف از سید گدا رحمان از سید ابوالحسن از شمس الدین صحرائیؒ از سید عقیلؒ از سید بہاء الدین از سید عبدالوہاب از سید شرف الدین قتال از سید عبدالرزاق از سیدنا غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ از شیخ ابوسعید مخزومیؒ از ابوالفرج محمد از ابوالفضل۔ از عبدالواحد تیمی از عبدالعزیز از ابوبکر شبلیؒ از حضرت جنید بغدادیؒ از حضرت سری سقطیؒ از حضرت معروف کرخیؒ از حضرت علی موسیٰ رضاؒ از حضرت جعفر صادقؒ از حضرت محمد الباقرؒ از حضرت علی زین العابدین۔ از حضرت سیدنا حسینؓ از حضرت سیدنا علیؓ (الخ) رضی اللہ عنہم (الانتباہ ص ۱)

(۲) میاں جی نور محمد از حاجی سید عبدالرحیم از شاہ عبدالباری تا شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ از درویش محمد از سید بدھن بہرائچیؒ از سید جلال الدین بخاریؒ از شیخ عبید بن عیسیٰ از شیخ عبیہ بن ابوالقاسم از ابوالمکارم فاضلؒ از قطب الدین ابوالغیث از شمس الدین صدادؒ از حضرت م

٭ حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ از [illegible] رضی اللہ عنہم (ضیاء القلوب ص ۲۴)

درود شریف نعتیہ منظوم بہ ترجمہ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی رَأْسِ فَرِیْقِ النَّاسِ	مِنْہُ لِلْخَلْقِ اَمَانٌ بِزَمَانِ الْبَاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار آدمیوں کے گروہ کے سردار پر	جن سے خلقت کو امن ہے زمانہ شدت میں
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ فِیْ حَرِّ غَدٍ	کُلَّ مَنْ یَظْمَأُ یَسْقِیْہِ رَحِیْقَ الْکَاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر کہ قیامت کی گرمی میں	جو پیاسا ہوگا وہ اسکو شراب (طہور) پیالہ کی پلاویں گے
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ بِرَجَاءِ الْکَرَمِ	خَصَّ مَنْ جَاءَ اِلَیْہِ لِعُمُوْمِ النَّاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اُس ذات پر جنھوں نے امید کرم کیساتھ	خاص فرمایا ہر شخص کو جو آپ کے پاس حاضر ہوا تمام لوگوں کے لیے
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مُؤْنِسِ کُلِّ الْبَشَرِ	مُبْدِلِ الْوَحْشَۃِ فِی الْقَبْرِ بِاسْتِیْنَاسٍ
رحمت بھیج اے پروردگار تمام لوگوں کے مونس پر	جو وحشت کو قبر میں مبدل بہ انس کرنے والے ہیں
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی رُوْحِ رَئِیْسِ الرُّسُلِ	نَقْتَدِیْ نَحْنُ عَلٰی رِجْلِہٖ بِالرَّاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار رئیس الرسل کی روح پر	جنکے قدموں پر ہم چلتے ہیں سر کے بل
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی ذِیْ نِعَمٍ دَائِمَۃٍ	اَنْعَمَ الْیَوْمَ عَلَی الْخَیْرِ بِلَا مِقْیَاسٍ
رحمت بھیج اے پروردگار دائمی نعمتوں والے پر	جنھوں نے انعام فرمایا خیر پر بے حساب
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی صَاحِبِ شَرْعٍ حَسَنٍ	فَرَّقَ النَّاسَ مَتٰی جَاءَ مِنَ النَّسْنَاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اچھی شریعت والے پر	جنھوں نے بھلے آدمیوں کو برے آدمیوں سے تمیز کر دیا
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی ذِیْ کَرَمٍ اُمَّتُہٗ	تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ فِی الْحَشْرِ بِلَا وَسْوَاسٍ
رحمت بھیج اے پروردگار صاحب کرم پر جن کی امت	داخل جنت ہوگی حشر میں بلا وسواس
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ لَوْلَاہُ لَمَا	یَشْمَلُ لِنَامِیَۃِ الْکَوْنِ مَعَ الْحَسَّاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر کہ اگر وہ نہ ہوتے	تو شامل نہ ہوتی قوت نامیہ عالم کو مع قوت حساسہ کے
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ مِنْ عِصْمَتِہٖ	یَعْصِمُ الْحَقُّ مُحِبِّیْہِ مِنَ الْخَنَّاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر جنکے معصوم ہونے کی برکت سے	بچا لیتے ہیں حق تعالےٰ ان کے محبین کو خناس سے
صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ مَنْ عَاذَ بِہٖ	لَمْ تَصِلْ قَطُّ اِلَیْہِ یَدُ الْوَسْوَاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اُس ذات پر کہ جو شخص ان کی پناہ لیتے ہیں	نہیں پہونچ سکتے اس تک ہاتھ شیطان کے

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ ہُوَ مِنْ بَارِقَۃٍ	اَلسَّیْفِ قَدْ ذَہَبَ قَطْعًا بَصَرُ الشَّمَّاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر جنہوں نے تلوار کی چمک سے	بیکار کر دی بالکلیہ آنکھ آفتاب پرست کی
صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی صَاحِبِ نَوْعِ الشَّرَفِ	مَیَّزَ النَّاسُ بِہٖ الْفَصْلَ مِنَ الْاَجْنَاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر جنکو شرف کی ایسی نوع حاصل ہے	جسکی وجہ سے لوگوں نے فصل کو اجناس سے جدا کر دیا
صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ لِنَخِیْلِ الْکَرَمِ	فِیْ رِیَاضِ الْاُمَمِ الْیَوْمَ لَنَا الْغَرَّاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر جو کہ درخت کرم کے	باغ امت میں آج ہمارے لیے لگانے والے ہیں
صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ بِغَنَاءِ الْکَرَمِ	مِنْ بُیُوْتِ الْفُقَرَا یَذْہَبُ بِالْاِفْلَاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر جو کرم کی تونگری سے	فقراء کے گھر سے افلاس کے دور کرنے والے ہیں
صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی عِتْرَتِہِ الطَّاہِرَۃِ	وَعَلَی الصَّحْبِ مَعَ الْحَمْزَۃِ وَالْعَبَّاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار آپ کی آل پاک پر	اور اصحاب پر مع حضرت حمزہ وحضرت عباس کے
صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ لِاُوَیْسٍ مِّنْہُ	طَہُرَ الْقَالِبُ وَالْقَلْبُ مِنَ الْاَدْنَاسِ
رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر کہ اویس کان سے	جسم اور قلب سب میل اور کچیل سے صاف ہوگیا

کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان علی المیزان
حبیبتان عند الرحمٰن

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ وَاَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

باسمہ سبحانہ

مواقیت الصلوٰۃ والصیام — نماز و روزہ کی دوامی جنتری

چونکہ سالکین قیام لیل و صیام نہار کے زیادہ حریص و پابند ہوتے ہیں اس لئے وہ نماز و روزہ کے شرعی اوقات مستحبہ و مکروہہ معلوم کرنے کیلئے بھی سخت مضطر ہوتے ہیں۔ ان کی سہولت کے لئے ذیل میں نماز اور روزہ کی ایک دوامی جنتری بھی اضافہ (اور طبع چہارم میں ترمیم و تصحیح) کر کے پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اسے مقبول اور میرے لئے ذریعہ مغفرت بنائیں۔

پہلے چند عام قاعدے لکھتا ہوں:۔ (۱) صبح صادق اور صبح کاذب کے درمیان چودہ منٹ کا فرق ہوتا ہے (دیکھو بوادر نادرہ ۴۷ صفحہ ۴۹۱) (۲) ہر قمری مہینہ کی بارہویں تاریخ کا چاند جس وقت ڈوبے اس وقت تہجد و سحری کا وقت ختم ہوتا ہے اور فجر طلوع ہوتی ہے۔ پھر پندرہ دن کے بعد چھبیسویں کا چاند جب وقت نکلتا ہے اس وقت تہجد و سحر کا وقت ختم اور صبح صادق کا وقت شروع ہوتا ہے (دیکھو طرائف و ظرائف ص ۲۷) (۳) طلوع آفتاب کے چودہ منٹ بعد تک نماز منع ہے اس کے بعد نماز پڑھے۔ (۴) صبح صادق کے اور سورج نکلنے کے وقتوں میں وقفہ کم سے کم (بماہ فروری و مارچ و ستمبر و اکتوبر) تو ایک گھنٹہ بیس منٹ ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ (ماہ جون و شروع جولائی میں) ایک گھنٹہ سینتیس منٹ ہوتا ہے (دیکھو بوادر نادرہ ۴۷ ص ۴۹۱) یہ فاصلہ عموماً شرعی رات (بعد غروب آفتاب سے صبح صادق تک) کا ⅐ ہوتا ہے۔ (۵) صبح صادق کے اور سورج کے نکلنے میں جتنا فاصلہ ہوتا اتنا ہی فاصلہ سورج ڈوبنے اور عشاء کے وقت آنے میں ہوتا ہے۔ (۶) سورج ڈوبنے کے وقت سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک شرعاً رات سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح صبح صادق نکلنے سے آفتاب ڈوبنے تک شرعاً دن کہلاتا ہے۔ البتہ عرف میں سورج نکلنے سے ڈوبنے تک کو دن کہتے ہیں۔ روزے نماز میں شرعی دن رات کا اعتبار ہے۔ شرعی دن، عرفی دن سے (حسب قاعدہ ۴ بالا کے) کم سے کم ایک گھنٹہ بیس منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ سینتیس منٹ بڑا ہوتا ہے ۲۲ مارچ کو دن رات برابر ہو کر دن بڑھنا اور رات گھٹنا شروع ہوتی ہے۔ پھر ۲۲ ستمبر کو دن رات برابر ہو کر رات بڑھنا اور دن گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ ۲۲ جون کو سب سے بڑا دن اور ۲۲ دسمبر کو سب سے بڑی رات ہوتی ہے۔

نقشہ اوقات کے متعلق:۔ (۱) یہ نقشہ الٰہ آباد کے لئے ہے۔ دوسرے مشہور مقامات کے لئے کمی زیادتی کے فرق کا نقشہ صفحہ ۳۵۱ اور صفحہ ۳۵۲ کے نیچے درج ہے۔ (۲) نقشہ میں پانچ پانچ تاریخوں کے اوقات یکجا درج ہیں۔ چھوٹی ہوئی تاریخوں کے اوقات اوپر یا نیچے کی تاریخوں کے مطابق سمجھے جائیں۔ جس میں زیادہ احتیاط ہو۔ (۳) اس اڈیشن

تاریخ وماہ	ختم تہجد وسحر	طلوع آفتاب	زوال آفتاب	ختم ظہر	غروب آفتاب
۱-مئی	۴/۳۵	۵/۲۲	۱۲/	۴/۳۹	۶/۲۲
۵- //	۴/۲۸	۵/۱۹	۱۱/۵۹	۴/۴۶	۶/۲۶
۱۰- //	۴/۲۳	۵/۱۵	۱۱/۵۸	۴/۴۳	۶/۳۴
۱۵- //	۴/۲۰	۵/۱۱	۱۱/۵۶	۴/۴۴	۶/۳۵
۲۰- //	۴/۱۷	۵/۸	۱۱/۵۷	۴/۴۳	۶/۳۷
۲۵- //	۴/۱۴	۵/۶	۱۱/۵۸	۴/۴۵	۶/۴۵
۱-جولائی	۴/۱۳	۵/۶	۱۲/۵	۴/۵۲	۷/۲
۵- //	۴/۱۴	۵/۱۰	۱۲/۲	۵/	۷/۲
۱۰- //	۴/۱۴	۵/۱۱	۱۲/۶	۴/۵۹	۷/۲
۱۵- //	۴/۱۸	۵/۱۲	۱۲/۶	۵/	۷/۱
۲۰- //	۴/۲۲	۵/۱۳	۱۲/۶	۵/	۷/۰
۲۵- //	۴/۲۵	۵/۱۸	۱۲/۶	۴/۵۶	۶/۵۵

تاریخ وماہ	ختم تہجد وسحر	طلوع آفتاب	زوال آفتاب	ختم ظہر	غروب آفتاب
۱-جون	۴/۱۳	۵/۴	۱۲/۰	۴/۴۳	۶/۴۵
۵- //	۴/۱۲	۵/۵	۱۲/۱	۴/۴۴	۶/۴۸
۱۰- //	۴/۱۳	۵/۴	۱۲/۱	۴/۴۶	۶/۵۰
۱۵- //	۴/۱۳	۵/۴	۱۲/۲	۴/۴۶	۶/۵۴
۲۰- //	۴/۱۴	۵/۵	۱۲/۴	۴/۵۰	۷/۱
۲۵- //	۴/۱۲	۵/۶	۱۲/۴	۴/۵۰	۷/۲
۱-اگست	۴/۲۸	۵/۲۳	۱۲/۶	۴/۵۵	۶/۵۶
۵- //	۴/۳۵	۵/۲۵	۱۲/۶	۴/۵۶	۶/۵۰
۱۰- //	۴/۳۵	۵/۲۷	۱۲/۶	۴/۵۲	۶/۴۶
۱۵- //	۴/۳۷	۵/۲۹	۱۲/۵	۴/۵۰	۶/۴۲
۲۰- //	۴/۴۰	۵/۳۲	۱۲/۴	۴/۴۷	۶/۳۶
۲۵- //	۴/۴۴	۵/۳۴	۱۲/۵	۴/۴۲	۶/۳۲

ذیل کے مقامات میں زیادتی ذیل منٹ کی ہوگی

مقام	منٹ	مقام	منٹ	مقام	منٹ
آگرہ	۱۶	جھانسی	۱۴	لکھنؤ و فتحپور	۴
المورہ	۹	جالون	۱۱	میرٹھ	۱۷
ایٹہ	۱۳	دہلی	۱۹	مرادآباد	۱۳
اٹاوہ	۱۲	ڈیرہ دون	۱۶	منصوری	۱۶
بریلی	۱۰	رام پور	۱۲	متھرا	۷
بجنور	۱۵	سہارنپور	۱۸	مظفرنگر	۱۷
بدایوں	۱۲	شاہجہانپور	۸	نینی تال	۱۰
بلندشہر	۱۸	علیگڈھ	۱۶	مین پوری و ہمیرپور	۸
بھرت پور	۱۸	فتح گڈھ	۹	ہردوئی	۸
پیلی بھیت	۹	کانپور	۷	تھانہ بھون	۱۸